

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232797

UNIVERSAL
LIBRARY

بسم الله الرحمن الرحيم
والله اعلم بالصواب

المعجم

مسلم

مطبعة دار الكتب
بمصر

صفحہ	موضوع	تاریخ	ملاحظات
۱۱۵	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم	۱۱۵	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم
۱۱۶	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم	۱۱۶	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم
۱۱۷	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم	۱۱۷	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم
۱۱۸	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم	۱۱۸	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم
۱۱۹	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم	۱۱۹	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم
۱۲۰	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم	۱۲۰	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم
۱۲۱	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم	۱۲۱	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم
۱۲۲	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم	۱۲۲	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم
۱۲۳	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم	۱۲۳	توحید و تبارک و تعالیٰ کی تعریف و تعظیم

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۱۹۸	ایمان کا گہیت جائز گناہوں کے ایمان	۱۹۷	اوس کے بعد کو زمانہ ہے اسکا بیان
۱۹۹	کا بعد ہونا اس شخص سے جو گناہ کر رہا ہو	۱۹۶	باب بیان میں از گناہوں کے جو کبیرہ ہیں
۲۰۰	یعنی کمال ایمان کا نہیں رہتا گناہ کرتے	۲۰۵	پہر انہیں بڑے کون کون ہیں ان کا بیان
۲۰۱	وقت	۲۰۲	کبر کی حرمت اور اسکا بیان
۲۰۲	منافقوں کی خصالتوں کا بیان	۲۰۳	جو شخص شرک کر پاگیا ہو اور مرے تو وہ جنت
۲۰۳	جس نے اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہا	۲۰۴	میں یاد دیکھا اور جو شرک کی حالت میں مردہ
۲۰۴	اس کے ایمان کا بیان	۲۰۵	جہنم میں جاوے گا
۲۰۵	جو شخص اپنے باپ کو پہر جاوے اور نفرت	۲۰۶	جس کا فرلا کہ الا اللہ کھو بھرتل اسکا حرام ہے
۲۰۶	کرے بعد دوسرے کو باپ بناوے جان	۲۰۷	جو شخص مسلمان پر تہتا را تھاوے وہ مسلمان
۲۰۷	بوجہ کفر اس کے ایمان کا حال	۲۰۸	نہیں ہے
۲۰۸	مسلمان کو گالی دینا برا کہنا گناہ ہے اور	۲۰۹	جو شخص مسلمانوں کو فریب دیکر وہ مسلمان
۲۰۹	اس سے ٹرنا کفر ہے	۲۱۰	نہیں ہے
۲۱۰	نسب میں طعنہ کرنے والے پر درست ہے	۲۱۱	گال پیٹنا اور اگر بیان پہاڑنا اور جاہلیت کی
۲۱۱	عطا کر دینے والے پر کفر کا اطلاق	۲۱۲	سی باتیں کرنا حرام ہے
۲۱۲	اپنے مولى جو شخص ہاگ جاوے بکرا یا بکریا	۲۱۳	چغخوری سنت حرام ہے
۲۱۳	کافر ہونا اس شخص کا جو کبیرہ یا از پڑا تاروں کی	۲۱۴	تہ نہ تہنوں سے زیادہ شیچہ رکھنے کی اور جان
۲۱۴	جو روش ہے	۲۱۵	مکرتبائی اور مال کو جھوٹی رقم کہا کر جیسے کی
۲۱۵	ایمان کا گہیت غبادت حق کی سے اور	۲۱۶	سخت حرمت کا بیان اور ان میں دسیوں کا
۲۱۶	نوشکر می اور فو سوشی کو کفر کہنا	۲۱۷	جان جبر ہے البتہ تعالیٰ قیامت کے دن بات
۲۱۷	جو شخص نہ شرک کرے اس کے کفر کا بیان	۲۱۸	نکرے کا زمانہ کیظن دیکھو گا انکو پاک کرے گا
۲۱۸	ایمان لانا اللہ پر حسب کاموس کے برکے ہے	۲۱۹	بلکہ ان کو دکھ کا عذاب ہوگا
۲۱۹	شرک سب گناہ میں سہرا گناہ ہے اور میر	۲۲۰	خود کشی کی سخت حرمت اور خود کشی کرنا مال

صفحہ	مطالعہ کتاب	مطالعہ کتاب
۲۴۸	کاغذ اب جہنم میں اور نجات دہندہ	اور گناہ کا قصد کرنا کہ اعظم گناہ ہے
۲۵۳	مل غنیمت میں پوری کرنا سخت حرام ہے اور جنت میں نہ جاوینا مگر وہی جو ایمان دار ہیں	جو شخص جوئی تم کہا کر کسی مسلمان کا حق مارے اس کی سزا جہنم ہے
۲۵۸	جو شخص خودکشی کرے وہ کافر نہ ہوگا۔ اس ہوا کا بیان جو قیامت کو قریب چلا گی اورے جاوے گی ہر ایک شخص کو جس کے دل میں رتی برابر بھی ایمان ہوگا۔	جو شخص پرایا مال ناحق چھینا جائے تو اس کا غلو لغو اور جو مارا جاوے تو جہنم میں جاوے گا اور مال لانا اگر اپنا مال چھینیں مارا جاوے وہ شہید ہے
۲۵۹	نقحر اور فساد سے پہلے سے پہلے نیک اعمال کر جلد بچا لائے کی ترغیب۔	جو حاکم اپنی رعیت کو حقوق میں خیانت کرے اس کے لیے جہنم ہے۔
۲۶۱	مومن کو اپنے اعمال سے رستہ چھوڑنا چاہی جب کوئی مسلمان ہو جاوے تو کفر کے وقت کو اعمال نما مواخذہ نہ ہوگا	بعضے دلوں میں مانتا اور شہید کیا بیان اور فتنہ کاروں کا ان دلوں میں
۲۶۹	اسلام سے اور حج سے اور بچت سے اگلے	اسلام شروع ہوا اور نہتہ اور پھر غریب ہوا جاوے اور سٹ اوڑھا دو تو ان کے بچ میں
۲۷۲	گناہوں کا سعادت ہو جانا	خیر زمانے میں ایمان کا سٹ جانا۔
۲۷۳	کافر اگر کفر کی حالت میں نیک کام کرے پھر مسلمان ہو جاوے۔	جو شخص ڈرتا ہوا اپنی عزت یا جان جانے سے تو وہ اپنے ایمان کو چھپا سکتا ہے
۲۷۴	ایمان کی سچائی اور خلوص کا بیان	جو شخص ضعیف ایمان ہو اس کا دل ہلانا اور جب تک ایمان کا یقین نہ ہو کہ کس نیش کو مومن نہ کہنا چاہیے۔
۲۷۶	دل میں جو دوسو آتے ہیں جب تک نہ جم نہ جاوے نہ پھر مواخذہ نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اتنی ہی تکلیف دے کہ جتنی طاقت ہو اون کی	حب و میلین غیب پر پنج جاوے تو دل کو زیادہ اطمینان حاصل ہوتا ہے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۷۸	ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پسندیدہ چیز کا	۳۹	کچھ کام آویگی۔
	یقین کرنا اور اہم شریعتوں کو آپ کی		رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش
	شریعت کو منسوخ سمجھنا واجب ہے۔		ابو طالب کو لیے اور انکا عذاب مٹا
۲۸۲	حضرت عیسیٰ کے اترنے کا بیان اور		اس سفارش کی وجہ سے۔
	شریعت محمدی کے موافق جانے کا	۳۹۶	و شخص کفر کی حالت میں ہرگز
۲۸۷	آس ناپائیدار کیا جب ایمان قبول نہ ہوگا		عمل کام نہیں آئے گا۔
۲۹۱	اب اس بات کا بیان شروع ہوا کہ رسول اللہ		باب بیان میں جو سب سے پہلے
	صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کیونکر شروع ہوئی۔		رکعتوں میں اور جو عین نہ ہوں ان
۲۹۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمانوں پر		درستی قطع کرنا اور اسے جبار مٹا
	تشریف لیجنا اور نمازوں کا فرض ہونا	۳۹۷	مسلمانوں کا ایسا کر جو جنت میں نہیں
۳۰۲	اس باب میں یہ بیان ہے کہ وہ تقدیر آج		اور کتاب کا جواب دے گا۔
	آخری ہے کیا مرد دینے اور رسول اللہ صلی	۳۰۳	اس امت کو جنت کو آدھے لوگ ہونگے
	اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ جانتا نہ دوسرا چاہے	۳۰۴	کتاب طہارت کی بیان
	رات میں دیکھتا تھا یا نہیں۔	۳۰۵	نماز کے لیے طہارت کا جو شرط ہے
۳۰۷	اللہ تعالیٰ کا دیدار مومنوں کو آخرت میں	۳۱۰	وضو کی ترکیب اور ان کے پورا کرنے کا بیان
	ہوگا اسکا ثبوت	۳۱۵	وضو کی اور ہر ایک بعد نماز پڑھنے کی فضیلت
۳۱۶	شفاعت کا ثبوت اور موحیوں کا چہ نمبر ہے	۳۲۰	وضو کے بعد ناپڑھنا چاہیے
	نکا لاجانا	۳۲۱	رومہر ابابہ وضو کی ترکیب میں
۳۱۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا کرنا	۳۲۳	ہر ایک میں پانی ڈالنا اور سطح استنجاء کرنا
	استسکالے اور دنا اس کے حال میں شہادت ہو		طافیہ مرتبہ بہتر ہے
۳۲۱	جو شخص کفر پر ہے وہ چہ نمبر میں جاوے گا اور	۳۲۵	پاؤں دھونا واجب ہے
	چہ شفاعت نہ ہوگی اور ہر گز ان کی غزیرہ	۳۲۷	وضو میں تمام اعضا کو پورا دھونا چاہیے

مطلب	صفحہ	مطلب
منی کا حکم	۴۸	منہ زیادہ دھونا بہا نشیب کر سر کے سانچے
خون کی نجاست اور اس کے دھونیکا بیان	۴۹	لا حصہ دل جا دے اسی طرح ماتھوں اور پاؤں
پیشاب کی نجاست کا بیان	۵۰	اگر کہینوں اور ٹخنوں کے پارت تک دھونا کف
کتاب الحیض	۵۳	ہے۔
نہ ہند کے اوپر حائضہ عورت سر مبارک نہ کرنا	۵۴	وضو پر وضو کرنے سے کیا ثواب ہو
حائضہ عورت کو ساتھ ایک چادر میں لپیٹنا	۵۵	سواک کرنے کا بیان
اس باب میں یہ بیان ہے کہ حائضہ عورت پر	۵۵	سنت باتوں کا بیان
خاوند کا سر دھوسکتی ہے اسکو سر میں لنگھ	۵۶	باب استنجائے بیان میں
کر سکتی ہے اسکا جھٹا پاک ہے اسکو گود	۵۷	نہ ہون پر سہم کرنے کا بیان
میں تکیہ لگا کر بیٹھا درست ہے اور قرآن	۵۸	اکیس پر سہم کرنے کو ہدایت کا بیان
پڑھنا۔	۵۹	پانی کی نماز میں پڑھنا۔
ندی کا بیان	۶۰	سے پیلے میں ماہرہ ڈالتا اسکو دھونے
جنبہ سوکر اوٹے تو منہ نہ دھونا	۶۱	اس سے کتہہ ہے
جنبہ کو سونا درست ہے لیکن وضو کرنا اور	۶۲	منہ ڈالتا اور پانی پینا کسی بہتر
بستر مگاہ : ہولینہ کہاتے اور پتھر اور سوتلے	۶۳	تھے ہوئے پانی میں پیشاب کرینی محنت
اور جماع کر تے وقت مستحب ہے	۶۴	تھے ہوئے پانی میں غسل کی محنت
اگر عورت کی منی نکلے تو ابسچرل وجب	۶۵	مسجد میں جب پیشاب پڑا تو اسکو
ہے۔	۶۶	پانی سے دھونا ضرور اور نہ میں پانی
عورت اور مرد کی منی کا بیان اور اس بات کا	۶۷	پاک ہو جاتی ہے اس کا کہو دنا ضرور
کہ بچہ دونوں کے لطف سے پیدا ہوتا۔	۶۸	نہیں۔
غسل جنابت کی نہ کر کے	۶۹	شیر خواجہ بچہ کے پیشاب کو نہ کر دھونا جائز ہے
غسل جنابت میں کتنا پانی لینا بہتر ہے اور	۷۰	

صفحہ	مطالعہ کتاب	صفحہ	مطالعہ کتاب
	غسل کرنا اور دھو کر رہنا ایک ہی چیز ہے	۵۰۶	پیشاب گرے وقت ستر کو چھپانا
	سے ایک ہی حارہ میں اور غسل کرنا ایک	۵۰۷	اداکر اسلام میں جماع سے غسل واجب ہوتا
	دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے		جینک سنی نہ نکلے لیکن وہ حکم مندرج ہوگا
۴۹۳	سر پر تین بار پانی ڈالنے کا بیان		اور جل سے غسل واجب ہو جاتا ہے
۴۹۴	عورتیں جو میان غسل میں نہ ہوں	۵۱۰	بہانہ آگ سے بھاہو اس کے کہانے
	پانی نہ ہوں		وضو ٹوٹ جاتا ہے
۴۹۵	جو عورت حیض کا غسل کرے وہ ایک بھلا کافر	۵۱۱	اونٹ کا گوشت کھا کر وضو کرنا
	بارہوی کا مشک لگا کر خون کے مقام پر	۵۱۲	جس شخص کو طہارت کا یقین ہے پر حدت
	استعمال کرے تو مستحب ہے		شک ہو تو وہ اس طہارت کو مٹا کر نہ کرے
۴۹۶	مستحاضہ کا بیان اور اس سے غسل اور	۵۱۳	مرد کو جاذبہ کی کہال ہاغت ہو پاکی ہو جاتی
	نہانہ کا حال	۵۱۴	تیمم کا بیان
۵۰۰	حافظہ عورت برہنہ کی قضا واجب نہیں	۵۱۵	مسلمان جس نے ہوتا
	اور نہ کی قضا واجب ہے	۵۱۶	جنابہ کی حالت میں اس کا ذکر کرنا
۵۰۱	غسل کرنا اور لا کپڑے وغیرہ کی اکثر کرے		بے وضو کہانا درست ہے اور نہ فی القوبر
۵۰۲	دوسرے کے ستر کپڑے دیکھنا حرام ہے		وضو واجب نہیں ہے
۵۰۳	نہانی میں ننگے ہانا درخت پر	۵۱۷	پانچ تہ جاتے وقت کیا کہے
۵۰۵	ستر و نیشہ یعنی احتیاط رکھنا		نیشہ بیٹھ سو جانے سے وضو نہیں ہوتا

مواضع ہو کہ بعد طبع ہوئے ہر جہاں جلد کتاب ہذا کے غلط ہر جہاں جلد کا اس کے اخیر جلد ساتھ چھپوایا جاوے گا اگر علیحدہ علیحدہ خریدار کو اطلاع دی گئی

صفحہ	مطالبہ	صفحہ	مطالبہ
۴۲۸	منہ زیادہ دھونا پہنا کر اس کے سر کے ساتھ	۴۶۸	منہ کا حکم
۴۲۹	کا حصہ دل جاوے اسی طرح ماتھوں اور پاؤں	۴۷۱	خن کی غناست اور اس کے دھونیکا بیان
۴۳۰	کو انہیوں اور ٹخنوں کے باز تک دھونا	۴۷۲	پیشاب کی نجاست کا بیان
۴۳۱	مستحب ہے۔	۴۷۳	کتاب الحیض
۴۳۲	وضو پر وضو کرنے سے کیا ثواب ہے	۴۷۴	بہند کو اوپر چالنے عورت کے ساتھ شرت کرنا
۴۳۵	مسواک کرنے کا بیان	۴۷۵	حالہ عورت کے ساتھ ایک چادر میں لپیٹنا
۴۳۷	سنت باتوں کا بیان	۴۷۶	ان باب میں یہ بیان ہے کہ حالہ عورت
۴۴۰	باب استعجاب کے بیان میں	۴۷۷	اپنے خاوند کا سرو دھو سکتی ہے اگر سریز
۴۴۱	سوزن پر مسح کرنا کا بیان	۴۷۸	کنگھی کر سکتی ہے اس کا جوٹھا پاک ہے اگر
۴۴۲	سوزن پر مسح کرنے کی مدت کا بیان	۴۷۹	دو دین تک یہ لگا کر بیٹھا درست ہے اور
۴۴۳	ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنا	۴۸۰	قرآن پڑھنا۔
۴۴۹	پانی سے برتن پر ہوا ہاتھ دینا اسکو دھونے	۴۸۱	مذی کا بیان
۴۵۰	سے پہلے مکروہ ہے۔	۴۸۲	جب سو کر اچھے تو منہ ہاتھ دھونا
۴۵۱	کئے کا منہ دانا اور پانی پینا کسی	۴۸۳	جنسہ کو سونا درست ہے لیکن وضو کرنا
۴۵۲	بہتر ہے۔	۴۸۴	اور منہ مگاہ دھولینا کہاتے اور پتھر اور سوتے
۴۵۳	تھے ہوئے پانی میں پیشاب کر نیکی ممانعت	۴۸۵	اور جامع کو تنویق مستحب ہے
۴۵۴	تھے ہوئے پانی میں غسل کی ممانعت	۴۸۶	اگر عورت کو کہنی نچنے تو اوپر چل
۴۵۵	مسجد میں جب پیشاب پڑ جاوے تو	۴۸۷	وہیب ہے۔
۴۵۶	اسکو پانی سے دھونا ضرور ہے اور زین	۴۸۸	عورت اور مرد کی منی کا بیا اور سبابت کا
۴۵۷	پانی سے پاک ہو جاتی ہے اسکا کہودنا	۴۸۹	کچھ دو دنوں کے لطف سے پیدا ہوتا ہے
۴۵۸	ضرور نہیں	۴۹۰	غسل جنابت کیونکر کرے
۴۵۹	شیر خنک کے پیشاب کو کیونکر دھونا چاہیے	۴۹۱	غسل جنابت میں کتنا پانی لینا بہتر ہے اور

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
	غسل کرنا مرد اور عورت کا ایک ہی برتن سے ایک ہی حالت میں اور غسل کرنا ایک دوسرے کے بچے ہوئے پانی سے	۵۰۶	پیشاب بیز وقت ستر کو چھپانا
۴۹۳	سر پر پتھر یا پانی ڈالنے کا بیان	۵۰۷	انما کل اسلام میں جماع سے غسل واجب نہ ہوتا جب تک منی نہ نکل لیکن حکم مندرجہ ہو گیا اور جماع سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔
۴۹۴	عورتین جو میان غسل میں کہہ لیں یا نہ کہہ لیں۔	۵۱۰	جو کہنا ناگ ہو بکا ہو اس کے کہانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
۴۹۵	جو عورت حیض کا غسل کرے وہ ایک ٹکڑا کپڑے یا روئی کا ٹکڑا لگا کر خون کو قحط کرے۔	۵۱۲	ادب کا گوشت لہا کر وضو کرنا
	اس نفل کرے تو مستحب ہے۔	۵۱۳	جس شخص کو طہارت کا یقین ہے پر موت میں تکمیل ہو تو وہ اس طہارت کو نماز پر ترجیح دے گا
۴۹۶	مستحاضہ کا بیان اور اس کے غسل اور برتن	۵۱۴	سودا جانور کی کہان یا بغتہ کی پاک ہو جاتی ہے
	نماز کا حال	۵۱۶	تیمم کا بیان
۵۰۰	حائضہ عورت پر نماز کی قضاء واجب نہیں	۵۲۱	مسلمان شخص نہیں ہوتا
	اور برتن کی قضاء واجب ہے	۵۲۷	جنابت کی حالت میں اس کا ذکر کرنا
۵۰۱	غسل کرنا والا کپڑے وغیرہ کی آڑ کرے	۵۲۸	بے وضو کہنا اور ستر ہو اور نئے القوم
۵۰۲	دوسرے نے ستر کی طہارت دیکھنا حرام ہے	۵۲۹	وضو واجب نہیں ہے
۵۰۴	تہنائی میں بیٹے نہ نماز درست ہے	۵۳۳	پانچواںے جاتے وقت کیلئے
۵۰۵	نفر ڈالنے میں احتیاط کرنا	۵۳۴	پیشے سے پہلے سو جانے سے وضو نہیں پڑتا

اصحنامہ کتاب مستطاب المعلم ترجمہ اردو بیچ مسلم جلد اول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	آکھام	اِکھام	۵۱	۲	قواری	قواری	۱۱	۲۰	خائے	تھائی
۴	۴	آواخر	اواخر	۲۰	۲۰	خواب	خواب	۱۱۳	۶	اہرشاد	ارشاد
۳	۲	بہادر ہے	بہادر ہے	۲۳	۲۳	کر	مقرر	۱۱۶	۲۱	شخص	شخص
۴	۴	والا ہے	والا	۵۲	۱۲	سفر	سفر	۱۰۰	۱۳	منقول	منقول
۲۲	۲۲	کہا گیا	کہا گیا	۵۳	۱۲	تدلیس	تدلیس	۱۲۲	۲۲	نام	نام ہے
۵	۱۱	عمدی کے	عمدی	۵۵	۲۲	بی	بی	۱۲۳	۸	مکمل	مکمل
۱۴	۱۴	البرزع	البرزع	۵۶	۱۵	بن ابی	بن ابی	۱۲۴	۱۹	بین بھی	بین بھی
۶	۶	یہی ہے	یہی ہے	۶۰	۶	اعقاف	اعقاف	۱۲۵	۱۳	بزدل پر	بندوں پر
۱۸	۱۸	تینٹا دھلی	دوسرے دھلی	۶۳	۲۱	یادداشت	یادداشت	۱۲۶	۴	اجتہاد	اجتہاد
۸	۲۳	محضرین	محضرین	۶۶	۶	نقوی	نقوی	۱۲۳	۱۲	ذوہ	ذوہ
۹	۱	قوای	قوای	۸۰	۱۱	خائف	خائف ہے	۱۳	۱۳	انکار	انکار
۱۰	۱۱	نقصہ	نقصہ	۸۱	۱۵	بقول	یہ قول	۱۳۵	۱۵	اسباب	اسباب
۱۳	۱۵	تیک	تیک	۸۲	۱۲	فلتیت	فلتیت	۱۳۶	۱۹	مین سے	مین
۱۳	۲۱	اون سے	اس سے	۸۵	۶	یورد	یورد	۱۳۸	۱	ہلای	ہلای اور
۱۵	۶	عمدہ ہے	عمدہ	۸۶	۲	پیرے	پیرے	۱۴۱	۹	دگے	دگے
۱۶	۲۱	الحديث ہے	الحديث ہے	۸۸	۳	توہ	توہی	۱۴۲	۱۳	درجہ سے	درجہ سے
۱۸	۱۰	الحديث کا	الحديث ہوگا	۹۰	۹	زمان	زمان	۱۴۲	۰	ل	ل
۲۶	۲۲	گٹھ ملا	گٹھ ملا	۹۶	۳	جا ہے	جا ہے	۱۴۲	۲۲	اور کچھ	اور کچھ
۳۴	۲۳	انہوں	انہوں	۹۷	۸	خیراب	خیراب	۱۴۳	۱۰	کا فرکا	کا فرکا
۳۸	۱۳	ادحدیت	ادحدیت	۹۵	۱۰	دھنسل ہو	دھنسل ہو	۱۴۴	۱۱	مٹا ہے	مٹا ہے
۳۳	۱۱	زک	زک	۹۶	۵	سبجو	سبجو	۱۴۵	۱۶	حدیث یہ	حدیث یہ
۴۰	۴۰	زک	زک	۹۷	۶	روزدن	روزدن	۱۴۵	۲	مشتہ	مشتہ
۴۰	۴۰	زک	زک	۱۵	۱۵	فتحا شافعیہ	فتحا شافعیہ	۱۴۶	۱۵	کوشا الادالا	کوشا الادالا
۳۹	۱۱	کبرو	کبرو	۹۷	۹۷	کھو یوں	کھو یوں	۱۴۷	۱۰	مطلب	مطلب
۴۰	۱۳	یو جملہ	یو جملہ	۹۶	۲۱	روہن کی	روہن کی	۱۴۷	۲	کلام	کلام
۴۲	۸	چھوٹے	چھوٹے	۹۶	۴	پورپ	پورپ	۱۴۸	۲۲	عنايت	عنايت
۴۳	۱۲	مین یہ عارضہ	مین یہ عارضہ	۱۰۰	۶	نبی ہے	نبی ہے	۱۴۹	۱۳	سلام	سلام
۴۶	۲۲	ہمام	ہمام	۹۷	۵	کڑا سا	کڑا سا	۱۵۰	۱۰	انہوں	انہوں
۴۸	۴	عمارہ	عمارہ	۱۰۶	۱۱	آپے	آپے	۱۵۱	۱۸	یورپ	یورپ
۴۹	۹	گنہگار ہے	گنہگار ہے	۱۰۹	۱۹	ماری	ماری	۱۵۲	۲۳	ملار	ملار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۹	۶	پہرے	پہرے	۲۰۶	۵	چاہئے	چاہئے	۲۰۵	۹	چاہئے	چاہئے
۱۶۰	۲۲	لٹی ہے	لٹی ہے	۲۰۷	۹	انتہا	انتہا	۲۰۶	۹	عباد	عباد
۱۶۱	۵	کرنے کے	کرنے کے	۲۱۰	۱۲	الامہ	الامہ	۲۰۷	۹	معلوم ہوا	معلوم ہوا
۱۶۲	۱۰	وال	وال	۲	۱۷	دگر گیا	دگر گیا	۲۰۸	۲۱	چاہئے	چاہئے
۱۶۳	۱۶	روایت	روایت	۲۱۳	۲۰	سلا	سلا	۲۰۹	۱۵	خونٹ کوئے	خونٹ کوئے
۱۶۴	۹	ہوتے	ہوتے	۲۱۴	۱۳	پیارا نام	پیارا نام	۲۱۰	۹	پہرے	پہرے
۱۶۵	۲۲	خدا دشمن	خدا دشمن	۱۹	۱۹	گڑن	گڑن	۲۱۱	۹	حدیث کو	حدیث کو
۱۶۶	۳	تہہ	تہہ	۲۱۸	۵	تھکن	تھکن	۲۱۲	۲۱	کچھ کر کے	کچھ کر کے
۱۶۷	۳	منفی کرتے	منفی کرتے	۲۲۰	۲۳	خود کشیکو	خود کشیکو	۲۱۳	۲۰	نام کیا	نام کیا
۱۶۸	۳	ہوتی ہے	ہوتی ہے	۲۲۱	۱۲	جنتی	جنتی	۲۱۴	۲۳	بوریا	بوریا
۱۶۹	۹	ہوتے ہے	ہوتے ہیں	۲۲۲	۵	سنا ہوا	سنا ہوا	۲۱۵	۷	دل میں	دل میں
۱۷۰	۶	تیرہ	تیرہ	۲۲۵	۱۷	پھوڑا	پھوڑا	۲۱۶	۶	کلمہ	کلمہ
۱۷۱	۱۳	دریا باند	دریا باند	۱۳۸	۱۲	فرمایا اسے	فرمایا اسے	۲۱۷	۹	نہائی	نہائی
۱۷۲	۱۹	برساتا	برساتا ہے	۲۳۱	۱۲	سواندہ	سواندہ	۲۱۸	۱۱	عالمی رہی	عالمی رہی
۱۷۳	۲	حصہ ہی	حصہ ہی	۲۳۲	۲۰	مخفی دلا	مخفی دلا	۲۱۹	۱۲	دھڑا دھڑ	دھڑا دھڑ
۱۷۴	۸	یہی لیتے	یہی لیتے	۲۳۶	۴	آخر کا	آخر کا	۲۲۰	۴	میں نے	میں نے
۱۷۵	۱۳	یہ ہے	یہ ہے کہ	۲۳۹	۱۳	یہی ہیں	یہی ہیں	۲۲۱	۵	اندھا ہوا	اندھا ہوا
۱۷۶	۲۱	سوال کر	سوال کر	۲۴۲	۱۳	رکھیں اور	رکھیں اور	۲۲۲	۹	اپنے	اپنے
۱۷۷	۱۹	یہی ہے	یہی ہے	۲۴۵	۱۰	نفسی ہے	نفسی ہے	۲۲۳	۱۷	عالمین	عالمین
۱۷۸	۹	برائی	برائی	۲۴۸	۱۷	صالحین	صالحین	۲۲۴	۲۱	روک کر	روک کر
۱۷۹	۱۳	اور سکو	اور سکو	۲۴۹	۱۲	سے	سے	۲۲۵	۱	سوا کہیں	سوا کہیں
۱۸۰	۷	برسکون	برسکون	۲۵۰	۷	شہزادہ	شہزادہ	۲۲۶	۱۰	اوپر کے	اوپر کے
۱۸۱	۶	ساتھ اور	ساتھ اور	۲۵۱	۳	کر کے	کر کے	۲۲۷	۶	پا لیتا	پا لیتا
۱۸۲	۵	اس کا	اس کا	۲۵۲	۱۳	نرا ایمان	نرا ایمان	۲۲۸	۶	ادھیر	ادھیر
۱۸۳	۶	کر کے	کر کے	۲۵۳	۶	خورک	خورک	۲۲۹	۱۳	کسی کا	کسی کا
۱۸۴	۷	ہوتی ہے	ہوتی ہے	۲۵۴	۱۷	جو جو	جو جو	۲۳۰	۱۶	کو کہتے	کو کہتے
۱۸۵	۱۹	سلا	سلا	۲۵۵	۳	میں نے	میں نے	۲۳۱	۵	وہ لکھ	وہ لکھ
۱۸۶	۹	رٹائی	رٹائی	۲۵۶	۱۲	اس حدیث	اس حدیث	۲۳۲	۲	پاؤں	پاؤں
۱۸۷	۴	باتا ہے	باتا ہے	۲۵۷	۷	رٹا ہے	رٹا ہے	۲۳۳	۶	مشق	مشق
۱۸۸	۷	اخلاص	اخلاص	۲۵۸	۷	علی علی	علی علی	۲۳۴	۹	پاؤں	پاؤں
۱۸۹	۲	اوس سے	اوس سے	۲۵۹	۱۰	بن قیل	بن قیل	۲۳۵	۱۳	اس کے	اس کے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۸	۱۶	شاید میں نے	شاید میں نے	۳۲۲	۱	ابن کثیر	ابن کثیر
۲۹۰	۲۰	مکلف	مکلف	۳۲۳	۳	میں کو دعا	میں کو دعا
۲۹۱	۶	دوسرے	دوسرے	۳۲۴	۶	اصل سکی	اصل سکی
۲۹۱	۱	ہینے	ہینے	۳۲۵	۲	میں اور ہر	میں اور ہر
۲۹۳	۲۱	جسے بھیکو	جسے بھیکو	۳۲۶	۱	کو نثر	کو نثر
۲۹۴	۱۱	کو کرک	کو کرک	۳۲۸	۱	کہ ہمارے	کہ ہمارے
۲۹۵	۱۵	انجام میں	انجام میں	۳۲۹	۱۰	روایت	روایت
۲۹۶	۱۶	ہو جاتی ہے	ہو جاتی ہے	۳۳۰	۷	سے چھپا	سے چھپا
۲۹۷	۵	نہ	نہ	۳۳۱	۶	روایت	روایت
۲۹۷	۲	چپا نہ والا	چپا نہ والا	۳۳۲	۱۰	فرما ہے	فرما ہے
۲۹۸	۲۱	میں کی اسد	میں کی اسد	۳۳۳	۱۹	پوچھنا	پوچھنا
۲۹۸	۸	کھم گپ	کھم گپ	۳۳۴	۷	فائل	فائل
۳۰۰	۸	ممنوع میں	ممنوع میں	۳۳۶	۲	انتہا	انتہا
۳۰۱	۵	برقوں	برقوں	۳۳۷	۲۳	ممنوع میں	ممنوع میں
۳۰۲	۳	دش	دش	۳۳۸	۱	میں کا	میں کا
۳۰۵	۱۰	چھوٹے	چھوٹے	۳۴۰	۷	میں ہے	میں ہے
۳۰۶	۳۳	پچھلے کا	پچھلے کا	۳۴۱	۱۱	اوسٹر میں	اوسٹر میں
۳۰۷	۱۹	طانت	طانت	۳۴۲	۱۶	کے	کے
۳۰۸	۵	ساروں	ساروں	۳۴۳	۱۷	پہنچے	پہنچے
۳۰۹	۶	جسے بھیکو	جسے بھیکو	۳۴۵	۲۳	نثر	نثر
۳۱۰	۵	کے کھم	کے کھم	۳۴۶	۱۷	پہنچے	پہنچے
۳۱۱	۲۲	دور سے	دور سے	۳۴۷	۱۶	بیان کر	بیان کر
۳۱۱	۱۳	طشت کا	طشت کا	۳۴۸	۲	جسے	جسے
۳۱۲	۱۸	گپ اور ایمان	گپ اور ایمان	۳۴۹	۲۲	کس کی	کس کی
۳۱۳	۷	لڑائی میں	لڑائی میں	۳۵۰	۷	کھین	کھین
۳۱۴	۱۵	جسے بھیکو	جسے بھیکو	۳۵۱	۶	جسے	جسے
۳۱۵	۱۴	جسے بھیکو	جسے بھیکو	۳۵۲	۱۳	پہنچے	پہنچے
۳۱۶	۳	موقوف	موقوف	۳۵۳	۲۱	اور	اور
۳۱۷	۱۰	اور وقت	اور وقت	۳۵۴	۱۳	حال کا	حال کا
۳۱۸	۲	سی جا	سی جا	۳۵۵	۵	پہنچا	پہنچا
۳۱۹	۲۲	حضرت آدم	حضرت آدم	۳۵۶	۱۵	کھین	کھین
۳۲۰	۶	موقوف	موقوف	۳۵۷	۲۱	ایمان کے	ایمان کے

نہا	غلط	صحیح	نہا	غلط	صحیح	نہا	غلط	صحیح	نہا	غلط	صحیح
۲۱	۳۵۶	پڑھیں گے	۲۱	۳۵۶	پڑھیں گے	۲۱	۳۵۶	پڑھیں گے	۲۱	۳۵۶	پڑھیں گے
۲۲	۳۵۷	گہرائی	۲۲	۳۵۷	گہرائی	۲۲	۳۵۷	گہرائی	۲۲	۳۵۷	گہرائی
۱۰	۳۵۸	میرا زادہ	۱۰	۳۵۸	میرا زادہ	۱۰	۳۵۸	میرا زادہ	۱۰	۳۵۸	میرا زادہ
۲	۳۵۹	اور اسکے	۲	۳۵۹	اور اسکے	۲	۳۵۹	اور اسکے	۲	۳۵۹	اور اسکے
۱۴	۳۶۰	اور میں	۱۴	۳۶۰	اور میں	۱۴	۳۶۰	اور میں	۱۴	۳۶۰	اور میں
۲۲	۳۶۱	مطابق	۲۲	۳۶۱	مطابق	۲۲	۳۶۱	مطابق	۲۲	۳۶۱	مطابق
۲	۳۶۲	ہوئے	۲	۳۶۲	ہوئے	۲	۳۶۲	ہوئے	۲	۳۶۲	ہوئے
۴	۳۶۳	غزیر	۴	۳۶۳	غزیر	۴	۳۶۳	غزیر	۴	۳۶۳	غزیر
۲۳	۳۶۴	آدھونکا میز	۲۳	۳۶۴	آدھونکا میز	۲۳	۳۶۴	آدھونکا میز	۲۳	۳۶۴	آدھونکا میز
۲	۳۶۵	عوب	۲	۳۶۵	عوب	۲	۳۶۵	عوب	۲	۳۶۵	عوب
۳	۳۶۶	مازی	۳	۳۶۶	مازی	۳	۳۶۶	مازی	۳	۳۶۶	مازی
۴	۳۶۷	حدیث میں	۴	۳۶۷	حدیث میں	۴	۳۶۷	حدیث میں	۴	۳۶۷	حدیث میں
۱۴	۳۶۸	اسطرت	۱۴	۳۶۸	اسطرت	۱۴	۳۶۸	اسطرت	۱۴	۳۶۸	اسطرت
۲۲	۳۶۹	انہوں نے	۲۲	۳۶۹	انہوں نے	۲۲	۳۶۹	انہوں نے	۲۲	۳۶۹	انہوں نے
۱۹	۳۷۰	رکعت ہے	۱۹	۳۷۰	رکعت ہے	۱۹	۳۷۰	رکعت ہے	۱۹	۳۷۰	رکعت ہے
۸	۳۷۱	ساکسی	۸	۳۷۱	ساکسی	۸	۳۷۱	ساکسی	۸	۳۷۱	ساکسی
۴	۳۷۲	نبہالی	۴	۳۷۲	نبہالی	۴	۳۷۲	نبہالی	۴	۳۷۲	نبہالی
۱۴	۳۷۳	پہر دو کی	۱۴	۳۷۳	پہر دو کی	۱۴	۳۷۳	پہر دو کی	۱۴	۳۷۳	پہر دو کی
۲۱	۳۷۴	مسلم	۲۱	۳۷۴	مسلم	۲۱	۳۷۴	مسلم	۲۱	۳۷۴	مسلم
۲	۳۷۵	اور	۲	۳۷۵	اور	۲	۳۷۵	اور	۲	۳۷۵	اور
۴	۳۷۶	اس کو اوپر	۴	۳۷۶	اس کو اوپر	۴	۳۷۶	اس کو اوپر	۴	۳۷۶	اس کو اوپر
۸	۳۷۷	ثمن کا	۸	۳۷۷	ثمن کا	۸	۳۷۷	ثمن کا	۸	۳۷۷	ثمن کا
۱۱	۳۷۸	عمین بنے	۱۱	۳۷۸	عمین بنے	۱۱	۳۷۸	عمین بنے	۱۱	۳۷۸	عمین بنے
۱	۳۷۹	دھنڑا تہ	۱	۳۷۹	دھنڑا تہ	۱	۳۷۹	دھنڑا تہ	۱	۳۷۹	دھنڑا تہ
۲	۳۸۰	کہ ضرور	۲	۳۸۰	کہ ضرور	۲	۳۸۰	کہ ضرور	۲	۳۸۰	کہ ضرور
۲۱	۳۸۱	کاپ	۲۱	۳۸۱	کاپ	۲۱	۳۸۱	کاپ	۲۱	۳۸۱	کاپ
۲۱	۳۸۲	حدیث	۲۱	۳۸۲	حدیث	۲۱	۳۸۲	حدیث	۲۱	۳۸۲	حدیث
۴	۳۸۳	حضرت	۴	۳۸۳	حضرت	۴	۳۸۳	حضرت	۴	۳۸۳	حضرت
۲۲	۳۸۴	انہوں نے	۲۲	۳۸۴	انہوں نے	۲۲	۳۸۴	انہوں نے	۲۲	۳۸۴	انہوں نے
۱۴	۳۸۵	سیرت محمد	۱۴	۳۸۵	سیرت محمد	۱۴	۳۸۵	سیرت محمد	۱۴	۳۸۵	سیرت محمد
۱۵	۳۸۶	چیکے	۱۵	۳۸۶	چیکے	۱۵	۳۸۶	چیکے	۱۵	۳۸۶	چیکے

التاس

خدمت میں ان صاحب کج جو اس کتاب مقدس
کا ملاحظہ فرما دیں یہ ہے کہ پہلے مطابق صحت نامہ ہذا
کے سب اغلاط درست کج کر لیں پھر مطالعہ کریں ایسا
نہ ہو کہ غلطی کی وجہ سے کسی حدیث یا مسئلہ کے
سمجھنے میں خطا واقع ہو اور گنت گار ہو جان -
اور صحت نامہ کمال امتعال طیار ہو اسے - اگر
اس کے علاوہ بھی کسی اور غلطی معلوم ہو تو بعد غور
یا استفسار درست کر لیں اور درود لیں نہ ہا دیں -
و خیر الزمان معجزہ کتب ہذا

وَمَا إِلَهُكَ إِلَّا اللَّهُ وَمَا أَفْنَيْتُكَ فَأَنْتَ
وَمَا الدِّينُ إِلَّا نَجْدُ اللَّهِ إِعْذَارُهُ

المعالم

لنزجه

صَحْحُ مُسْلِمٍ

مطبعة في القاهرة
مطبعة في القاهرة

ہو چکے ہیں بلکہ حال میں ایک ترجمہ بار دو زبان میں ہی شہر مدراس میں چھپنا شروع ہو گیا تھا اور اس کے علاوہ
 جناب نواب فیض آباد علی القاب خادم سنتہ سید المرسلین و ارث الانبیاء والمرسلین حامی شریعت میں
 ناصر دین تین قاصدغات ماحی ظلمات مجدد قرن ثالث عشر امام قرن رابع عشر فخر علماء و مجتہدین
 راس الصوفیۃ و مجددین جناب نواب والا جاہ امیر المملکت علیہ السلام محمد صدیق حسن
 خاں صاحب بہادر و جنگی ہمت والا ہمیشہ ہمدرد افشاعت دین اور جماعت شریعت میں
 کے متوجہ رہتے ہیں اپنی عالی ہمتی اور اولیاء الغری سے کتاب قطاب ناظر الوجود فتح الباری شرح صحیح بخاری
 کا چھپوانا مسہ میں شروع فرمایا اور ظاہر ہے شروع بخاری میں فتح الباری کی مثل کوئی شرح نہ بنی تھی
 نہ جنگی اس لیے ترجمہ بخاری میں اس شرح کے میسر ہونے سے بڑی آسانی کا خیال تھا میں نے ترجمہ صحیح بخاری
 کو بالفعل ملتوی کر کے حسب ایسا د اشارت جناب مدوح صحیح مسلم علیہ الرحمۃ کا ترجمہ شروع کیا صحیح مسلم
 علیہ الرحمۃ ہی حوت عادت اور جود اسناد میں صحیح بخاری سے کم نہیں اور باتفاق علماء یہ کتاب ہی
 صحیح بخاری کہ ہم پہلے ہی کیودھ سے ان دونوں کتابوں کو صحیحین کہتے ہیں اگرچہ اکثر علماء نے صحیح بخاری کو
 ایک درجہ اس پر مقدم رکھا ہے لیکن حافظ ابو علی فیسا پوری نے کہا کہ صحیح مسلم بہت صحیح بخاری کے
 ہی زیادہ صحیح ہے اور بعض مغرب کو علمائے ہی اس قول سے اتفاق لیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلم
 نے اپنی صحیح میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ وہی حدیث نقل کرتے ہیں جبکہ دو ثقہ تابعین نے دو حدیث
 سے روایت کیا ہو اور اسی طرح ہر ثقہ میں دو ثقہ یعنی معتبر شخصوں سے نقل کرتے آئے
 ہوں اور بخاری نے اس شرط کا خیال نہیں رکھا اور حدیث انما الاعمال بالنیات جو صحیح مسلم میں ہے
 ہے اگرچہ اس میں یہ شرط نہیں پائی جاتی مگر بنظر تبرک اور بخیاں صحیح اور مستحور ہونے کے اسکو
 ذکر کیا ہے اور بعض نے کہا کہ صرف یہ حدیث تشفی ہے امام مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو
 تین لاکھ حدیثوں سے انتخاب کیا ہے اور اگر تمام دین کے لوگ دسویں برس تک حدیثیں کہیں تو پھر ان
 کا اعتماد آخری کتاب پر ہو گا اور میں نے نہ کوئی حدیث اس کتاب میں داخل نہیں کی مگر سمجھ کر دلیل
 رکھ کر اس طرح کوئی حدیث نہیں نکالی اس میں سے مگر سچے کو دلیل سے احمد بن حنبل نے کہا میں مسلم نے
 ساتھ اس کتاب کو جمع ہونے سے وقت ہند رہے برس تک لکھا گیا اس کتاب میں بارہ ہزار حدیثیں ہیں
 بن عبدان نے کہا میں نے مسلم سے سنا وہ کہتے تھے میں نے اس کتاب کو اربعہ رازی کے سامنے

پیش کیا پھر محدثین میں انہوں نے کوئی علت بیان کی اوس کو میر نے نکال ڈالا اور جس حدیث کو انہوں نے کہا کہ صحیح ہے اور اوس میں کوئی علت نہیں ہے اوس کو میں نے داخل کیا اس روایت کو خطیب بغدادی نے اپنی سند پر روایت کیا ہے۔ اعلیٰ سے اعلیٰ سند امام سلم کی وہ ہے جس میں سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک چار واسطوں اور حبیب و امام بخاری کے تالیفات میں لینے تین واسطوں کی حدیثیں وہ صحیح مسلم میں نہیں ہیں امام نووی نے کہا مسلم نے علم حدیث میں کئی کتابیں لکھیں ہیں سب میں مشہور یہ صحیح ہے اور یہ کتاب بتواتر مسلم سے نقل کی گئی ہے اس طرح کہ اس کتاب کو مسلم کی تصنیف یقیناً کہہ سکتے ہیں اور باسناد متصل مسلم تک روایت کی گئی ہے اور ایک فائدہ خاص اس کتاب میں ہے وہ یہ ہے کہ مسلم نے ہر ایک حدیث کو لیے ایک خاص مقام پر مناسب تھا مقرر کیا ہے اور وہ میں اوس حدیث کو تمام طریقوں کو جمع کر دیا ہے اور اس کے مختلف الفاظ کو ایک ہی مقام پر بیان کیا ہے تاکہ ناظر کو آسانی ہو دے اور تمام طریقوں کی وہ فائدہ اٹھاوے اور یہ بات صحیح بخاری میں نہیں ہے امام حافظ عبد الرحمن بن علی عینی نے چند اشعار صحیح مسلم کی تعریف میں لکھے ہیں جن کا حصہ ان میں ہے کہ اے پڑھو والے صحیح مسلم علم کا دریائے جس میں پانی بہنے کے رستے نہیں ہیں (یعنی سب پانی ایک ہی جگہ موجود ہے اور مسلم کی روایتوں کا زنجیر بخاری کی کمر روایتوں سے زیادہ فراڈیتا ہے حافظ ابن الصلاح نے کہا مسلم کی شرط یہ ہے کہ حدیث متصل اسناد ہواواں سے کیا اگر تیار ایک ثقہ دوسرے ثقہ سے نقل کرتا ہو اور اس میں کسی قسم کا شذوذ یا علت نہ ہو سید علی نے کہا ثقہ سے مراد یہ ہے کہ وہ راوی مسلم کے نزدیک ثقہ ہو اگرچہ اوروں کے نزدیک ثقہ نہ ہو اور اسی وجہ سے مسلم نے چہ سو پندرہ ایسے لوگوں پر روایت کی ہے جن میں بخاری نے روایت نہیں کی اسی طرح بخاری نے چار سو پچیس ایسے شخصوں پر روایت کی ہے جن کو مسلم نے نہیں کی تو کتنی حدیثیں ایسی نکلیں گی جو مسلم کی شرط پر صحیح ہیں اور بخاری کی شرط پر صحیح نہیں اس لیے کہ مسلم کے نزدیک ۱۔ سکھار و یوں میں نہ ستر ملین باقی جاتی ہیں جو صحت حدیث کو یسے ضروری ہیں مگر بخاری کے نزدیک نہیں باقی جاتیں پھر مسلم علیہ الرحمۃ اپنی کتاب میں ایک ایسے راہ پر چلے ہیں کہ اسکی وجہ سے اوں کی کتاب کے صحیح بخاری پر فضیلت دی گئی ہے وہ یہ کہ امام مسلم علیہ الرحمۃ حدیث کو تمام

مستون کو اوس کے سب طرفوں کے ساتھ ایک ہی مقام میں جمع کر دیتے ہیں اور اس کو مختلف
 بابوں میں جدا جدا نہیں لاتے اور پوری عبارت اوس کی بیان کرتے ہیں اور باب کو ترجموں کے
 میں اوس کے ٹکڑے ٹکڑے نہیں کہتے اور حتی المقدور الفاظ کی رعایت کرتے ہیں اور نقل بالمعنی
 نہیں کرتے یہاں تک کہ اگر ایک راوی نے دوسرے راوی سے ایک لفظ میں بھی اختلاف کیا
 ہو اور معنی دونوں لفظوں کے ایک ہوں تب بھی مسلم ہر ایک راوی کے لفظ کو بیان کر دیتے ہیں
 یہاں تک احتیاط ہو کہ اگر ایک راوی نے حدیث کہا ہو اور دوسرے نے خبر نا تو وہ لکھتے ہیں کہ
 فلان راوی نے حدیث کہا اور فلان نے خبر نا اور حدیث کے ساتھ صحابہ کو اقوال اور تعبیریں
 وغیرہ کے اقوال اور باب اور ترجموں کو نہیں ملائے اس لیے کہ ان کو حصہ ہی اس بات کی نہ حدیث
 میں اور کوئی چیز ملنے نہ پاوی تو بعد مقدمہ کے اس کتاب میں اور کچھ نہیں ہے سوا حدیث کو ابن
 الصلاح نے کہا وہ سب حدیثیں جنکی صحت کا حکم کیا مسلم نے اس کتاب میں یقیناً صحیح ہیں اور
 ایسی ہی وہ حدیثیں جنکو بخاری نے صحیح کہا ہے اس لیے کہ اہل علم نے ان دونوں کتابوں
 کی جہتیں کو قبول کیا ہے اور جو کسی ایک نے ہر شخص نے اس میں خلاف کیا ہے اس کو خلاف کا
 اعتبار نہیں امام الحرمین نے کہا اگر کوئی شخص قسم کھا دے اپنی عورت کی طلاق پر کہ بخاری اور
 مسلم کی حدیثیں صحیح ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہیں تو اس کی عورت پر طلاق نہ پڑے
 گا کیونکہ حقیقت میں ان دونوں کتابوں کی حدیثیں صحیح ہیں اور علماء نے اجماع کیا ہے ان کی
 صحت پر اور تمامی امت محمدی نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ جس حدیث کی صحت پر بخاری
 اور مسلم دونوں کا اتفاق ہے وہ صحیح ہے ابن الصلاح نے کہا مسلم ابو ذر ع رازی کے پاس آئے
 اور ایک ساعت تک بیٹھ رہے اور باتیں کرتے رہے جب اڑھی تو کہنے لگے کہ انہوں نے چار ہزار حدیثیں اپنی
 صحیح میں جمع کیں ہیں ابو ذر ع نے کہا ہر باقی حدیثیں کس کے لیے چھوڑ دیں شیخ نے کہا ہر اوس
 شخص کی یہ تھی کہ صحیح مسلم میں اصل چار ہزار حدیثیں ہیں سوا کرات کو اور کرات کو ملا کر
 ہزار دوسو چھترہ حدیثیں ہیں۔ امام مسلم نے اس کتاب کو ابواب کی ترتیب پر مرتب کیا ہے اور وہ
 حقیقت میں باب باب پر مرتب ہے پر باب کو ترجموں کو اوس نے متن کتاب میں داخل نہیں کیا تاکہ
 کتاب کا حجم نہ بڑھے یا اور کسی فرض سے امام ابو ذری نے کہا لوگوں نے مسلم کے ابواب کا ترجمہ کیا ہے بعض

چہنی، جرمی نہیں اس وجہ کہ ترجمی کی عبارت میں قصور ہے یا لفظاً و سکر یکساں میں اور میں اپنی
 تشریح میں ان ترجموں کو مناسبت عبارتوں کے ساتھ بیان کر دینا گامیوٹی نے کہا کہ یہ صحیح مسلم کے
 ایک نسخہ میں بابوں کے ترجمی پائے جاتے ہیں تو یہ مسلم کے بنا لئے ہوئے نہیں بلکہ لوگوں نے ان کو
 بعد بناد لیے ہیں اور ان میں اسے بڑے سب میں جدید نوڈی نے کہا ہے اور ان لوگوں کو غرض
 یہ نہیں کہ حدیث نکالنے والے کو آسانی ہو وہ لیکن بہتر یہی ہے کہ باب کو ترجمے کتاب میں نہ لکھو
 ہاؤرین جیسے پرانے نسخوں میں نہیں لکھے ہیں اور جن باتوں کی وجہ سے مسلم کی کتاب بخاری کے
 کتاب سے مستانہ ہو ان میں سے ایک بات یہی ہے کہ مسلم نے تعلیقات (یعنی بے سند اور وائتیں) بہت
 کم بیان کی ہیں سو چند مقاموں کے برخلاف بخاری کے کہ انکی کتاب میں تعلیقات بہت ہیں نیز
 نے کہا مسلم نے اپنی کتاب میں عمدہ راہوں کو اختیار کیا ہے نہایت احیاط اور مضبوطی اور معرفت
 کے ساتھ اور اس سے ادن کا گناں درج اور نہایت علم اور انتہا کو سمیٹتی اور علوشان مستند ہو
 اور مسلم نے اپنے مقدمی میں لکھا ہے کہ انہوں نے حدیث کی تین قسمیں کی ہیں ایک تو وہ جب کو بڑے
 بڑے علماء حافظوں نے روایت کیا ہو دوسرے وہ جب کو متوسط لوگوں نے جب کا عیب ڈھنڈکا ہو اور
 روایت کیا ہو۔ تیسرے وہ جب کو ضعیف اور متروک لوگوں نے روایت کیا ہو تو مسلم نے پہلے قسم
 کی حدیثوں سے فارغ ہوتے ہیں تو دوسرے قسم کی حدیثوں کو لاتے ہیں لیکن تیسرے قسم کی
 حدیثوں کو بالکل نہیں لاتے علمائے اختلاف کیا ہے کہ اس قسم کو کیا راہ ہو حاکم اور بیہقی نے
 کہا کہ مسلم دوسرے قسم کی حدیثوں کو بیان کرنا چاہتے تھے مگر اس سے پہلو لگا کر فی ہوت انکی اور
 فقہ طیبی قسم کی حدیثیں یہ اذکی کتاب میں ہیں قاضی عیاض نے کہا غور سے یہ بات صحیح معلوم نہیں
 ہوئی اور اب اس نے اپنی کتاب میں چھوٹی طرح کی حدیثوں کو بیان کیا ہے اور عساکر نے کہا کہ مسلم نے
 اپنی کتاب کو دو قسموں کی حدیثوں پر مرتب کرنا چاہا ایک قسم میں تو عمدہ عمدہ حافظ اور فطہ لوگوں کی
 روایتیں اور دوسرے قسم میں ستور اور سچی متوسطین لوگوں کی روایتیں مگر ان کو موت لگئی اور
 یہ آرزو پوری نہیں ہوئی اور کتاب کی ترتیب تراجم اور ابواب کو ساتھ رہ گئی باوجود اس کے اذکی کتاب
 مشہور اور مقبول ہوئی اور تیسرے قسم کی حدیثوں کو انہوں نے بالکل بیان نہیں کیا پہر مسلم کے بعد
 اور لوگوں نے کسی ایک کتاب میں مسلم کے صحیح کی طرح حکمیں اور عالی سند دن کو حاصل کیا

اور ان میں سے بعضوں نے مسلم کے مسلح کو پایا اور مسلم کی احادیث کو اپنی کتابوں میں نکالنا شروع
 ابو عمرو نے کہا یہ جو کتابیں صحیح مسلم کے طبع پر لکھی گئی ہیں اگرچہ اور ان میں صحت کا ایک نشانی ہے مگر
 تاہم ان کتابوں میں وہ صحیح مسلم کے برابر نہیں ہو سکتیں۔ صحیح مسلم پر علماء نے بہت سی تشریحات لکھی ہیں۔
 میں نے شہورہ شرح ہے جسکو امام حافظ ابو زکریا محی الدین نووی شافعی نے تالیف کیا اور وہی شرح
 شائع اور مکتوب ہے اور صحیح مسلم کے ساتھ ہندوستان میں طبع ہو گئی ہے اور ایک اس شرح کا نقل
 ہے جسکو شمس الدین محمد بن یوسف قزوینی نے مرتب کیا اور ایک شرح ہے قاضی عیاض مالکی کی جسکا
 نام اكمال المعلم ہے شرح صحیح مسلم ہے اور ایک شرح ہے ابو العباس احمد بن عمر بن ابی ہاشم قرطبی کی اور
 یہ مقدم ہے نووی سے بھی اور ایک شرح ہے امام عبد اللہ محمد بن حلیف مالکی کی چار جلدوں میں اور ایک
 شرح ہے ابو عبد اللہ محمد بن علی مازری کی جسکا نام معلم بغداد کی کتاب مسلم ہے اور ایک شرح ہے عماد
 الدین عبد الرحمن بن عبد الحلیم مصری کی اور ایک شرح ہے مغرب سلم کی عبد الغافر بن اسمعیل فارسی
 کی جسکا نام مغرب فی شرح غریب مسلم ہے اور ایک شرح ہے سبط ابن الجوزی کی اور ایک شرح ہے ابو
 الفرج خبزی بن مسعود رداوی کی پانچ جلدوں میں اور ایک شرح ہے قاضی زین الدین نکرہ یابن محمد
 القسری کی اور ایک شرح ہے مختصر شرح جلال الدین سیوطی کی جسکا نام دیباچ علی صحیح مسلم ہے
 اور ایک شرح ہے قوام الدین ابو القاسم اسمعیل بن محمد اصفہانی کی اور ایک شرح ہے قاضی الدین
 شافعی کی اور ایک شرح ہے متطانی کی اور ایک نام منہاج الدیباچ ہے اور ایک شرح ہے علی قاری کی چار
 جلدوں میں صحیح مسلم کی مختصر کتابی بہت ہیں ایک مختصر ہے ابو عبد اللہ شرف الدین محمد بن عبد اللہ مرسی کا اور ایک مختصر
 ہے زواید مسلم کا بخاری پر حافظ مزاج الدین عمر بن علی باقن شافعی کا اور ایک مختصر ہے حافظ زکی الدین
 منذری کا اور اس مختصر کی تشریحات بھی بہت ہیں اور سب عمدہ شرح اسکا اسراج الوہاب ہے جو ہمارے
 زمانے میں بابر لانا سید محمد صدیق حسن صاحب بہادر کی تصنیفات میں کچھ ہے یہی جو اس ترجمہ میں
 اس شرح کی بہت فوائد پر مشتمل ہے یہ ہیں امام مسلم کا حال جو اس کتاب کے مؤلف ہیں امام اسکا مسلم بن الحجاج
 بن مسلم نقشبندی بن دین کرنا دینا پوری ہے امام حافظ بن مسلم حدیث کو اور ستر گیا انہوں نے حجاز اور
 شام اور عراق اور مصر کا حدیث حاصل کر لیا یہ اور شہور مشائخ ان کے پر لوگ ہیں بیچ بن یزید بن
 امام احمد بن حنبل اسحاق بن راہویہ عبد اللہ بن مسلمہ شعبی قتیبہ بن سعید ابو بکر بن ابی شیبہ محمد بن

بشار محمد بن المثنیٰ وغیرہم کسی بار بعد اومین آئے اور اہل بعد اونس روایت کی سب آخر وہ بغداد
 میں مسلم بن الحجاج بن یونس بن تریف لکھنوی نے ان سے روایت کی ہے خطیب نے اسی نے کہا مسلم بخاری کی
 صحیح کرتے تھے اور لوگوں کے اعتراضوں کو ان کے اوپر سو دفع کرتے تھے یہاں تک کہ اومین اور ذہلی
 میں اس وجہ سے رنجش چوگی کہ حافظ محمد بن یعقوب نے کہا بخاری جب نیشاپور میں آئے تو مسلم اومین کو
 پاس بہت آئے جاتے تھے بعد اوس کو بخاری اور ذہلی میں ایک سلم پر نزاع ہوا اور ذہلی نے لوگوں کو منع
 کیا بخاری پاس جانے سے لیکن مسلم نے غمانا ذہلی کو اس کی خبر ہوئی وہ غضب ہوا مسلم مجلس اچھڑ
 اور جو کچھ ذہلی سے حدیثیں لکھی تھیں وہ اوس کے پاس واپس کر دیں اس پر ذہلی سے ترک ملاقات
 ہو گئی پھر حال اسلام علماء مین سو مین حدیث کو اور حافظ اور امام اور مقتدی مین اس مین
 کے جبکہ امام اہل حدیث نے مسلم کیا ہے اور طلب حدیث کو لیے دنیا کے اطراف اور اکناف تیر
 پہرے اور محمد بن مہرآن اور ابو عثمان اور عمر بن سواد اور جرید بن حکیم اور سعید بن منصور اور
 ابو صعب سو کثرتا اور ان سے روایت کیا ایک جہاں سے علماء اور حفاظ کے جیسے ابوجاہم رازی
 اور موسیٰ بن مروان اور احمد بن سلمہ اور ابوبکر بن خریمہ اور بہت لوگوں نے جبکہ شمار و شواہد
 ابوعمر بن احمد بن حمدان نے کہا مین نے ابوالعباس بن عقدہ کو پوچھا کہ بخاری اور مسلم مین کون
 بڑھ کر ہے انہوں نے کہا دونوں عالم مین مین نے پھر پوچھا انہوں نے کہا اسے اباعمر بخاری
 سے کہیں غلطی ہوتی ہے اہل مین کہ ایک جگہ کسی کی کنیت بیان کرتے ہیں اور دوسری
 جگہ اس کا نام تو خیال ہوتا ہے کہ یہ دو آدمی ہیں اور مسلم سے بہت کم غلطی ہوتی ہے خطیب نے ابوبکر
 نے کہا مسلم نے پیروی کی ہے بخاری کی اور وہ چلے مین بخاری کی راہ پر اور قطعی ہے کہا اگر
 بخاری تھوڑا تو مسلم کو بھی راہ ہدایتی غرض مسلم نے بخاری سے بہت ناکدہ اٹھایا ہے
 ابوالخضر شیعہ حاکم نے کہا کہ مسلم نے اپنی کتاب مین بہت سو متفرق حدیثیں
 بخاری کی کتب سے لیں ہیں مگر ان کو بخاری کی طرف نسبت نہیں دی اور نہ اپنی صحیح میں
 بخاری سے روایت کی ہے مسلم نے سو اس صحیح کو اور بھی کتاب مین لکھی ہیں جیسے مسند کبیر
 جامع کبیر کتاب العفل کتاب الطبقات کتاب اوام محمد مین کتاب التمهید کتاب فرق لیس لا الاراد
 واحد کتاب اوام مضر مین کتاب لا شواہد اسکے کتاب الوحدان کتاب حدیث عربین شیخ ابن ابیہر

کتاب مشائخ مالک کتاب مشائخ ثوای اور سلم کے عجیب و غریب ہالون میں سے یہ ہے کہ اونہوں نے تمام عمر کسی کی
 غیبت نہیں کی اور نہ کسی کو مارا اور نہ کسی کو گالی دی اور حدیث کے کہوئے کھر کے بچاوتے میں اپنے زمانہ
 میں سب پر مقدم تھے یہاں تک کہ بعضی امور میں بخاری پر بھی انکو فضیلت دی گئی ہے جیسو اور پر گذر آئے
 ہجری میں پیدا ہوئے اور وفات پائی التوار کی شام کو جب کے بچسویں تاریخ آئے ہجری میں عمر اونی پچہز
 برس کی تھی اور دوشنبہ کے روز دفن ہوئے اون کی وفات کا مقدم یون کہہا ہے کہ مجلس میں لوگوں نے
 اون سے ایک حدیث پوچھی انکو معلوم نہوئی وہ گھر میں آن کر سب کتابوں میں ڈھونڈ نہوئے لگے اور ایک
 ٹوکرہ آخری کا اون کے سامنے رکھا ہتا ایک ایک حرفا کہا۔ تے جاتے۔ تھے یہاں تک کہ ٹوکرہ ختم ہو گیا
 اور حدیث کی تلاش میں ایسا استغراق ہتا کہ انکو خبر نہوئی اور اسی وجہ سے مر گئے ابو حاتم رازی نے مسلم
 کو مرے کے بعد خواستہ دیکھا اون کا حال پوچھا اونہوں نے کہا عبد الحل شانہ نے حنبت کو میرے لیے مباح
 کر دیا ہے جہاں چاہوں رہوں **سند مولف ترجمہ کی امام مسلم تک اجازت دی** جبکہ
 صحیح مسلم نہ صرف کہ میرے شیخ عالم علامہ شیخ احمد بن ابراہیم بن عیسیٰ شرفی صلی نے۔ نے اون کو اجازت دی
 شیخ عبد الرحمن بن جن نے اونکو اجازت دی شیخ حسن قوسبندی سہری نے اونکو اجازت دی شیخ سلیمان
 بجیری نے اونکو اجازت دی شیخ محمد غنما دی۔ نے اونکو اجازت دی شیخ ابو الغریبی نے اونکو اجازت دی
 شیخ محمد شوبری نے اونکو اجازت دی محمد ربلی نے انہوں نے شیخ الاسلام زکریا کو انصاری سے انہوں نے
 امام حافظ ابن حجر عسقلانی سے یہ حافظ ابرہہ مجرب آیت کرتے ہیں اس کتاب کو مصلح بن ابی عمر و متقدی
 سو اور وہ علی بن ابی محمد بخاری سو اور وہ سوید طوسی سو اور وہ عبد اللہ فراوی سے اور عبد اللہ انافرا سی سو اور وہ ابی احمد محمد
 بن عیسیٰ جلادی سو اور وہ ابی اسحاق ابراہیم بن محمد سو اور وہ امام حافظ مسلم بن الحجاج قشیری سو مولف ہیں اس صحیح کو
 رحمی ہو اللہ تعالیٰ ان سب بزرگوں کو انسانی طفیل سو مغفرت کر میری اور میری والدین در بہائین اور سب مؤمنین
 کی سو مترجم کتاب سو امام مسلم سو لہو طہرین اور امام مسلم کے رطلو رسول الصلی علیہ وسلم تک باسی
 حدیث میں جابرین اس حساب سو مترجم سے لیکر رسول الصلی علیہ وآلہ وسلم تک اکیس رطلو ہو سو
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ حَمْدًا کَثِیْرًا طِبًّا مُّبَارَکًا وَجِبًّا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مفتو ع کرتا ہوں میں عبد الحل جلالہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے جم نے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقِيَّةِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَخَلَّى جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ
 سب تعریف لائق ہے اسی پروردگار کی جو باتنا ہے سارے جہان کا اور بہتر انجام ادا ہی لوگوں کا ہے
 جو پیغمبر گرامین امیر عالمی ایسی رحمت اوتارے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو تمام پیغمبروں کے ختم کرنے
 والے ہیں (یعنی نبوت کے سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذات پر ختم کر دیا اب دنیا میں آپ کو بعد کوئی پیغمبر
 نئی نوعیت لیکر نہ آویگا) اور تمام نبیوں اور پیغمبروں پر (جو ہمارے پیغمبر سے پہلے گزرے ہیں) حضرت
 آدم حضرت نوح حضرت ابراہیم حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ علیہم السلام) اِنَّا لَعَدُوُّكَ يَا مُحَمَّدُ
 اللَّهُ بَرِّقَ خَالِقُكَ ذَكَرْتُ أَنَّكَ هَمَمْتَ بِالْفَخْصِ لَعَنَ كَعْرُفَ عَجَلَةٍ الْخَبَارِ الْمُنَوَّرِ
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ الدِّينِ وَاحْكَا بِهِ وَمَا كَانَ مِنْهَا فِي الثَّأْبِ
 وَالْعِقَابِ وَاللَّغْزِيبِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ حُصُولِ الْأَسْيَاءِ بِأَلْسَانِيذِ الرَّئِ
 جِهَاتِ أَقْبَلْتُ وَكَأَنَّ أَوَّلَهَا أَهْلَ الْعِلْمِ فِيمَا بَيْنَهُمْ بَعْدَ وَصْلَةِ خَدَّائِهِمْ رَحِمَ كَرَمَ تَوْنِ
 اپنے پروردگار کی توفیق سے ذکر کیا تھا (یہ امام مسلم کسی اور کو فرماتے ہیں) کہ تیرا مقصد یہ ہے کہ
 تالاش کرے اور ان سب حدیثوں کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہیں دین کے
 طریقوں اور حکموں میں (یعنی مسائل کی حدیثیں جو فقہ سے متعلق ہیں) اور ان حدیثوں کو جو جواب
 اور عقاب اور دشمنی بری اور ڈرانے کے لیے ہیں (یعنی فضائل اور اخلاق کی حدیثیں) اور ان
 کے سوا اور باتوں کی سندوں کے ساتھ جن کے دوسے وہ حدیثیں نقل کی گئیں ہیں اور جنکو علماء
 حدیث (جاری رکھتا ہے) پیغمبر (یعنی مشہور اور معروف سندیں) فَأَذْكُكَ أَرْسَدَكَ
 اللَّهُ أَنْ تَوَقَّفَ عَلَى جَمَلِهَا مِنْ لَفْظٍ مُخَصَّصٍ لَتَوْبَةٍ يَطْلُبُ يَهْتَابُ خَدَّائِهِمْ كَمَا هِيَ
 سب حدیثوں پر واقف ہو جاوے اس طرح سے کہ وہ سب حدیثیں ایک جگہ جمع ہوں وَ سَأَلْتُ حَتَّى
 أَنْ أَلْصَقَهَا الْكَلِمَ فِي التَّلَافُوتِ بِلا تَقْلِيلٍ لِيَكُنْ قَابِلٌ ذَلِكَ زَكَمْتُ وَمَا لَسْتُ لَكَ عَمَّا لَكَ مَخْصَصَةً
 مِنْ التَّنْصِيحِ فِيهَا وَالْأَسْتِغْنَاءُ طَمَحُهَا اور تو نے یہ سوال کیا تھا کہ میں ان سب حدیثوں کو ختم
 کے ہاتھ تیرے لیے جمع کروں اور اس میں تکرار نہ ہو کیونکہ اگر تکرار ہوگی (اور طول ہوگا) تو تیرا
 مقصد جو حدیثوں کو سمجھنا اور ان میں مزین غور کرنا ہے اور ان سے مسائل نکالنا ہے وہ جانا ہے
 كَالَّذِي سَأَلْتُ أَمْ كُنْتُ اللَّهُ حِينَ رَجَعْتُ إِلَى ذَلِكَ بَرٍّ وَمَا جَوَلُ بِهِ الْحَالُ إِنَّ سَأَلَ اللَّهُ

تَعَالَى عَاقِبَةُ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ مُسْقُوتَةٌ مَوْجُودَةٌ اور تو نے جس بات کا سوال کیا خدا تجھ کو عزت دیو
 جب میں نے اوس میں غور کیا اور اس کو انجام کو دیکھا تو خدا چاہا کہ اس کا انجام اچھا ہوگا اور بالفعل ہی
 اوس میں فائدہ ہے (یعنی حال اور حال دونوں کے فائدے کی بات ہے) وَطَنْتُ حِينَئِذٍ لَنَفْسِي
 بِحَشْمٍ ذَلِكَ أَنْ تَوْعِدَ مِنِّي عَلَيْهِ وَنَفْسِي لِي تَعَامُلُهُ كَانَ أَقُولُ مَنْ يَصِيبُهُ نَفْعٌ ذَلِكَ
 آتَانِي خَاصَّةً قَبْلَ غَيْرِي مِنَ النَّاسِ لَا سَبَابَ كَثِيرٌ يَطُولُ بِي كَرِهًا أَلَوْ ضَعُفَ لَأَنْ
 أَنْ جُلَّةَ ذَلِكَ أَنْ ضَبَطَ الْقَلِيلَ مِنْ هَذَا الشَّكْلِ وَاتَّقَاهُ أَسِيرٌ عَلَى الْمَرْثَمِ مِنْ مَعَالِجَةِ
 الْكَثِيرِ مِنْهُ وَلَا سَبَابَ عِنْدَ مَنْ لَا تَكْثِيرَ عِنْدَكَ مِنَ الْعَوَامِرِ الْأَكْبَارِ يُؤَقِّعُهُ عَلَى التَّمْيِيزِ
 عَنِكَ اور میں نے یہ خیال کیا جب تو نے مجھ کو اس بات کی تکلیف دی کہ اگر یہ کام مجھ سے ہو جاوے
 تو سب سے پہلے دوسروں کو توخیر مجھ سے خود ہی فائدہ ہوگا کئی سببوں سے جبکہ بیان کرنا طول ہو گا مگر خلاصہ
 یہ ہے کہ اس طرح سے تھوڑی حدیثوں کو یاد رکھنا مضبوطی اور صحت کو ساتھ آسان ہے آدمی بہت
 سے حدیثوں کو روایت کرنے سے (بغیر ضبط اور اتقان کے) نہ کہ اس میں ایک طرح کا خلجان پیدا
 ہوتا ہے) خاص کر سوام کو بڑا فائدہ ہوگا جس کو تیرہ نہیں ہوتی کھڑی کھڑی حدیث کی بے دوسرے
 کے ہلکے ہونے کا ڈر اکان اکان فی ہذا کما ضَعُفَ الْقَصْدُ مِنْهُ إِلَى اِتِّحَادِ الْقَلِيلِ
 إِنَّ فِيهِمْ مَنْ أَرَادَ بِإِدَارَةِ الشَّقِيقِمْ وَأَتَمَّابُحْجِ تَعَصُّرُ الْمُنْفَعَةِ فِي الْأَسْتِذْكَارِ مِنْ هَذَا الشَّكْلِ
 وَجَمْعُ الْكَلِمَاتِ مِنْهُ لِحَاصَّةٍ مِمَّنْ النَّاسِ مِمَّنْ كُرِزَ فِيهِ تَعَصُّرُ الشَّيْخِ وَالْمَعْرِفَةِ
 بِأَسْبَابِهِ وَعَلَيْهِ قَدْ كُنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ نَحْبِرُ بِمَا أَوْقَى مِنْ ذَلِكَ عَلَى الْفَائِدَةِ فِي الْأَسْتِذْكَارِ
 مِنْ جَمْعِهِ توجب حال ایسا ہو ایسا نہیں اور بیان کیا تو تھوڑی صحیح حدیثوں کا بیان کرنا ان کے
 لیے بہت بہت بہت ضعیف حدیثوں سے اور بہت ہی حدیثیں بیان کرنا اور کلمات کو جمع کرنا خاص
 خاص آدمیوں کو فائدہ دیتا ہے جبکہ علم حدیث میں کچھ واقفیت ہو اور حدیث کو اسباب اور علوتوں کو
 وہ پہچانتے ہیں ایسا شخص البتہ بوجہ اپنی واقفیت اور معرفت کے بہت حدیثوں کے جمع کرنے سے
 فائدہ اٹھائے گا فَا مَّا عَوَاذُ النَّاسِ الَّذِينَ هُمْ يَخْلُفُونَ مَعَانِي الْحَاوِصِ مِنَ أَهْلِ الشَّقِيقِ
 وَالْمَعْرِفَةِ فَلَا مَعْنَى لَهُمْ فِي طَلَبِ الْكَثِيرِ وَذَلِكَ عَجْزٌ وَاعْرِضْ مَعْرِفَةَ الْقَلِيلِ لِيَكُنْ عَامِ
 لَوْ كَجَوَابِ خِلَافِ هَذَا مِنْ خَاصِّ لَوْ كُونِ كَيْفَ صَاحِبِ أَفْنِيتِ وَمَعْرِفَتِ هَذَا لَوْ كَوْنِ صَلَاحِ هَذَا مِنْ هَبْتِ

حدیثوں کے طلب کرنے میں جب کہ وہ تہوڑی حدیثوں کے پہچاننے سے عاجز ہیں (یعنی بقدر کم حدیثوں
 انہوں نے دیکھی ہیں اور ہی کے پہچاننے کی اور صحیح و ضعیف سمجھنے کرنے کی استعداد اور ان میں نہیں تو
 بہت حدیثوں سے وہ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں کثرتاً اِنْ شَاءَ اللہ مُبْتَدِئِیْنَ فِی تَحْقِیْقِہِمْ مَّا سَأَلَتْ
 عَنْہُ وَ قَالَتْہِ عَلٰی شَرْطِیۃٍ سَوَّفَ اَدْکُرُ هَا کَکَ وَ هُوَا تَاْعَمِلُ اِلٰی جُمْلَہِ مَا اُسَیْدَ مِنْ
 الْاَخْبَارِ عَنْ رَسُوْلِ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَتَقَسُّمُہَا عَلٰی ثَلَاثَہٗ اَفْصَامٍ وَ ثَلَاثُ طَبَقَاتٍ
 مِنَ النَّاسِ عَلٰی عَرَبِیٍّ کُنْ اِلَّا اَنْ یَّاتِیَ مَوْضِعٌ لَا یُسَدُّ لَیْ فِیْہِ عَرَبِیٌّ اَوْ اَحَدٌ یُسَدُّ فِیْہِ
 زِیَادَۃً مَعْنٰی وَاِسْنَادٌ یَّبْعُ اِلٰی جَنْبِ اِسْنَادٍ لِیَعْلَمَ تَکُوْنُ هُنَا کَ لِاَنَّ الْمَعْنٰی اَلْاَوَّلٰی فِی
 الْحَدِیْثِ الْکِتَابِ اِلَیْہِ یَقُوْمُ مَقَامُ حَدِیْثٍ تَامٍ فَلَا یُکُنْ مِنْ اَعَادَہِ الْحَدِیْثِ الَّذِی فِیْہِ
 مَا وَصَفْنَا مِنْ اِلَّا زِیَادَۃً اَوْ اَنْ تَقْصُرَ ذٰلِکَ الْمَعْنٰی مِنْ جُمْلَہِ الْحَدِیْثِ عَلٰی اِخْتِصَارِہِ اِذَا
 اَمْکُنَ وَاَلْکِنْ تَقْصِیْکَہُ اَوْ لَمَّا عَسَرَ مِنْ جُمْلَہِہِ فَاَعَادَہُ بِهَیْئَتِہِ اِذَا صَانَ ذٰلِکَ اِسْلَمَ
 تَاَمَّا مَا جَدَّ نَابِلًا اَوْ اِنْ اَعَادَہُ بِجَمَاعَتِہِ مِنْ عَرَبٍ حَاجِہٍ مَّا اِلَیْہِ سَدَّ کُلَّیْ بِمَلْکَہُ اِنْ
 شَاءَ اللہ تَعَالٰی پھر اگر خدا چاہے تو ہم اور حدیثوں کے بیان کرنے میں خبر گیر تو نے فرمائیں
 کہ اسے ایک شرط پر چلیں گے جو بیان کرتے ہیں وہ شرط یہ ہے کہ ہم اُن سب حدیثوں کی طرف قصد
 کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُتَدْرِجِیۃً (یعنی متصلاً ایک راوی سے دوسرے سے
 سنا ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک رسالت کی گئی ہیں) (سب حدیثوں سے مراد اکثر حدیثیں ہیں
 اس لیے کہ سب سند حدیثیں اس کتاب میں نہیں ہیں) پھر انکو تقسیم کرتے ہیں تین قسموں پر اور
 راویوں کے تین طبقوں پر (پہلا طبقہ تو حافظ اور ثقہ کہ گون کی روایتوں کا دوسرا متوطین کا طبقہ
 ضعیف اور متبرک و کمین کا مگر مصنف نے اس کتاب میں پہلی قسم کے بعد دوسری قسم کی حدیثوں کو بیان
 کیا ہے پھر تیسری قسم کو طعن و ذکر نہیں کیا اور حاکم اور بیہقی نے کہا کہ اس کتاب میں سب پہلی قسم کی
 حدیثیں ہیں اور دوسرے قسم کی حدیثیں بیان کرنے سے پہلے مسلم گئے) بغیر تکرار کے مگر جب کوئی
 ایسا مقام ہو جو بیان دوبارہ حدیث کا لازم ضرور ہو اسوجہ سے کہ اس میں کوئی دوسری بات زیادہ ہو
 یا کوئی ایسا اسناد ہو جو دوسرے اسناد کے پہلو میں واقع ہو کسی علت کی وجہ سے تو دہرانہ تکرار
 کرتے ہیں (یعنی دوبارہ اس حدیث کو نقل کرتے ہیں) اس لیے کہ سب کوئی بات زیادہ ہوئی

حدیث جنگی احتیاج ہے تو وہ مثل ایک پوری حدیث کر ہے پہ ضرور ہے اس سب حدیث کا ذکر ناچہر
 میں وہ بات زیادہ ہے یا ہم اس زیادتی کو جدا کر لین گے پوری حدیث ہی مختصر کے ساتھ اگر ممکن ہو
 (یعنی ایک حدیث میں ایک جملہ زیادہ ہے جس سے کوئی بات کام کی نکلتی ہے اور وہ جملہ جدا ہو سکتا
 ہے تو صرف اس جملہ کو دوسرا اسناد بیان کر کے نقل کر دیں گے اور ساری حدیث دوبارہ نہ لادیں
 مگر ایسا جب کرینگے کہ اس جملہ کا علمیہ کرنا حدیث ہی ممکن ہو (نوفی نے کہا کہ اس سے کیا بین علمائی
 حدیث کا اختلاف ہو یعنی حدیث کا ایک ٹکڑا علمیہ روایت کرنے میں بعضوں کے نزدیک طلاقاً منع
 ہے کیونکہ روایت بالمعنی ادا کرنے کے نزدیک جائز نہیں بلکہ حدیث کو لفظ بلفظ نقل کرنا چاہیے اور بعضوں
 کے نزدیک اگرچہ روایت بالمعنی جائز ہے مگر حدیث کا ایک ٹکڑا علمیہ روایت کرنا اسی صورت میں
 درست ہو جب پہلے پوری حدیث کو روایت کر لیں اور بعد ہنون کے نزدیک طلاقاً جائز ہے اور قاضی عیاض
 نے کہا کہ مسلم کا یہی قول ہے اور صحیح یہ ہے کہ علماء اور اہل معرفت کو یہ بات درست ہو بشرطیکہ معنی
 میں فعل داخل نہ ہو) لیکن سبب جدا کرنا اس جملہ کا دشوار ہو تو پوری حدیث اپنی خاص ضم سے بیان
 کرنا بہتر ہے اور جس حدیث کو دوبارہ بیان کرنے کی ہکو حاجت نہ ہو (یعنی اس میں کوئی ایسی بات یا
 نہ ہو جس کی احتیاج ہے) تو اس کو ہم دوبارہ بیان نہ کریں گے اگر جدا کرنا چاہے **فَأَمَّا الْدُثْنُ الْأَوَّلُ فَأَمَّا**
بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنْ يَقْدَمَ الْأَخْبَارَ الَّتِي هِيَ أَكْثَرُ مِنَ الْغُيُوبِ مِنْ غَيْرِهَا وَأَنْ يُكُونَ كَالْغُيُوبِ
أَهْلُ سِتْقَانَةٍ فِي الْحَدِيثِ وَأَنَّ إِنْ لَمْ تَقْلُوا لَمْ تُجِدْ فِي رِوَايَتِهِمْ اخْتِلَافٌ شَدِيدٌ
وَلَا تَحْفِظُ فَاحْتَسِبْ كَمَا قَدْ عُرِفَ عَلَيْهِ عَلَى كَثَرِ مِمَّنْ الْحَدِيثُ بَيْنَ بَنِي إِسْرَءِيلَ فِي حَدِيثِهِمْ
 پہلی قسم کی حدیثوں میں ہم اور حدیثوں کو پہلے بیان کر رہے ہیں جو عیون سے پاک اور صاف ہیں
 اس وجہ سے کہ ان کے روایت کرنے والے وہ لوگ ہیں جو صاحب استقامت اور اتقان (یعنی
 مضبوطی اور حفظ) میں اپنی روایات میں نہ انکی روایت میں سخت اختلاف ہو اور نہ غلط طے ہے
 (اس لیے کہ جو راوی اور ثقہ لوگوں سے بہت اختلاف کیا کرے یا روایتوں میں بہت غلطیاں
 وہ قابل اعتبار کے نہیں رہتا) جیسے بعض محدثین کی کیفیت معلوم ہوگئی ہے اور انکی حدیث میں
 بات کہل گئی ہے **فَإِذَا أَحْبَبْنَا أَحْبَابَ هَذَا الصِّنفِ مِنَ النَّاسِ اتَّبَعْنَا هَؤُلَاءِ أَحْبَابَ الْأَيْقِ**
فِي أَكْثَرِهَا نَحْنُ مَنْ نَكُونُ بِالْمَوْصُوفِ بِالْحَفِظِ وَالْإِقَانِ كَالصِّنفِ الْمَقْدَرِ وَبِالْحَفِظِ

فَعَيَّنَ لَهُمْ مِنْ أَقْرَابِهِمْ مِمَّنْ عِنْدَهُمْ مَا ذَكَرْنَا مِنْ الْأَنْفَاقِ وَالْإِسْتِغْنَاءِ فِي الرِّقَابِ أَيْ
يُفَضِّلُوا نَفْسَهُمْ فِي الْحَالِ وَالْمَرْبُوعَةِ لِأَنَّ هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ دَرَجَةٌ رَفِيعَةٌ وَحَصْلَةُ سَبِيحَةٍ
اور انکی مانند لوگ حدیث کو روایت کر نیو اسے اور خبر کے نقل کیے والے اگرچہ یہ لوگ مشہور ہیں علم
میں اور مستور ہیں اہل حدیث کے نزدیک لیکن انکے معاصر و سرور لوگ جنکی پس اتقان اور استقامت
سے روایت میں اون سے بڑے ہیں حال اور مرتبے میں سو اہل علم کے نزدیک یہ ایک وجہ ہے
بلند اور ایک فضیلت ہر عمدہ ہے (یعنی ضبط اور اتقان) الْأَكْنَ أَيْ أَتَى أَتَى إِذَا وَازَنَتْ أَهْلُ كَلَامِ
الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ سَمِعْنَا عَنْهُمْ عَطَاؤُكَ يَزِيدُ كَلَامًا يَمْضُونَ فِي الْمَعْقُولِ وَسُكِينُ الْأَعْمَشِ وَ
إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ فِي اتِّقَانِ الْحَدِيثِ وَالْإِسْتِغْنَاءِ فِيهِ وَجَدْنَا نَفْسَهُمْ مُبَايِنِينَ
لَهُمْ لَا يَكِيدُ مَنْ نَفْسَهُ لَأَنَّكَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ فِي ذَلِكَ لِلَّذِي سَتَفَاضَ
عِنْدَهُمْ مِمَّنْ حَكَمَتْهُ حِفْظُ مَنْصُورٍ لِرَوَاكُمُ الْأَعْمَشِ وَإِسْمَاعِيلَ وَاتِّقَانَهُمْ لِحَدِيثِهِمْ وَأَنَّهُمْ
يَكُونُ تَعْيِيرُ مَنْ مِثْلَ ذَلِكَ مِنْ عَطَاؤِكَ يَزِيدُ كَلَامًا يَمْضُونَ فِي الْمَعْقُولِ وَكَيْفَ تَرْتَوِي عَنْ تَعْيِيرِ مَنْ
خُفَّاهُمْ نَمَامًا لِيَعْنِي عَطَاؤُكَ يَزِيدُ أَوْ لِيَتَّحِثَ كَوْنُ مَنْصُورٍ مِمَّنْ أَعْمَشَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي
خَالِدٍ كَيْفَ سَاهَمَ (جوان مینوں کے معاصر ہیں) حدیث کو اتقان اور استقامت میں تو انکو بالکل جدا
بافہم کیا ہرگز اون کے قریب نہ ہو گا اس بات میں کچھ شک نہیں اہل حدیث کے نزدیک اس لیے کہ ان
کو ثابت ہو گیا ہے حفظ منصور اور عیش اور اسماعیل کا اور ان کا ضبط اور اتقان حدیث میں جو نہیں
ثابت ہو عطا اور یزید اور یزید اور یزید اور یزید منصور اور سلیمان اور
اسماعیل کے سامنے کچھ نہیں اترتے اس لیے کہ عطا اور یزید اور یزید کا مرتبہ بہت کم ہے جبکہ ان کا حال
اور پر گندہ اور منصور اور عیش اور اسماعیل حدیث کو حافظوں اور ثقہ لوگوں میں سے ہیں اسماعیل بن
ابی خالد تو نابالغی مشہور ہیں انہوں نے الش بن مالک اور سلمہ بن الأكوع اور عبد بن ابی اوفی
اور عمر بن جریر اور یزید بن عابد اور ابو جعفر کو دیکھا اور یہ سب صحابی ہیں اور سلیمان عیش بن ابی
ہیں کیونکہ انہوں نے الش کو دیکھا اور عیش کہتے ہیں ضعیف البصر کو جسکی بیانی میں فقہ ہو یہ ان
کا لقب ہو گیا تھا اہل حدیث نے اس قسم کے القاب نقل کرنے میں قباحت نہیں دلیلی کیونکہ یہ القاب
سرفرت کو سیہ بیان کیے جاتے ہیں نہ ذلت اور توہین کے لیے تنصیب بن معمر اگرچہ نابالغ نہیں ہیں مگر حفظ

اتقان میں سب بڑے ہو گئے ہیں اسلئے سلم نے انکا نام پہلے رکھا عبد الرحمن بن مہدی نے کہا کہ منصور
 سب کو فدا و لون میں زیادہ ثقہ ہیں و فی مثل مجزئی ہو گا اگر ادا کر اذیت بین اکثر ان کا ہیں
 عون و ایوب استغیا فی مع عوف بن ابی جیمیلہ و اشعث الحمرانی و ہما صاحب الحلی
 و ابن سیرین کما ابن عون و ایوب صاحب ہما الا ان البون بیہما و بین ہدین
 بعید و فی کمال الفصل و صحت النقل و ان کان عوف و اشعث غیر مدقوعین عن صدق
 و امانۃ عند اهل العلم و لکن الحال ما وصفتنا من المنزل عند اهل العلم اور اسی ہی کیفیت
 ہے جب نوموازنہ کرے (یعنی تو لے ایک ماکوہ دوسرے ساتھ) ہم مصرون کو صبر بن عون اور ایوب غنی
 کو عوف بن ابی جمیلہ اور شعث حرانی کے ساتھ اور یہ دونوں صاحب تہا بن سیرین اور حسن بصری کے
 (جو مشہور تابعین ہیں سے ہیں) صبر بن عون اور ایوب ان کے مصاص بہ تہا مکران دونوں اور
 ان دونوں میں بڑا فرق ہے (یعنی بن عون اور ایوب کا درجہ بہت بڑا ہے) کمال فضل و صحت
 روایت میں اگرچہ عوف اور شعث ہی سچے اور امانت دار ہیں (امام احمد نے کہا عوف ثقہ میں صالح
 احدث اور یحییٰ بن معین نے بھی کہا وہ ثقہ ہے اسی طرح اشعث حرانی کو دارقطنی نے کہا وہ ثقہ
 ہے) اہل علم کے نزدیک مگر اصل حال وہ ہی درجہ کا اہل علم کے نزدیک جو ہم نے بیان کیا و امانتنا
 ہو لاری فی الشیخۃ لیکن تمہم بیدہ تصدق عنہم ما من عینی علیہ طریقی اهل
 العلم و تیسب اہلہ فیہ فکلیفہ بالرجل العالی الذی یعد و درجہ ہی کا برفع متضمن
 القدر فی العلم فوق منزلہ ہے و بعلی کل ذی حق ذیہ حقہ و یدل منزلتہ اور ہم نے
 مثال کے طور پر بیان کیا ان لوگوں کا نام لیکر تاکہ انکی مثال ایک نشانی ہو اور فرعت پاوی اسکا سمجھ
 وہ شخص جس پر چاہا ہے اسے علم و لون کا اہل علم کی ترتیب میں تو کم نہ کیا جاوے بلند و بالا
 اپنے درجہ اور بلند کیا جاوے کم درجہ والا اپنے درجہ پر اور ہر ایک کو اس کا حق دیا جاوے اور اپنا درجہ
 قد ذکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا انها قالت امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
 نؤمن الناس منازلہم مع ما نطق بہ القرآن من قولہ اللہ عز و جل و فوکی کل ذی علیہ
 علیہ اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جو کسی کو آدمی کو اسکو
 مرتبے پر کہنیکہ اور قرآن میں یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہر علم والے سے بڑا کہ دوسرا علم والا ہے

حدیث بن یاسین **ت** اور غیاث بن ابراہیم اور سلیمان بن عمرو اور ابو داؤد کوفی اور ان کی مانند
 لوگ جن سے حدیث بن یاسین کی روایت میں تشریح کی نسبت کی گئی ہے (یعنی یہ سب ک وضع اور کذاب تھے)
 الحدیث بن یاسین لوگوں کی روایت میں نے بالکل نہیں سمجھیں و کذا لکھ کر الغالب علی حدیثہ
 المنکر اور الغلط اُمتک انصاعاً حدیثہ جو یہ طریقہ سمجھیں اور ان لوگوں کی روایت ہی نہیں کہی
 خبر حدیث اکثر منکر (یعنی ثقات کذبات) یا غلط ہوتی ہے و عداوتہ المنکر فی حدیثہ الحدیث
 اذ ما عرفت روایت الحدیث علی رایتہ عنہ من اهل الحفظ والرضا اختلفت
 روایتہ روایتہم اولم تکنوا فیہا فاذ کان اکثر من حدیثہ کذا لکھ کان معہ الحدیث
 عنہ مقبولہ و لا مستعمل اور منکر کی نشان دہی کی حدیث میں بہر کہ جب کسی روایت کا مقابلہ کیا
 دوسرے لوگوں کی روایت سے جو بھی اور غلط ہو لیکن تواسکی روایت اسکی روایت اور غلط ہو لیکن بالکل
 کچھ وافق ہو اور اکثر خلاف جب کسی راوی کی اکثر اس قسم کی روایتیں ہوں تودہ مجبور الحدیث کا بغیر اور اگر
 روایت مقبول اور مستعمل ہوگی **ف** تو منکر کے معنی یہی نہیں کہ جب روایت اور ثقہ لوگوں کی روایت کو
 خلاف ہو بلکہ منکر دو وہی کہتے ہیں اگر ایک منکر اسکو ہی کہتے ہیں جب کو ایک ہی ثقہ شخص نے روایت
 کیا ہو مگر یہ دو وہیں ہے جب وہ ثقہ ضابطہ اور متقن ہو (نویس) فمن هذا الضرب من
 الحديث بن عبد الله بن محمد بن يحيى بن ابي نيسة والبراء بن ابي نيسة ابو العطاء بن
 وعبد الله بن كثير وحسين بن عبد الله بن حميد وعمر بن صهبان ومن نحو هؤلاء في
 رواية المنكر من الحديث فليست اخرج على حديثهم ولا نساغل به لان سكر اهل
 العلم الذي يعرف من من هم في قول ما يفرق بين الحديث من الحديث ان يكون
 في ثقات الثقات من اهل الحفظ وبعضها وواو او معن في ذلك على ما افقه لهم واذ اوجد
 ذلك ثم اوجد ذلك فليست ثباتاً ليس عن اصحاب فليست زيادته فاما من رآه يعيد لئلا يزل
 في جلاله وكرامته اعماليه اعماليه المتقن من الحديث فليست زيادته فاما من رآه يعيد لئلا يزل
 وجب ان يما عدا اهل العلم من منكر فليست زيادته فاما من رآه يعيد لئلا يزل
 في انكر من منكر واما من رآه يعيد لئلا يزل فليست زيادته فاما من رآه يعيد لئلا يزل
 من منكر فليست زيادته فاما من رآه يعيد لئلا يزل فليست زيادته فاما من رآه يعيد لئلا يزل

مقاموں میں جہاں وہ حدیثیں آدین کی جن میں کچھ علین بن اویس اور مفسرین میں جہاں شرح کرنا اور واضح
 بیان کرنا مناسب ہوگا وہاں ہی پر عمل کا لکھنا اور ان کی رائے میں اس پر صلیح کثیر قسطنطنیہ
 محمد بن ابی یزید مفسر و طرح احادیث الضعیفہ والروایات المتکررة و کثیرہ الاقتصار
 علی الاخبار الضعیفۃ المستہزؤة و ما نقلہ الثقات المعرفون بالصدق و الامانة بعد معرفتہم
 و اقرارہم بالسننہم ان کثیرا کثیفین فلو انہم اکی الاغیاء من الناس ہو مستند
 و مقبول عن قوم غیر مرضیین بہن کثیرا و ایتہ عنہم ائمة اہل الحدیث مثل مالک
 بن انس و شعبۃ بن الحجاج و سفیان بن عیینہ و یحییٰ بن سعید القطان و عبد الرحمن
 بن مہدی و غیرہم من الائمة و انما سئل علیہ الانتصاب سالت من التمییز و التخصیل
 و لکن من اجل ما اعلنا من نشرہ و غیر الاخبار المتکررة بالاسانید الصغار المحمودة
 و قد فرم ہوا انی العوام الذین یحبون ہذا خف علی قلوبنا اجابتک اما سالت
 بعد ان سب باتون کے جو اوپر گذرین ہذا انھیں پر ہم کہے اگر ہم نہ کہتے تو براہم جو کرنا ہے شخص جس نے انہی
 تین محدث بنایا ہر لغوی لازم ہر ایسے شخص کو کہ ضعیف حدیثوں اور منکر روایتوں کو نقل کرے اور صرف
 ادنی حدیثوں کو روایت کرے جو صحیح اور مشہور میں جنکو نقل لوگوں نے جنکی صحابی اور امانت مشہور ہے نقل کیا
 ہے اور وہ جانتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ بہت سی حدیث جنکو وہ عام لوگوں کو سنا تا ہے منکر میں اور اوان لوگوں
 سے مروی ہیں جسکی بدعت حدیث کے اماموں نے کی ہے میرا مالک بن انس و شعبۃ بن ججاج اور سفیان بن عیینہ
 اور یحییٰ بن سعید القطان اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہم نے (یہ سب بیٹے و بڑے امام اور پیشوا ہیں)
 البتہ ہکو یہ تکلیف اہلنا تیری خویش کے موافق حوتوں نے صحیح حدیثوں کو جاکر نکلے کی تھی و دشوار ہوتی کیونکہ
 جب سب لوگ ہی عادت کرتے کہ صرف صحیح حدیثیں نقل کیا کرتے تو عوام کے دھوکا کھانا نہ ہوتا اور صحیح
 حدیثوں کے جاکر نکلنے ضرورت ہی نہ پڑتی لیکن اسی وجہ سے جو ہم بیان کی کہ لوگوں منکر حدیثوں کو ضعیف اور منکر
 سندوں کے بیان کیا کہتے ہیں اور عوام کو سنا دیتی ہیں جنکو عیبوں کے پہچانے کی لیاقت نہیں تیری خود ہرگز
 قبول کرنا ہم پر آسان ہو گیا اس لیے کہ ہر کلم کی ضرورت ہوتی ہے اور کھانا آسان ہوتا ہے) **باب**
 وجوب الروایۃ عن الثقات و ترک الکاذبین اس باب میں یہ بیان ہے کہ ہمیشہ اللہ اور معتبر لوگوں سے
 روایت کرنا چاہیو اور جن لوگوں کا جھوٹ ثابت ہو اور جن سے روایت نہ کرنا چاہیو ان کا احوال و ذمہ اللہ ان

فہمیں دو سر الصدیقی نے فرمایا اور گواہ کر دو مردوں کو یا ایک مرد اور دو عورتوں کو جبکہ تم
 پسند کرتے ہو (گواہی کے لیے بغیر جو بھی اور نیک معلوم ہوں) اور فرمایا الصدیقی نے گواہ کر دو شخصوں
 کو جو عادل ہوں تو ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ فاسق کی بات برا اعتبار ہے اور قبول کے لائق نہیں
 اور جو شخص عادل نہ ہو اسکی گواہی مردود ہے وَالْحَبْرَانِ فَاذْكُمَا مَعَاكُمْ مَعَ الشَّهَادَةِ فِي بَعْضِ
 الْوُجُوهِ فَقَدْ خُفِيَ عَنِ الْعِظَمِ مَعَانِيَهُمَا اِذَا كَانَ حَدْبُ الْفَاسِقِ عَنِ مَقْبُولٍ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ
 كَمَا أَنَّ شَهَادَتَهُ مُرَدُّو دَلَاةٌ عِنْدَ جَمِيعِهِمْ اور حدیث بیان کرنے اور گواہی دینے میں اگرچہ کچھ
 فرق ہے مگر وہ دونوں شریک ہیں ایک خبری مطلب میں جب حدیث فاسق کی مقبول نہیں علماء کو نزدیک
 ہے گواہی فاسق کی مردود ہر سب کے نزدیک **ف** یہ جواب ہر ایک اعتراض کا کہ جو آستین اور بیان
 ہو مین اور ان سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ فاسق کا گواہی مقبول نہیں پر حدیث اسکی مردود ہونا اور
 سے نہیں ثابت ہوتا جواب یہ ہے کہ حدیث اور گواہی دونوں درحقیقت ایک ہیں اگرچہ بعضی باتوں میں
 کچھ فرق ہے وہ فرق یہ ہے کہ گواہی میں آزادی اور روایت اور عدد (یعنی دو گواہ) شرط ہے اور حدیث
 میں یہ شرط نہیں تو مقبول ہے حدیث غلام اور عورت اور ایک شخص کی پر دونوں میں یہ ضرور ہے کہ اسلام
 ہو عقل ہو بلوغ ہو عدالت ہو مروت ہو مضبوط اور حفظ ہو کھل اور ادارے وقت (تخل) وہ وقت جب حدیث
 سنو یا دیکھو اور ادارہ وہ وقت جب اسکو بیان کرے کسی سے کسی طرح گواہی بن ایک تخل کا وقت ہو بغیر
 جب واقعہ دیکھو یا سنو اور ایک داکا یعنی جب فاضی کے سامنے گواہی دیوے) اندھ کی گواہی میں اختلاف
 ہے امام شافعی اور ایک جماعت علماء کے نزدیک جائز نہیں اور امام مالک اور ایک جماعت کے نزدیک جائز ہے
 اور حدیث اسکی بالاتفاق مقبول ہے اس طرح بلوغ کی شرط حدیث کے ادارے کے وقت ہو نہ تخل کے وقت تو اگرچہ
 میں اور جو سنو اور بلوغ کے وقت بیان کرے تو اسکی روایت مقبول ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا مگر
 بعضوں کا یہ نہایت کمال تخل کے وقت ہی بلوغ ضرور ہے اور بعضوں کا یہ قول ہے کہ بلوغ نہ تخل کے وقت شرط
 ہے نہ ادارے کے وقت اور یہ دونوں مذہب شافعی اور جمہور علماء کے خلاف ہیں (نوی) وَكَذَلِكَ الشَّهَادَةُ
 عَلَى الْكُفْرِ رَوَايَةُ الْمَرْكُومِ مِنَ الْاَخْبَارِ كَوَدَلَاةِ الشَّرَّانِ عَلَى الْفُحْيِ حَدْبُ الْفَاسِقِ وَهُوَ الْكَاشُ
 الْمَشْهُو عَنْ رُسُلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَدَّثَ عَنِّي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَرْثُومٍ أَنَّهُ كَذَّبَ بِهُوَ
 أَحَدُ الْكَافِرِينَ ترجمہ اس طرح حدیث یہی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مگر روایت کا بیان کرنا -

(جسکے غلط ہونی کا احتمال ہو) درست نہیں جیسو قرآن سے معلوم ہوتی ہے اور وہ حدیث ہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشہرت منقول ہو کہ فرمایا آپ نے جو شخص مجھ سے حدیث نقل کرے اور وہ خیال کرتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ خود جھوٹا ہے **ف** یعنی گواہی دے کہ جو حدیث نہیں بنایا چاہے اسکو خیال ہو کہ اس حدیث کی صحت کا یقین نہیں ہو سکتا تو اُسکا بیان کرنا کیا ضروری اگر اس پر ہی بیان کیا اور اُسکا عجیب ظاہر کیا تو جھوٹوں میں وہ بھی شریک ہو گیا یعنی اس پر ہی اوتنا سہی و بال ہو گا جتنا جھوٹی حدیث بنا نیوالے پرانے مسلم نے اس حدیث کو مشہور کہا کیونکہ یہ حدیث مختلف الفاظ سے متعدد صحابہ سے مروی ہے ہزار نے اپنی سند میں بیان کیا کہ جالیس صحابیوں سے یہ حدیث اُس نے روایت کی ہے اور ابو بکر صیرفی نے کہا ہے کہ وہ ساٹھ صحابیوں سے مروی ہے اور ابن مندہ نے کہا کہ ساٹھ صحابیوں سے اور بعضوں نے کہا بائیس صحابیوں سے اور ابن عثرہ بمشترہ بھی ہیں اور کوئی حدیث سوا اس حدیث کو ایسی نہیں جسکو سب عشرہ مبشرہ کی روایت کیا ہو یا ساٹھ صحابیوں سے زیادہ نے روایت کیا ہو اور بعضوں نے اس حدیث کو متواتر قرار دیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث دو سو صحابیوں سے منقول ہے اور بخاری اور مسلم دونوں نے نقل کیا ہے اس حدیث کو۔ اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بانڈینا حرام اور گناہ کبیرہ ہے جیسو آگے کی روایتوں میں ہے کہ جو ایسا کرے گا اُس نے اپنا ہلکا ناجہنم میں بنالیا تو معلوم ہوا کہ وہ ضرور جہنم میں جاوے گا۔ پھر اگر مومن ہے تو جہنم سے نکلے گا کیونکہ کہ اہلسنت کا اتفاق ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں نہ رہے گا اگرچہ کشتنا ہی گنہگار ہو دو ممرے

یہ کہ حدیث کی جھوٹ ہونی کا ظن ہو اُسکو نقل کرنا نہیں درست نہیں ہے بجز جب اسکو ساتھ یہ بات بھی کہہ دے یا کہہ دے کہ یہ حدیث منکر ہے یا ضعیف ہے یا اس میں بیعت ہو تو درست ہے اور جائز ہے محدثین کے نزدیک اس لیے کہ محدثین نے اپنی کتابوں میں تمام قسم کی حدیثوں کو بیان کیا ہے یہ ہر بات کہ وہ منوعات کو بھی قیصر ہے کہ اگر نقل کرنے والے کو خیال میں غلطی ہو لینے وہ جھوٹی حدیث کو صحیح سمجھ کر بیان کرے تو اس پر گناہ نہیں جیسے واکم اور ابن ماجہ نے بعض حدیثوں کو صحیح خیال کر کے روایت کیا ہے جو تہی بہر قسم کی حدیث خواہ احکام میں ہو خواہ فضائل یا اخلاق میں سب میں یہی حکم ہے اور اگر امیہ کے نزدیک فضائل و

اخلاق میں حدیث بنا لینا درست ہے اور یہ اوکی انتہا ہے جہالت ہے (نووی مع زیادہ) **باب**
تَعْلِيْقُ الْكَذِّبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انا نكاحنا جهم بن نابي **عَنْ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ
 يَذْكُرَانِ كَيْدًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَ يَذْكُرُ أَحَدٌ **ترجمہ** منیر بن شعبہ سے روایت ہے ایسی ہی
 ہے اس میں یہ نہیں ہے کہ میرے اور جہوت باذینا ایسا نہیں ہے جیسے دوسرے کسی پر جہوت باذینا۔
باب التَّائِي عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ جَوَابَاتِ سَمِعَ كَمَا بَيَّنَّا (بغير تحقیق کیے ہوئے) منع کر
عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ بِالْمَرْكَاةِ
 أَنْ يَخْدُثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کافی ہے آدمی کے چھوٹے ہونے کو لیے یہ بات کہ جو سنی اسکو بیان کرے **ف** بغير تحقیق تو منع
 کے اس لیے کہ جہوت کہتہ ہیں غلط واقع بیان کرنے کو پھر اگر عمدہ ایسا امر کرے تو گنہگار ہوگا ورنہ گنہگار
 نہ ہوگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ عادت جو نئی ٹھنڈے بری ہے بلکہ تحقیق کرنا ضرور ہے کہ ہم خبر سچ ہے
 پہونہ جب سچائی کا یقین ہو اس وقت اگر کوئی نہ سچے کہے تو برا نہیں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ لَيْسَ كَكَ يَذْكُرُ أَحَدٌ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت
 بھی ملتی ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْمَرْكَاةُ الْكُذِبُ أَنْ يَخْدُثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ **ترجمہ** ابو عثمان ہندی سے روایت ہے حضرت عمر
 نے کہا کافی ہے آدمی کو اتنا جہوت کہ کہنا۔ یہ جوابات سنی **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ بِالْمَرْكَاةِ (مَا بَيَّنَّا) اذْكُرْ كَمَا بَيَّنَّا
 سَمِعَ **ترجمہ** ابن ہب سے روایت ہے امام مالک نے مجھ سے کہا جان تو اس بات کو جو شخص کہنا جو سنی
 وہ سچ نہیں سکتا (جہوت سنی) اور کہی وہ شخص امام (بیٹھو) انہیں ہو سکتا جو بیان کیے ہر ایک بات
 کو سیکوہ سنی **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمْ يَسْمَعْ ابْنُ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ لَيْسَ كَكَ يَذْكُرُ أَحَدٌ **ترجمہ**
 عبد اللہ بن سعور سے روایت ہے انہوں نے کہا کافی ہے آدمی کو اتنا جہوت کہ کہہ سہو کہہ دے
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ لَمْ يَسْمَعْ ابْنُ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ لَيْسَ كَكَ يَذْكُرُ أَحَدٌ
عَنْ يَحْيَى بْنِ سَمْعَانَ **ترجمہ** عبد الرحمن بن مہدی (جو حدیث اڑے امام ہیں) انہوں نے کہا آدمی
 کہی امام نہیں ہو سکتا (یعنی اس لائق کہ لو کہ اسکی پیروی کریں جب تک کہ وہ نہ کہو بعضی باتوں کو
 جنکو اس نے نہا ہو (اس خیال سے کہ شاید یہ باتیں غلط ہوں تو میرا جہوت ثابت ہوگا) **عَنْ**

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَمْعَانَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كُنْ بِالْمَرْكَاةِ
 اذْكُرْ كَمَا بَيَّنَّا

قریب باتمام ہے عوام لوگوں کو یہی یہ کہتے ہیں فائدہ دے سکتی ہیں) **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي أَحْزَنِ الرِّمَانِ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ
 يَأْتُونَكُمْ مِنْ أَكْثَرِ حَدِيثٍ مَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِنَّا كُنْزُ آبَائِهِمْ لَا يُضِلُّونَكُمْ
 وَلَا يُفْلِتُونَكُمْ **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخیر زمانہ
 میں دجال (یعنی جھوٹ کو بیچ بنانے والے) اور کذاب یعنی جھوٹ بولنے والے پیدا ہوں گے وہ حدیثیں تم کو
 سنا دیں گے جو تمہارے باپ دادا نے نہ سنی ہوں گی تو کچھ رہنا اور یہ ایسا نہ ہو وہ تم کو گمراہ کر دیں اور
 اوتے میں ڈال دیں **عَنْ** عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَكَّلُ فِي صَوْتِ
 الرَّجُلِ فَإِنِ الْقَوْمُ فُجِدُوا بِالْحَدِيثِ مِنْ الْكِبَرِ فَتَنَّفَعُوا قَوْلَ نَبِيِّهِمْ فَقَالَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ
 سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرَفَ وَجْهَهُ وَلَا أَدْرِي مَا سَمِعْتُ يُحَدِّثُ **ترجمہ** عامر بن عبدہ سے روایت
 ہے عبد اللہ بن سعود رضی اللہ عنہ نے کہا شیطان ایک مرد کے صورت بن کر لوگوں کے پاس آتا ہے
 پھر ان سے جھوٹی حدیث بیان کرتا ہے جب لوگ اس جملہ سے جدا ہوجاتے ہیں تو ایک شخص اور میں سے کہتا ہے
 میں نے سنا ایک شخص سے جس کی صورت میں پہچانتا ہوں لیکن نام نہیں جانتا وہ ایسا بیان کرتا تھا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ ابْنِي الْحَكِيمَ لَشَاكِلِيْنَ مَجْهُوْلَةٍ
 تَكَلِّمَانِ عَدُوِّيْنِ لَكَ أَنْ تَخْرُجَ فَتَقْرَأَ النَّاسَ ثُمَّ إِذَا تَرَجَّمَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَوَايَتِ
 ہے انہوں نے کہہ دریا میں یعنی سمندر میں بہت شیطان ہیں جن کو قید کیا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام
 نے قریب ہوا کہ وہ نکلیں اور لوگوں کو قرآن سنادیں **عَنْ** حَاطِوٍ قَالَ جَاءَهُ هَذَا الْإِنْسَانُ عَابِلٌ
 يُعْنِي كَثِيرٌ رُبَّنَ كَعْبٍ فَيَجْعَلُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ أَبُوعَبَّاسٍ عُدَّ حَدِيثُكَ كَذَّابًا أَوْ أَفْعَادَكَ
 ثُمَّ حَدَّثَهُ فَقَالَ لَهُ عُدَّ حَدِيثُكَ كَذَّابًا أَوْ أَفْعَادَكَ فَقَالَ كَمَا أَدْرِي أَعَرَأَيْتَ حَدِيثِي
 كُفَّةً وَأَنْتَ كَرْتُ لَدَا أَمْ أَنْتَ كَرْتُ حَدِيثِي كُفَّةً وَعَرَفْتَ هَذَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا كُنَّا
 يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ لَمْ يَكُنْ يُكْذِبُ عَلَيْهِ فَلَا رَكِبَ لِنَاسٍ
 الصَّعْبُ الدَّلِيلُ تَوَكَّنَا الْحَدِيثَ عَنْهُ **ترجمہ** طاووس سے روایت ہے بشیر بن کعب ابن عباس
 پاس آئے اور ان سے حدیثیں بیان کرنے لگے تو ابن عباس نے کہا فلائی حدیث پھر بیان کر انہوں نے
 دوبارہ بیان کی اور کہا مجھے معلوم نہیں ہوتا تم نے سب حدیثیں میری پہچان میں اور اسی کو منکر سمجھا

یاسب حدیثوں کو منکر سمجھا اور اسی حدیث کو بیچنا ابن عباسؓ سے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کیا کرتے تھے جب آپ پر چوٹ نہیں باندھا جاتا تھا پر جب لوگ بڑی اور اچھے راہ چلنے والے (یعنی ستم کی حدیثیں صحیح اور غلط نقل کرنے لگے) تو ہم نے حدیث بیان کرنا چھوڑ دیا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَمَّا كُنَّا نَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَالْحَدِيثُ يُحْفَظُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا اِذْ دُرِّبْتُمْ كُلُّ صَعْبٍ وَذُلُّوا فِي هَذِهِ مَاتَ تَرْجَمَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ سَے روایت ہے ہم حدیث یاد کیا کرتے تھے اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کرنا چاہیے لیکن جب تم بڑی اور اچھے ہر طرف کی راہ چلنے والے ثواب اعتبار جاتا رہا اور دوسروں کی **عَنْ** مُحَمَّدٍ قَالَ لَتُبَيِّرَنَّ كَتَبَ الْعَدُوُّ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَعَجَلَ حَدِيثَ وَيَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ ابْنُ عَبَّاسٍ لَّا يَأْذُنُ لِحَدِيثِهِ وَلَا يُنْظَرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا لِي لَا أَرَاكَ سَمِعَ حَدِيثِي أَحَدًا نَكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا سَمِعَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا كُنَّا مَعَ الْأَسْمَعَيْنِ أَجْلًا لَقَوْلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَدَأْتُمُ انْصَارًا وَأَصْغَيْتُمَا إِلَيْهِ بَاذِنَا كُنَّا كَرِبَ النَّاسُ الصَّعْبَةُ وَالذَّلُولُ لَمْ نَأْخُذْ مِنَ النَّاسِ إِلَّا مَا تَعَرَّفُوا تَرْجَمَهُ عَمَادُ سَے روایت ہے بشیر بن کعب عدوی ابن عباسؓ سے آئے اور حدیث بیان کرنے لگے اور کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا ہے ابن عباسؓ نے کان نہ کہا اون کی طرف نہ دیکھا اون کو بشیر بولے اے ابن عباسؓ تم کو کیا ہوا جو میری بات نہیں سنتے میں حدیث بیان کرتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تم نہیں سنتے ابن عباسؓ نے کہا کہ کیا وہ دہشت نہ تاجیب ہم کسی شخص سے سنتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون فرمایا تو اسی وقت اوسطوں دیکھتے اندکان اپنے لگا دیتے پر خرب لوگ بڑی اور اچھے راہ چلنے والے (یعنی غلط روایتیں شروع ہو گئیں تو ہم نے لوگوں سے سننا چھوڑ دیا کہ جس حدیث کو ہم بیچتے ہیں (اور ہم کو صحیح معلوم ہوتی ہے تو اس کو سنا بن ہے **عَنْ** ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ اللَّهَ أَنْ يَكْتُمَ لِي كِتَابًا وَخَفِيَ عَنِّي فَقَالَ وَلَكِنَّا حَرَّمْنَا أَنْ نَخْتَارَ لَهُ الْأُمُورَ اخْتِيَارًا وَخَفِيَ عَنْهُ فَإِنْ فَدَا لِنَصْرِاحِي لَمْ يَكُنْ مِنْهُ أَشْيَاءُ لَمْ يَرْبِهِ الشَّيْءُ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا فَضَّلِي بِهَذَا عَلَى إِلَّا أَنْ تَكُونَ مَلَكًا تَرْجَمَهُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ سَے روایت ہے میں نے ابن عباسؓ کو لکھا کہ میرے لیے ایک کتاب کہہ دو اور جیسا لو

جب تک عبد اللہ بن مسعود کے ساتھی اوس کی تصدیق نہ کرتے **بَاب** فِي اَنَّ اَلْاِسْتِثْنَاءَ مِنَ

الدِّينِ اس باب میں یہ بیان ہے کہ سند بیان کرنا حدیث کی ضرور ہے اور وہ دین میں داخل ہے۔
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ اِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنََكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ (جو مشہور تابعی ہیں) نے کہا یہ علم دین کا ہے تو دیکھو کس شخص سے تم دین حاصل کرتے ہو۔

(یعنی ہر شخص کا اس میں اعتبار نہ کرو جو سچا اور دین دار اور معتبر ہو اوس سے علم دین حاصل کرنا ضروری ہے)
عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَوْ اَنَّ كُنْ عَنِ الْاِسْتِثْنَاءِ فَكُنَّا وَفَعَلَتْ اَلِثْنَةُ قَالُوا سَمِعُوْا لَكَ رَجُلًا كَذِبًا يَنْطَرُ اِلَى اَهْلِ السُّنَّةِ يَبْحَثُ عَنْ حَدِيْثِهِمْ وَيُضِلُّ اَهْلَ الدِّعِ فَلَمْ يَخُذْ

حَدِيْثَهُمْ ابْنِ سِيرِينَ نے کہا پہلے زمانے میں کوئی حدیث بیان کرتا تو اس کے سند نہ پوچھتا پھر جب فتنہ پھیل گیا (یعنی گمراہی شروع ہوئی اور بدعتیں پھیلنے اور خوارج اور جہرہ اور قدریہ کی شائع ہوئیں) تو لوگوں نے کہا اب اپنی اپنی سند بیان کرو دیکھیں گے اگر روایت کرنے والے اہل سنت

میں تو قبول کریں گے روایت انکی اور جو بدعتی ہیں تو نہ قبول کریں گے روایت ان کی **عَنْ** بَرِّ مَوْسَى قَالَ لَقَبْتُ طَارِسًا فَقُلْتُ حَدِّثْنِي فَلَانَ كَيْتٌ وَكَيْتٌ قَالَ اِنْ كَانَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ ترجمہ سلیمان بن موسیٰ نے کہا میرا بھائی طارس سے ملا اور میں نے کہا ملان شخص نے مجھ سے

حدیث بیان کی ایسا اور ویسی انہوں نے کہا اگر وہ معتبر ہے (یعنی اوسکی دیانت اور امانت پر ہوتا ہو) تو اس سے روایت کر حدیث کو **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ مَوْسَى قَالَ قُلْتُ لَطَاءُ بِنِ اَنَّ فُلَانًا حَدَّثَنِيْ بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنْ كَانَ حَدَّثَكَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ ترجمہ وہی جو گذرا **عَنْ** اَبِي الزِّنَادِ قَالَ اَذْكُرْتُ بِالْمَدِيْنَةِ مَا كُنْتُ

مَأْمُوْرًا مَّا يُوْحَدُ عَنْهُمْ اَلْحَدِيْثُ يُتَالُ لَكِيْنْ مِنْ اَهْلِ الدِّعِ ترجمہ ابو الزناد (جو ایک نام عباسی بن ذکوان غیبی اور وہ امام تھیں حدیث کی) نے کہا میں نے مدینہ میں سو شخصوں کو باہر کبک سباجہر تھے مگر ان سے حدیث کی روایت نہیں کرتے تھے لوگ کہتے تھے وہ اس لائق نہیں ہیں **ف**

اگر وہ لوگ دیندار تھے مگر حدیث مقبول ہونے کے لیے اور شرطیں بھی ضرور ہیں جیسے حفظ اور ایمان اور معرفت فقط زہد و ریاضت کافی نہیں اس لیے ان سے روایت نہیں کرتے تھے **عَنْ** بَرِّ مَوْسَى قَالَ لَقَبْتُ طَارِسًا فَقُلْتُ حَدِّثْنِيْ فَلَانَ كَيْتٌ وَكَيْتٌ قَالَ اِنْ كَانَ مَلِيًّا فَخُذْ عَنْهُ ترجمہ وہی جو گذرا

ت
مَلِيًّا

بن ابراہیم نے کہا نہیں حدیث قبول کی جاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر ثقہ لوگوں کی (حزب
 کی روایت پر بہرہ و سہاہہ ہو سکتا ہے) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يُسْقِئُ الْأَسْنَادَ مِنَ الرِّثْمِ**
وَكُلُّهُ إِلَّا سَنَادَ لَقَالِ مَنْ شَكَاهُ مَا شَأْنُ تَرْجَمِهِ عبد اللہ بن مبارک کہتے تھے اسناد دین میں دخل
 ہے اور اگر اسناد نہ ہو تو نہ شخص جو جانتا تھا کہ اتنا (اور اپنی بات چلا دینا) **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ يُقُولُ**
نَبِيْنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْقَوَائِمِ يُعْنِي الْأَسْنَادَ تَرْجَمِهِ عبد اللہ بن مبارک کہہ رہے ہیں اور لوگوں کے
 درمیان باہمی میں لینے اسناد (جیسے جانور بغیر یا نون کے تہم نہیں سکتے ویسے ہی حدیث بغیر اسناد
 کے تہم نہیں سکتی) **عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَيْسَى الطَّلَقَانِي قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ**
بْنِ الْمُبَارَكِ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ الْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَنَا مِنْ أَبِيكَ تَعْبُدُ إِلَيْهِ أَنْ يُصَلِّيَ
أَوْ كَمَا يَرَى مَعَ صَلَواتِكَ وَتَقْوَمُ لَهُمَا مَعَ صَلَواتِكَ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ يَا أَبَا إِسْحَاقَ
عَمَّنْ وَلِمَ تَقَالَ قُلْتُ لَهُ هَذَا مِنْ حَدِيثِ شَيْخِي شَيْخِ ابْنِ خُرَاشٍ قَالَ فَقَالَ فَقَالَ عَمَّنْ قَالَ قُلْتُ
عَمَّنْ أَلْحَاجَّ بْنَ دِينَارٍ قَالَ قُلْتُ قَالَ قُلْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ تَكُنَّ الْحَاجَّ بْنَ دِينَارٍ وَدِينَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَاوِرَ تَقَطُّعَ فِيهَا
أَعْمَالُ الْمُطِيِّ وَلَكِنْ لَيْسَ فِي الصَّدَقَةِ اخْتِلَافٌ تَرْجَمِهِ ابو اسحاق نے (جبکہ نام ابراہیم
 بن عیسیٰ طالقانی ہے) کہا میں نے عبد اللہ بن مبارک سے کہا اسے ابو عبد الرحمن یہ حدیث بتا کیسی ہے جو
 روایت کی گئی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی کے بعد دوسری نیکی یہ ہے کہ تو نماز پڑھے اپنی زبان
 پہ لپیٹے اپنے نثار کے بعد اور زور دے رکھی اور ان کے سب سے اپنے روز کے ساتھ انہوں نے کہا اے ابو
 اسحاق یہ حدیث کون روایت کرتا ہے میں نے کہا شہاب بن خراش انہوں نے کہا وہ ثقہ ہے پھر انہوں
 نے کہا وہ کس سے روایت کرتا ہے میں نے کہا حجاج بن دینار سے انہوں نے کہا وہ بھی ثقہ ہے پھر انہوں
 نے کہا وہ کس سے روایت کرتا ہے میں نے کہا وہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا
 عبد اللہ نے کہا اے ابو اسحاق ابھی توجہ سے لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اتنی بڑے بڑے
 خیل باقی ہیں کہ ان کو طوطی کرنے کے لیے اوٹھوں کی گردنیں نہاک با دین اللہ صدقہ دینے میں کسی
 کا خلاف نہیں **فَإِنْ** یعنی حجاج ترویج تابعین میں سے ہے تو اُنے درجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے تابع اور یورپی اور ہونے کے جہاں تہ نہیں پھر حدیث منقطع ہوئی اور وہ کیونکر قبول ہو سکتی

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَدَاكُونَ عَنْ حَيْثُ عَنِ
 الرَّجُلِ لَا يَكُونُ ثَنًا فِي الْحَدِيثِ ذَاتِي الثَّلَاثَةِ فَيَسْأَلُنِي عَنْهُ قَالُوا أَخْبَرَهُ أَنَّهُ لَيْسَ بِثَنٍ
 ترجمہ بھی بن سعید نے کہا میں نے سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک اور ابن عیینہ سے پوچھا (جو حدیث کو بڑے
 بڑے امام تھے) کہ اگر ایک شخص معتبر ہو حدیث کی روایت میں اور کوئی اور اسکا حال مجھ سے پوچھے (نومین
 اور اسکا عیب بیان کرنے یا چاہاؤں) اور ان سے ہوں نے کہا بیان کروے کہ وہ شخص معتبر نہیں (اور اس بیان
 کرنے میں غیبت کا لگن نہ ہیں بلکہ اجر ہو گا کیونکہ نہایت خیر ہے دین کی حفاظت منظر سے نہ تو میں اور شخص
 کی) **عَنْ** النَّظَرِ بْنِ نَمِيلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ عَنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَهُوَ قَالَ لَمَّا عَمِلَ
 أُسْكَنْتُهُ الْبَابَ فَقَالَ إِنَّ شُعْبَةَ رَأَى تَرْكُوكُمْ كَأَنَّ شُعْبَةَ أَرَادَكُمْ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ تَرْكُوكُمْ يَقُولُ
 أَخَذَهُ السَّنَةُ الثَّلَاثَ تَكْتُمُوا فِيهِ ترجمہ انظر بن نمیل سے روایت ہوا ابن عون سے کسی نے پوچھا
 شہر بن جوشب کی حدیث کو اور وہ کبڑے تھے دروازہ کو بچہ کھٹ پر تو انہوں نے کہا شہر کو لوگوں نے
 ترک کیا شہر کو لوگوں نے ترک کیا مسلم نے کہا ترک کرنے سے مطلب یہ کہ لوگوں نے اس میں کلام کیا اور
 اس حق میں جمع اور وطن کیا **ف** اگر شہر کی توفیق کی سے بہت اماموں نے صحیح احمد بن حنبل اور
 یحییٰ بن سعید نے احمد بن عبد العزلی نے کہا وہ تابعی ہے اور ثقہ ہے اور ابو زرعہ نے کہا لا باس بہ اور بخاری
 نے کہا شہر حسن الحدیث اور یعقوب بن شیبہ نے کہا شہر ثقہ ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ
 قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ إِنَّ عِبَادَ بَنِ كَثِيرٍ مَن تَعْرِفُ حَالَهُ إِذَا حَدَّثَ جَابِلًا مَرَّ عَظِيمٍ
 فَكَرَى أَنِّي أَقُولُ لِلثَّلَاثِ لَا أَخْذُ وَأَعْنَهُ قَالَ سُفْيَانُ بَلْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَكُنْتُ إِذَا كُنْتُ
 فِي مَجْلِسٍ ذَكَرَ فِيهِ عِبَادٌ أَدْنَيْتُ عَلَيْهِ فِي دِينِهِ وَأَقُولُ لَا أَخْذُ وَأَعْنَهُ ترجمہ عبد اللہ
 بن مبارک نے کہا میں نے سفیان ثوری سے پوچھا تم جانتے ہو عباد بن کثیر کا حال جب حدیث بیان کرتا ہے
 تو ایک ہلکا سا ہے (یعنی جو بڑی حدیث روایت کرتا ہے) نو میں کہہ دوں لوگوں سے نہ زیارت کرو اس سے
 سفیان نے کہا ہاں کہہ دو عبد اللہ سے کہ ماہر چہرہ میں میں ہوتا اور عباد بن کثیر کا ذکر کرتا تو میں تعریف
 کرتا اور کسی دینداری کی لیکن کہہ دیتا کہ سنت روایت کر حدیث کی اس سے **ف** یہ عباد بن کثیر
 ثقہ ہے میری بہت ترک کر دیا اہل حدیث نے اسکو امام احمد نے کہا وہ جو بڑی حدیث میں روایت کرتا ہے اگرچہ
 یہ شخص ظاہر حال میں مردود ندارد اور حسن الحدیث تھا پر حدیث کی روایت کرنے میں اسی سلیقہ تھا وہ غلط روایت

نظر بن نمیل

شہر بن جوشب

عبد العزلی

عبد اللہ بن مبارک

عبد اللہ بن مبارک

عبد اللہ بن مبارک

کو صحیح روایت سے تمیز نہیں کر سکتا تھا **عن** عبد اللہ بن المبارک قال اُنتہیبت الی شعبۃ
 فقال لهذا عبداً بن کثیر فاحذر دوماً ترجمہ عبد اللہ بن مبارک کہا میں شعبہ کے پاس گیا
 انہوں نے مجھ کو عباد بن کثیر سے بچو لینے اس سے روایت کرنے **عن** الفضل بن سهل
 قال سألت معلى الرازی عن محمد بن سعید الذی روى عنه عبداً بن کثیر فاحذر
 عن عیسیٰ بن یونس قال کنت علی بابہ وسمعتہ یأمر عبداً فلا خرج سألت عنه فاحذر
 انک کذائب ترجمہ فضل بن سهل سے روایت ہو میں نے معلى الرازی سے پوچھا محمد بن سعید کا حال صبر
 سے عباد بن کثیر روایت کرتا ہے تو انہوں نے نقل کیا عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے کہا میں عباد کے
 دروازے پر ہوا اور سعید ان اوس کے پاس تھے جب وہ باہر نکلے تو میں نے پوچھا اوں سے عباد کو سفیان
 نے کہا وہ جھوٹا ہے **عن** محمد بن یحییٰ بن سعید القطان عن ابیہ قال کم تر اُصلح الحیث
 فی سخی اُکذب منہم فی الحدیث قال ابن ابی عتیب قال قلیت انا محمد بن یحییٰ بن
 سعید القطان فسألتہ عنہ فقال عن ابیہ کم تر اُصلح الحیث فی سخی اُکذب منہم
 فی الحدیث قال مسد یقول یحییٰ لکن ذک علی سائر ذم ولا یتمددون الکذاب ترجمہ محمد بن
 یحییٰ بن سعید قطان نے اپنی باپ سے سنا (یحییٰ بن سعید قطان سے جو حدیث کہ بڑے امام تھے) وہ
 کہتے تھے ہم نے نیک آدمیوں کو زینے درویشوں اور صوفیوں کو (اتنا جھوٹا کی چیز میں نہیں دیکھا
 جتنا جھوٹا حدیث کی روایت کرنے میں دیکھا ابن ابی عتیب (کہا میں محمد بن یحییٰ سے ملے اور ان سے یہ
 بات پوچھی انہوں نے اپنی باپ سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا تو نیک لوگوں کو اتنا جھوٹا کسی بات میں
 پاؤ گا جتنا حدیث کی روایت میں۔ امام سلم نے اس کی تاویل یہی ہے کہ جھوٹ حدیث اون کی زبان
 سے نکل جاتی ہے لیکن وہ فقہاء جھوٹ نہیں بولتے **ف** اس لیے کہ اگر فقہاء جھوٹی حدیث بناؤ
 تو اون سے بدتر کون ہو گا جہر وہ نیک کیوں رہیں گے۔ اکثر زہاد اور درویشوں کی روایت میں غلط اور
 کذب نکلے ہیں اور محدثین نے انکا اعتبار نہیں کیا اور کسی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اون لوگوں کو حدیث
 اور متغیر سے اتنی فرصت نہیں ہوتی تھی کہ وہ حدیث کی طرقات زیادہ توجہ کریں اور اوسکی جانچیں
 صحیح کو قسیم بنے جا کریں وہ لوگ نہایت بہول بہا سے سیدھے سادے ہوتے تھے جس نے جو حدیث انکو
 سامنے بیان کی وہ اوسکو سچا سمجھ کر اوسکو روایت کرنا شروع کر دیتے تھے اور ادویوں کے عیبار

نقصان کی طرف التماس کرتے تھے اس وجہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ زہد و ریاضت اور درویشی
 اور تقویٰ کا پس منظر اور علم دوسری چیز ہے۔ ہر کسی راہبر کا یہ سائنس ہے بعض حضرات ایسی ہی گزرتے
 ہیں جو زہد اور درویشی کے ساتھ علم ظاہر یہ میں بھی بڑی مہارت اور دستگاہ رکھتے تھے جیسے امام سہروردی
 نصیری صفیان نور علی عبد اللہ بن مبارک فضل بن عیاض و کعب بن الجراح راضی ہو امدان سب سے۔
 یہ اگر لوگوں کا حال ہے تو پہلے علماء کو یہی اسطرح خیال کرنا چاہیے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ جو علم کلام
 اور مکتب اور اصول میں بڑے کامل تھے علم حدیث سے بالکل عاری تھے اور ان کی کتابوں میں اکثر بے
 اعتبار حدیثیں موجود ہیں **عن** حلیف بن موی قال حدثت علی عکاب بن عبید اللہ
 فجعل لی علی حدیثی مکحولاً حدیثی مکحولاً فأخذوا الجوال فقام فخطب فی الکفر استی
 فأذا فی حدیثی أبان عن النبی فی أبان عن فلان فلو کنت فی فقت مرجمہ فلیفین دوسری نے
 کہا میں غالب بن عبید اللہ باس گیا وہ محمول کہہ دے لگا حدیث بیان کی مجھ سے محمول نے حدیث بیان
 کی مجھ سے محمول نے اتنی میں اسکو پیشاب لگا وہ پیشاب کیے گیا میں نے اسکی کتاب کو دیکھا تو اس میں
 یوں لکھا تھا حدیث بیان کی مجھ سے ابان نے انس اور ابان نے فلا نے سی یہ دیکھ کر میں نے اس
 سے روایت کرنا چھوڑ دیا اور اڑھک چلا گیا۔ امام مسلم نے کہا سمعت الحسن بن علی الحدادی یقول
 رأیت فی کتاب عفان حدیث ہشام بن المقدام حدیث عمر بن عبد العزیز قال ہشام
 حدیثی رجل یقال لہ عیسیٰ یقول ان عن محمد بن کعب قال قلت لعل ان انهم یقولون
 ہشام سمعہ من محمد بن کعب فقال انما اثنی من قبل هذا الحدیث کان یقول فی حدیث
 یحیی عن محمد بن عیسیٰ یقول ان سمعہ من محمد بن کعب اور اس میں سے حسن بن
 علی طوافی سے وہ کہتے تھے میں نے عفان کی کتاب میں ہشام ابو المقدام کی حدیث دیکھی جو عمر بن عبد العزیز
 سے مروی ہے ہشام نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا جو کا نام مجھے تھا فلا نے کا بیٹا اوس نے محمد بن کعب
 سے سنا بن عفان سے کہا لو کہ میں ہشام نے اس حدیث کو خود محمد بن کعب سے سنا ہشام نے کہا
 ہشام اسی حدیث کو سنا ہے اوس میں بڑ گیا پہلے کہتا تھا مجھ سے حدیث بیان کی کبھی نے اوس سے سنا محمد
 پہ کہنے لگا میں نے خود سنا محمد **ف** ہشام یہ بیٹا ہے زیاد اوسوی کا اسکو ضعیف کیا محمد بن کعب
 اسی وجہ سے جو بیان ہوئی مگر اس قدر وجہ اوس کے ضعف کے لیے کافی نہیں ہو سکتی کیونکہ احتمال ہو سکتا ہے

اوس سے کہا تم دو روئے میں بیٹھو اور مرہ اندر گئی اور تلوار اٹھائی (کہ حارث کو قتل کریں) حارث نے
 آہٹ بائی کہ کچھ مفر سے نہ والا ہو وہ جلد یا **عَنْ** ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ ابْنُ ابْنِ اَبِي اَكْهَرٍ
 الْمُخْتَلِفَةُ بَنُ سَعِيدٍ وَابْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ فَإِنَّهُمَا كَذَّابَانِ ترجمہ ابن عمن کی روایت ہے
 ابراہیم نے کہا ہم سے بچو تم مغیرہ بن سید اور ابو عبد الرحیم سے وہ دونوں جو تھے ہیں **ف** مغیرہ
 بن سعید کو فی سانی نے کہا کتاب الضعفاء میں کہ شخص و حال تھا جلایا گیا آل میں غمی کے زمانے میں
 اور اس نے دعویٰ کیا تھا نبوت کا ابو عبد الرحیم اس کا نام شقیق الضبی ہے جو قاضی تھا اور بعضوں
 نے کہا کہ اس کا نام سلمہ بن عبد الرحمن غمی ہے اور دونوں کی کنیت ابو عبد الرحیم ہے اور دونوں ضعیف
 ہیں (نوی) **عَنْ** عَاصِمٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيَّ وَخُوَيْلَةَ ابْنَةَ
 فَكَانَ يَقُولُ لَنَا لَكُمَا لِسَا الْفَصَاحَةِ عَزِيزٌ أَوْ الْأَعْوَصُ وَإِيَّاكُمْ وَشَقِيقًا قَالَ وَكَانَ شَقِيقًا
 هَذَا بَرِيحِي دَأَى الْخَوَارِجَ وَلَكِنَّ بَابِي وَإِذْ لَمْ تَرْجَمْهُ عَاصِمٌ كِى رَوَايَتِ هَرَمٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ سَلَمَى بِر
 آیا جایا کرتے اور اس نے اسے میں ہم جو ان لڑکے تھے (یعنی کہ جو ان کے قریب) ان وہ ہم سے کہا کرتے
 مٹ بیٹھا کہ وہ خانون کے پاس رسول الاوص کے اور بچو تم شقیق سے اور بہ شقیق خارجیوں کا سا
 اعتقاد رکھتا تھا یہ ابوداؤد نہیں ہے **ف** ابوداؤد شقیق دوسرے ہیں بوسیدہ کے بیٹے ہیں اور
 وہ کہا کرتا بعین میں سے ہے **عَنْ** ابْنِ عَوْنٍ وَابْنِ عَوْنٍ وَابْنِ عَوْنٍ وَابْنِ عَوْنٍ وَابْنِ عَوْنٍ وَابْنِ عَوْنٍ
 اوس کی کنیت ابو عبد الرحیم ہے جس نے ڈرایا ابراہیم نے اور بعضوں نے کہا ابراہیم نے جس سے ڈرایا
 اوس کا نام سلمہ بن عبد الرحمن غمی ہے یہ ابن ابی حاتم نے ابن مدینی سے نقل کیا (نوی) -
عَنْ جَبْرِ يَقُولُ لَقِيتُ خَابِرَ بْنَ يَزِيدٍ الْحَجَفِيَّ فَلَمَّا كُنْتُ عَنْهُ كَانَ يَوْمُ مِنَ بِالرَّجَةِ
 حبیبہ کی روایت ہے میں جابر بن یزید جعفی سے ملا پھر میں نے اس سے حدیث نہیں کہی وہ یقین کرتا تھا حجت
 کا **ف** اسیر جسر مدین نے جابر بن یزید کو ضعیف کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ نفسی تھا حجت سے مراد
 یہاں یہ ہے جو راضیہ بن کا اعتقاد ہے کہ حضرت علی زندہ ہیں اور اب میں رہتے ہیں جب ان کی اولاد میں
 امام جعفر پیدا ہوگا تو وہ ان پر شہ عوں کو ابراہیم سے آواز دے گا کہ اس کے ساتھ شریک ہو یہ ایسی بات
 ہے کہ جب کوئی عاقل قبول نہ کرے گا **عَنْ** مَسْعُودٍ قَالَ أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدٍ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مَا أَخْبَرَهُ
 ترجمہ مسعود سے روایت ہے ہم سے حدیث بیان کی جابر بن یزید نے اوس سے پہلے کہ اوس نے نئی بات

ابو عبد الرحیم

ابو عبد الرحیم

ابو عبد الرحیم

ابو عبد الرحیم

ابو عبد الرحیم

بات نکالی (سنت مذہبی سے پہلے اس معلوم ہوا کہ پہلے جابر کا اعتقاد درست تھا پھر فاسد ہو گیا) **عَنْ**
 سُفْيَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَخْلُقُونَ عَنْ جَابِرٍ قَوْلَ أَنْ يَنْظُرَ مَا أَظْهَرَ مَا أَظْهَرَ النَّاسُ
 فِي حَدِيثِهِ وَتَوَكَّلُوا بِغَيْرِ النَّاسِ فَقِيلَ لَهُ وَمَا أَظْهَرَ قَالَ لَا يَأْتِيَانِ بِالرَّجْعَةِ مَرَّجَمَةً
 سے روایت ہے پہلے لوگ جابر سے حدیثیں روایت کیا کرتے تھے جب تک اس نے بد اعتقاد ہی نہیں ظاہر
 کی تھی پھر جب اس نے اپنا اعتقاد کہولا تو لوگوں نے اسکو بہتہم کیا حدیث میں اور بعضوں نے اسکو ترک
 کر دیا لوگوں نے کہا کیا بد اعتقاد ہی اسکی معلوم ہوئی سفیان نے کہا جب تری یقین کرنا **عَنْ**
 نَفْوَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمَا تَرَجِمَهُ
 جابر بن یزید جعفی نے کہا میرے پاس ستر ہزار حدیثیں ہیں جنکو میں نے روایت کیا ہے ابو جعفر سے (یعنی
 امام محمد باقر سے) انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** پر امام محمد باقر نے رسول اللہ
 اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں سنا تو یسب روایتیں منقطع ہوئیں دوسرے روایت کرنے والا جابر البیاض
 اعتقاد شخص اس لیے یقین ہوتا ہے کہ وہ سب روایتیں جھوٹی اور جابر کی تراشی ہوئی ہونگی حسب تشیعہ
 اپنی کتابوں میں روایت کیا ہے **عَنْ** زُهَيْرٍ يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ يَقُولُ إِنَّ عِنْدِي الْخَمْسِينَ
 الْفَحَدِيثَ مَا حَدَّثْتُ مِنْهَا ابْنِي قَالَ ثُمَّ حَدَّثْتُ يَوْمًا حَدِيثًا فَقَالَ هَذَا مِنَ الْخَمْسِينَ
 الْفَا تَرَجِمَهُ ذہیر سے روایت ہے جابر کہتا تھا میرے پاس ہزار ایسی حدیثیں ہیں جنکو میں نے لوگوں سے
 بیان نہیں کیا پھر ایک روز ایک حدیث بیان کی اور کہنے لگا کہ یہ ادنیٰ پچاس ہزار میں سے ہے **عَنْ**
 سَلَامٍ ابْنِ أَبِي مَطِيعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ الْجَعْفِيَّ يَقُولُ عِنْدِي خَمْسُونَ الْفَ حَدِيثٌ عَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَجِمَهُ سلام بن ابی مطیع سے روایت ہے میں نے سنا جابر جعفی سے وہ کہتا تھا
 میرے پاس پچاس ہزار حدیثیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **عَنْ** سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَوَّلًا
 سَأَلَ جَابِرًا عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ أَرَجَّ الْأَرْضَ حَتَّى يَأْتِيَ الْبَنِي يُكَلِّمُ اللَّهُ فِي وَهْوَ حَيْزُ الْخَلَاءِ
 فَقَالَ جَابِرٌ لَمْ يَجِئْنِي نَائِلٌ هَذَا قَالَ سُفْيَانُ وَكَذَلِكَ فَقُلْنَا لِسُفْيَانَ وَمَا أَرَادَ بِهَذَا فَقَالَ إِنَّ
 الرَّافِضَةَ تَقُولُ إِنَّ عَلِيًّا فِي السَّمَاءِ فَلَا تَخْرُجُ مَعَهُ مِنْ حَرْجٍ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى يُنَادِيَ مُنَادٍ
 مِنَ السَّمَاءِ يُرِيدُ عَلِيًّا أَنَّهُ يُنَادِي أَخْرَجُوا مَعَ فَلَا يَنْقُولُ حَتَّى يَأْتِيَ نَائِلٌ هَذِهِ الْآيَةُ وَ
 كَذَلِكَ كَانَتْ فِي الْحَبْلِ يَوْمَئِذٍ

یہ قتادہ سے ذکر کیا انہوں نے کہا جہوٹا ہے اور کسی نہیں سنا برا اور زید **س** ف اور کہتا تھا کہ میرے
 نے اٹھارہ بدر سے صحابیوں سے ساہو بہہ ابو داؤد بن اتفاق علما ضعیف ہے عمر بن علی نے کہا وہ ترک
 ہے اور یحییٰ بن معین اور ابو زرعہ نے کہا وہ کچھ پسینہ نہیں اور ابو جاعف نے کہا منکر کحدیث ہے **و** وہ تو
 ایک بہک ننگ تھا لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا تھا سخت دبا کے زمانے میں **ف** یہ دبا ایک قسم کا
 نہوڑا تھا جس میں جلن ہوتے تھے اور گرد اگر دوسرے حریف یا سبھی یا سبھی پھیل جاتی تھی اور اس کے
 ساتھ خفقان اور قے عارض ہوتی۔ علما نے اس کے زمانے میں اختلاف کیا ہے ابن عبد البر نے کہا کہ ابو ہریرہ
 سختیابی اسی طاعون کے زمانے میں مرے **۲** سلمہ ہجری میں اور ابن قتیبہ نے معارف میں صمیمی سے نقل
 کیا ہے کہ یہ طاعون عبد الصمد بن زبیر کے زمانے میں ہوا **۳** سلمہ ہجری میں اور قاضی عیاض نے کہا کہ عیضہ
 طاعون **۱۹** سلمہ ہجری میں ہوا اور حافظ عبد الغنی مقدسی نے کہا کہ طرف بعد طاعون کے مراد طاعون
۱۹ سلمہ میں تھا اور احتمال ہے کہ ان سب لوگوں میں طاعون واقع ہوا ہو اور جابر اس کو ایسے کہتے
 ہیں کہ جابر کو معنی جھاڑیو **۱۱** اور یہ طاعون بھی لوگوں کو جھاڑیوں کے لیے گیا یعنی بہت لوگوں کو ہلاک کیا
 ابن قتیبہ نے معارف میں صمیمی سے نقل کیا ہے کہ **۱** سلمہ پہلے اسلام میں طاعون عمو اس شام میں واقع
 ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور اسی سے مروی عبیدہ بن الجراح اور معاذ بن جبل اور انکی بی بی اور بیٹی
 راضی ہوا **۱** سلمہ پہلے دو **۲** سلمہ طاعون جابر واقع ہوا عبد الصمد بن زبیر کے زمانے میں یہ طاعون
 فقیہات کیونکہ یہ واقع ہوا جوان عمر توان پر نصیرے اور وسط اور شام اور کوفہ میں اور اس زمانے میں حجاج
 ظالم واسط میں تھا عبد الملک بن مروان کی خلافت میں اور اس کو طاعون انشراف بھی کہتے ہیں کیونکہ
 شریف لوگ بہت اس طاعون سے ہلاک ہوئے یہ طاعون عدی بن ارطاة **۳** سلمہ میں واقع ہوا یہ طاعون
 غزب **۳** سلمہ ہجری میں ہوا یہ طاعون سلم بن قتیبہ **۳** سلمہ میں ہوا شعبان اور رمضان میں موقوف
 ہوا سوال میں اسی میں ایوب سختیابی مرے اور مدینے اور مکہ میں کوئی طاعون واقع نہیں ہوا یہ ابن قتیبہ
 نے کہا۔ ابو الحسن مدائنی نے کہا اسلام میں پانچ طاعون مشہور ہے ایک طاعون شیر و یہ جو مدائن میں ہوا **۱** سلمہ
 ابو علی الصمدی **۱** سلمہ نے زمانے میں **۳** سلمہ ہجری میں دو **۲** سلمہ طاعون عمو اس جو حضرت عمر کے زمانے
 میں شام میں واقع ہوا اور **۱** سلمہ پچیس ہزار آدمی مرے **۲** سلمہ طاعون جابر عبد الصمد بن زبیر کے زمانے
 میں **۱۹** سلمہ میں ہوا اور **۱** سلمہ ہزار آدمی مرے **۳** سلمہ دن نکاس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ترائی

ان دونوں صاحبوں نے خواب اور دو کی نسبت سن اور ظہر میں زیادہ کجی بصری ہو نہیں سکتا سو اس حدیث میں ابی ہریرہؓ کی روایت سے ابی ہریرہؓ کی روایت سے
 کیونکہ انہارہ بصری صحیح ہے نہایت بہانہ اس کے نزدیک ابی ہریرہؓ کی روایت سے ابی ہریرہؓ کی روایت سے ابی ہریرہؓ کی روایت سے ابی ہریرہؓ کی روایت سے
 نہ ان کو دیکھا اور ان کے نزدیک ابی ہریرہؓ کا اس پر اتفاق ہے اور صوفیہ جمعہ امام علیؓ کا حضرت علیؓ سے بیان کرتے
 ہیں اسی بنا پر سلسلہ تصوف قائم کرنے میں **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف
 بَصِيْعٌ اَحَادِيْثٌ كَلَّا حَقِّقْتُ وَ لَيْسَتْ مِنْ اَحَادِيْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ يَرَوِيْهَا
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجِمُهُ رَقِيْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ كُنِيَّ لَهَا كُ الْبَغْفَرِ نَاشِيْ بِدَلِيٍّ (جبکہ
 نام عبد اللہ بن مسعود دانی ہے) بھی جی باتوں کو حدیث بنا کر نقل کرتا حالانکہ وہ حدیث نہ تو میں اور نہ وہ
 کرنا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے اور حکمت کی نقل کرتا کہ غضب یہ کرتا کہ اس کو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ قرار دیتا **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف
عمر شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف
 یوں کہ یہ عمر بن عبدودہ شخص ہے جو سن بصری کی صحبت میں رہتا تھا پھر قدری اور مغربی ہو گیا
عمر شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف **عمر** شریف
 الْحَسَنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السَّيْءَ فَلَيْسَ مِنَّا فَالْكَذِبُ
 وَاللَّهَ عَمْرُوْا وَلَكِنْ اَمَّا اَنْ يَّجُوْذَهَا الرَّقُوْلُ الْاَلْحَدِيْثُ تَرْجِمُهُ سَعَادُ بْنُ سَعَادٍ سے روایت ہے
 نے عوف بن ابی حمزہ سے کہا عمر بن عبدودہ نے ہم سے حدیث بیان کی جس بصری سے کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر تہیہ اور تہاؤں وغیرہ مسلمانوں کے قتل پر بغیر کسی وجہ شرعی کے
 مستعد ہو تو وہ ہم میں سے نہیں ہوتا نے کہا قسم خدا کی عمر وہ جہاں ہے اس کا مقصد اس حدیث کو روایت
 کرنے سے یہ ہے کہ انہوں نے اپنا عقائد کو اس سے ثابت کرے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور کسی طریقہ
 سے مروی ہے جو مسلم نے آگے لے کر روایت کیا مگر عوف کی جو سن بصری کا بڑا صاحب تھا یہ غرض ہے کہ سن
 نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا تو عمر بن عبدودہ کا حسن سے روایت کرنا کذب اور غلط ٹھہرا - عمر بن عبدودہ
 مستزاد مذہب کا پیشوا تھا اس کا عقائد یہ تھا کہ جو کفر مانا کہ کبیرہ گناہ کرے نہ وہ مسلمان ہے نہ کافر اور یہاں
 اور کفر کے پچاسین ایک اور وسط نکالتا تھا اور کہتا تھا کہ کبیرہ گناہ کرنے والا بھی مثل کافر کے ہی ہے
 جنہم میں رہیگا اس حدیث کو اس نے اپنا مذہب ثابت کرنے کے لیے روایت کیا کیونکہ ظاہر حدیث

ابو ہریرہؓ کی روایت سے

عمر بن عبدودہ

سے یہ بات نکلتی ہے کہ مسلمان پر ہتھیار اٹھانے والا ہم میں سے نہیں ہے یعنی جو مسلمان نہیں ہے اور مسلمان پر
 ہتھیار اٹھانا کبیرہ گناہ ہے تو اس سے یہ نکلا کہ کبیرہ گناہ کرنے والا مسلمان نہیں ہے اب کا فرق یہ نہیں ہے
 کچھ کر کیا ہوا مسلمان نہ کا فرق یہی عمرو بن عبسید کا مذہب ہے۔ اور اہل سنت یہ کہتے ہیں کہ انسان یا کافر ہے
 یا مسلمان اور کبیرہ گناہ کرنے والا مسلمان ہے مگر گنہگار خداوند کریم کو اختیار ہے کہ فی صورت کو وہ اسکا
 گناہ معاف کرے یا پھر روز کے لیے جہنم کا عذاب دیوے مگر وہ ایک نضر و حصہ کے ٹکڑے جہنم میں جاوے
 گا اس لیے کہ ایمان اور کافرانہ تمنا پر وہ ضائع نہ جاوے گا اور آگے کتاب الایمان میں انشاء اللہ تعالیٰ
 بہت سی حدیثیں بیان ہو چکی ہیں سے معتزلہ کا مذہب رد ہوتا ہے اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس
 شخص نے مسلمان پر ہتھیار اٹھا کر وہ ہمارے بظاہر پڑھتا ہے اور ہماری راہ پر نہیں ہے جیسے باب انہو
 نافرمان بیتہ کو غصہ ہو کر کہتا ہے تو میرا نہیں ہے اس طرح حدیث موطیٰ نشو و ازبختی موطیٰ ہے اور غصہ
 ہے کہ لوگ مسلمان پر ہتھیار اٹھانے سے بچیں اور نظیر اس کے دوسری حدیثوں میں بھی موجود ہے جیسے
 مَنْ غَضِبَ فَلَکُمْ مِثْلُ غَضَبِهِ وَفَرَدَتْ مِنْهُ ذُنُوبُکُمْ دُونَ دُورِهِمْ یَوْمَئِذٍ (نوری)
 سَعَلَ کُلُّ دَیْنٍ دَیْنًا قَالَتْ کَانَ رَجُلٌ قَدْ کَرَّمَ اَیُّوبَ وَکَلَّمَ مِنْهُ فَقَدْ کَانَ اَیُّوبُ نَقْلًا لِّمَا
 یَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّهُ قَدْ کَرَّمَ عَمْرُو بْنَ عَبْسٍ وَآلُ حَکَّاءَ فَبَیْنَا اَنَّا کُنَّا مَعَ اَیُّوبَ وَقَدْ کُنَّا نَارِی
 السُّوْقَ کَانَ قَبْلَکَ الرَّجُلُ فَمِنْ عَلَیْهِ اَیُّوبُ وَسَالَهُ ثُمَّ قَالَ کَانَ اَیُّوبُ بَلَعْنِیْ اَنَّکَ
 لَیْسَتْ ذَٰلِکَ الرَّجُلُ قَالَتْ حَکَّاءُ سَمَّاکَ یَعْنِیْ عَمْرُو قَالَ لَعَنَهُ مَا اَبَا بَکْرٍ اِنَّهُ یُحْیِیْ مَا کَانَ اَشْیَاءَ
 عَمْرُو قَالَ یَعْنِیْ لَہُ اَیُّوبُ اِنَّمَا کُنْتُ اَوْ تَفَرَّقُ مِنْ تِلْکَ الْعَرَابِ ثُمَّ یہ حماد بن زید سے
 روایت ہے ایک شخص ہمیشہ ایوب سختیائی کی صحبت میں رہا کرتا اور ان سے حدیثیں سنتا ایک مرتبہ ایوب
 نے اسکو نہایت تو لوگوں سے کہا اے ابو بکر (کہنیت ہے ایوب سختیائی کی) وہ شخص اب عمر بن عبید کی صحبت
 میں رہتا ہے تو اسے کہا ایک ذریعہ ایوب کی ساتھ سویرے بازار کو جاتا تھا اتنے میں وہ شخص سامنے
 سے آیا ایوب اسکو سلام کیا اور حال پوچھا پھر اس سے کہا میں نے تم کو اس شخص کے پاس متروک
 اور وہ نہ نصیب کیا نام لیا وہ بولنا ان اے ابو بکر کہو کہ وہ ہم کو غیب میں سناتا ہے ایوب (کہا ہم
 تو ایسے ہی غیب باتوں سے بہا گئے ہیں **ف** یعنی نادرا اور غریب بیٹوں سے جبکو اور لوگ نہیں
 پہنچتے اور عمرو بن عبید انکو روایت کرتا ہے اس لیے کہ وہ چھوٹے ہیں اور عمرو بن عبید کا اعتبار

نہین حسن و خاد قال قبل لا یقول ابن عمر بن عبد بن عیسیٰ روى عن الحسن قال لا یجحد الشک
 من الثبید فقال کذب اکاذب عت الحسن یقول یجحد الشک ان من الثبید ترجمہ حماد
 روایت ہے ایوب کسی نے کہا کہ عمرو بن عبید نے عرض کیا ہے جو شخص نہیں پینے سے مست
 ہو جاوے اور اس پر نہ پڑی ایوب نے کہا کہ عمرو بن عبید جو ٹاسٹ حسن کہتا ہے جو شخص نہیں پینے سے مست ہو
 جاوے اور اس پر نہ پڑی **حسن** سلام بن ابی مطیع یقول بلغ ابقاب انی انی غمنا فاقبل علی
 یوما فقال ارایت رجلا کان آمنه علی دینہ کیف فامنه علی الحیث ترجمہ حماد سلام
 بن ابی مطیع سے روایت ہے ایوب کو خبر ہو چکی کہ میں عمر بن عبید پاس جاؤں تو ایک روز میرے پاس
 آئے اور کہنے لگے تو کیا چھتا ہے جس شخص کے دین پر چھتا ہے ہوسا نہ ہو کیا اسکی حدیث بہ تو ہوسا
 آسکتا ہے **حسن** ابی مطیع سے یقول کان عن ابن عمر بن عبد بن قبل ان یجحد ثم ترجمہ حماد سلام بن ابی مطیع
 سے روایت ہے کہ عمرو بن عبید نے قبل اس کے کہ اسکو نکالیں نبی امین (یعنی ہر عقایدی سے
 پہلے **حسن** معاذ العدس بنی نائی قال کتبت الی شعبہ اسأله عن ابی شیبہ فابھی
 نا ابی فکتبت الی لا تکتب عنہ شیئا وکتبت الی ترجمہ حماد معاذ عمر بنی سے کہا میں شعبہ
 نے کہا کہ ابی شیبہ وہ طرا ایک کاموں کا نام ہے لکھ کے پاس کے قاضی کا کیا حال ہے انہوں نے جواب دیا
 کہ بہت مست روایت کر اس سے کہ اور نہ پڑا ڈال میرا حفظ **ف** تاکہ اور کوئی نہ بھیجی ایسا نہ ہوا ابی شیبہ
 خبر ہو چکی اور وہ کچھ ایذا دی اور شاہد پہلا وے یہ ابی شیبہ دادا ہے ابی بکر بن ابی شیبہ اور عثمان بن
 ابی شیبہ کا مکرول ہے محدثین کے نزدیک اور اسکو پوسے معتبر اور ثقہ ہیں حضور خدا ابی بکر بن ابی شیبہ
 جبکہ صنف مشہور ہے ابی ابی شیبہ نے وہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رضا
 میں میں کثرت تراویح میں فرمائی تھیں کہ یہ حدیث ابی شیبہ کی منکر حدیثوں میں سے ہے **حسن**
 عفان قال حدیث حاکم بن حسن کہ عن صفیہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی شیبہ عن عائشہ
 وحید کتب بہما مکاف صلی اللہ علیہ وسلم عن ابی شیبہ فقال کذب ترجمہ حماد عفان سے روایت ہے
 حماد بن سلمہ سے ایک حدیث بیان کی صالح مری کی انہوں نے ثابت ہو جاوے کہ جو ہر ہے ہر مری
 صالح کو ایک حدیث بیان کی صالح مری کی انہوں نے کہا جو ہر **ف** یہ صالح مری بشیر کا بیٹا ہے
 بہت بڑی غافل بن اور امام بن مری سے تھا اور مری ابی اسکو اس لیے کہتے ہیں کہ باپ اسکو مری تھا اور امام

قال

ابی شیبہ

صالح مری

اوسکی زندگی سبک دینی مرثہ کی ایک عورت نے آؤ کیا تھا صالح مری کی حکایتیں صدیقیوں میں بہت مشہور
 ہیں اور انکی نہایت عمدہ قرآن پڑھنی خوش آوازی سے پڑھتی تھی یہاں تک کہ بعض لوگ انکا قرآن
 سن کر خوف و مارے مرنے میں یہ خود بھی بہت صالح اہم بھی اور خدا رسیں تھی انشاء اللہ اسے خوف و روبا
 کرتے مگر حدیث کی روایت میں انکا اعتبار نہیں جیسے اوپر گزر چکا کہ درویشی اور چیرے اور حدیث کی روایت
 اور چیرے **عز** ائی د اود قال قال لی شعبۃ انت خیر من حکمہ فقل کہ لا یخجل لک ان
 یزوی عن الحسن بن عمارۃ فائدہ یکنذب قال ابو داود قلت لشعبۃ کیف ذاک قال
 حدثنا عن الحکم بن اشیاء کہ اجد لها اصلاً قال قلت لہ یأی شیء قال قلت للحکم اصل النبی
 صلی اللہ علیہ وسلم علی فتلی احد فقال کم یصل علیہ فقال الحسن بن عمارۃ لا عن الحکم
 عن مقسم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علیہم ودفنہم
 فقلت للحکم ما تقول فی اولاد النبی قال یصل علیہم فقلت من حدیث من یزوی قال
 یزوی عن الحسن الکبری فقال الحسن بن عمارۃ لا حدثنا الحکم عن یحیی بن اکثر ان
 عن علی رضی اللہ عنہ ترجمہ ابور اؤد سے روایت ہے مجھ سے شعبہ نے کہا تو جبرین ہا زمرہ پاس
 جا اور کہہ چہ کو درست نہیں جن بن عمارہ سے روایت کرنا کیونکہ وہ جوڑ بولتا ہے ابور اؤد نے کہا
 میں نے شعبہ سے پوچھا کیونکہ معلوم ہوا کہ وہ جوڑ بولتا ہے شعبہ نے کہا اسوجہ سے کہ حسن بن عمارہ حکم سے
 چند حدیثیں نقل کیں جن کی اصل میں نے کچھ بنیابی میں نے کہا وہ کون سی حدیثیں ہیں شعبہ نے کہا
 میں نے حکم سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی تھی حکم نے
 کہا نہیں جبر حسن بن عمارہ نے حکم سے روایت کیا اور اس مقسم سے اس نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی احد کے شہیدوں پر اور دفن کیا انکو اور میں نے حکم سے کہا کہ تم نہ انکی اولاد کے حق
 میں کیا کہتے ہو انہوں نے کہا اون پر نماز پڑھی جاوے جنازے کی میں نے کہا اس سے روایت کیا گیا ہے
 ابن عباس انہوں نے کہا بصری سے حسن بن عمارہ نے کہا مجھ سے حکم نے بیان کیا 'نہوں نے خلیفہ بن ابی جابر
 سے سنا انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے **فت** تو ان دونوں قاصدوں میں حسن بن عمارہ کا جوڑ ظاہر ہوا
 کیونکہ شعبہ نے خود حکم سے ملکر پوچھا اور انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے شہیدوں
 پر نماز نہیں پڑھی جبر حکم خود ہی کیونکہ روایت کرتے ابن عباس سے کہ آپ نے نماز پڑھی آپ نے اس طرح حکم نے

میں کہ اپنے منہ کیا جاندار کو نشانہ بنا کر مارنے سے جو کہ بعد القدر و س اولٹ پٹ کر کہہ کر کہہ کر دیا۔
ت امام مسلم فرماتے ہیں میں نے سنا عبد الصمد بن عروق اسی سے انہوں نے سنا سہاب بن زید سے کہ انہوں
 نے کہا ان شخص سے سبب مہدی بن ہلال کسی دن تک بیٹھا یہ کیا کہہا ریح غیمہ ہے جو ہو ٹاٹھاری طرف
 شخص بلان ان اسے ابی اسمعیل **ف** ابی اسمعیل گنت ہے جو سہاب بن زید کی کہہا ریح غیمہ ہے اسی غرض مہدی
 بن ہلال کو ضعیف کرنا تھا اور اتفاق کیا یہ محمد ثنی بن سے اوس کے ضعف پر ساسی نے کہا وہ بصر کا نہ ہو
 ہے اور متروک ہے روایت کا تہ و داؤد بن ابی ہند اور یونس بن عبدیہ سے (نوی) **ع** عیسیٰ بن
 عیسیٰ کہ کمال ماہی کا بھائی عیسیٰ بن حدیث **ا** الا اقلیت بہ ابان بن ابی عیسیٰ قفلاک علیہ
 برحمہ ابوہریرہ سے روایت ہے جو حسن سے کوئی روایت نہیں پہنچے مگر یہ ہے کہ چاہا اسکو ابان بن ابی عیسیٰ
 سے اوس کے پڑا اسکو میرے ساتھ **ف** ابوہریرہ کا یہ حال تھا کہ جو بات اوس سے پہنچتے وہ اسکو روایت
 کرتا حسن سے اور یہ نہیں ہے اور کہ گلب اور جوٹ کی تقریب میں یہ کہہا ابان بن ابی عیسیٰ اسکی گنت
 ابو اسمعیل عبدی سے اور یہ متروک ہے **ع** علی بن یوسف **ع** قال سمعت اباناً وحمزة الزکات
 من ابان بن ابی عیسیٰ **ع** قال سمعت اباناً وحمزة الزکات **ع** قال سمعت اباناً وحمزة الزکات
 واکم الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم فی انکام فخر من حکم ما سمع من ابان وحمزة
 منہما کہ انشیاء لیسبیلہا حسنة اوسنة **ع** ترجمہ علی بن سہر سے روایت ہے میں نے اور حمزہ زیات
 نے ابان بن ابی عیسیٰ سے فرمایا کہ انہوں نے کہا میں نے سنا ابان بن ابی عیسیٰ سے انہوں نے
 بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور وہ ابان سے سنا تھا کہ آپ کو
 سنا یا آپ کو نہ بچانا اور حدیثوں کو مگر نہ ہی سی کہ حدیثیں قبول کیں یا نہ یا جہ **ف** نوی نے
 کہا کہ مقصود اس روایت کر لانے سے تاہم یہ کہ اوس کی جو روایت ہے وہ چکا کہ ابان بن ابی عیسیٰ ضعیف
 ہے نہ یہ بات کہ خواب ہو کوئی انرا قیثا ثابت ہو سکتا ہے یا نہ اب ہو کوئی سنت جن بات ہو گئی ہے
 باطل ہو سکتی ہے یا جو باطل ہو گئی ہے وہ ثابت ہو سکتی ہے اور سہر علما کہ اجماع ہے کہ خواب کوئی
 دلیل شرعی نہیں ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور ہمارے صحابہ بھی یہی کہا ہے اور اتفاق کیا ہے کہ
 بات پر کہ خواب ہو کوئی بات شرعی کی بل نہیں سکتی اور یہ امر اوس حدیث کے خلاف نہیں ہے کہ میں نے مجھے
 خواب میں دیکھا اور اس کے بعد وہی کیونکہ شفیان میری صورت بن نہیں سکتا اسکو کہ حدیث کا مطالب ہے

مہدی بن ہلال

ابان بن عیسیٰ

بن مسعود صفین میں انعم سے کہا شاید میرے ابوہریرہ کو **ف** مقصود اس سے نقل کا جھوٹ ظاہر کرنا
 ہے ابوہریرہ کی پہلی حدیث کو عبد اللہ بن مسعود سے وفات پائی **س** یا **س** سحر میں حضرت عثمان کی وفات ہو
 میں بریں **س** دو صفین کی جنگ حضرت علی کی خلافت کو دوسری تواریخ مسعود اس میں کیوں نقل کرتے ہیں
 اگر مسعود کا یہ کہہ رہی ہو اور ابوہریرہ کی نقل اور فاضل میں ان سے یہ جھوٹ صادر نہیں ہو سکتا تو ضرور
 ہے کہ نقل سے جھوٹ یا نہ ہو یہ نقل بن عرفان ہمدی کوئی ہے جو با اتفاق ضعیف بخاری نے تاریخ میں
 کہا کہ وہ سنہ ۱۸ حدیث ہے اور سنہ ۱۷ میں ہی ہو سکتا ہے کیا صفین ایک قمار کا نام ہے جہاں حضرت علی نے
 اور معاویہ بن ابی سفیان کے عظیم واقع ہوئی تھی **ع** عفا بن مسلم قال کنا عند ابن مسعود بن علی
 کنا کثرت رجل عن رجل فقلت ان هذا ليس بنبي قال فقال الرجل انعتبتك فقال انعتبت
 ما انعتبتك وليدك حكمه انك ليس بنبي ثم حرمه عثمان بن سلمه روایت ہے ہر مسعود بن علی کے
 پاس بیٹھتے تھے اس میں ایک شخص نے دوسرے شخص سے ایک حدیث روایت کی میں نے کہا کہ وہ متنبہ نہیں
 وہ شخص ہوا تو نے اس کی غیبت کی مسعود نے کہا اس نے غیبت نہیں کی بلکہ علم کا با اوستہ بلکہ وہ معتبر نہیں **ف**
 بیشک حدیث کا کسی پرچہ کرنا غیبت میں نقل نہیں بلکہ نقل قرآن اور احکام کے ہے **ع** عفا بن مسلم
 عن ابي مالك بن ابي نصر عن محمد بن عبد الرحمن بن ابي رزین عن عبد الله بن مسعود قال لیس بن نبی فقال لیس بن نبی فقال لیس بن نبی
 عن ابي مالك بن ابي نصر عن محمد بن عبد الرحمن بن ابي رزین عن عبد الله بن مسعود قال لیس بن نبی فقال لیس بن نبی فقال لیس بن نبی
 مولى التوامرة فقال لیس بن نبی فقال لیس بن نبی فقال لیس بن نبی فقال لیس بن نبی فقال لیس بن نبی فقال لیس بن نبی
 سألت مالک بن انس عن رجل من اهل الحيرة فقال لیس بن نبی فقال لیس بن نبی فقال لیس بن نبی فقال لیس بن نبی فقال لیس بن نبی
 انما روایت ہے اس میں نے کہا وہ بقیہ نہیں ہے اور ابوہریرہ کی حدیث کو **ف** یعنی عبد الرحمن
 بن معاویہ بن جریث لفساری مدنی کو حاکم نے کہا وہ قوی نہیں ہے اور امام احمد نے مالک قول کا انکار
 کیا اور کہا کہ روایت کیا اس سے شعبہ نے اور بخاری نے ذکر کیا اور سلواتی نے اور نہیں کام لیا اس میں
 اور شعبہ نے اس کی کفایت ابوہریرہ نقل کی ہے اور حاکم نے کہا کہ یہ صحیح ہے شعبہ کا تقریب میں ہے کہ عبد الرحمن
 سے ہے مگر غلط اس کا خراب تھا اور نسبت کیا گیا ہے ساتھ ابوہریرہ سے ہے **ف** ابوہریرہ نے کہا

محمد بن عبد الرحمن

ابوہریرہ

وہ ثقہ نہیں ہے اور پوچھا میں نے اون سے شعبہ کو جس سے روایت کرتا ہے اس ابی ذہب سے نہیں لے کہا وہ ثقہ نہیں ہے **ف** یہ وہ شعبہ نہیں ہے جو حدیث کو مشہور امام میں وہ ثقہ بن حجاج لصری میں اور یہ شعبہ بن دینار مائشی ہے مولیٰ ابن عباس کا اوسکی کثیف ابو عبد اللہ یا ابی جہش سے اوسکو ضعیف کیا بہت اس حدیث نے احمد بن حنبل اور شیخ بن معین نے کہا وہ کچھ برا نہیں اس حدیث نے کہا میں نے اوسکی کوئی حدیث منکر نہیں دیکھی تقریب میں ہے کہ یہ شعبہ سچا ہے مگر حافظہ اسکا خراب تھا **ت** اور پوچھا میں نے اون سے صحاح کو جو مولیٰ ہے تو امہ کا ادھون لے کہا وہ ثقہ نہیں ہے **ف** یہ صحاح میں ہے بہان کا مدیہ کا سر ہو والا اور یہ مولیٰ تو امہ کہتے ہیں اس لیے کہ جس عورت نے انکو آزاد کیا تھا وہ اپنی بہن کے ساتھ تو امہ لینے جہو ان پیدا ہوئی تھی امام مالک نے صحاح کو ضعیف کیا لیکن روایت کیا اوس سے نزدیکی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ سے دیکھی بن معین نے کہا وہ ثقہ ہے اور مالک نے اوسکو تابعی جب وہ بڑا ہو گیا تھا اور اسکا حافظہ بگڑ گیا تھا اسی طرح ثوری نے بھی اوسکو جب پایا جب وہ سٹہا گیا تھا تو سنن دوس سے کسی منکر حدیثیں لیکن جن لوگوں سے روایت کیا ہوا اوس سے قبل اختلاف (یعنی حافظہ بگڑنے) کے ان کی روایت صحیح ہے ابن عدی نے کہا ابن ابی ذہب اور ابن جریر اور زہاد بن عدی نے اوس سے سنا ہے قبل اختلاف کے اور ان کی روایت میں کوئی برائی نہیں **ت** اور پوچھا میں نے اوس کے حرام بن عثمان کو ادھون لے کہا وہ ثقہ نہیں ہے **ف** یہ حرام بن عثمان الضبابی سلمیٰ ہے بخاری نے کہا وہ منکر حدیث ہے نزدیکی نے کہا وہ شدید تھا روایت کرتا ہے بخاری بن عبد اللہ سے نسائی نے کہا وہ ضعیف ہے **ت** اور پوچھا میں نے امام مالک سے ان باخون ابو یوسف کو (خفا ذکر اور پر گزرا) ادھون لے کہا وہ ثقہ نہیں میں اپنی حدیث میں اور میں نے پوچھا انوں سے ایک دفعہ شخص کو جب کا نام میں بھول گیا تو انہوں نے کہا تو نے اوسکی روایت میری کتابوں میں دیکھی ہے میں نے کہا نہیں امام مالک نے کہا اگر وہ ثقہ ہوتا تو اسکی روایت میری کتابوں میں دیکھتا **ت** اس مسئلے سے معلوم ہوا کہ جن لوگوں سے امام مالک نے اپنی کتابوں میں روایت کی ہے وہ سب ثقہ ہیں مگر بعض وہ نہیں کہ سب لوگوں کے نزدیک ثقہ ہوں البتہ امام مالک کے نزدیک ثقہ ہیں اور اختلاف کیا ہو جائے اس سے کہیں کہ اگر کوئی دفعہ شخص ایک بھول روایت کرے تو اس سے بھول کی تائید ہوگی یا نہیں اکثر کا یہ قول ہے کہ صرف روایت کرنا اوس سے باعث توثیق کا اور یہی شہید ہے کہ نہ کہ کبھی غیر ثقہ سے روایت کرنا سمجھتا ہو بہو کہ وہ روایت دلیل اور محبت ہے بلکہ اعتبار اور تائید کے لیے البتہ جب ثقہ ایسا کہ

ابن عدی

ابن عدی

ابن عدی

عبدالمجید بن عبد
الکبیر

عبدالمجید بن عبد
الکبیر

عبدالمجید بن عبد
الکبیر

عبدالمجید بن عبد
الکبیر

عبدالمجید بن عبد
الکبیر

جیسو کہ اس نے کہا تو جس سے وہ اپنی کتاب میں روایت کرے وہ اس کے نزدیک ثقہ سمجھا جاوے گا اور جو ثقہ اس کے
 کو مجھ سے بیان کیا ثقہ ہے تو وہ کافی ہے تعدیل کے لیے (نوی) **عَنْ** ابْنِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ شَيْخِهِ
 بَنِ سَعْدٍ وَكَانَ مُتَّصِمًا تَرْجُمَةً ابْنِ زَيْدٍ لِرِوَايَتِ كَيْسِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ وَهُوَ قَدْ تَمَّ
 يَفِيضُ نَسَبَ كَيْسِ بْنِ جَعْفَرٍ إِلَى كَيْسِ بْنِ جَعْفَرٍ بِرِوَايَتِهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے جہادوں کا) سفیان بن عیینہ نے کہا اس سے بڑھ کر کوئی مغازی کا جاننا والا نہ تھا وہ محتاج ہو گیا لوگ
 اس سے مارے اور اس کو دیتے کہ ایسا نہ کہ وہ کہہ دے یہ میرا باپ بدر کی لڑائی میں حاضر تھا اور یہ میرا چچا تھا
 ہے الفار کا مدنی کیفیت اس کی ابو سعید محمد بن سعد نے کہا جو بڑا پرانا بوڑھا تھا روایت کی ہے اس سے زید بن
 ثابت اور اکثر صحابہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب میں ہے کہ وہ سچا ہے لیکن اخیر میں اس کا
 بہت گھٹا ہوا ہے اس کا سہرا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ يُقُولُ لَوْ حَدَّثْتُ سَيِّدَنَا أَدْحَلَ
 أَحَبَّهُ وَبَيَّنَّ أَنَّ أَهْلَ عَمَلِ اللَّهِ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَالْأَنْبِيَاءِ أَدْحَلَ أَحَبَّهُ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ
 كَانَتْ بَعْضُ أَهْلِي مُنَادِيَةً تَرْجُمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسَارِكٍ سَمِعَ رِوَايَتَهُ وَهُوَ كَثِيرٌ تَجِبُ أَكْثَرُ أَهْلِي فَتَجِبُ
 كَيْسُ بْنُ جَعْفَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسَارِكٍ سَمِعَ رِوَايَتَهُ وَهُوَ كَثِيرٌ تَجِبُ أَكْثَرُ أَهْلِي فَتَجِبُ
 ہوا اور اس قدر اس کے ملنے کا اشتیاق تھا کہ چرب میں اس سے ملا تو ایک اونٹ کی منگنی بھیج دیا
 بہت معلوم ہوئی **ف** ابھی ایسا لگا اور اس کا **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ
 لَكَ تَحَدُّدٌ وَاعْنِ ابْنِ تَرْجُمَةٍ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ لَكَ تَحَدُّدٌ وَاعْنِ ابْنِ تَرْجُمَةٍ
 بن ابی انیس سے روایت کرتا ہے زید بن ابی انیس سے اس لیے کہ وہ ضعیف ہے بخاری نے کہا وہ کچھ نہیں
 لے سکتا ہے کہ ضعیف ہے مگر وہ حدیث ترمذی میں ہے کہ گیت اس کی ابو زید جزی ہے اور وہ ضعیف ہے نووی
 نے کہا اس کا بہاؤ نہیں ہے ابی انیس وہ ثقہ ہے جلیل ہے حجت ہے اس سے بخاری نے مسلم نے احمد
 نے کہا وہ ثقہ ہے کثیر حدیث اور ضعیف ہے۔ اہل حدیث کا اخص اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ
 نامہ کا خیال رکھتا ہے پانچ فرات کا لٹا کر لے کر تہ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ يَخْبَى
 بَنِي إِدْرِيسَ كَذَا تَرْجُمَةً عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ يَخْبَى
 کتب قال ذکر فرقت عند الکتاب فقال ان فرقت الکتاب صاحب حدیث حماد بن زید نے کہا
 فرقت (بن یعقوب بن ابی یعقوب) کا ذکر آیا ابوب کو سانس انہوں نے کہا وہ صاحب حدیث نہیں **ف**

اسکی کنیت ابو موسیٰ ہے یا ابو محمد غفاری مدنی فصل کی کوئی ہے اسکی خطا یا غلط کہو میں یا غلط یا صحیح نہ
 معین ہے کہا یہ خطا (دور) تھا پہلے اس کو چھڑ کر خطا ہوا (یعنی پہنچنے لگا خطا سے) پہر اسکو چھڑ کر
 خطا ہوا (یعنی پہنچے جہاں نیوالا) تقریب میں ہو کہ یہ متروک ہو قال مسلم وحدث الحسن بن عیسیٰ
 یقول قال لی ابن المبارک اذا قدمت علی جریر فاکتبت عنہ کلمۃ الاحادیث لکن
 لا کتبت حدیث عیسیٰ بن سعید بن معینی الرضی عن اسمعیل وحمزہ بن سلمہ رحمہم بن
 عیسیٰ کہ ہم سے ہوا عبدالعزیز بن مبارک (محب توہر کے پاس جاوے تو اسکا سالہ علم کہہ (یعنی سب شیئ
 اسکی روایت کر) مگر تین آدمیوں کی حدیثیں ت کتبہ عبیدہ بن عتب اور مسری بن سعید اور محمد بن اسلم
 کی روایتیں **ف** کیونکہ یہ صنف میں روزی نے کہا یہ تینوں کوئی میں اور متروک قال مسلم
 الحجاج واشباہا ما ذکرنا من کلام اهل العلم فی مشہور وادۃ الحدیث واخبارہم عن
 معانیہم کثیر یقول الکتاب بدیکر علی استقصائہ ویداد ذکرنا کما یکلف لمن یفہم
 وعقل مذہب القوم فیما قالوا من ذلک ویکون ترجمہ مسلم نے کہا اور اسکی مانند ہم سے نہ کر
 کیا اہل حدیث کا کلام تہم راویوں میں اور ائمہ عدیوں میں بہت ہر جس کے سب بیان کرنے سے کتبہ عیسیٰ
 جاوگی اور جس نے یہ بیان کیا وہ کافی ہے اس شخص کے لیے جو قلم کا مذہب صحیح بوجہ جاوے **ف**
 میں یہ کتاب کچھ اور تعدیل کی تہڑی ہے کہ او میں سب راویوں کا حال بیان کیا جاوے بلکہ جرم اور
 تعدیل کی توجہ بڑی بڑی کتاہیں بنی جن میں تمام راویوں کا پورا پورا احوال بیان کیا گیا ہے

بیان ترجمہ راویوں کا عیسیٰ یہ حدیث کو
 اقوال سے بیان کیا گیا صرف اس مقصد کو لیے کہ اہل حدیث کے نزدیک راویوں کا عیسیٰ اہم ترین بیان کرنا ہوا
 نہیں اور اس کو غیبت میں داخل نہیں کرتے قال ابو الزمرہ انفسہم الکشف عن معانیہ وادۃ
 الحدیث وادۃ اہل الاخبار وادۃ اہل اللغات جن سئلوا لما فیہ من عنایتہم اخطار اذا کتب
 فی امر الدین انما تاتی بخلیل او تحذیر او امر او نھی او تحذیر او تہذیب او تہذیب فاذا کان
 الذم فی ہما لیس یعدن للصدق والامانہ کما اؤدیم علی التزییۃ عنہ من قدر عرف
 ولم یمن ما فیہ لغیرہ ممن جہل معرفتہ کان انما یفعلہ ذلک عاشا لعوام الشیخ
 اذا کان من علی بعض من سکر تلك الاخبار ان یسئلہا ان یسئلہا ان یسئلہا ان یسئلہا

نہی

سری

نہی

عظمت

آقا

اَوْ اَكْثَرُهَا اَكْثَرُ اَصْلُ لَهَا مَعَ اَنَّ الْاَخْبَارَ الصَّحِيحَةَ مِنْ رِوَايَةِ الثَّقَاتِ وَاَهْلِ الثَّقَاتِ
 اَكْثَرُ مِنْ اَنَّ يُحْطَرَّكَ اِلَى نَقْلِ مَنْ لَيْسَ بِثِقَةٍ كَمَا مَقْنَعٌ مَرْجُومٌ اَوْ رِثَ اِمَامُونَ سَيِّئُونَ
 كَا عَيْبٍ كَهَوْلٍ يَنْصُرُ وَرَجْهًا اَوْ سِرَّاتٍ كَانَتْ فِي دِيَارِهِمْ اَوْ سِرَّاتٍ كَانَتْ فِي دِيَارِهِمْ اَوْ سِرَّاتٍ كَانَتْ فِي دِيَارِهِمْ
 كَلِّ بَاتٍ حَبْلٍ نَقْلٍ كَيْفَا دِيكِي نَوْدَهٗ كَمِي اَمْرٍ كَهْلٍ هُوَنَ كَوْنِي هُوَنَ كَوْنِي هُوَنَ كَوْنِي هُوَنَ كَوْنِي هُوَنَ
 حَكْمٌ هُوَ كَا كَيْسِي بَاتٍ كِي مَانَعَتٍ هُوَ كَا كَيْسِي كَامٍ كِي طَرَفٍ غَنِيَّتٍ دَلَالِي جَاوِي كِي اَيْكِي كَامٍ سَے ڈرایا جاوے
 كَا بَہرِ حَالٍ حَبْلٍ اَدِي سَچَا اَوْ اَمَانَتِ دَارِ نَہِ بَہِ اَوْ سَے كُوئی رَوَیْتِ كَے حَولِ كَا حَالِ كُو جَانَتَا ہوا اور وہ حالِ دوسرے
 سَے بَيَانِ نَكْرَے جَوَہِ جَانَتَا ہوا تو گنہگار ہوا اور دوسرا دینے والا ہوا عوامِ مسلمانوں کو اس لیے کہ بعض لوگ
 اُنْ حَدِيثُونَ كُو سَمِعِينَ كَے اَوْر اُنْ سَبْ پَرِ اِيْعِضْ پَرِ عَمَلِ كَرِ نِيكِي اَوْ شَايِدَ وَہ سَبْ اَلْمُسِيْبِ كَالْمَرْجُومِ ہوں۔
 (اور بعض شخصوں میں یہ ہے کہ اوسمیں کم بہت بہوٹی ہوں) جنہی اصل نہ ہو حالانکہ صحیح حدیثین فقہ لوگوں
 كِي اَوْجُونِ كَے رَوَايَتِ پَرِ نَاعَتِ ہو سکتی ہے کیا کم بہن كَبے اعتبار اَوْ جَنبِي رَوَايَتِ پَرِ نَاعَتِ نہین ہوتی
 اَوْ كِي رَوَايَتِ كِي اَصْتِيَابِ پَرِ نَاعَتِ ہوتی ہے كَبے اَوْ صَحِيحِ حَدِيثِ نَزَارُونِ مِّنْ بَہِ نَزَارَتِ
 كِي اَسَے كَا اَكْثَرُ ہوا كَا ضَعِيفِ اَوْ بَہِ اَكْثَرُ اَوْ مَوْضِعِ حَدِيثِ اَوْ كُو نَقْلِ كَے وَكَا اَحْسَبُ كَثِيرًا اَمِّنْ يَغْتَرِجُ
 مِّنَ النَّاسِ عَلَى مَا وَضَعُوا مِنْ هَذِهِ اَلَا كَا دِيْتِ الصَّعَافِ وَكَا سَايِدِ الْجَهْوَلَةِ وَنَعْتَدُ
 بِرَوَايَتِهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِہٖ بِمَا اَقْبَحُهَا مِنَ الرَّحْمَنِ وَالشَّعْفِ اَلَا اَنِّ الدِّيَّ يَجْلُو عَلَى رَوَايَتِهَا
 وَكَا بَدِ اَوْ اَدَا اَلْزَكَاةَ اَوْ كَا اَدَا اَلْزَكَاةَ اَوْ كَا اَدَا اَلْزَكَاةَ اَوْ كَا اَدَا اَلْزَكَاةَ اَوْ كَا اَدَا اَلْزَكَاةَ
 مِّنَ الْجَدِيَّتِ وَكَا مِّنَ الْعَدُوِّ مِّنْ هَذِهِ فِي الْعِلِّ هَذَا الْمَذْهَبِ وَسَلَّتْ هَذِهِ
 الطَّرِيقُ كَا اَلْكَفِيبِ كَا اَلْكَفِيبِ وَكَانَ يَأْتِي تَسْمِيَّ جَاہِلًا اَوْ اَلِي مِّنْ اَنِّ يُكْتَسَبُ اِلَى عِلْمِ
 مَرْجُومِ اَوْ مِّنْ سَمِيحِ ہوں كَا جَنِّ كُو كُو نَسَمِ كِي ضَعِيفِ حَدِيثِ اَوْ مَرْجُومِ ہندین نقل كِن مِّنْ ہوں اور
 اُنْ مِّنْ صَدْرِ مِّنْ ہوں اور وہ جانتے نہین اُون كَے صَفِّ كُو اُو اُنْ كِي غَرَضِ ہوا كَا عوام كَے نزدیکی اپنی نَفَرَتِ
 عِلْمِ نَامِتِ كَرِ ہوں اور سَلِّحِ كَے كُو اہمیں سَجَانِ اَلْمَذَلِّانِ شَخْصِ كَے كَثَنِي بہت حدیثین جمع كِي ہمیں اور
 مِّنْ شَخْصِ كَے ہوا جَاہِلِ ہوا اُو اُنْ كَا یَہِ طَرِيقِ ہوا اُو كَا عِلْمِ حَدِيثِ مِّنْ كُوچہ نہین اور وہ جَاہِلِ كہلانے كَا
 زِيَادَہِ مَنَّا اَوْ ہرِ عَالَمِ كہلانے سَوَہٗ كَا كَا عِلْمِ ہوا كَا عِلْمِ ہوا كَا عِلْمِ ہوا كَا عِلْمِ ہوا كَا عِلْمِ ہوا
 كُو كُو كَا عِلْمِ ہوا كَا عِلْمِ ہوا كَا عِلْمِ ہوا كَا عِلْمِ ہوا كَا عِلْمِ ہوا كَا عِلْمِ ہوا كَا عِلْمِ ہوا

ت
 اللہ
 ص بد

اللہ

اور فاضل ہمیشہ ایک شخص کو جو ہر قسم کی حدیث میں نقل کرے اور صحیح اور ضعیف میں تمیز نہ کرے حامل اور بیوقوف
 جانیں گے۔ امام نووی نے قاضی عیاض سے نقل کیا ہے کہ راویوں کا غیب بیان کرنا جائز ہے بلکہ واجب
 ہے باجماع علماء اسلام کہ شریعت کی حفاظت ضرور امر ہے اور غیبت میں داخل نہیں جو حرام ہے بلکہ ضیعت
 ہے الحدیث اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بغیر سب کی خیر خواہی ہے اور ہمیشہ امت محمدی کے فاضل اور پرہیزگار
 اور تقویٰ شعار لوگ ایسا کرنے پر اسے ہمیں مجبور بنائے اس باب میں کہنے ایک بزرگوں کے اقوال نقل کیے
 ہیں اور میں نے بھی بخاری کی کشیں کو مشروح میں چند اقوال اس قسم کے بیان کیے ہیں مگر یہ امر ضرور ہے کہ جو شخص
 راویوں کا غیب بیان کرے وہ خدا سے ڈری اور سچی سوچ کر کہے اور کسستی اور کاہلی سے پرہیز کرے اور اس شخص
 کا غیب بیان کرے جو سب سے پاک ہو مباح کا عیاقاش نہ ہو اس لیے کہ جرح کر کے ہی ایک عسندہ پیدا ہوتا
 ہے وہ یہ کہ اس آدمی کی روایتیں قابل اعتبار کے نہیں رہتیں اور سچی حدیثیں سب رد ہو جاتی ہیں پھر اگر
 جرح غلط ہو تو گویا صحیح روایتوں اور حدیثوں کو رد کیا اس پر جرح بھی شخص کا مقبول ہے جو خود صاحب معرفت
 مقبول العقول ہو ورنہ جرح کرنے والے کو جرح کرنا درست نہیں اب یہ بات کہ جرح اور تعدیل دو وزن ہیں ایک
 شخص کا کہنا کافی ہے یا کسی شخص ہونا چاہیے اس مسئلہ میں غلط فہمی کا اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ ایک شخص کا
 کہنا کافی ہے پھر یہ بات کہ جرح کا سبب بیان کرنا ضرور ہے یا نہیں اس میں بھی اختلاف ہے امام شافعی اور علماء ائمہ
 یہ قول ہے کہ سبب بیان کرنا ضرور ہے اور جرح ہمہ تن مقبول نہیں اور قاضی ابوبکر باقلانی وغیرہ کا یہ قول ہے
 کہ سبب بیان کرنا ضرور نہیں اور بعضوں کا یہ قول ہے کہ جو شخص جرح کے اسباب کو پہچانتا ہے اس کے لیے
 سبب بیان کرنا ضرور نہیں اور نہ نہیں چاہتا اس کو ضرور ہے چرن لوگوں کے نزدیک جرح میں سبب کا
 بیان کرنا ضرور ہے وہ کہتے ہیں کہ جرح ہمہ تن مقبول نہیں اور صرف اسے مقدم ہو گا کہ اس کی ذمہ دہت و کفایت فرمائی جائے
 ملک اس جرح کا ثبوت یا ابطال تہ ہوا صحیحین میں جو بعضے سے راوی نہیں جنہو اس کے لوگوں نے جرح کی ہے
 تو ان کی جرح ہمہ تن جو ثابت نہیں ہوئی اگر بعض لوگ جرح کریں اور بعض تعدیل ایک ہی راوی کی تو قول
 محتاج ہے جو علماء اور محققین میں یہ ہے کہ جرح مقبول کیجاوگی اور جرح مقدم ہو تعدیل پر اگر یہ تعدیل کو سبب
 عدسین زیادہ ہوں اور بعضوں نے کہا کہ اگر تعدیل کو نہ تو اسے زیادہ ہوں تو تعدیل مقدم ہو مگر صحیح یہاں
 قول ہے کہ امام مسلم نے اس باب میں شہی سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سہ معارف اور
 اور وہ کہ اب ہوتا ایک ہی اور بعضوں سے نقل کیا کہ حدیث بیان کی ہم سہ مذاہب سے اور صحیح یہاں

یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ان اسوئے ایسے لوگوں کو کیوں روایت کی جاتا ہے کہ وہ جانتے تھے کہ وہ لوگ کذاب اور
مستہم ہیں اور اس کی کوئی جواب نہیں ایک یہ کہ انہوں نے روایت کیا لوگوں کو جتنے کے لیے کہ اس روایت کے معتقد
انکا ہوجاویں دوسری یہ کہ ضعیف شخص سے بطور استنباط اور تائید کو روایت کرنا درست ہے مگر بالافرد
اُسکی روایت محبت پکڑنے کے لائق نہیں میسری یہ کہ ضعیف شخص کی سب روایتیں چھوٹی نہیں ہوتیں تو
حدیث کا امام اسکی صحیح روایتوں کو بچان لیتے ہیں اور انکو روایت کرتے ہیں اور ضعیف اور باطل کو چھوڑ
دیجتے ہیں اور یہ امر اوپر آسان ہے جیسے کسی نے سفیان ثوری سے کہا جب انہوں نے کلمی (محمد بن
سائب) سے روایت کرنا منع کیا کہ تم کیوں اُس سے روایت کرتے ہو انہوں نے کہا کہ میں اس کے چھوٹ
اور سچ کو بچان لیتا ہوں چوتھی یہ کہ ضعیف شخصوں سے ترغیب اور تہییب اور فضائل اور نقص اور زندہ
اور اطفال کی حدیثیں روایت کرتے ہیں جو کسی شی کی حلت یا حرمت سے متعلق نہیں اور اہل حدیث
نے اس قسم کی ضعیف روایتوں کو جائز رکھا ہے بشرطیکہ موضوع نہ ہوں لیکن حدیث کا مامون نے
ضعیف لوگوں سے کسی قسم کی روایت کرنا بالافرد جائز نہیں کہا نہ تحقیق علماء نے اور یہ بعض
فقہوں کی (جیسے صاحب دہاب کے) عادت ہے کہ ہر قسم کی روایت نقل کرتے ہیں یہ عمدہ بات نہیں
مگر نہایت بری بات ہے اس لیے کہ اگر انکو معلوم نہا کہ یہ روایت ضعیف ہے تو درست نہا دلیل لانا اُسے
کیونکہ سب علماء کا اتفاق ہے اُس بات پر کہ ضعیف احکام سے تعریب میں قابل محبت پکڑنے کو نہیں ہے
اور اگر انکو معلوم نہا کہ ضعیف اُسکا تہییبی درست نہیں یہ بات کہ نقل کرتے اور اسکو بغیر جانچو ہو گیا اور
اہل علم سے پوچھا کہ ان کا زمین یعنی حدیث بنانیوالوں کی دو تہیں میں ایک تو وہ جبکہ چھوٹ صاف کہل گیا ہے
وہ کی طرح ہیں بعض تو ایسے کہ صاف ترش لہتے ہیں حضرت پرچو بات آپ نے نہیں فرمائی جسے مذہب
مذہب لوگ جتنے نزدیک دین کی کوئی عظمت یا عزت نہیں یا اسکا کم کو اچھا اور ثواب سمجھتے ہیں جیسے
بعضے جابل رویش اور مہوئی و فضائل اور اخلاق میں لوگوں کو غربت دلانے کے لیے حدیثیں بنا لیتے
ہیں یا اپنا فخر جتانے کے لیے یونہی اور ناو روایتوں سے جیسے فاسق اہل حدیث کرتے ہیں یا تعصب اپنا نہا
ثابت کرنے کے لیے جیسے بدعتی شیعہ اور قدریہ اور جمیہ فہم امہ تعالیٰ اور اہل علم کے نزدیک ہر ایک کو
کے لوگ ان میں سے بعض اور معلوم ہو گئے ہیں اور بعضی ان کذابین میں سے ایسے ہیں جو حدیث کے متن کو
نہیں بناتے لیکن او۔ کے لیے ایک حدیث سند شریف نہیں اور بعض سند کو اولٹ پلٹ دیتے ہیں اور بعض

اوسین میں روایتیں ہیں اور اس سے ہر قصہ و اپنا افضل لکھ کر نہایا اپنی جہالت رفع کرنا ہوتا ہے اور بعض اس طرح
 جھوٹ بولتے ہیں کہ جس سے نہیں سمجھتا اسے کہتے ہیں ہم نے سنا ہے یا جس سے نہیں مانتے اس سے ملنا بیان کرتے
 ہیں اور اس کی صحیح حدیثین نقل کرتے ہیں اور بعض یہ کیا کرتے ہیں کہ صحابی یا تابعی یا حکیم کے قول کو بڑا کر دیتے
 اور صلی اللہ علیہ وسلم کا قول کر دیتے ہیں اس سب سے منکر کے لوگ کذاب ہیں اور ستر درج ہیں ائمہ دین کو نزدیک
 اسی طرح وہ شخص جو حدیث کی روایت پر جرات کرتا ہے بغیر اسکو تحقیق کیے ہوئے اور جانچے ہوئے تو اسے لوگوں
 سے روایت نہیں کرتے نہ ان کی روایت میں قبول کرتے ہیں اگرچہ صرف ایک ہی بار انہوں نے ایسا کیا ہو کیونکہ
 جب ایک بار بے احتیاطی کی تو ان کا اعتبار جاتا رہا جیسے جھوٹا گواہ ایک بار جھوٹی گواہی دینے سے اس کی
 گواہی اعتبار کے لائق نہیں رہتی پھر اگر ایسا شخص توبہ کرے تو آئندہ بھی اس کی روایت قبول ہوگی یا نہ ہوگی اس
 میں اختلاف ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ قبول ہوا اس لیے کہ توبہ سے سب قسم کے گناہ معاف ہو جاتا ہیں اور جنہوں نے
 آئندہ بھی قبول نہ کیا ان کی حجت یہ ہے کہ یہ گناہ نہایت سخت ہے لیکن حضرت پرچہ مٹے باندھنا تو اس کی سزا بھی
 سخت ہونا چاہیے کیونکہ آپ نے خود فرمایا کہ بچہ جھوٹ باندھنا ایسا نہیں ہے جیسے اور کسی پر جھوٹ باندھنا۔
 دوسرے قسم کا ذہن کی یہ ہے کہ حدیث میں تو وہ کسی قسم کا جھوٹ نہیں بولتے لیکن اور دنیا کی باتوں میں
 جھوٹ بولتے ہیں ایسے لوگوں کی روایت بھی قبول نہیں ہوتے نہ ان کی گواہی قبول ہو البتہ اگر
 توبہ کر لیں تو قبول ہو سکتی ہے پھر اگر ایک آدھ جھوٹ کسی دنیا کی بات میں نکل جاوے اور وہ معلوم
 اور مشہور ہو تو اس کی روایت قبول ہوگی کیونکہ احتمال ہے کہ اس کے غلطی ہوئی یا وہم ہوا اور جو وہ خود ان کے جھوٹ بلو
 کا اقرار کرے فطریہ کہ اس جھوٹ سے کسی مسلمان کو نقصان نہ پہنچا ہو اور پھر توبہ کرے تو یہی اس کی جرات
 قبول ہوگی کیونکہ یہ نادر ہے اور ان گناہوں میں نہیں جو انسان کو ہلاک کر دیتے ہیں اور اس قسم کی خطائیں
 اکثر لوگوں سے سرزد ہو جاتی ہیں ایسا ہی حکم ہے اس جھوٹ کا جو بطریق تعریف یا طنز کے ہو کیونکہ وہ درحقیقت
 جھوٹ نہیں اگرچہ ضرورت میں جھوٹ ہو جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انو انچم کو کہ وہ اپنی لٹھی کندھ
 سے زمین پر نہیں کہتا (یعنی اکثر اہمیت کیا کرتا ہے) ایسا تو حضرت ابوبکر علیہ السلام نے بھی کیا کہ اپنی
 بی بی کو بتلایا یہ تو یہ ہے جو نظر مصلحت درست ہے تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا (نزدکی) **باب**
حَقِّقَةُ الْحَقِّ بِمَا بِالْخُلُوْفِ لِلْمُتَعَمِّدِ إِذَا امْكَنَ لِعَدَاءِ الْمُتَعَمِّدِ دَكْمُ كِبَارٍ فَتَحْتَمِلُ عَذَابُ اللَّهِ مَا يَأْتِي
 بیان میں اس بات کہ کس شخص حدیث سے حجت ملے یا صحیح ہے جب معتمد و اہل حق کی علامات ملن ہو اور ان میں

کوئی تدلیس کرنے والا نہ ہو **ف** بعض روایات میں جبکہ اسناد میں فلان عن فلان ہے تو بعض روایات میں
 نے فلان سے اور اس نے سے روایت کیا چونکہ اس روایت میں فلان عن فلان ہے تو اس میں
 یا اس نے مجھ سے بیان کیا تو شبہ رہتا ہے کہ ایک دوسرے سے سننا یا نہیں ایسا نہ ہو کہ چھ روایوں میں
 ہو اور بعض روایات میں کہ حجبت ہو نہیں بلکہ اختلاف ہو بعضوں کا یہ قول ہے کہ اگر ایک روایت میں دوسرے
 کا زمانہ پایا ہو اور اس کی ملاقات اس سے ممکن ہو تو وہ روایت محمول ہوگی اتصال پر اور حجبت ہوگی امام سلم کا یہی
 مذہب ہے اور اس باب میں اس کی کتابت کیا ہو اور بعض یہ کہتے ہیں کہ صرف ملاقات کا ممکن ہونا کافی نہیں بلکہ ضرور
 ہے کہ کم سے کم ایک بار اس روایت کے دوسرے روایت سے ملاقات ہو جائے تا کہ ثابت ہو جائے کہ امام سلم نے کہا کہ یہ قول
 اعتبار کر لائق نہیں اور بالکل نیا مذہب ہے جو اہل علم میں کسی نے اختیار نہیں کیا اور بدعت ہی پر محققین علما
 نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور مسلم کے مذہب کو ضعیف کیا ہے علی بن الدین اور بخاری اور ایک جماعت علما
 مسلم کے خلاف میں ہیں بلکہ بعضوں نے اس سے زیادہ اور شرطیں بھی کی ہیں کہ اس روایت کے دوسرے روایت سے
 ملاقات معلوم اور شبہ ہو ہو اور ان میں صحبت رہی ہو مگر ابن دین اور بخاری نے جو قول اختیار کیا ہے
 وہی صحیح ہے کہ جب کم سے کم ایک بار ملاقات ثابت ہو گئی تو یہ روایت متصل سمجھی جاوے گی کیونکہ روایت کا
 حال معلوم ہے کہ اس کی عادت تدلیس کی نہیں تدلیس کے معنی چھپانا اور اصطلاح اہل حدیث میں تدلیس کو
 کہتے ہیں کہ روایت اپنے شیخ کو جس سے حدیث سنی ہے چھپا کر اس کے اوپر کے روایت کا نام لے کر یا لوگوں کو معلوم
 ہو کہ اس نے اس سے سنا ہے اور یہ عادت بعض اہل حدیث کی تھی جبکہ حال معلوم ہو گیا ہے کہ وہ اپنا علم سننا
 بتلانے کے لیے یا کسی اور شخص سے روایت کرنے میں شرم کر کے تدلیس کیا کرتے تھے پھر اگر ایسا تدلیس کرنے
 والا روایت بعض حدیث میں ہو تو وہ ان ایک بار ملاقات ہو گیا تا کہ ممکن ہو نا کسی کے نزدیک حدیث کے
 متصل ہونے کے لیے کافی نہ ہو گا جب تک صاف معلوم نہ ہو جاوے کہ حقیقت اس تدلیس روایت کی صحبت اور ملاقات
 دوسرے روایت سے یہی تھی بعضوں نے یہ کہا ہے کہ بعض روایت بالکل کسی صورت میں حجبت کو اذن نہیں لگایا
 قول مردود ہو جائے سلف اس کو سن کر اختیار نہیں کیا (نوی مع زیادہ) نوی نے اس باب کو مجرب کو اس طرح
 قائم کیا کہ مجرب اور پھر کیا لیکر سننے سے ملو کہ حکمت میں یہ باب یوں لکھا ہے باب مَا نُصَحُّ بِهِ مِنْ رَأْيِهِ الرَّوَّافِ
 بَعْضُهُمْ عَنْ بَعْضٍ وَالتَّحْقِيقُ عَلَى مَنْ عَاطَى فِي ذَلِكَ لَعَنَ بَابُ بَيَانِ اس بات کو کہ کیونکہ صحیح ہوتی ہے
 روایت ایک روایت کی دوسرے روایت سے اور بیان اس غلطی کا جو لوگوں نے اس مقام میں کی ہے۔ اگرچہ یہ مجرب

ہی برائین پر نوری سے ترجمہ کیا ہے وہ زیادہ مناسب اور اولیٰ ہے سو علم کے اسی کو اختیار کیا اور
 دوسرا اس اختلاف کی وجہ سے جو اب گندری کہ امام نے خود نو باب کر چکی ہے نہیں لوگوں نے اس کے بعد
 پھر ایک مناسب کچھ کر اپنی رائے سے باب قائم کیے ہم ہی جو ترجمہ زیادہ مناسب کا اسی کو لکھا کریں
 وَقَدْ تَكُنْ بَعْضُ مَنْ تَحْتَ الْحَدِيثِ مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا فِي تَحْقِيقِ الْأَسَانِيدِ وَسَقَمِهَا يَقُولُ كَوْضَعُهَا
 عَنْ حَكَايَةٍ وَذَكَرَ مَسَادِدَ صَحِيحًا لَكَانَ رَأْيَا مُتَيْنًا وَمِنْ هَبَّاهِمْ إِذَا الْأَعْرَاضُ عَنِ الْقَوْلِ
 الْمَطْرَحِ أَحَدِي كَمَا تَنَبَّهَ وَتَحَالٍ ذِكْرُ قَائِلِهِ وَأَجْعَلُ أَنْ لَا يَكُونَ ذَلِكَ تَنْبِيهُهُ لِيُجْعَلَ عَلَيْهِ
 غَيْرَ أَنَا لَمْ أَتُخَوِّفْهُ مِنْ شُرُورِ الْعَوَاقِبِ وَاعْتَرَارِ الْحَقِّكَ بِمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ وَاسْتَعْمَلَهُمْ
 الْأَعْتِقَ وَحُكْمًا الْخَطِيئِينَ وَالْأَقْوَالِ السَّافِلَةَ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ وَرَأَيْنَا الْكُشْفَ عَنْ مَسَادِقِ قَوْلِهِ وَ
 يَوْمًا كَلِمَةً يَنْدَرُ مَا يَلِيهِ مِنْ الرَّدِّ أَجْبَلَ عَنْ الْأَكْلَامِ وَأَحْمَدُ لِلْعَوَاقِبَةِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
 ترجمہ امام سلم فرماتے ہیں کہ ہمارے سامنے میں بعض ایسے لوگوں نے جنہوں نے خبریں مٹا دی ہیں
 قرار دیتے ہنا کی صحت اور قسم میں ایک قبل بیان کیا ہے اگر ہم بالکل انہیں نقل کریں اور اس کا ابطال
 کہیں تو عمدہ تجویز ہوگی اور ٹیک بہت ہوگا اس لیے کہ غلط بات کی طرف التفات نہ کرنا اور جسکو شبہی کے لیے
 اور اس کے کہنے والے کا نام کہہ دینے کے لیے بہتر ہے اور مناسب جاہلون کے لیے تاکہ وہ نہیں نہ ہو اس غلط
 بات کی مگر ہوجو کہ کم انجام کی برائی سے ڈرے ہیں اور یہ بات کہتے ہیں کہ جابل نئی بات پر فریفتہ ہو جاتے
 ہیں اور غلط بات پر غلط اعتقاد کر لیتے ہیں جو علماء کے نزدیک قطع اعتبار ہوتی ہے ہم نے اس قول کی غلط
 بیان کرنا اور اس کے رد کرنا جیسا ہے لوگوں کے لیے بہتر اور نام نہ مند نہیں کیا اور اس کا انجام بھی نیکیت کا
 اگر خدا غور و نظر فرماتے دَرَعَمُ أَتَابِلِ الْإِنِّ اُتَمَّهِ الْكَاهِرُ عَلَى الْحِكَايَةِ عَنْ قَوْلِهِ وَأَحْكَمُ
 عَنْ شَيْخِهِ بِرَأْيِهِ أَنَّ كُلَّ اسْتِدْرَاجٍ فِيهِ فَلَا يَنْجِي عَنْ فُلَانٍ وَمَنْ حَاطَ الْعِلْمُ بِأَهْمًا قَدْ
 كَانَا فِي عَصْرِ وَاحِدٍ وَجَاوَزْنَا أَنْ يَكُونَ الْحَدِيثُ الَّذِي رَوَى الشَّرَافِيُّ تَمَكَّنَ رَوَايَ عَنْهُ قَدْ
 سَمِعَهُ مِنْهُ وَشَافَعَهُ بِهِ عَيْرَ أَكَّةَ لَا نَعْلَمُ لَهُ مِنْهُ سَمَاعًا وَلَمْ يَحْدِثْ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ
 أَهْمًا الْمُتَمَيِّزُ فَطُرُوقُهَا بِحَدِيثِهَا الْحَقِّقَةُ لَا تَقْصُرُ عَنْهَا بِكُلِّ خَيْرٍ جَلَدُهَا هَذَا الْحَقِّقُ حَتَّى
 يَكُونَ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ بِأَهْمًا قَدْ اجْتَمَعَ مِنْ دَهْرِ هَمَّا مَنْ فَصَّاعِلُ أَوْ شَتَا هَمَّا الْحَدِيثُ
 بَيْنَهُمَا أَوْ يَرُدُّ خَيْرٌ فِيهِ بَيَانُ اجْتِمَاعِهِمَا أَوْ لَا فَيُحْمَلُ مَنْ دَهْرِ هَمَّا فَاقْبُولُهَا فَإِنْ

میں
 سنی
 احادیث

بخلاف

علی
 الامام

نکات

لَمْ يَكُنْ عِنْدَكَ عِلْمٌ دَالِكٌ ذَكَرَ بَابُ رِوَايَةِ مُحَمَّدٍ أَنَّ هَذَا الرَّوْدِيَّ عَنْ صَاحِبِهِ لَقِيَهِ مَنْ كَانَتْ
 تَسْمَعُ مِنْهُ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ فِي قَلْبِهِ الْخَبَرُ عَمَّنْ رَوَى عَنْهُ عِلْمٌ ذَلِكَ وَأَمَّا مَرْحُومُ وَصَفْنَا حُجَّةً
 وَكَانَ الْخَبَرُ عِنْدَكَ مَوْفُوقًا حَقِّي بِرَدِّكَ عَلَيْهِ سَمَاعُهُ مِنْهُ لَيْسَ بِمَنْ لِحَدِيثِ قُلِ أَوْ كَثُرَ
 فِي بَابِ رِوَايَةِ مِثْلِ مَا وَرَدَ فِي **مَرْجِعِ** اور اس شخص نے جس کے قول سے ہم نے گفتگو شروع کی اور جس کے فکر
 اور خیال کو ہم نے باطل کہا یوں گمان کیا کہ اسناد ایسا جو بہین فلان عن فلان ہو اور یہ بات معلوم ہو
 گئی ہو کہ وہ دونوں ایک زمانہ میں تھے اور ممکن ہو کہ حدیث ایک دوسرے سے سنی ہو اور اسے ظاہر ہو کہ سبکو
 یہ معلوم نہیں ہو کہ اس سے سنا ہے نہ ہم نے کسی روایت میں اس بات کی تصریح باقی کہ وہ دونوں نے
 تھے اور ان میں منہ ورنہ بات حجت ہوئی تھی تو ایسے اسناد سب جو حدیث روایت کیا ہے وہ حجت نہیں ہے
 جب تک بات معلوم نہ ہو کہ کم سے کم وہ دونوں اپنی عمر میں ایسا برے تھے اور ایک خود سہ سے بات حجت کی
 تھی یا ایسی کوئی حدیث روایت کی جاوے جو حسین امر کا بیان ہو کہ وہ دونوں کی ملاقات ایک بار یا دو ہوئی تھی
 اگر اس بات کا علم نہ ہو اور نہ کوئی حدیث ایسی روایت کیا ہے جس ملاقات اور سماع کا ثبوت ہو تو اس حدیث کا نقل
 کرنا جس ملاقات کا علم نہ ہو ایسی حالت میں حجت نہیں ہے اور وہ حدیث موقوف رہے گی یہاں تک کہ ان
 دونوں کا سماع تھوڑا یا بہت دوسری روایت سے معلوم ہو وَهَذَا الْقَوْلُ يَوْجِزُ اللَّهُ فِي الطَّعْنِ فِي
 الْأَسَانِيدِ قَوْلُ الْمُخْتَلَعِ وَاسْتَحْبَبْتُ غَيْرَ مُسَبُّوقٍ صَاحِبِهِ الْيَمِينُ وَلَا مُسَاعِدَ لَهُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ
 عَلَيْهِ وَذَلِكَ أَنَّ الْقَوْلَ الشَّائِعَ الْمُتَّفَقَ عَلَيْهِ يَذِيحُ أَهْلَ الْعِلْمِ بِالْأَخْبَارِ وَالرِّوَايَاتِ قَدْ بَيَّنَّا
 وَصَلْنَا إِلَى رَجُلٍ لِيَجْلِسَ لِيُحَدِّثَ عَنْ قَوْلِهِ حَدِيثًا وَجَائِزًا مُجْمَلًا أَهْلَ لِقَائِهِ لَا وَالشَّمَاعُ مِنْهُ لِكُلِّ
 جَمِيعًا كَأَنِّي عَصَرْتُ وَاحِدًا وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فِي خَبَرٍ قَطُّ أَنَّهُمَا اجْتَمَعَا وَلَا كُنَّا هَاهُنَا بِلَا حَرْفٍ وَلَا رِوَايَةٍ
 تَأْنِيَةً وَالتَّحْقِيقُ هَاهَا كَأَنَّمَا كَانَ يَكُونُ هُنَاكَ ذَلِكَ لَا بَيِّنَةٌ أَنَّ هَذَا الرَّوْدِيَّ لَمْ يَلْقَ مَنْ
 رَوَى عَنْهُ أَوْ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ شَيْئًا كَأَنَّمَا لَا مَرْمُوهٌ عَلَى الْأَرَضِ كَالَّذِي قَسَرَ كَأَنَّمَا لَمْ يَكُنْ
 عَلَى السَّمَاعِ أَبَدًا عَنِّي يَكُونُ ذَلِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بَيِّنَةٌ مَرْجِعِ اور یہ قول اسناد کا باب میں خدا تعالیٰ پر عزم کر کے
 ایک نیا ایجا کیا ہے جو ہر کسی نے نہیں کہا نہ حدیث کے عالموں نے اس کی موافقت کی ہے اس لیے کہ مشہور
 مذہب جس پر اتفاق ہے اہل علم کا اگلے اور پچھلے کا وہ یہ ہے کہ جب کوئی فقہ شیعہ کو فقہ حنفی سے کہے کہ ایک حدیث کو اور
 یا ان دونوں کی ملاقات جائز اور ممکن ہو (ما باعتبار سن او عمر کے) ہو جس کے کہ وہ دوران ایک زمانہ میں ہو جو

نکات

تھی اگر کسی حدیث میں اس بات کی تصریح نہ ہو کہ وہ دونوں میں سے ہے یا ان میں سے روایات میں سے کسی تھی
 تو وہ حدیث محبت ہے اور وہ روایت ثابہ ہے البتہ اگر اس امر کی وضاحت نہ ہو کہ کوئی دلیل ہو کہ وہ محبت ہے یا روای
 و دیگر روای سے نہیں ملایا اوست کو نہیں ملتا تو وہ حدیث محبت نہ ہوگی لیکن جب بات اس میں ہو کہ روایت سماع پر محمول کی
 اور کوئی دلیل نہ ہو اور نہ ہونے کی نہ ہو تو صرف ملاقات کا ممکن ہونا کافی ہوگا اور وہ روایت سماع پر محمول کی
 جاوے گی فیقال فیما یخبر عن حدیث القول الذی وصفنا مقلاتہ اول الذی اب عنہ قد اعطیت فی جملة
 قولک ان خبر الواحد الثقة یحکم بہ العمل فتم اذخلت فیہ الشرط بعد فقلت
 حتی یعلم انھما قد کانا التقیاً مرة فصاعدا او سمع منہ شیئا فھل یجوز ہذا التمسک
 الذی اشرطت عن احد یذکر قولہ ذاک انھم لدلیلا علی ما ترممت ذان اھل قول احد
 من علماء السلف وما انھم من اذخال الشرط فیہ فیما یخبر عنہ لدلیلا یحکم بہ فیل کہ واما ان الذی
 یخبر عنہ الی انھما قد کانا التقیاً مرة فصاعدا فیما یخبر عنہ لدلیلا یحکم بہ فیل کہ واما ان الذی
 ترجمہ ہر جس شخص نے یہ قول نکالا ہے یا او اس کی حمایت کرتا ہے اوست کو یوں گفتگو کریں گے کہ حدیث میری ہی سہا
 کلام سے یہ بات نکلی کہ ایک ثقہ شخص کی روایت دوسرے ثقہ شخص کی محبت و حب سے عمل کرنا واجب ہے ہر ہر مقام
 پر امام مسلم نے ایک تراجم وری قاعدہ شرع کا بیان کیا وہ کیا ہے عمل کرنا خبر واحد پر عمل کرنے کا یہ کہ حدیث
 یغنیہ و وہ تم کہ ہے ایک متواتر ایک حادثہ متواتر وہ تو ہے جس کے روایت کرنا والے اتنے آدمی ہوں کہ ان کے ہکا
 جو ہا ہوں عقل کے نزدیک محال معلوم ہوا اور ہر طبقہ میں اوست کو آدمی اپنی کثرت سے ہوں اس قسم کی روایت سے تو علم
 ہی حاصل ہوتا ہے نیز یقیناً اہل سنیہ پر عمل ہی واجب ہوتا ہے خبر واحد وہ ہے جسکو ہر طبقہ میں سنت اور روایت نقل
 کیا ہو خواہ ایک ہی آدمی نے نقل کیا ہو یا زیادہ نے اگر بعض طبقوں میں اس کو آدمی کثرت سے ہوں مثلاً ایک
 ہی صفی بنی سے ایک حدیث کو روایت کیا ہے بہت سے تابعین نے اوست صحابی سے سنا ہے تو اگرچہ حدیث شہو
 ہوگی پھر تابعین میں اصل ہے خبر واحد کو حکم میں علماء کا بہت اختلاف ہے مگر جمہور اہل اسلام صحابہ اور تابعین اور ان کے
 بعد اور محدثین اور فقہاء اور علماء کا مذہب ہے کہ خبر واحد کا روایت اگر ثقہ ہو تو وہ محبت ہے اور اس سے عمل حاصل ہوتا
 ہے اگرچہ یقیناً جیسا متواتر سے حاصل ہوتا ہے نہیں ہوتا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے اور اس کا مقابلہ میں قیاس اور
 کو ترک کرنا چاہیے اور خبر واحد پر عمل جب نہ ہو تو سارا حدیث کا علم بیکار ہو جاتا ہے کیونکہ حدیثیں متواتر ایک یا دو یا
 نہیں ہیں سب احادیث میں ہر سوا قرآن کے کچھ باقی نہیں رہتا اور قدر یہ اور اھنہ کا قبل بھی خبر واحد پر عمل کرنا واجب ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲

ذلک

تاہی نے سنا ہے نہ قطع اور متصل بھی یہی تین مہینے مگر منقطع اوس و اسیت کو اکثر تین مہینے جمع تاہی صحابی سے روایت
 کو ہے یا پھر کہے راویوں میں کہ کوئی راوی چھوٹا جادو اور متصل ہے جن میں دور راوی برابر چھوٹا کہہ ہوں۔ مرسل حد
 کے قبول کہنے میں علماء کا بہت اختلاف ہے مگر مذہب یہ ہے کہ وہ محبت نہیں اور یہی قول ہے شافعی اور ایک جماعت
 فقہاء کا اور مالک الحد ابو حنیفہ اور احمد اور اکثر فقہاء کا قول یہ ہے کہ مرسل روایت محبت ہے حساب اس راوی ثقہ ہو۔
ت تو احتیاج ہے مجھ کو راوی کے سماع دیکھنے کی جسکو وہ روایت کرتا ہے دوسرے سے بھرا کر بھی کہیں نہ
 بھی ثابت ہو گیا کہ اوس نے سنا ہے دوسرے راوی سے تو اوس کی تمام روایتیں اوس سے درست ہو گئیں اگر بالکل صحیح
 معلوم نہ ہو کہ اُسے اوس سے نہیں روایت کی ہو موقوف رہے کہوں گا اور میرے نزدیک وہ روایت محبت نہ ہوگی اس طرح
 کہ ممکن ہو اوس کا مرسل ہونا یہ دلیل ہوئی مخالف کی اب اس کا جواب اگر مذکور ہو تا ہے **فَيَقَالُ لَهُ فَإِنْ كَانَتْ الْحَدِيثُ**
فِي تَقْصِيفَاتِ الْكُتُبِ وَتَوْحِشَاتِ الْأَحْبَابِ كَرِهَ إِمْكَانَ الْأَرْسَالِ فِيهِ لِمَكَ أَنْ تَنْتَبِذَ اسْتِنَادًا
مُتَعَنَّيًا حَتَّى تَرَى فِيهِ السَّمَاعَ مِنْ أَوَّلِهِ إِلَى آخِرِهِ فَذَلِكَ أَنَّ الْحَدِيثَ الْوَارِدَ عَلَيْكَ بِاسْتِنَادٍ
هَشَامٍ مِنْ عُمَرَوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ شَيْعَيْنِ نَعْلَمُ أَنَّ هَشَامًا قَدْ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ وَأَنَّ أَبَاهُ
قَدْ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ كَمَا نَعْلَمُ أَنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَمِعَتْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ يُحَوَّرُ
إِذَا كُنْ قَوْلُ هَشَامٍ فِي رِوَايَةٍ تَرْوِيهَا عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِيهِ
فِي تِلْكَ الرِّوَايَةِ إِنْسَانٌ أَجْرًا خَبَرَهُ بِهَا عَنْ أَبِيهِ وَلَمْ يَسْمَعْهَا هُوَ مِنْ أَبِيهِ لَكَ أَحَبُّ أَنْ
يَرْوِيَهَا مُرْسَلًا وَلَا يُسَيِّدُ هَذَا إِلَى مَنْ سَمِعَهَا مِنْهُ دَكَمَا يُكُونُ ذَلِكَ فِي هَشَامٍ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ أَيْضًا
مُمْكِنٌ فِي أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَكَذَلِكَ كُلُّ اسْتِنَادٍ يُجْلِبُ لَيْسَ فِيهِ نَكْرٌ سَمِعَ بَعْضُهُمْ مِنْ
بَعْضٍ فَإِنْ كَانَ قَدْ عُرِفَ فِي الْجُمْلَةِ أَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ قَدْ سَمِعَ مِنْ صَاحِبِهِ سَمَاعًا كَثِيرًا
فَكَانَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ أَنْ يَدْرِي فِي بَعْضِ الرِّوَايَةِ فَيَسْمَعُ مِنْ غَيْرِهِ عَنْهُ تَعْنِ أَحَادِيثَهُ
ثُمَّ يَرْسِلُ عَنْهُ أَحَدًا وَلَا يَسْمَعُ مَنْ سَمِعَ مِنْهُ وَيَشْطُ أَحْيَانًا كَيْسَ يَجْعَلُ الْإِسْنَادَ حَتَّى الْخَبَرُ
وَيَكُونُ أَكْثَرُ اسْتِنَادٍ تَرْجِيهِ اَوْسَدُ كَمَا جَاءَ اَلْأَكْثَرُ مِنْهُ نَزْدِيكَ كَوْصَافِ كَرَنِي اَوْسَدُ حَتَّى تَهْجُرَ كِي هَلَتْ
صَحْرَتِ اَلْأَسَالِ كَمَا مَكُنْ هُوَ نَاهِي (میں) اوس کے خود کہا کہ جب سماع ثابت نہ ہو تا وہ روایت محبت نہ ہوگی کیونکہ ممکن ہے
اسکا مرسل ہونا) تو لازم آتا ہے کہ تو کسی سماع و معنی کو نہ مانے یہ ایک اول ہو لیکر اختیار اوس میں تاخیر نہ ہو سہ
 کی (یعنی ہر راوی دوسرے سے ہون مسموع کو کہہ کر اپنے اس سماع اور حدیث کو پہنچا کر یہ سماع کی روایت ہو

اوسے ابوہریرہ سے اوس شخص نے عائشہ سے تو سہم لیتا جانتے ہیں کہ ہشام نے ابوہریرہ سے سنا ہو اور سہم کو باپ عروہ
 نے حضرت عائشہ سے سنا ہے جو سہم اس بات کو با یقین جانتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سنا باوجود اس کے احتمال ہے کہ اگر کسی روایت میں ہشام یوں کہے کہ میں نے عروہ سے سنا ہو یا عروہ نے مجھ سے کہی ہو
 (بلکہ صرف عن عروہ کہے) تو ہشام اور عروہ کے بیچ میں ایک اور شخص ہو جس نے عروہ سے سنا کہ ہشام کو خبر دی ہو اور
 خود ہشام نے اپنے باپ سے اس روایت کو نہ ہونے میں ہشام نے سہم کو سنا روایت کرنا چاہا اور جس کے ذریعے سے
 سنا اسکا ذکر نام نہ لیا جانا اور جیسے یہ احتمال ہشام اور عروہ کے بیچ میں ہے ویسی ہی عروہ اور حضرت عائشہ کے بیچ
 میں بھی ہو سکتا ہے اس سطر پر ایک بات دینا جس میں سہم کی تصریح نہیں اگرچہ یہ بات معلوم ہو کہ ایک دوسرے
 سے بہت روایتیں سنی ہیں مگر یہ ہو سکتا ہے کہ بعضی روایتیں اوس سے نہ سنی ہوں بلکہ کسی اور کو ذریعے سے سنا
 اور سہم کو نقل کیا ہو جس کے ذریعے سے سنا اسکا نام نہ لیا اور یہی اس احتمال کو رفع کرنے کے لیے اسکا نام ہی
 دیا اور ارسال کو ترک کیا **ف** حاصل جواب یہ ہے کہ سب احتمال ارسال کا حدیث کو حجت نہ بنے کے لیے کافی ہوا
 تو احتمال تو وہی ہی وجود ہے جہاں ایک اوی کی ملاقات دوسرا وی سے ثابت ہو جاوے کیونکہ ملاقات
 کا ہونا اس بات کو مستلزم نہیں کہ تمام حدیثیں اسکی روایت کی ہوں مگر خود اوی سے سنی ہوں یا نہ ہے کہ کچھ اس
 سے خود کسی کچھ اور لوگوں کو دیکھو کسی تو ملاقات کا معلوم ہونا ہی ہشام کے لیے کافی نہ ہوا اس
 شرط لگانے سے حاصل ہی کیا ہو بلکہ اور ضرر پیدا ہوا کہ ہزاروں صحیح متصل روایتیں جو معین عین کے ساتھ ہی ہیں
 ایک بے بنیاد احتمال سے بیکار ہو گئیں۔ غرض اب اسکا جواب یہ کہ سب سے کہ طلق احتمال رفع انفصال کیلئے کافی نہیں جب
 ملاقات ثابت ہوگی تو جانب اللہ کی حجت سب سے ہے اور جانب ہشام سے حرج تو اعتبار انفصال ہی کا ہوگا کیونکہ وہی ظاہر
 ہے اور ظنی غالب ہی اسی کا ہے اس لیے کہ اوی سے نہیں بظان اس سے کہ جہاں ملاقات ایک بار ہو غرض نہیں
 ہوگی وہاں جانب انفصال اور ارسال بلکہ دونوں سے وہی سلیس شک اور تردد ہو اور وہ مستلزم ہی روایت کو
 موقوف ہو کہ وہاں ملنا من ہذا موقوف فی الحدیث مستفیض من فعل نقایب التحذیرین۔
 ائمة اهل العلم وسند کثیرین وروایہم علی الجہۃ الی ذکرنا عدد ایستدل بها علی
 اکثر منہا ان شاء اللہ تعالیٰ فمن ذلک ان اکثر التعلیل فی کل الباریات وکبرایہا من غیر
 جماعت غیر ہمدردو اکثر ہشام بن عمرو عن ابنہ عن عائشہ کنت اطمین رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لیل ولحرمہ باطیب ما یکفر وی لہذا الن وایۃ بئینہما اللیث بنت

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَسْبٍ عَنْ حَالِ بْنِ حَالٍ رَأَى أَسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ
أَخْبَرَنِي عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَرْجُمَةً مَرَّتْ
بَيْنَ كَتِفَيْهِمَا جَمْعُ بَنِي كَيْسٍ (صرف فرستی اور قبائلی نہیں ہے) ملک موجود ہے حدیث میں نگاری ہے بہت سو
نقد محدثین کی روایتوں میں ہم تہوری سی ایسی روایتیں بیان کرتے ہیں جدا چاہتے تو ان سے دلیل پوری
ہوگی بہت سی روایتوں پر۔ پہلی روایت وہ ہے جو ابوب سعید خضریٰ اور ابن مبارک اور کعبہ اور ابن نمیر اور ابیہ
جماعت کو سوا کچھ شام سے نفل کے اوسنے اپنے باپ عروہ سے اوسنے حضرت عائشہ سے کہ میں حج حبشہ لگاتی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کو ہاتھ دے کر وقت اور احرام باندھ کر وقت جو جب عہدہ چھو گئی تھی۔ اسی روایت کو بعینہ
ابن شہاب بن سعد اور داؤد و حنظلہ اور حمزہ بن ابی اسود اور ابیہ بن خالد اور ابیہ بن شام سے روایت کیا کہ
شام سے خبر دی چھو گئی عثمان بن عروہ نے اوسنے عروہ سے اوسنے حضرت عائشہ سے **ف** تو شام اور عروہ کے
بیچ میں عثمان بن عروہ کا واسطہ نفل کیا اور پہلی بنا دین عثمان کا واسطہ نہیں ہے صرف شام سے عروہ سے
حالانکہ پہلی اسناد کو نفل کرنا واسطہ حدیث کو بڑے بڑے امام ہیں اور نبی مٹھلی نہیں ہو سکتی تو ضرور ہے
یہ بات کہ اس روایت کو شام سے خود عروہ سے نہیں سننا بلکہ عثمان کے واسطہ سے لیکن کہیں شام سے اسکو سنا
عروہ سے نفل کیا اور کہیں بنا عثمان سے اگرچہ اس مقام میں یہ جمال ہی ہے کہ شام سے اسکو پہلے عثمان کے واسطہ
سے سنا ہو نہ عروہ سے بلکہ بلا واسطہ ہی اور سن لیا ورنہ ہی شام سے اسکو عائشہ سے
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْتَمَكَ يَدِي إِلَى كَأْسِهِ مَرَّجَلَةً وَأَنَا حَاضِرٌ
فَرَوَّاهَا يَعْنِيهَا مَا لَمْ يَكُنْ يَرَى الْكُفْرَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْجُمَةً دُورِي وَانْتِ شَامَ كِي وَاسْنَهُ بَابِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُمَا فِي بَنِي كَيْسٍ نَزَّاهَا سَرَّوْطُونَ كَوْنَهُمَا دِيْتِي مِيْنِ أَيْسَكِ سَرَّوْطِينَ لَكُنَّ كِي كَرْدِي
اسی روایت کو بعینہ امام مالک نے زہری سے روایت کیا ہے اوسنے عروہ سے اوسنے عروہ سے اوسنے عائشہ سے
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** تو امام مالک کی روایت میں عروہ اور عائشہ کے بیچ میں ایک
واسطہ ہے عروہ کا جو پہلے اسناد میں نہیں ہے نوعی نے کہا اس حدیث سے کہی بائیں معلوم ہوا ہیں ایک یہ عائشہ
عزیزت کو اور عیسیٰ پاک ہیں اور اسے علم کا اتفاق ہے اور ابویوسف کے منقول ہے کہ عائشہ کا نام نہیں ہے یہ
روایت نہیں دوسرے کہ مختلف انہو بابوں میں لکھی کر سکتا ہے تیسرے یہ کہ اپنی صورت کی طوٹ دیکھ کر سنا

اور اسکو جو سنا بغیر شہوت کر دے وی اللہ تعالیٰ وصالح بن ابی حسان عن ابی سلمہ عن عائشہ
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وھو صائم فقال یحییٰ بن ابی کثیر فی ہذا الخبر فی
 القبلة أخبر فی ابی سلمہ بن عبد الرحمن ان عمر بن الخطاب کان یخبر ان عائشہ
 أخبرہ ان عائشہ أخبرہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقبلہا وھو صائم وھو
 قیصری روایت وہ ہجوزہ ہی اور صالح بن ابی حسان نے **ف** اور ایک نسخہ میں صالح بن کیسان اور وہ غلط
 ہے صحیح صالح بن ابی حسان نے کئی اسکو روایت کیا ابن ہبک اس نے ابن ابی بیک اس نے صالح بن ابی حسان
 سے اس نے ابوسلمہ سے ترمذی نے بخاری سے نقل کیا کہ صالح بن ابی حسان نقل ہے اور صالح بن حسان ابی بیک
 دوسرا نسخہ ہے وہ بھی ابوسلمہ سے روایت کرتا ہے ضعیف (نوی) **ف** ابوسلمہ سے نقل کیا اس نے عائشہ سے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے اور آپ فرم دیتے تھے میں ابی کثیر نے ہی بوسہ کی حدیث کو روایت
 کیا خبر دی کہ ابوسلمہ نے عبد الرحمن بن ابی کثیر سے روایت کیا کہ عبد الرحمن نے ابی کثیر سے روایت کیا کہ
 عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بوسہ لیتا تھا اور آپ فرم دیتے تھے تو بھی بن ابی کثیر نے ابوسلمہ اور عائشہ
 سے پہچانیں وہ دو نسخہ اور نقل کیے عمر بن عبد العزیز اور عروہ کا اور یہ دونوں اسطرح پہلے اسناد میں ہیں اس اسناد
 میں ایک نامور بات ہے وہ یہ کہ چاروں راوی غیر یحییٰ ابی سلمہ اور عمر بن عبد العزیز اور عروہ تابعین میں ہیں
 اور ایک نسخہ میں روایت کرتے ہیں دوسرا نصف یہ کہ ابوسلمہ بغیر عبد بن عبد الرحمن بن عوف کہ تابعین میں
 سے ہیں اور عمر بن عبد العزیز انکی نسبت میں اوپر ہے میں کہ میں پر وہ ان سے روایت کرتے ہیں وروائی بن
 حریبہ عن عائشہ عن عمر بن دینار عن جابر قال اطلعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 لحوار الخیل وکھانا عن الحواری الخمر ما کھایک وکھانا کھانا بن زید عن عمر عن محمد
 ابن یحییٰ عن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھذا الخمر فی الزواہات کثیرا ایک نسخہ
 نقد اذکار وفتحا کثیرا کھایک وکھانا لکھایک وکھانا لکھایک وکھانا لکھایک وکھانا لکھایک
 عمر بن دینار سے کہ انہوں نے جابر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھوکھلا یا گھوڑے کا گوشت مارا ورنہ کیا لکھایک
 لکھایک گوشت سے ہی حدیث بنو حوادہ بن بدیل نے روایت کیا عمرو سے انہوں نے محمد بن علی (یعنی امام باقر) سے انہوں نے جابر سے
 (وہ محمد بن زید عمر بن دینار اور جابر کے بیچ میں ایک واسطہ اور نقل کیا محمد بن علی کا جو پہلا اسناد میں نہیں آیا
 اس قسم کی حدیث میں بہت ہیں جکا شمار کثیر ہے اور جتنی ہم نے بیان کہیں وہ سجدہ الونک لیکھایک فی میں کذا کذا

العلة عند من وصفا قوله قبل وسار الحديث وثوبه إذا لم تعلم أن الراوي قد
 سمع ممن روى عنه فبما لمكان أن هذا رسل فيه لم يترك إلا حجاج في قيام قوله
 برواية من يعم أنه قد سمع ممن قد روى عنه إلا في نفس الخبر الذي فيه ذكر
 السماع لما بيننا من قبل وعن الأئمة الذين نقلوا الخبر أنه كانت لهم مآلات يروون
 فيها الحديث الرسل ولا يذكرون من سمعوا منهم وكما أنك يستطون فيها فيسئلون
 الخبر على هيئة ما سمعوا فيجذبون بالثبوت فيه أن تروا وبالصعود من صعودا كما
 فهم جدا ذلك عنهم ثم حرمه بطلب من شخص في ذلك قول او پر ہم بیان کیا حدیث کی خبری اور
 توہین کی یہی کہ ایک اوی کا سماع جب نہ ہو اوی سے معلوم ہوا تو اس سال مکس ہے تو اس قول کے بموجب
 او کو لازم آتا ہے ترک راجح کا اور نہ ہون کے ساتھ بلکہ راوی کا سماع دوسرے سے معلوم ہو چکا ہو
 (برخاص اس روایت میں سماع کی تصریح نہیں) البتہ ہر شخص کے نزدیک صرف وہی روایت ہوگی جس میں سماع
 کی تصریح ہو کیونکہ او پر ہم بیان کر چکے کہ حدیث کو روایت کرنے والے امانوں کا حال مختلف ہو تا کہ یہی تو درکار
 کرتے اور جس سے انہوں نے سنا ہوتا او سکال نام نہ نہیں اور کہیں غرض ہوتے اور حدیث کا ہر اسناد جس طرح سے
 انہوں نے سنا ہر بیان کر دیتے ہر اگر انکو اتار نہ ہوتا تو اتار جاتے اور جو جڑ باؤ ہوتا جڑ باؤ بتا دیتے اور ہم
 صاف بیان کر چکے **ف** انبار اور جڑ باؤ سے مقصود یہ کہ اگر سماع عالی ہوئی اور وہ علم ہوئے تو جڑ باؤ
 ہوا اور جو سماع عالی نہ ہوئی اور وہ زیادہ ہو کر تو اتار ہوا و سماع علیا حدیث میں اکتفاء السلف میں
 يستعمل الاخبار ويتفقد حجة الاكسائيد وسقم ما مثل انهم السخاني ابن عوف و
 مالك بن انس وشعبة بن الحجاج وحماد بن سلمة والقطان وعبد الرحمن بن مهدي ومن بعد
 هم من اهل الحديث كتشريع موضوع السماع في الاكسائيد كما اذا كان في وصفا قوله لو
 قبل او لمكان كان تفقد من تفقد منهم سماع رواة الحديث ممن روى عنه ثم اذا كان
 الراوي ممن عثر بالبطل ليس في الحديث وشهر به فحينئذ يفتنون عن سماعه في رواة
 وتفقدون ذلك منه في نزع عنهم حجة البطل ليس فاما انما ذلك من غير مدلس على
 الوجه الذي نزع من حكينا قوله فما سمعنا ذلك ممن سمعنا ولم نسمع من الائمة ثم حرمه
 نے صحت کے انہوں نے بھی موجود حدیث کے استعمال کرنے سے اور اسناد کی صحت اور ہم کو درکار ہے ہر ایک بتیانی

حذیفہ اور ابو سعیدؓ کے ساتھ ہجرت کرنے کے ساتھ مجھ کو ملے ہر اتصال پر تو صرف مکان ملاقات کافی ہو چھو ایسا امام
 مسلم کا مذہب ہے) اور کسی علم والے کو نہیں سنا گیا نہ اکل لوگوں کی نہ اون کے جرح سے ہم علم ہیں کہ انہوں نے طعن کیا ہوا ان
 دونوں حدیثوں میں جب عبد اللہ نے روایت کیا حذیفہ اور ابی سعیدؓ کے ضعیف ہیں بلکہ یہ حدیثیں اور جو انکو مشاہیر
 میں صحیح حدیثوں میں سے ہیں اور قوی ہیں ان اماموں کے نزدیک جن کو ہم علم ہیں اور وہ انکا استعمال جائز کرتے ہیں
 اور ان کی حجت لیتے ہیں حالانکہ یہی حدیثیں اوس شخص کے نزدیک شبہ کا قول اور ہنری بیان کیا (جو ثبوت ملاقات بشرط
 اگر تاہم ابوی میں اور یکار میں جب تک سماع عبد اللہؓ حذیفہ اور ابو سعیدؓ سے مستحق نہ ہو وَلَوْ ذَهَبْنَا عَنْهُ اَخْبَارُ
 الصِّحَاحِ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مَثْنٍ بَعْدَ مَثْنٍ بِرِغْبَةٍ هَذَا الْقَائِلُ وَخَصَّيْهَا لِحُجَّتِهَا عَنْ تَقْصِي ذِكْرِهَا وَاجْتِصَا
 كَلِهَا وَلَكِنَّا احْبَبْنَا انْ نَقْصِبَ مِنْهَا عَدَدًا يَكْفِي سَمْعًا لِمَنْ سَكَنَّا عَنْهُ مِنْهَا رَحِمَهُ اور اگر ہم سب سے
 حدیثوں کو جو اصل علم کے نزدیک صحیح ہیں اور اس شخص کے نزدیک ضعیف ہیں بیان کریں تو انکو ذکر کرتے کرتے ہم تنہا
 جاویں گے (مستدرک کثرت کو ہمیں) لیکن ہم چاہتے ہیں کہ تو ہڑی ہوں میں سے بیان کریں تاکہ باقی کے لیے وہ نمونہ ہوں
 رَهْذَا أَبُو عَمْرٍَا النَّهْدِيُّ وَابُو زَيْدٍ الْفَارِسِيُّ وَهَبُ بْنُ جَعْفَرٍ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَهَبُ احْبَابُ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَدِيِّينَ هُمْ سَجَرَةُ اَوْ هَلَا غَنَمُهُمُ الْاَخْبَارُ حَتَّى تَرَكَا إِلَى امْرِئِ
 ابْنِ هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَذَوْ قَيْمٍ قَدْ اسْتَدْبَجُوا حَيْثُ مَعْنَا عَنْ ابْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا يَأْتِي فِيهِ لَمَّا لَمْ يَمْلِكْ فِي زَوَائِدِهِ يَعْنِيهَا اَنْفَعًا عَائِلًا اَيْبًا اَوْ سَمِعَا مِنْهُ شَيْئًا رَحِمَهُ ابُو عَمْرٍَا
 نَهْدِيُّ (عبد الرحمن بن ابی ایک سو تیس برس ہو کر مرے) اور ابو زید فارسی (تفہیم دینی) ان دونوں کے
 زمانہ جاہلیت کا پایا ہے (لیکن سولی امام علیؓ علیہ السلام کی صحبت میں نہ ہوئی ایسے لوگوں کو فخر حاصل نہیں)
 اور رسول اللہؐ علیہ السلام کے بڑے سے بڑے مدبری صحابیوں کے میں اور روایتیں کی میں پھر اون کے راوی
 صحابہ نہ ہونگے بلکہ ابو ہریرہ اور ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ کے ہر ایک ایک حدیث الی بن کعبؓ کے ہر ایک
 کی نہ نہ ہونے رسول اللہؐ علیہ السلام سے حالانکہ کسی روایت میں یہ بات ثابت نہیں ہوئی نہ انکو روایت الی بن کعب
 کو روایا یا ابو ہریرہؓ سے نہ انکو اسناد ابو ہریرہؓ الشَّيْبَانِيُّ وَهُوَ مِمَّنْ اَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ وَكَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَابُو بَعْرِ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ سَجَرَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ
 الْاَبْصَارِيُّ هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ وَاسْتَدْعَبْتُ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اُمِّ سَكَّةَ زَوْجِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَابُو عُبَيْدٍ وَابُو لَيْلَى فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

نہ
کھو

اللہ علیہ وسلم واسند قیس بن ابی حازم وقد اذکرکَ رَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَحَادِيثَ وَأَسْنَدُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
كَيْسٍ وَكَانَ حَفِظَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَبِيبَ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَأَسْنَدُ رَجَعِي بْنُ حِرَاشٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَدِيثَيْنِ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَقَدْ سَمِعَ رَجَعِي بْنُ أَبِي كَيْسٍ
أَبُو الْخَلْبِ رَفَعَهُ عَنْهُ وَأَسْنَدُ كَانَفِغُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ مُطَرِّمٍ عَنْ أَبِي شُرَيْبٍ الْخَلَفِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَأَسْنَدُ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَمِيْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
ثَلَاثَةَ أَحَادِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْنَدُ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ عَنْ ثَمِيمِ بْنِ الْكَوْكَبِ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَأَسْنَدُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَيْسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا وَأَسْنَدُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَيْلِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ مَرْحُومَةُ ابْنِ أَبِي حَزْمٍ (سعد بن ابیاس) نے جس نے جاہلیت
کا زمانہ پایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو ان مرد ہوا اور ابو عمر عبد البر بن سنجہ کو یہ ایک
نے ان میں سے دو حدیثیں ابو مسعود انصاری کی روایت کیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبد بن عمر
ام المؤمنین ام سلمہ سے ایک حدیث روایت کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبد پدا ابو کر جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور قیس بن ابی حازم نے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے ابو مسعود
انصاری کو تین حدیثیں روایت کی اور عبد الرحمن بن ابی لیسے نے جس نے حضرت عمر سے سنا ہے اور حضرت علی کی
صحبت میں یہ ایک حدیث انس بن مالک کی روایت کی اور رجعی بن جریر نے جس نے عمر از بن حصین سے دو حدیثیں روایت کیں
انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوبکر سے ایک حدیث انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رجعی
نے حضرت علی سے سنا ہے اور ان سے روایت کی ہے اور رافع بن جبیر بن طعم نے ابو ترہ خراعی سے ایک حدیث روایت
کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نفعان بن ابی عیاض نے ابو سعید خدری سے تین حدیثیں روایت کیں انہوں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عطاء بن یزید لیشی نے تین روایت کی اور ابی حازم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سلیمان بن ابی سارہ نے رافع بن جریر سے ایک حدیث روایت کی انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ان سب حدیثیں کو نووی نے اپنی تخریج میں نقل کیا ہے اگر ان حدیثیں انہیں کی مسلم نے آگے

اور حدیثیں جو ان میں سے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

کتاب
وصف

نقل کی ہیں اس لیے جو کچھ مقلدوں نے ان کو بیان نہیں کیا اور غرض ان سب مادیوں کی فکر کرنے سے یہ کہہ سکتے ہیں
 باعتبار اس دور عمر کے جن لوگوں کی روایت کی ہے ان میں سے کچھ ایسے ہیں جن کا سن اور ملاقات کرنا ثابت نہیں ہوا حالانکہ جتنی
 نے ان کو روایت کیا ہے اور ان کو صحیح کہا ہے تو معلوم ہوا کہ صرف ان کے سماع کافی ہے ثبوت سماع ضرور نہیں
 فکل هؤلاء التابعین الذين كتبوا عنهم عن الصحابة الذين سمعناهم لم يحفظ عنهم
 سماع علمناهم منهم في رواية يعينها ولا أنهم لقواهم في نفس خبر يعينه في أسانيد
 عند ذوي المعرفة بالأخبار والروايات من صحابہ الأسانید لا نعلم عنهم وھو انما شئنا
 قسط ولا نقسور انھما سماع بعضہم من بعض لایزال السماع لکل واحد منھم من صاحب عنہ
 مستسکر لکن انھم مجبعا کما فی العصر الذی اتفقوا علیہ وكان هذا القول الذی احدثه القائل
 الذی حکمنا فی توہین الحديث بالعلیة الیی وصف اقل من ان یخرج علیہ وثبات ذکرہ
 اذ كان قولنا محمدنا ولا ما حملنا لم یقله احد من اهل العلم سلفی یستبکر من بعدھم
 خلعت فلا حاجة بنا فی ردہ باک تبرکنا منھما اذ كان قدر المقابلة وقابلها القدر الذی وصفنا
 والله المستعان علی دفع ما کلفنا من العلماء وعلمائہ الربک لان فی محمدنا
 ترجمہ یہ سب تابعین جنہوں نے صحابہ کی روایت کی ہے ان کا ذکر ہم نے اور کیا اور ان کا سماع اور صحابہ کی روایت میں
 معلوم نہیں ہوا ملاقات انہی ان صحابہ کے ساتھ کسی روایت سے ظاہر ہوئی باوجود کہ یہ سب جہتیں حدیث اور روایت
 کے بجا بنے بالان کے نزدیک (یعنی الحدیث کے نزدیک) صحیح اسناد میں اور ہم نہیں جانتے کہ کس نے ان میں سے
 کسی روایت کو ان میں سے ضعیف کیا ہو یا اس میں سماع کی تلاش کی ہو پس سماع ممکن ہے اس کا ان کا نہیں
 ہو سکتا کیونکہ وہ دونوں ایک زمانے میں موجود تھے اور یہ قول جس کا اس شخص نے نکالا ہے جس کا بیان اوپر ہم نے کیا حدیث
 کے ضعیف ہونے کے لیے اس علت کی وجہ سے جو مذکور ہوئی اس لائق بھی نہیں کہ اس طرف التفات کریں یا اس کا ذکر کر کے
 اس کے یہ قول نیا نکالیں اس وقت اور غلط اور فاسد ہے کوئی اہل علم میں سے اس کا قابل نہیں ہوا اور جو کہ سلف کے بعد
 انہوں نے اس کا انکار کیا تو اس سے زیادہ شکلی روکنے کی حاجت نہیں جب اس قول کی اور اس کے اندر والے کی
 یہ وقت ہے جس پر بیان ہوئی اور اللہ مدد کرنے والا ہے اس کو روکنے کے لیے جو عالمیہ اور مذہب کی خلاف ورزی
 پر ہو و باہر :- تمام ہر مقدمہ کتاب کلمہ کا اس شروع ہوا ہے بیان ایمان کا جو سب سے تمام اعمال کا جو سب سے موقوف
 نجات اخرت کا عذاب سے **کتاب الایمان** کتاب ایمان کے بیان میں -

نہایت اہم کتاب الایمان کے بیان میں ہے

میں نے اس کتاب کو لکھا ہے کہ اس میں ہے

فخطابی نے کہا کہ اگر علماء کا مذہب یہ ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہی اور زہری نے کہا کہ اسلام زبان
سویا کرنا ہی اور ایمان اعمال صالحہ کو کہتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ اسلام عام ہے اور ایمان خاص تو ہم ہر مسلمان کو لیکر
ہر مسلم کو مومن ہونا ضروری نہیں ایمان کی اصل تصدیق ہے یعنی دل سے یقین کرنا اور اسلام کی اصل زبانہ داری ہے
یعنی اطاعت کرنا تو کہیں آدمی ظاہر میں طبع ہو تا ہے پر دل میں اس کو یقین نہیں ہوتا وہ مسلم ہے نہ مومن ہے
ایمان اصطلاح شیعہ میں یہ ہے کہ دل سے یقین کرے اور زبان سے اقرار کرے اور اعمال کو ثابتہ پاؤں جو ادا کرے
اسی لیے ایمان گہنا بڑھتا ہے اور یہی مذہب سے اہل سنت کا اور سبکی دلیل بہت سی آیتیں اور حدیثیں ہیں
مرتبہ کا قول ہے کہ ایمان صرف قول کا نام ہے اور اعمال صالحہ ایمان میں داخل نہیں اسی لیے ایمان نہ گہنا ہو
نہ بڑھتا ہے اور نصیب سے اس باب میں موافق ہوئے ہیں کہ فرق یہ ہے کہ حنفیہ اعمال صالحہ کو عذاب سے بچنے کے
لیے ضروری جانتے ہیں اور مرتبہ کہتے ہیں کہ اعمال کی ضرورت نہیں بلکہ ایمان کے ساتھ کوئی گناہ ضروری نہیں کرتا اور
جو لوگ خدات احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ کے اس بات کو قائل نہ ہوں گے کہ ایمان میں زیادتی اور کمی نہیں ہوتی
اس لیے کہ ایمان صرف تصدیق قلبی اور یقین کو کہتے ہیں انہوں نے غور نہیں کیا اس لیے کہ تصدیق اور یقین دونوں
صفات نفسانی ہیں اور ہمیشہ صفات نفسانی جیسے رنج اور غصہ اور محبت اور عداوت میں بے باقی اور کمی
ہے پس اس طرح دلائل میں غور کرنے سے یقین میں ہی کمی اور بیشی ہوتی ہے بعضوں نے کہا کہ کمی اور بیشی نہ ہونی ضروری
ہر کسبت میں کمی بیشی نہیں ہوتی لیکن کیفیت میں تو کمی اور بیشی ہونا ضروری ہوگی کہ ایمان عتدہ کا ہر تحقیق کے
ایمان کے برابر نہیں ہو سکتا اس طرح ایمان ادنیٰ عالی آدمی کا اور ایمان افسیا اور اولیا کیوں کر برابر ہو سکتا ہے
اب علما نے اتفاق کیا ہے اس بات پر کہ مومن جسے حکم کیا جاوے گا اہل قبلہ سوزیک اور جو ہمیشہ جہنم میں رہے گا وہ شخص ہے
جو ابو قلب سے یقین کرے دین اسلام کے حق ہونے پر اور آئین شک نہ کرے اور زبان سے اقرار کرے اسے جہل حلالی
تسمیہ اور حضرت مکی رسالت کا ابا گرا ایک بات کا اقرار کرے بغیر فقط توحید یا فقط رسالت کا تودہ مومن نہ ہوگا
اور بعضوں نے کہا اگر فقط توحید کا اقرار کرے تو وہ مسلم ہوگا اور اس کے کہا جاوے گا رسالت کو اقرار کے لیے پھر اگر وہ انکار
کرے تو مرتد و جب القتل ہوگا اسی طرح جو شخص اہل قبلہ میں سے ہو وہ کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ ہوگا نہ کسی بدعت کی
وجہ سے یعنی اس کی تکفیر نہ کیے گی البتہ اگر اسلام کو کسی ضروری گناہ کا انکار کرے جس کا ثبوت بتواتر اور اتفاق ہے
جیسے نماز یا روزہ کی فرضیت کا یا خمر کی حرمت کا یا زنا یا ناحق قتل کی حرمت کا تودہ کافر کہا جاوے گا اور کسی
باختصار مع زیادہ) قَالَ لَا مَإْمَ ابْوَالْحَبِیْنِ مُسْلِمٌ اِنْ اَلْحَبِیْحَ رَحِمَهُ اَللّٰهُ یَعُوْذُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِتَدْرِیْ

امکارہا

وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ خَيْرٌ قَالَ حَدَّثْتُ قَالَ فَاحْذَرْنِي عَنْ الْاِحْسَانِ قَالَ اِنَّ تَعْبُدَ اللَّهَ كَاَنْتَ
 تُؤْمَرُ اَنْ تَكُنْ تَرَكَا فَانْتَهَى كَيْدُكَ قَالَ فَاحْذَرْنِي عَنْ الشَّيْءِ قَالَ مَا السُّؤْلُ عَنْهَا مَا عِلْمُكَ مِنَ
 السَّائِلِ قَالَ فَاحْذَرْنِي عَنْ اَسْأَلِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ اَمَمَةً رَأَيْتُهَا وَاَنْ تَرَى الْحَقَّاءَ الْعُرَاةَ الْعَالِمَةَ
 رِجَالًا الشَّيْءَ يَتَّكِلُونَ فِي الْبُيُوتِ قَالَ ثُمَّ اَنْظُرْ كَيْفَ مَلِكًا ثُمَّ قَالَ لِيَا عُمَرُ اَنْتَ رَأَيْتَ مِنَ
 السَّائِلِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ بَلَى فَاحْذَرْنِي اَنْ تَكُنْ مَجْلُوكًا مَدِينَةً مَرَجَمًا
 مَجْرُومًا بِعَمَلٍ رَوَيْتُ عَنْ سَبْعِينَ قَدِيرًا مَرَجَمًا مَرَجَمًا مَرَجَمًا مَرَجَمًا مَرَجَمًا مَرَجَمًا
 اور مجھ لغت کی اہل حق کی کہو کہ اہل حق تقدیر کو ثابت کرتے ہیں یعنی یوں کہ ہم ہیں کہ اصل جل جلالہ نے ازل سے
 سب چیزوں کا اندازہ کر دیا تھا یعنی وہ جانتا تھا کہ فلان جن فلان وقت میں فلان طرح پر واقع ہوگی پھر یہی
 موافق جیٹھے کر علم میں آتا وہ چیز ظاہر ہوتی ہے اور تہہ اس امر کا انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اصل جل جلالہ
 نے اُن کا انداز نہیں کیا تھا نہ ایسے کہ اسکا علم تھا بلکہ جب چیزیں واقع ہوئیں تو اسوقت خدا کو اسکا علم ہوا
 اور یہ اسکا حدوث ہے خدا عز وجل پر اس قدر کو قدر یہ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ انکار کرتا ہے قدر کا صاحب
 مقالات کہ کہا کہ یہ قدر قدر کا تمام ہو گیا اور کوئی اہل قبل میں کسی قول کا قائل نہ اور خیر زمانوں
 میں جو قدر یہ کہلاتے ہیں وہ تقدیر اچھی کو ثابت کرتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ خیر امر یہ طرف سے ہے اور شر شیطانی
 اور بند کی طرف سے ہے اور معتزلہ کو بھی تقدیر کہتے ہیں کیونکہ وہ اس بات کو قائل ہوئے ہیں کہ بندہ بالکل قادر
 ہے اور وہ خود اپنی افعال کا خواہ خیر خیر یا شر خالق ہے اور فرضی یہی اس باب میں مستلزم کے شریک ہو
 ہیں اور اہل سنت اور جماعت یہ کہتے ہیں کہ خالق کوئی نہیں ہے سوا خدا کے خدا ہی تمام چیزوں کا خالق ہے یہ بیان
 ملک کہ انسان نے افعال اور خیالات اور ارادات کا بھی بر خدا نے بندہ کو ایک قسم کا اختیار دیا ہے جس پر
 عذاب اور ثواب منحصر ہے پر اس اختیار کو خلق نہیں کہتے خود قرآن مجید میں یہ بات موجود ہے واسطے خلقکم
 وما تعلمون یعنی اللہ نے تم کو پیدا کیا اور تمہاری عملوں کو اور فرمایا اہل من خالق غیر اللہ کو کوئی خالق نہیں ہے خدا
 کے ابو محمد بن متیہ نے تفسیر الخریف میں اور ابو المعالی امام الحرمین نے افشا و میں بیان کیا ہے کہ بعض قیام
 کہتے ہیں ہم تقدیر نہیں ہیں بلکہ اہل سنت تقدیر یہ ہیں کیونکہ وہ قدر اور قضا کو ثابت کرتے ہیں اور یہ محض وہ
 اور فریب ہو سیکر کہ اہل حق تمام کائنات کے سپرد کرتے ہیں اور قدر اور افعال کو خدا کی طرف نسبت کرتے
 ہیں اور یہ عالمین اپنی طرف نسبت کرتے ہیں اور جو شخص اپنی طرف نسبت کرے کسی چیز کی تو وہ اولیٰ نہ ہوا

بن الخطاب کہ ایک مذہب رسول اعلیٰ وسلم کے پاس ٹھہر تھے انہیں ایک شخص ان پہنچا جس کے کپڑے نہایت سیدھے
 تھے اور بال ہمت کا لہجہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آئے ہیں اور کوئی ہم سفر کے اسکو پہچانتا نہ تھا وہ بیٹھ گیا آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم پاس آنکھ اور اپنی ہاتھیں حضرت کو لہٹھنوں سے ملا دیں اور دونوں ہاتھ اپنے زانو پر رکھ کر (جیسے شاگرد استاد
 کے سامنے بیٹھتا ہے) پھر بولا اے محمد بن عبد اللہ! مجھ کو سلام کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام یہ ہے اگر کوئی
 دوسرے نے زبان سے کہے اور دل سے یقین کرے (اس بات کی کہ کوئی معبود سوا انہیں سوا خدا کے اور محمد اسکو پیغمبر ہے
 مین اور قائم کرے نماز کو اور ادا کرے زکوٰۃ کو اور روزہ رکھے رمضان کے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اگر تجھے ہو سکے
 (یعنی رخصت ہو اور ستر میں حجب نہ ہو) وہ بولالہج کہ تم نے ہم کو تعجب ہوا کہ آپ ہی پہنچتا ہے پھر آپ ہی کہتا
 ہے کہ سچ کہا (حالاکہ لا معلوم ہوتا ہے اور سچ کہنے والا وہ ہوتا ہے جسکو علم ہو تو میرے دونوں کام ایک شخص
 کیونکر کرے گا) پھر وہ شخص بولالہج کہ بتاؤ ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو یقین کرے (دل سے) اللہ
 اور اس کے فرشتوں پر (کہ وہ اللہ پاک بندہ ہیں اور اسکا حکم بجا لاتے ہیں اللہ نے انکو بڑی طاقت دی ہے) اور اس
 پیغمبر پر (جسکو اس نے بھیجا خلق کو راہ بتلانے کے لیے) اور پھر دون پر (یعنی دنیا و آخرت کو دین پر جس روز حساب آتا
 ہو گا اور اس پر اور اس اعمال کی جانچ اور پیمانے کی) اور یقین کرے تو تقدیر پر کہ تمہارا چاہا سب خدا کی طرف سے
 ہے (یعنی سب کا خالق وہی ہے) وہ شخص بولالہج کہ تم نے پھر اس شخص نے پوچھا مجھ کو شکیلا و احسان کیا ہے آپ نے فرمایا
 احسان یہ ہے کہ تو خدا کی عبادت کرے ہر طرح دل لگا کر جیسے تو اسکو دیکھ رہا ہے اگر اتنا نہ ہو تو مٹی کسی کی وہ
 تجھ کو دیکھ رہا ہے **فت** اس ایک فقرے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری اصفیٰ اور ساری کجیاں
 گردا خلاصہ تصدیق کا یہ ہے کہ بندہ کو خدا نے محبت اور لطف پیدا ہوا اور خدا تعالیٰ ہر وقت شے کے دل میں سے تو
 اعلیٰ درجہ کا یہ ہے کہ زندہ خدا کی ذات کو تصور میں ایسا غرق ہو جاوے کہ سوا خدا کے کوئی نظر نہ آوے یہ کو ظاہری کچھ
 سے دنیا کی چیزیں دیکھے اور کانوں سے کسی چیز میں خدا اسکی لگا ہے تو انکھ اور کان نزدیک کے آنکھ اور کان
 کی طرح لگتے ہوئے ہیں انکھ دیکھتی ہے کان سناتی ہے گرد و میان اور نور منور کی ہے اسی کو وحدہ الشہود کہتے ہیں
 اعلیٰ درجہ کے نفیرون اور مومنین اور خدا کے پاک بندوں کو حاصل ہوتا ہے اور ایک مرتبہ اس کے ادنیٰ ہے جس کے مثال
 کر کے کے غیر ہر شے کو کوشش کہ ناپا جو یہ کہ خدا کو ہر وقت حاضر اور ناظر سمجھو اور یقین کرے کہ خدا اسکو تمام کچھ
 اور سکنا ہے یہاں تک کہ قلبی خطرات اور خیالات کو بھی جانتا ہے پھر جسکی عبادت کی بدولت دوسری چیزیں میں دل لگا
 اور یہ وہ دوسروں کو راہ دینا شیطان کا کام ہے جس سے پناہ مانگنا چاہیے تو نبی نے کہا بے شک وہ ہر کلمہ سے

یہ کہ بندہ عبادت میں اخلاص کرے اور دل لگا دے یعنی عبادت بہت حضور اور شروع کر کے قاضی عیاض نے
کہا کہ یہ حدیث اسی جامع ہے کہ تمام شریعت کو علوم اسے نکل سکتی ہیں **ت** بہرہ شمس بولا بتلایے مجھ کو قیامت
کب ہوگی آپ نے فرمایا اسکو جس سے چہتر ہو وہ خود پوچھنیو اے سو زیادہ نہیں جانتا **ف** یعنی قیامت کا وقت کسی
کو معلوم نہیں سوا خدا کے نوٹی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مفتی اور عالم سے جب کوئی ایسی بات پوچھی جاوے
جسکو وہ نہیں جانتا تو یوں کہنا چاہیے کہ مجھکو معلوم نہیں اور یہ کہنا اسکی ذلت اور نقصان کی باعث نہ ہوگا بلکہ دلیل
ہے اسکو کمال علم اور وسیع اور نقوی کی بڑے بڑے اماموں نے جیسا جو جلیف اور مالک سے بہت سی مسائل میں سکوت
کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم کو معلوم نہیں **ت** وہ شخص بولا تو مجھے اسکی نشانیاں بتلایے آپ نے فرمایا ایک
نشان یہ ہے کہ لوٹھی اپنی بی بی کو جنسی **ف** یہ ترجمہ ہے اِنْ دَلَّ اَکْمَلُ رَجُلًا کَا جِیسا اس حدیث
میں ہے اور ایک وہیت میں بتلایا ہے یعنی خبرگی لوٹھی اپنے خاوند کو اس فقرہ کے مطلب میں مختلف اقوال میں سے
اور ایک وہیت میں بتلایا ہے اپنے خبرگی لوٹھی اور اپنی اولاد بہت پہیلیگی اور ظاہر ہو کہ لوٹھی ہی شریعت
کی معرکہ لکھل ہے اور باپ کا مال اس کے بعد بیٹے کا ہوتا ہے اور بیٹے کی اپنی ماں کے میان بی بی اور مالک کے
بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ لوٹھیان بادشاہوں کی مائیں ہونگی کیونکہ انہیں نے کے بادشاہ موافق شریعت کے
نکاح کے پابند نہ ہوں گے بلکہ بہت سو نکاح ہی نہ کریں گے لوٹھیان اور خیر صبر رکھیں گے پھر انہی کے ٹکے لوٹھیان
پر بیٹھ کر بادشاہ بنیں گے اور اپنی ماں کو بھی اپنی رعیت میں شامل کریں گے بعضوں نے کہا غرض یہ ہے کہ لوٹھیان کا
حال تباہ ہوگا وہ ام ولد کو بھی چھینا شروع کریں گے جسکی کچھ کہی وہ اپنے بیٹے ہی کے ماتہ انکر کے گی اور اسکو
معلوم نہ ہوگا کہ یہ میری ماں ہے اور یہ صورت سوا ام ولد کے اور لوٹھیان میں ہی ہو سکتی ہے مثلاً ایک لوٹھی
کا لڑکا سو اسکو مالک کو کسی اور سے ہونکاح یا شہباز ناسو پھر وہ لوٹھی بکیتی بکیتی اس لڑکے کے ماتہ میں جڑ پکڑ
اور وہ بیچ پچا اور بعل کے معنی بھی مالک اور ستید کو اکثر ہیں جیسا کہ آندھونوں نے لکھا ہے یہ پکارنے ہوا مالک کو بعضوں
نے کہا کہ بعل سے مراد خاوند ہے یعنی ختم وہ کہتی ہیں لوٹھیوں کی خرید اور فروخت اس قدر کثرت سے ہوگی کہ کہی ایک
نفس اپنی ان سے نکاح کر لیگا اور اسکو معلوم نہ ہوگا بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ لوگ ماؤں کی عزت اور خیرت پہنچ
گے اور ماں کو وہ سلوک کریں گے جو لوٹھی سے کرتے ہیں خدا اپنی مہاجر میں سے اسے مانے میں ہی بہت لوگ ایسے
نکلیں گے جو ماں باپ اور نہیں کرتے اور انکی طاعت نہیں کرتے بلکہ لوٹھی غلاموں کی طرح انکو گھر کے میں

اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور انکی کتابوں پر اور اس سے ملنے پر اور انکی بنیہوں پر اور یقین کہ سب کچھ اچھی آدھا
 پر خدا سے ملنا تو مرنے کے ساتھ ہی ہو جاتا ہے اور کچھ اچھی اور کچھ ہی سے مراد قیامت کا اٹھنا ہے اور بعضوں
 نے کہا خدا سے ملنا صاحب کتاب کے بعد ہوگا لیکن اس ملنے سے خدا کا دیدار مراد نہیں ہے کیونکہ وہ خاص خاص لوگوں کو
 ہوگا (مذہبی) **ت** پہرہ شخص بولا یا رسول اللہ اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو اللہ جل جلالہ کو پوجے اور اس
 کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے **ف** بعض خدا کے برابر کسی کو نہ سمجھو نہ قدرت میں نہ حکم میں نہ تصرف میں نہ عبادت
 میں نہ دعائیں بلکہ پوجے تو خدا ہی کو پوجے مانگو تو خدا اسے مانگے سو خدا کے سب کو عاجز بندہ خیال کرے اگرچہ
 بعض بندوں اور غلاموں کا پروردگار نے بہت درجہ بلند کیا ہے اور انکو بہت کچھ سرفراز فرمایا ہے پر خدا کے سامنے
 وہ بندہ اور غلام ہی ہیں البتہ بندوں میں انکو امتیاز ہے **ت** اور قائم کرے تو فرض نماز کو اور دیوے تو زکوٰۃ کو
 حقدار فرض ہے اور روزے رکھے رمضان کے **ف** یہ سب چیزیں عبادت میں داخل ہیں مگر جو کچھ چیزیں عبادت
 میں علو درجے کی نہیں اسلیو انکو علیحدہ بیان کیا اور بعضوں نے کہا کہ عبادت سے مراد معرفت الہی ہے اور اقرار ہے
 انکی وحدانیت کا۔ نماز میں تیب لگائی فرض کی اس لیے کہ مسلمان سب کے لیے صرف فرض کا ادا کرنا کافی ہے سزا
 اور سختیاں کا ادا کرنا لازم نہیں اسی طرح نفل صدقات کا دینا لازم نہیں اور قائم کرنے سے مراد یہ ہے ہر آدمی کو ہمیشہ
 پابندی کے ساتھ اسکو پڑھنی یا سب بنیہ اظہار کا ان کے ساتھ پورا کرے **ت** پہرہ شخص بولا یا رسول اللہ
 احسان کسی کہتی ہیں آپ نے فرمایا تو عبادت کرے اللہ کی محبت تو اس کو دیکھ رہا ہے اگر تو اسکو نہیں دیکھتا یعنی اٹھا
 استغراق ہوا اور یہ درجہ نہ ہو سکا تو اتنا تو کہ وہ کچھ دیکھ رہا ہے پہرہ شخص بولا یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی پوچھو
 فرمایا جس سے پرچہ ہو قیامت کو وہ پوچھو والے سے زیادہ نہیں جانتا لیکن میں اسکی نشانیاں بتاؤں تمہیں بیان کرتا
 ہوں جب لڑائی اپنے مالک کو خبر ہو قیامت کی نشانی ہے اور جب ننگی بدن ملے باؤں پہرہ نوالے لوگ سرد ہوں
 تو قیامت کی نشانی ہے **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عباد اور خدا اور ہر دم اور ہر صراہیران
 میں ایک طرح کی تہذیب اور شائستگی تھی اور یوں بنیہ ننگستان کے لوگ بالکل خوشی جابل گوار جوازوں کی طرح تھے
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگ اور دوسرے لوگ تو انسانیت کی بہت تہوڑا حصہ رکھتے تھے اور جوازوں کی طرح جہازوں اور
 جہازوں میں بیٹھتے تھے اور زمین بادشاہت بلکہ اسی کا سلیقہ بالکل نہ تھا اب ہمارے زمانے میں چند روز سے یہی مشی
 ہو گون نے قدرتی کی ہے کہ تمام دنیا کے حاکم اور سرکار بن بیٹھ رہے ہیں پشیدہ یہی قیامت کی نشانی ہے اور یہی مراد
 ہو **ت** حدیث سے **ف** اور جب کب لیاں یا بیٹھیں چلنے والے پڑی پڑی جو لیاں بنا دیں تو یہی قیامت کی نشانی

ہے قیاساً ان پہنچنے والوں میں سے جو جنگ کوئی نہیں جانتا سوا خدا کے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی
 اللہ ہی جانتا ہے قیامت کو اور اوتارنا ہے بانی کو اور جانتا ہے جو کچھ ان کے رحم میں آئیں (فریاد) اور کوئی
 نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس ملک میں رہے گا اللہ ہی جانتے والا اور خبردار ہے
 راوی نے کہا پہرہ شخص بیٹھ مقرر رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو پہرے آؤ لوگ جلاوس
 کے لیے کو لیکن ان کچھ نہ پایا (یعنی اس شخص کا نشان ہی نہ ملا) تب آپ نے فرمایا یہ جہر میل ہے تمکو دین کی باتیں
 سکھانے کے لیے **عَنْ** ابی حنیفہ الثقفی جحدہ ان شہادۃ عنہ عن ابی ذر ابیہ اذ اذکب
 الامۃ بکلمۃ یحییٰ النکاحی ترجمہ دوسری روایت بن ہی ایسا ہی ہے مگر متافق ہے کہ جب لڑیں
 بنے اپنے خاند کو (یعنی رہے کے بدلے بعد ان مقول ہے اور تفسیر اسکی اور پندری) **عَنْ** ابی ہریرۃ قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلون فہا ابیہ ان یتسائلوا لہما رجل تجلس عند رکتہ
 فقال یا رسول اللہ ما لا یسئلہ قال لا یسئلہ باللہ شیئاً وفقیتم الصلوۃ ووقیتم النکوحۃ ووضوئکم
 ومساکن قال صدقت قال یا رسول اللہ ما لا یسئلون قال ان تؤمن باللہ واملکتہ وکتبہ
 ولقائہ ورسولہ وتؤمن بالقدیر قال صدقت قال یا رسول اللہ ما لا یسئلون
 قال یحیی اللہ کانت کراہۃ کانت ان لا یکن تراک فانیہ بک قال صدقت قال یا رسول
 اللہ متى یقوم الساعۃ قال ما لہ ولعلہما یا علم من السائل وسألہ نیک عن امر اہلک اذ
 رايت الملائکہ یقولون ربہما اذ رايت من امر اہلک اذ رايت الحفاۃ العراۃ اللطم البکم مملوک
 الاخر من ان امر اہلک اذ رايت رعاء الہم یبکوا ولون فی البیان فذلک من امر اہلک
 فی خمس من الغیب لا یعلمہن الا اللہ ثم قراء الایۃ ان اللہ عندہ علم الساعۃ ویزل الغیب
 ویعلم وما فی الارحام وما تدبیری نفس ما تدبیری نفس ما تدبیری نفس ما تدبیری نفس
 الی اخر الشوریہ قال ثم قام الرجل فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدوہ علی والتمس فلم
 یجدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا خیر لہ اذ ان تعثبوا اذ لم یسئلوا ترجمہ
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوچھو مجھ سے (دین کی باتیں جو ہر روزی ہن البتہ
 بعض ضرورت پوچھنا منع ہے) تو ان کے خوف کیا پوچھو لیکن (یعنی ان پر عیب بچھا گیا) تو ابک شخص آیا اور
 آپ کو گھٹنوں سے پاس بیٹھا اور بولا یا رسول اللہ سلام کیا ہے آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی شریک کو

بَابُ مَا لَا يُسْأَلُ فِيهِ
 وَفِيهِ مَا لَا يُسْأَلُ فِيهِ
 وَفِيهِ مَا لَا يُسْأَلُ فِيهِ

الامۃ

بَابُ مَا لَا يُسْأَلُ فِيهِ
 وَفِيهِ مَا لَا يُسْأَلُ فِيهِ
 وَفِيهِ مَا لَا يُسْأَلُ فِيهِ

نماز کے عرب میں جس کے بل پر نشان ہے اس کو آواز کی گنگناہٹ سنائی دیتی ہے لیکن صحیح میں آواز کی گنگناہٹ کے دو ایک یا دو سال
 اسلام علیہ وسلم کے بعد معلوم ہوا کہ پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا پانچ نمازیں ہیں ان میں سے پہلی اور دوسری میں ہر ایک
 سے دو رکعتیں ہونی چاہئیں اور پھر آٹھ رکعتیں ہونی چاہئیں اور پھر آٹھ رکعتیں ہونی چاہئیں اور پھر آٹھ رکعتیں ہونی چاہئیں
 سب سے پہلے تین رکعتیں نماز اور گھنٹہ کی نماز یہ سب سنت ہیں اور جو کوئی انکو واجب کہتا ہے اور پھر حدیث حجۃ جو وہ
 کہتا ہے کہ شاید ہفت تک اور بعد کی نماز چھ تک کی ہوگی مگر صرف اجمال ہے اور جو کہ میں نے بیان کیا ہے وہ ہر سال رمضان کے روزے
 کے اور کوئی روزہ بھی ہے جو آخر فرما نہیں مگر یہ تو فصل روزہ کہنا چاہیے وہ ان رمضان کا روزہ رمضان کا روزہ ہے اور وہاں وغیرہ کفار
 میں سے متعین نہیں اور چونکہ وہ بھی کفارہ اور اس کے ہوتے پہلے اس سے کہہ دیا کہ یہ بیان کیا وہ ہر سال اس کے اور کوئی
 نہیں ہے چنانچہ آپ فرمایا نہیں مگر یہ تو فصل ثواب کے لیے صدقہ دینا چاہیے تو فصل نظر نہ لے اور جو کہ میں نے بیان کیا ہے وہ ہر سال اس کے اور کوئی
 چہنچہ وہاں گاہت راوی نے کہا یہ وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا اور کہتا جاتا تھا تم خدا کی میں ان سے زیادہ کرو
 ان میں کی کروں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد باطنی اسے اگر سچا ہے **ف** ایسا کرے گا
 لایا ان سب باتوں کو اور کی نگاہی اور میں جیسے زبان ہو کہتا ہے تو آخرت میں نجات پاوے گا اپنی امر اور کوہو چکا
 جو زیادہ کیا ان سے تو اور بہتر ہے اگر لیے ہر مقام پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ دین کے ارکان اور اعمال اور یہی ہیں
 پہلے اس شخص نے یہ کہہ کر کہا میں ان سے زیادہ بخود نجات پاوے گا اور اس کا یہ کہہ کر کہا میں ان سے زیادہ بخود نجات
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو نہایت کی باتیں بتلا دیں اور وہ کہتا جاتا تھا تم خدا کی جسدہ در اس نے مجھ پر فرض
 کیا ہے میں اس میں کی پیشی نہ کروں گا تو فرض میں اور دین کی باتوں میں سب سے ورنہ ارکان اور اعمال انکو اور
 تو اعلیٰ اور سن کا ادا کرنا نجات کے لیے ضرور نہیں گو ہمیشہ کے لیے سنتوں کا ترک کرنا جڑا ہے اور ایسے شخص
 کی گواہی مقبول نہ ہوگی بڑے گنہگار نہیں ہو سکتا اور نجات ضرور پاوے گا اور اس حدیث میں حج کا ذکر نہیں اور
 بعضی روایتوں میں روزے کا ذکر نہیں ہے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ یہ روایتوں کا مقصود ہے عید کا کسی کو یاد دلاوے
 اور اس نے بیان کیا اور چونکہ زیادتی نقد کی مقبول ہے تو ساری اعمال اور ارکان جو باریتوں کے دیکھنے سے معلوم
 ہوتی ہیں ضرور پھر بعضی روایتوں میں تا ملانا یعنی غریزہ داروں سے سلوک اور محبت کرنا اور مال غنیمت میں سے
 پانچواں حصہ ادا کرنا بھی اسلام کے ارکان میں سے بیان کیا ہے اور اجمال ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
 اور محل دیکھ کر جو ارکان جس قوم کے لیے زیادہ ضرور ہوں وہی بیان کیے ہوں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اور ارکان
 کو جس کی فرضیت انکو معلوم ہو جو اسے خواہ بیشتر سے معلوم ہی بجائے لا دین واسمہ اعلم **عن**

کسی حدیث میں نہ آیا ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ كَحَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَلَمْ يَأْتِيَهُ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْحَبَشَةَ وَأَيُّهُ إِنْ صَدَقَ تَرْجُمُهُ
 ظلم بن عبد اللہ سے دوسری روایت بھی ایسے ہی ہے جس پر گندمی اتنا فرق ہو کہ حبشہ اس شخص سے کہا قسم خدا کو
 میں بائیس ہزار آدمی کروں گا نہ بیشی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجات باقی اس کے قسم اس کے باپ کی اگر
 سچا ہے یا حشر میں جاویگا قسم اس کے باپ کی اگر سچا ہے **ف** اس حدیث میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم
 کہا ہی اس کے باپ کی حالانکہ دوسری حدیث میں جو شخص قسم کہنا ناچار ہے تو اس کی قسم کہا دے اور ایک حدیث میں
 ہے کہ اللہ تعالیٰ منع کرتا ہے تم کو باپ و اون کی قسم کہانے سے جواب سکا ہے یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 یہ فرمانا بطریق عادت اور نیکو کلام کے تھا کہ اگر عرب لوگ باقون میں اس قسم کی قسم کہہ کر تے ہیں بطور حلف
 کے جس میں بغیر کسی کے نام کی مقصود ہوتی ہے وہ مشابہ کرنا اسکا اصل جلالہ کے ساتھ ہی جواب صحیح ہے
 اور بعضوں نے کہا کہ یہاں اس وقت ہوگا جب خدا کے سوا اور کسی کی قسم کہنا منع تھا اور صحیح یہ ہے کہ قسم کہنا
 کے سوا اور کسی کی اس سے منع ہوتی ہے مگر خدا کے ساتھ کسی اور کو زبردستی کہا دے یعنی جیسے خدا کے نام کی
 عظمت اور بڑائی دل میں ہے ویسی کسی اور کی نہ ہو نہ کسی اور کے نام کی قسم کو پورا کرنا ایسا لازم اور ضرر و سبب
 جاوے جیسے خدا کے نام کی قسم کو پورا کر کسی اور کو ایسا بڑا اور بزرگ سمجھ کر جیسے خدا کو سمجھنا ہو اور کسی قسم کو
 تو وہ شخص شہرک ہو جاویگا اور جو ایسا نہ سمجھ صرف بطور نیکو کلام یا عادت کو بطور لغو کسی کی قسم کہا دے تو وہ ضرر
 نہیں ہو مگر جو کہ مشابہ ہو مشرکوں کے افعال کے اس لیے اس سے پہنچ کر نا بہتر ہے اور یہی مقصد ہو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب نے فرمایا جو شخص قسم کہہ دے کسی اور کی سو خدا کے اس سے مذکر کیا **باب**
 السَّوَالِ عَنْ أَرْكَانِ الْأَسْلَامِ بِإِذْنِ الرَّكَانِ كَوْبُ جَمْعِهِ كَمَا بَيَّنَّ عَنْ النَّبِيِّ مَالِكٍ قَالَ
 يُهَيِّئَانِ ثَسَالَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْئٍ فَكَانَ يُجْعَلَانِ يُجْعَلَانِ
 الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلِ فَيَسْأَلُهُ وَيُخْبِرُهُ سَمِعْتُ نَجْدَةَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ
 فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَا بَارِسُوكَ فَرَزَعْنَا لَكَ نَحْمُ إِنَّ اللَّهَ أَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ مَنْ خَلَقَ
 السَّمَاءَ قَالَ مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ مَنْ تَصَبَّ هَذِهِ الْجِبَالُ اللَّهُ أَرْسَلَكَ قَالَ نَحْمُ
 قَالَ وَرَزَعْنَا رَسُولَ الْبَنَانِ عَلَيْنَا حَسَنَ مَكَاوِتٍ فِي يَوْمِنَا وَكَلَّمْنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَيَا لَيْلَى أَرْسَلَكَ
 اللَّهُ أَرْسَلَكَ بِهَذَا قَالَ بَعَثْنَا قَالَ وَرَزَعْنَا رَسُولَكَ أَنْ عَلَيْنَا دَعْوَةُ فِي أَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ

وَرَزَعْنَا مَا جَعَلَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَكَانَ يُجْعَلَانِ يُجْعَلَانِ وَخَلَقَ الْأَرْضَ وَتَصَبَّ هَذِهِ الْجِبَالُ

کروں تو اوس کے بچو اور جب کسی بات کا حکم کروں تو تم کو بھی لاؤ جہاں تک تم سے ہو سکو اور یہ آیت اسی باب میں
 انہی بخاری اور سلم نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا کہ لوگ ایک چیز کو پوچھتے جو حلال ہو تو بہر پوچھتے پھر پوچھتے
 یہاں تک کہ وہ شیء حرام ہو جاتی جب حرام ہو جاتی تو اوسکو کرنے لگتے ابن مسعود نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا گناہ اوس مسلمان پر ہے جس نے پوچھا ایک شیء کو اور وہ حرام نہ تھی پھر اوس نے پوچھنا
 سے حرام ہوئی اور ابن جریر اور ابن منذر اور حاکم نے ابو ثعلبہ خثعمی سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا انبیہ حدین باندہ دین میں بہر اوس کے آگے مت بڑھو اور فرض متلاوے میں اذکو ادا کرو اور
 حرام کرو یا ہے جن چیزوں کو انکو مست کرو اور جن باتوں کو نہیں بیان کیا اذکو دہو لا نہیں بلکہ حرمت ہی دیکھی
 متہا رہو اور پوچھ پھر ہو اور اسی بحث میں کہنا آتی ہے اگرچہ یہ ممانعت برفائدہ سوال کرنے سے اور بیک چیزوں کے
 پوچھنے سے تھی اور یہ مطلب حضرت کا نہ تھا کہ لوگ ایمان کا بائین باضروری کام دیکھ نہ پوچھیں کیونکہ ان باتوں
 کے بتلانے کے لیے تو خود حضرت بھیج گئے تھے پھر صحابہ و دیگر بعض وقت پوچھنے کی بات تو بھی نہ پوچھتے اور منتظر رہتے کہ
 کوئی نیا نا وقت شخص آوے اور وہ پوچھے ہم بھی سن رہے ہیں اور صحیح معنی **نہ** تو ہم کو پوچھا معلوم ہوتا کہ
 کوئی شخص جنگل کے رہنے والوں میں ہے اوبے مگر مجھدار ہو آپ کو کچھ پوچھے ہم سنیں تو ایک شخص آجاکل کے
 رہنے والوں میں ہے اور کہنے لگا اے محمد تمہارا اچھی ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا تم کہتے ہو کہ اللہ نے مکرہ بھیجا ہے آپ نے
 فرمایا پھر کہا اوس اچھی نے وہ شخص بھلا تو آسمان کیسے پیدا کیا آپ نے فرمایا اللہ نے پھر اوس نے کہا زمین کس نے
 پیدا کی آپ نے فرمایا اللہ نے پھر اوس نے کہا چاروں کو کس نے کھڑ کیا اور اسیں جو چیزیں میں وہ کس نے پیدا
 کیں آپ نے فرمایا اللہ نے اوس شخص نے کہا قسم ہے اوس کی جس نے آسمان پیدا کیا اور زمین بنائی اور ہمارے دو کو
 کھڑ کیا کیا اللہ نے سچ سچ آپ کو نہیں کہا ہے آپ نے فرمایا ایمان **نہ** پہلی اس شخص نے خدا کو دریافت کیا پھر رستا
 کی بقصد حق کی بعد اوس کے اعمال کو دریافت کیا یہ ترتیب بہت عمدہ ہے اور یہ ایک کافی فہرہ ہے اس بات کا کہ وہ
 پوچھنے والا اگرچہ جنگی ہوتا پھر غافل اور سنجہ و ادب تھا ابن الصلاح نے کہا کہ اس حدیث میں دلیل ہے اذن لوگوں کے لیے
 جو مقلدین عوام کا ایمان درست جانتے ہیں اس لیے کہ عوام کو بھی یقین حاصل ہوتا ہے اور شک اور نزاع نہیں رہتا
 برخلاف معتزلہ کے کہ وہ مقلد کے ایمان کو صحیح نہیں سمجھتے اور یہ حدیث محبت ہے اذن پر کیونکہ آپ اس شخص کے
 ایمان کو جائز رکھا اور یہ نہیں کہا کہ جبکہ اذن باتوں پر یقین کرنے کے لیے دلائل اور محضرے کا دیکھنا ضرور ہے
 معتزلہ کہتے ہیں کہ گو مقلد کا اعتقاد مضبوط ہوتا ہے پر اوسکی مضبوطی سو پھر دوسا نہیں ہو سکتا اس لیے کہ اوس نے یقین

بِهِ شَيْئًا وَلَقَدْ جِئْتُمُ الصَّلَاةَ وَخُوفِ الذِّكْوَةِ وَبُطْلَانِ الرَّحْمَةِ دَعِ النَّافِقَةَ رَحِمَهُ ابُولُوبِ رَحَلَهُ
 بن زید) انصاری ہر رویت ہر ابولوب سے روایت ہر ایک شخص آیا
 اور آپ کو اونٹنی کی رسی یا نجس بن گئے اٹھنے انکار اور کہا یا رسول اللہ یا یون کہا یا محمد مجھ پر تلو اور وہ چیر خیر دیکھا
 کرے مجھ کو جنت سے اور دور کرنے جہنم سے پسند آپ رک لگو اور دیکھا اپنے اصحاب کی طرف پہن فرمایا اسکو فخر
 دی گئی یا ہدایت کی گئی (یعنی خدا نے اسکی مدد کو اور سہاوت کو پوچھ کر) اسکو طاقت دی تو فریق کہتے
 امین نیک بات کی قدرت دینے کو اور خدا لان بری بات کی قدرت دینے کو) آپ فرمایا (اوس جنگلی سے) تو
 نے کیا کہا اوس نے پہن دی کہا (یعنی مجھ کو وہ بات بتلائے جو جنت سے نزدیک کرے اور جہنم سے دور) تب پہل
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو بوجہ اور اسکو ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور اگر نماز کو اور دیہ زکوۃ اور نماز
 کو ملا دے (یعنی غریبوں پر رشتہ داروں کے ساتھ سنو) اگر وہ برای گرین یا ملاقات ترک کریں تو تو لیکر
 اور ان سے ملنا رہے) چور دے اونٹنی کو (کیونکہ اب تیرا کام نہ ہو گیا) اس حدیث سے یہ بات معلوم ہو
 ہے کہ اگر چلتے چلتے ہی کوئی شخص دین کی بات پوچھے تو ٹھہرنا چاہیے اور نہ کو بھلا نا چاہیے اور دین کی بات
 بتلانے میں علم دے سانسے سستی کرنا ہر بات یہ حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی چپ ہو جو حق بات سے وہ گونگا
 شیطان ہے **عَنْ** ابی ایوب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رجل قال هذا الحدیث رحمہ
 ابولوب وروایت بھی ایسی ہی ہے **عَنْ** ابی ایوب قال جاء رجل الى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم فقال دلنی علی عمل اعملہ یدرنی من الجنة ویباعدنی من النار قال
 تعبد اللہ لا تشرك به شیئاً وتقیم الصلوة وتؤتی الذکوۃ وتصل اذا حجت فکما اذ بین
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تمسکتم بما امرت به دخلت الجنة وانی ذاکم ابن
 ابی شعیبۃ ان تمسکت چہ ترجمہ ابولوب سے روایت ہر ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں
 اور کہنہ گنا مجھ کو بتلائے کوئی ایسا کام جسکو میں کروں وہ نزدیک کر دی مجھ کو جنت سے اور دور کر دیوے جہنم سے
 آپ فرمایا وہ کام یہ ہے کہ تو پرچے اللہ کو اور شریک نہ کرے اسکا کسی کو اور قائم کرے نماز کو اور دیوے زکوۃ
 کو اور ملا دے اگر کو جب وہ بیٹھ پیر کرے چلا آپ نے فرمایا اگر چلے گا اور نہ باتوں پر چلا کر کیا گیا یا میں نے چلا کر کیا
 تو جنت میں جاوے گا **عَنْ** ابی ہریرۃ ان ابی ایوب جاء الى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فقال یا رسول اللہ دلنی علی عمل اعملہ دخلت الجنة قال تعبد اللہ لا تشرك

بِهِ شَيْئًا وَيُفِيهِمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَفَوَدَّى الزَّكَاةَ الْأَمْفَرُضَةَ وَقَصُومَ مَصَانَ قَالَ وَالَّذِي
 لَعَنِي بِيَدِهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَٰذَا شَيْئًا أَبَدًا لَا أَنْفُسُ مِنْهُ فَلَمَّا قَالَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ سَكَهَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَٰذَا تَرْجُمُهُ ابُو بَرٍّ رَفَعَهُ سُرُوبُ
 هَٰذَا لَكِنَّا رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْأَلَا أَوْ كُنْزٍ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَجِدُ تَبْلَايَ كَوْنِي إِلَيْكَ أَمْ حَبِيبِي أَسْأَلُ
 كَرُونَ تَوْبَتِ مَن جَاوَنَ آبَ سَنَ فَرِيَادَهُ كَامِ بِهَ كَمَا بُوَجَّزُوا لَمْ كُوَادِسَ سَاهَتِهِ كَسَى كَوْنُ تَرْكِبِ نَحْوِي
 اَوْ قَامَ كَرَسَ تَوْنَا زَكَاوُ اَوْ دِيُو تَوْرُكُوهُ كَوْجُ فَرَضِ هَ اَوْ رُوْرُ رَكْمَ رِضْوَانِ كَعِ وَهَ نَفْضَ بُولَا فَرَسَ اُسْكَى جَكْرَ بَاهُ
 مِيْنِ مِيْرِي جَانِ مِيْنِ نَ اَسَ زِيَادَهُ كَرْوَنَا نَ اَسَ كَمِ حَبِ دَهْ بِيْهَ بِهَ كَچَا اَسَ فَرِيَادَهُ جَوْشِ هَوَا سَنَ اَسَ
 كَهْ اَبَاكِ جَنَبِي كُو دِيَكْچَ نَوَا سَكُو دِيَكْچَ فَاشَا اِيْدَهُ اَبَلْ جَالَهَ سَ اَبَ كُو اَكَا كَهْ دِيَا هَوَا كَا كِيَهْ نَفْضَ مَرُ جَنَبَتِ
 مِيْنِ جَاوِيَا كِيُو كَرِيَا اَنَ كَامُونِ كُو بَا لَوَا لَوَا اَوِي هَمِيْشَهْ كَرِيَا هَمَانِ تَكَا كَهْ اَوِي خَانَهْ تَابْنِيْهْ هَوَا **بَابُ**
 مَنْ قَامَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَالشَّرَائِعِ دَخَلَ الْجَنَّةَ تَرْجُمُهُ بَابُ وَنَفْضَ قَائِمُ هَوَا بَانِ بَرَاوِشَرِ مَعْيُونِ بِرُوْشِ اَسْوَ
 مِيْنِ **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْعُمَّانُ بْنُ قَوْقِلٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 اَرَاَيْتَ اِذَا صَلَّيْتُ اَلْحَمْدَ تَوْبَةً وَحَرَمْتُ الْحَرَامَ وَاحْلَلْتُ الْحَلَائِلَ اَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالَ
 النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ تَرْجُمُهُ جَابِرُ رَفَعَهُ سُرُوبُ نَعْمَانُ بْنُ قَوْلٍ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاسْأَلَا
 اَوْ رُوْضِ كِيَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اَمِنْ فَرَضِ تَوْنَا زَاوَا كَرُونَ اَوْ حَرَامِ اَوْ حَرَامِ سَجْمُونِ (اَوْ اَسْأَلُ بَا زَرْوَنَ) اَوْ حَرَامِ
 كُو حَلَالِ سَجْمُونِ (اَوْ رَجْمَ اَوْ سَكُو كَرُونَ) تَوْمِيْنِ جَنَبَتِ مِيْنِ جَاوِيَا اَبَ سَنَ فَرِيَادَهُ بَانِ **عَنْ** جَابِرٍ رَفَعَهُ قَالَ
 قَالَ اَلْعُمَّانُ بْنُ قَوْقِلٍ كَمَا رَسُوْلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَّ اَدْفِيْهِ وَلَمْ اَرِدْ عَلَى ذَٰلِكَ شَيْئًا تَرْجُمُهُ رُوْمِي
 رُوْمِيْتِ هِي اِيْسِي هِي هَ اَمْنَا زِيَادَهُ كَهْ نَعْمَانُ نَعْمَانُ نَعْمَانُ كِيُو كَرُونَ (بَعِيْنَهْ فَرَضِ اَوْ كَرُونَ حَرَامِ كُو
 حَرَامِ حَلَالِ كُو حَلَالِ سَجْمُونِ اَسَ زِيَادَهُ كِيُو كَرُونَ) **عَنْ** جَابِرٍ اَنْ اَدْخَلَ مَسَاكُ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِذَا صَلَّيْتُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَحَرَمْتُ مَصَانَ وَاحْلَلْتُ الْحَلَائِلَ
 وَحَرَمْتُ الْحَرَامَ اَكْمَلْتُ عَلَى ذَٰلِكَ شَيْئًا اَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَاللَّهِ لَا اَرِيدُ عَلَى ذَٰلِكَ
 شَيْئًا تَرْجُمُهُ جَابِرُ رَفَعَهُ سُرُوبُ اَبَاكِ نَفْضَ رَسُوْلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَ بُوْجَا كِيَا مِيْنِ اَرْزُوْمِ تَوْنَا زَوْنِ كُو
 اَوْ كَرُونَ اَوْ رِضْوَانِ كَعِ رُوْرُ رَكْمُونِ اَوْ حَلَالِ كُو حَلَالِ سَجْمُونِ اَوْ حَرَامِ كُو حَرَامِ اَسَ زِيَادَهُ كِيُو كَرُونَ تَوْمِيْنِ
 جَنَبَتِ مِيْنِ جَاوِيَا اَبَ سَنَ فَرِيَادَهُ بَانِ نَفْضَ بُولَا فَرَسَ اُسْكَى جَكْرَ بَاهُ **بَابُ** بِيْهَانِ اَدَا

نَدْخُلُ

نَدْخُلُ

وَسَلَّمَ وَفَرَّجَ الدِّينَ وَالذَّلَّاعَ الْيَهُودَ وَالنَّبُوَ إِلَى عَهْدِهِ وَحَفِظَهُ وَبَيَّعَهُمْ مِنْ لَدُنْهِ لَعْنَةُ رَحِمِهِ
 بَابُ حَكْمِ كَرْنِيكَ امير اور رسول پر ايمان لانے کو لينے اور دين کے احكام ان کو لوگوں کو بلانا اور صفت اور پوچھنا اور
 يا در كنه دين كى باتوں كو اور پوچھنا دين كا اور ان لوگوں كو سب كو نهين پوچھنا **عَنْ** ابْنِ عِيَّادٍ
 قَالَ قَدِمَ رُوْفُدُ عَبْدُ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا هَذِهِ الْأُمَّةُ
 مِنْ رُبْعَةٍ وَقَدْ خَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كَهْدًا مُصَرًّا وَلَا تَخْطُرُ لَكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ فَمِمَّا
 بَأْمُرُ الْعَمَلِ بِهِ وَكَدَّ عَوَالِيهِمْ وَذَرَأَتُنَا قَالَ أَمْرُكُمْ بِارْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْأَيْمَانُ
 بِاللَّهِ تَحْفَظُكُمْ هَلَاكُكُمْ فَقَالَ شَهِادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ
 وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ تَوَكَّدُوا خُمْسَ مَا عَدْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَاوِ وَالتَّحْنُتِ وَالْمَقِيلِ وَ
 الْمَقِيلِ وَذَا خَلْفٍ فِي دِينِهِ شَهِادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَعَقْدُ وَاحِدٍ **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّاسٍ
 رَوَاهُ عَبْدُ الْقَيْسِ وَفِي رَسُولِ امير صلى الله عليه وسلم بَابُ سَائِلِ **ف** وَفِي تَهْذِيبِ ابْنِ لُؤْلُؤٍ كَوْنِ كَوْنِ
 جَامِعَتِ يَاقَوْمَ كَيْطُوتَ سَمِيحَتُهَا هُوَ كَوْنُ يَهْجُو جَاوِينَ كَسَى صُرُورِي كَامِ كَيْ فَوَلَّوْا يَاقَوْمَ زِيَارَةَ كَسَى رَوَاهُ
 كَيْطُوتَ وَعَبْدُ الْقَيْسِ أَيْ كَشْفُ كَامِ هُوَ كَوْنُ يَهْجُو جَاوِينَ كَسَى صُرُورِي كَامِ كَيْ فَوَلَّوْا يَاقَوْمَ زِيَارَةَ كَسَى رَوَاهُ
 قَبِيلُهُ تَحَارِبُ بَيْنَ يَوْمِ لُؤْلُؤٍ وَرَسُولِ امير صلى الله عليه وسلم بَابُ سَائِلِ **ف** وَفِي تَهْذِيبِ ابْنِ لُؤْلُؤٍ كَوْنِ كَوْنِ
 اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ
 عَصْرِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ
 آيَةُ سَبَبُ تَهْذِيبِ ابْنِ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ
 وَهَ جَاوِينَ اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ
 سَعْبِيْنَهُ كَوْنُ جَوْنُ كَرَجِي تَهْذِيبِ ابْنِ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ
 وَكَيْ كَرَجِي تَهْذِيبِ ابْنِ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ
 بَرُونِ مِّنْ سَبَبِ نَايَكِ نَامُ لِيَا مَنَقْدِي عَجْرَهُ وَكَيْ كَرَجِي تَهْذِيبِ ابْنِ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ
 كَيْ كَرَجِي تَهْذِيبِ ابْنِ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ
 مَنَقْدِي عَجْرَهُ وَكَيْ كَرَجِي تَهْذِيبِ ابْنِ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ
 عَصِي (ا) شَيْخُ كَامُ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ مِّنْ يَمِينِهِ نَزِيدَهُ بَنَ بَابُ كَحَابِلِي اذْهَبَ ابْنُ لُؤْلُؤٍ

بَابُ

عَصِي

نشان ہوتا) اوس کے اپنے خاوند کو نماز اور قرآن پڑھتے دیکھ کر اپنے باپ منذر سے اس کا تذکرہ کیا اور یہ کہا کہ میرے
 خاوند کا جب یہ وہ مدینہ پہنچا تو اس کے آباہے عجب حال ہو گیا ہے نا تہہ پاؤں دھو تا ہے بہر کمطرت (یعنی منبر کمطرت
 منہ کر کے کبھی بیٹھ جھکا تا ہے (رکوع) کبھی زمین پر گر تا ہے (سجدہ) جب منذر اس کے خاوند سے ملا اور دونوں
 کی باتیں ہوئیں تو اس شیخ کے دل میں اسلام کا خیال جم گیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط لیکر اپنی قوم پاس
 آیا اور پڑھ کر سنایا اور ان سبھوں کا دل اسلام کی طرف مائل ہوا اور انھوں نے ایک جماعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی طرف روانہ کی جس کا سردار شیخ کو کیا جب وہ مدینہ سے قریب پہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ
 پاس عبد اللہ بن مسعود کے لوگ آتے ہیں جو یورپ کے لوگ ہیں سب سے بہتر زمین اور ان میں شیخ ہی ہے وہ لوگ پہنچ کر انہیں
 رشک کر دیا ہے **ف** اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ قبیلہ بنی سہم سے ہیں اور ہمارے اور آپ کے بیچ میں بضر
 کے کا فروک میں بضر (بھی ایک قبیلہ کا نام ہے) اوس کو لوگ کا فرستے اور وہ عبد اللہ بن مسعود اور مدینہ کے کچھ زمین رہتے
 تھے عبد اللہ بن مسعود کے لوگوں کو آئے نہ دیتے تھے (اور ہم انہیں آسکتی آپ تک نہ جھڑام جیتے زمین (عرشہ کے نزدیک چار
 مہینہ جو حرام تھے (یعنی ذبیحہ اور فیکہ اور محرم اور حصب) ان مہینہ زمین وہ لوٹ مار نہ کرتے اور مسافروں کو
 بستے نہ کرتے اوس جو ان مہینوں میں مسافر سفر کیا کرتے اور بے گھر گھر راہ پتھر) تو تمہارا ہلکوکئی ایسی بات جس پر ہم
 عمل کریں اور ہماری طرف کو لوگوں کو بھی اوس طرف بلا دیں آپ نے فرمایا میں تم کو حکم کرتا ہوں چار باتوں کا اور
 منع کرتا ہوں چار باتوں سے پہر بیان کیا اوس کو حکم کرتا ہوں کہ گواہی دو اس بات کی کوئی ربح محبوبہ نہیں سوا خدا
 اور حضرت محمد اوس کے سب سے بہتر زمین اور قائم کرو نماز کو اور ادا کرو زکوٰۃ کو اور ادا کرو بائعینان حصہ لینے کے مال سے
ف دوسری دو باتیں ہیں پانچ باتیں مذکور ہیں چار تو یہی اور ایک ممانع کے روئے اور بھاری کی رویت میں بھی
 پانچ باتیں ہیں اس مقام پر یہ شکل ہوتا ہے کہ آپ نے چار باتیں فرمائیں اور ذکر کیا پانچ کو عمل نہ کرنا چاہیے اس کا جواب کہی طرح
 سے دیا ہے سب سے ظاہر یہ ہے جو ابن ابی اطلال نے کہا کہ اصل مقصود چار ہی باتیں تھیں یعنی توحید اور نماز اور زکوٰۃ اور
 روزہ مگر ایک یا بیغنیست (جس کے زیادہ بتلائی اسی کو دی لوگ کذا بضر کے قریب ہوتے تھے اور ان کو دجاو کو بائعینان
 تھا اور غنیستین ملتی تھیں اور ابن الصلاح نے کہا وَاَنْ تُوَدُّوْا کَا حُطِّتْ شَہَادَةُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ پر نہیں ہے تاکہ
 پانچ باتیں ہوں بلکہ اربع پر ہے تو غلط ہے ہوا میں تم کو حکم کرتا ہوں چار باتوں کا اور ایک اور بات کا **ف**
 منع کرتا ہوں دو بات سے (یعنی کدو کے تو بنے) اور ختم سے **ف** ختم کی تفسیر میں علماء کے کئی اقوال میں صحیح
 یہ ہے کہ ختم کہتے ہیں سب سے لاہی گھڑدن کو اور یہ تفسیر خود صحیح مسلم میں لکنا بالآخر میں ابو ہریرہ سے مستفوز ہے

اور یہی قول ہے عبدالصمد بن مغفل اور کثرت اہل لغت کا اور بعضوں نے کہا کہ صنم ہر ایک گھر سے (ٹھلیا) کو کتہہ ہزار
یہ عبدالصمد بن عمر اور سعید بن جبیر اور ابوسلمہ کا قول ہے بعضوں نے کہا کہ صنم ایک قسم کے گھر سے ہیں جو صر سے آکر مین
وہ اندر سے رخنی ہوتے ہیں اور یہ ان بن مالک اور ابن ابی بیل سے منقول ہے انہوں نے کہا وہ لال ہوتے ہیں بعضوں
نے کہا کہ صنم لال رنگ کو گھر سے ہیں اور مین صر سے شراب آیا کرتا ہوتا یہ حضرت عائشہ سے منقول ہے اور ابن ابی کثر
نے کہا کہ طائف کے احمسین شراب آتا تھا اور کچھ لوگ انہیں نبیذ نایا کرتے تھے بعضوں نے کہا کہ صنم وہ گھر سے ہیں
جو مٹی اور بال و خرمن سے بنتی ہے اور یہ عطاء سے منقول ہے (نوی) **ت** اور نقیر سے (یعنی چمن برتن
سے ایک کوٹھی کو لیکر اس کو کہو دو کر اس بنا لیتے تھے) اور نقیر سے **ف** نقیر قار سے نکلا ہے یعنی جس برتن پر
قارچہ ہو قار زنت کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا زنت ایک قسم ہے قار کی اور اول قول صحیح ہے کیونکہ ابن عمر سے
بند صحیح منقول ہے کہ زنت اور نقیر ایک چیز ہے اور قار زنت ہندی مین ال کو کہتے ہیں **ت** خلف ہر
مقام نے اپنی روایت میں تنازعہ کیا کہ گوہی دینا اس بات کی کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور اشارہ
کیا ہے انہی سے ایک کا **ف** یحیوان چاروں قسم کے برتنوں سے مخالفت کی اور اس سے غرض ہے کہ ان
برتنوں میں شریت نہ بناو یعنی گھوڑ اور ان گھوڑوں میں نہ بگھوڑو اس لیے کہ ان برتنوں میں شراب تیار ہوا
کرنا تھا اور نشہ ان میں جلدی پیدا ہو جاتا ہے اور چمڑے میں شریت بگھونے کی مخالفت نہیں کی کیونکہ
چمڑا لطیف ہے اور میں نشہ والی چیز نہیں چمڑی نیک اکثر چمڑا نیز شراب بہت جاتا ہے اور یہ مخالفت بھی اول
اسلام میں تھی پھر بریدہ کی حدیث سے منسوخ ہو گئی اور میں یہ ہے کہ میں نے لکھو منع کیا تھا شریت بگھونے
سے سوا چمڑے کے اور برتنوں میں لیکن اب بگھوڑو برتن میں اور نہ بیو اور شراب کو جو نشہ لادے روایت کیا
اس کو سلم نے اور یہی قول ہے جہز علماء کا اور خطاب نے کہا کہ صحیح میں ہے کہ یہ لغت منسوخ ہو گئی اور ایک عجا
ظمانے اس مخالفت کو قائم رکھا ہے اور یہی قول ہے مالک اور احمد اور اسحاق کا اور یہی منقول ہے عمر اور ابن عباس
سے (نوی) **عَنْ** أَبِي جَبْرِ قَالَ كُنْتُ أَتُحْمِلُ بَيْنَ يَدَيْهِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ
فَأَتَتْهُ أُمُّ كَلْبَةَ الْعَنْزِيَّةُ فَقَالَ إِنَّ وَقَدْ عَذَّبَ الْقَيْسُ أَقْوَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَلْوَدُّ أَلْوَدُ الْقَوْمِ قَالُوا وَيَبْرَأُ قَالَ مَحَبَّةً بِالْقَوْمِ قَالُوا لَوْ أَنَّ عَذْبَ خَزَائِكُمْ
الْبُدَامِي قَالَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَكْتَلُ مِنْ شِقَّةٍ بَعِيدَةٍ وَأَنْ يَكُنَّا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيَّ
مِنْ كُنَّا مُصَرَّوْا إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَذَاتِكَ إِلَّا فِي شَهْرٍ الْحَدَامِ قُمْ كَمَا مِثْلُ خَدِيرٍ

مِنْ دَرَأَيْنَا وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ **قَالَ** وَأَمْرُهُمْ بَارِعٌ ذَوَّاهُمْ **قَالَ** أَمْرُهُمْ
 بِإِيمَانٍ بِاللَّهِ وَحَدِّكَ وَهَلْ تَذَرُونَ مَا لِيَمَانٍ بِاللَّهِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَهَلَا
 أَنْ كَلَّ اللَّهُ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامُ الصَّلَاةَ وَآتَاؤُا الزَّكَاةَ وَصَوَّمُوا رَمَضَانَ
 وَأَنْ كُودُوا أَحْمَسًا مِنَ الْمُعْتَمِرِ وَنَهَاهُمْ عَنِ الذُّبَابِ وَالْخَنَازِيرِ وَالْمُسَفَّتِ قَالَتْ شُعْبَةُ وَرَبِّمَا
 قَالَ السَّقِينُ قَالَتْ شُعْبَةُ وَرَبِّمَا قَالَتْ الْمَعْنَى وَقَالَ الْمُغَطُّوهُ وَأَحْبَبُ وَأَبْ مِنْ كُورَاءِ كُورٍ وَقَالَ
 أَبُو بَكْرٍ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَةٍ مِنْ كُورَاءِ كُورٍ وَلَكِنْ فِي رِوَايَةٍ الْمَعْنَى تَرْجُمَهُ
 ابو جبر (نضر بن عمران) سرودیت ہو میں ابن عباس کے سامنے اور ان کے اور لوگوں کے بیچ میں تترجمہ تھا (یعنی اور ان
 کی بات کو عربی میں تترجمہ کر کے ابن عباس کو سمجھانا اور ان کی بات فارسی میں تترجمہ کر کے لوگوں کو سمجھانا) اتنے میں
 ایک عورت آئی جو پوچھتی تھی گھر کے عزیز کو **ف** یعنی مٹی کے مٹھور یا ٹھلوئی یا گھر سے میں جو گھبرا یا گھبرا
 کا شربت بنایا جاوے اُسکا پینا کیسا ہے نووی نے کہا اس میں دلیل ہے اس بات کی کہ عورت اجنبی اور غیر مردوں
 سے بات کر سکتی ہے اور ان کی آواز سن سکتی ہے اور وہ اپنی آواز سن سکتی ہیں احتیاج کی وقت **ت** ابن عباس
 نے کہا عبدالمعزیس کے وفد (وفد کے معنی اور پگڈرے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے پوچھا یہ وفد کون
 ہیں یا یہ کون قوم کے لوگ ہیں لوگوں نے کہا ربیعہ کے لوگ ہیں آپ نے فرمایا حرب ابو قوم یا وفد کو **ف**
 حربا ایک کلمہ ہے جبکہ عرب کے لوگ ملاقات کی وقت بولتے ہیں یعنی جب کوئی ملنے کو آتا ہے اسکا سطلت ہے
 کہ تم چہی جبکہ آئے وسعت اور کشائش کہ کلمہ میں **ت** چونکہ رسوا ہو کر نہ شرمندہ (کیونکہ خود شرمندہ
 ہوئی کو نبیرہ زاری کے اگر لڑائی کے بعد مسلمان ہوتے تو رسوا ہوتے تو مذہبی غلام بنائے جاتے مال لٹ جاتا تو
 شرمندہ ہوتے) اور لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ پاس در دراز سفر سے آتے ہیں اور ہمارے اور آپ کے بیچ
 میں میں تبیلہ ہر مضحکہ کا فردین کا تو ہم نہیں آسکتے آپ تک مگر حرام مہینہ زمین (جب لوٹ مار نہیں ہوتی)
 اس لیے ہا کو حکم بھیجے ایک صفت بات کا جبکہ ہم تبادین اور لوگوں کو بھی اور جادین اور سکو سبک جنت میں آپ
 نے حکم کیا اُسکو چار باتوں کا اور منع کیا اُسکو چار باتوں پر حکم کیا، نہ کو اللہ کی توحید پر ایمان لانا نہ لایکا اور پوچھا اور سن
 تم جانتے ہو ایمان کیا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اسکا رسول غیب جانتا ہے آپ نے فرمایا ایمان گواہی دینا ہے اس
 بات کی کہ کوئی لائق نہیں عبادت کو۔ اللہ کے اور بیشک حضرت محمد اسکو بھیجے ہوئے میں اور قائم کرنا ماننا
 کا اور دینا نہ کرنا کہ لا اور رور کر کہنا رمضان کے (میر چار باتیں ہو گئیں اب ایک باقی ہیں بات اور ہی) اور لا

نہیں جانتا فقیر ایک کھڑی ہے جسکو تم کہو دیتے ہو پہرہ اور پہن قطعاً (ایک قسم کی چھوٹی کچھڑا اور کوشہر یہی
 کہتے ہیں) پہن گئے ہو بعد نے کہا یا تم بہکوتے ہو پہرہ اس میں پانی ڈالتے ہو جیسا کہ جوش تہم جاتا ہے تو اس
 کو پیر ہو یہاں تک کہ ایک نم میں کلا اپنے پیچا کے بیٹے کو مارتا ہے تلوار سے (نشتہ میں آنکھ جب عقل جاتی رہتی ہے
 تو دوست دشمن کی شناخت نہیں رہتی اپنے بھائی کو جسکو سب زیادہ چاہتا ہے تلوار سے مارتا ہے شراب کی
 برائیوں میں سے یہ ایک بڑی برائی ہے جسکو آپ بیان کیا) راوی نے کہا ہمارے لوگوں میں اس وقت ایک
 شخص موجود تھا (جسکا نام ہم تھا) اسکو ایک غم نام کا چکا تھا اسی نشتہ کے بدولت لیکن میں اسکو چپاتا
 تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شرم کے مارے میں نے کہا یا رسول اللہ یہ کس برتن میں ہم شربت پین
 آپ فرمایا پوچھو جس کے برتنوں میں مشکون میں جھکا سونہرہ باندھا جاتا ہے (دوسری یا تیسری) لوگوں
 نے کہا ایسی ہی اللہ کے ہمارے ملک میں جو ہے بہت ہیں وہاں چترے کے برتن نہیں رہ سکتے آپ فرمایا پوچھو
 کے برتنوں میں اگرچہ چترے انکو کاٹ ڈالیں اگرچہ چترے انکو کاٹ ڈالیں اگرچہ چترے انکو کاٹ ڈالیں (یعنی چترے
 طور سے ہو سکو چترے ہی کے برتن میں پوچھو جن سے حفاظت کرو اگر نہ ہو سکو تو خیر یہ اور برتن میں بیاد
 نہیں کیونکہ وہ شراب کے برتن ہیں) راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد القیس کے انچ سے
 فرمایا تجھے میں دو خدمتیں ایسی ہیں جنکو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ایک تو عقلمندی دوسری سہولت اور
 اطمینان جلدی **عن** اَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ وَفَدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لِمَا قَدِمَ مَوْاعِلَى رَسُولِ
 اللّٰهِ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْتَةَ غَيْرَ اَنْ فِيْهِ وَفَدَ يَفُونَ فِيْهِ مِنْ
 الْفُطَيْعَاءِ وَالنَّخْلِ وَالْمَاءِ وَلَمْ يَقُلْ قَالَ سَعِيدٌ اَوْ قَالَ مِنْ النَّخْلِ مَرَّحِمَهُ دُوسری روایت یہی
 ایسی ہی ہے مگر اس میں کیا کوئی تعلق فون کے تدفون باندہ یفون ہے نیلے ملتے ہو اور میں قطعاً
 اور کچھ اور راوی **عن** اَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ وَفَدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لِمَا قَدِمَ اَذُوَ اَبِی النَّبِیِّ اَللّٰهُ صَلَّی
 اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَوَاٰی اَبِی النَّبِیِّ اَللّٰهُ جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ مَا اَصْبَحْنَا لَمْ نَمِثْ اَكَا شَرِّ بَنَةِ فَقَالَ
 لَا شَرَّ لَنَا فِي الشَّقِیِّیْنَ قَالَوَاٰی اَبِی النَّبِیِّ اَللّٰهُ جَعَلَنَا اللّٰهُ فِدَاكَ اَوْ تَدْرِی مَا الشَّقِیُّیْنَ قَالَ نَعَمْ
 اَلْجُنَّحُ یَقْفَرُ وَسَطُهُ وَكَانَ فِی الدُّنَا وَكَانَ فِی الْحَبْشَةِ وَ عَلَیْكَ مَالُوْكَ مَرَّحِمَهُ اَبِی سَعِيدٍ
 سے روایت ہے عبد القیس کے وفد یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو کہنے لگے ایسی ہی اللہ کے
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نذرانہ کون سا شراب ہو سکتا ہے کہ وہ اس پر فرمایا فقیر بن نہ پوچھو انہوں نے کہا ایسی ہی

کے اہل بیت کو آپ پر خدا کرے کیا آپ جانتے ہیں فقیر کو آپ نے فرمایا ان فقیر ایک بکری بھی بیچ میں کہو کر گناہ کر لیتے
ہیں کہو کے تو نبی میں نہ پیو سبز لکھی برتن میں نہ پیو اور پیوستہ کون میں (چٹری کی) خباکس نہ ہند ہند ہو ڈوری
یا تیرے **ف** نووی نے کہا اس حدیث کو بہت سی مسائل معلوم ہو چکا ہے اور پندہ ہوئی اور میں خباکس
سے انکو بیان کرتا ہوں ایک تو رسوا اور شرافت کی سفارت سوانہ کرنا ضروری اور ہم کاموں کے لیے دوسری سوال
سے پہلے عذر ظاہر کرنا تیسرے محلات اسلام اور ارکان اسلام کا بیان سواج کے اور اوپر ہم کہہ چکے کہ اوس وقت
تک حج فرض نہیں ہوا تھا چوتھی عالم گہر و چاہنا دو سو روئے کچھ ہائیکہ کی کسی اور شخص سے جسے ابن عباس کے
مترجم ابو جبرہ تھے پانچویں ترجمہ اور فتویٰ اور شہر میں ایک شخص کا قول کافی ہونا چاہتی مہمان کے لیے حرم کہا
اوسکی تعریف کرنا اوس کے خوش کرنے کے لیے ساتویں فقیر ایک کرنا نہ پر جب اس میں نفع کے کا خوف نہ ہو اور
موندہ پر تعریف کرنا یعنی مدح جو منع ہے وہ اس وقت جب فاتح کا خوف ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
بہت مقاموں میں مدح ثابت ہو آپ تو ابو بکر رضی فرمایا انرا لڑکھانے کی حدیث میں تو ان لوگوں میں سے
انہیں سے جو کچھ کہہ لیا اکام کرنے ہیں اور فرمایا ابوبکر است و اب لوگوں میں زیادہ حسان صحبت اور مال
کی وجہ سے مجھ پر تیرا ہے اور جو میں کی وہ دست بنانا (سوا خدا کے) تو ابو بکر کو بنانا اور اسی ہی بہت سی حدیثیں
اور آثار منقول ہیں انہیں پوچھنے والے پر عتاب کرنا اگر وہ کہے مجھ سے کہوں کر بیان کرو تو میں صرف رضوان
کا لفظ کہنا درست ہونا شہر رضوان کہنا ضرور نہیں دسویں عالم سے دوبارہ پوچھنا سمجھنے کے لیے گیارہویں
تاکید کرنا کلام کے زیادہ اثر ڈالنے کے لیے بارہویں یہ کہنا درست ہے کہ خدا مجھے تیرے قربان اور خدا کرے
انھی مختصر **باب** الدُّعَاءُ إِلَى الشَّهَادَةِ تَيْنِ وَنَدَائِهِ كَيْفَ يُدْعَى بِابِ بِلَاسٍ مِّنْ نُّوَلُونَ كَوْرَط
شہادتین کے اور بیان میں اسلام کے ارکان کے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُعَاذًا قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي تَوْمَاتًا أَهْلَ الْكِتَابِ فَادْعُهُمْ إِلَى الشَّهَادَةِ أَتَى
عَالِيَهُ إِلَّا اللَّهَ وَاللَّهُ وَرَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَنَ عَنْ
عَلَيْهِمْ حَسَنَ مَّكَارٍ فِي كُلِّ سَبْعَةٍ وَكَيْفَ فَانْهَمُوا أَطَاعُوا ذَلِكَ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَفْتَنَ
عَلَيْهِمْ مَدَّةً تَوْحِيدًا مِنْ أَعْيُنِيَا تَعْمِدُ كُنْ دُرُفَتْكَ أَتَيْهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا ذَلِكَ فَيَاكَ
وَكُنْ أَتَمَّ الْعَمَلِ وَأَتَى دَعْوَةَ الظُّلْمِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ مَّرْجَمِ ابْنِ عَبَّاسٍ
موجب ہے معاذ بن جبل نے کہا ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا زمین کی طرف حاکم کرنے اور فرمایا تم لوگ

کہ لوگوں کو اس کتاب کے قول مانا اذکو اس بات کی گواہی کی طرقت کو ہی مسمودہ برحق نہیں سوا خدا کے اور میں اس
 کا پہنچا ہوا ہوں (پیشہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہاگر وہ اسکو مان لین تو بتلانا انکو یہ بات کہ اللہ نے اپنے فرشتوں
 کی میں بائچہ گا زین ہون اور رات میں پہرہ لگروہ مان لین اسکو تو بتلادو انکو یہ بات کہ اللہ فرض کیا ہے اون پر
 زکوٰۃ کو جو ہے جاوگی اونکے مالداروں کے پہرہ دیاوگی اونہی کے فقیروں اور محتاجوں کو اگر وہ اسکو مان لین تمہارے
 دینا عمدہ مال اون کے (یعنی زکوٰۃ میں متوسط جانور لینا عمدہ دودھ والا اور پر گوشت فرہ چھانٹ کر نہ لینا) اور
 بچنا مظلوم کی بددعا سے کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ درمیان کوئی روک نہیں **ف** یعنی وہ فوراً اللہ تک
 پہنچ جاتی ہے اور قبول ہوتی ہے نوری نے کہا اس حدیث کو بہت باتیں نکلتی ہیں قبول کرنا خبر و احد کا اور
 جب ہونا عمل اور دوسرا اور ترک واجب نہ ہونا اس لیے کہ خدا فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چند روز پہلے
 میں کی طرقت پہنچ گئے تھے پہرہ لگروہ تر جب ہونا تو آپ ﷺ کو بھی نمازوں میں نہ رک کر تے اور سنوں ہونا دعوت کفار کا
 طرقت تعید کی جنگ سے پہلے اور حکم ہونا اسلام کا جب تک شہادتین کا زبان ہی اقرار نہ کرے اور یہی ہندو سے اہل
 سنت کا اور دھرم ہونا یا پانچون نمازوں کا ہون اور ذات اور گناہ عظیم ہو تو ظلم کا اور ابام کو کفایت کرنا اپنے
 عاملوں کو اللہ سے ڈرنے کی اور ظلم سے بچنے کے لیے اور خدام ہونا زکوٰۃ وصول کرنیوالے پر عمدہ مال چھانٹ لینا
 اسی طرح صاحب مال پر برابر مال دینا اور زکوٰۃ نہ دینا کا فو کو نہ مالدار کو اور مستند لالی کیا ہے اس حدیث سے خطابی
 اور ہمارے صاحب نے زکوٰۃ کا نقل جائز نہیں یعنی ایک ملک کی زکوٰۃ دوسرے ملک کے فقیروں کو نہ پہنچی جاوے اور یہ
 استدلال قوی نہیں کیونکہ فقرائے ہم سے مراد مسلمانوں کے فقیر ہو سکتے ہیں اور بعضوں نے اس حدیث سے یہ استدلال
 کیا ہے کہ کافر و فاسق شریعت جیسے نماز روزہ زکوٰۃ کو ساتھ مخاطب نہیں ہیں یعنی انکو صرف یہی حکم ہے کہ ایمان لادیں
 اور اسی امر کے نہ کرنے پر انکو عذاب ہو گا نماز روزہ وغیرہ اور نہ جب فرض ہے کہ وہ مسلمان ہوں اور دلیل اس کی
 یہ ہے کہ حضرت نے اس حدیث میں لوین فرمایا اگر وہ اسکو مان لین تو انکو یہ بتلادو معلوم ہو کہ جب وہ شہادین میں ہی
 کو نہ مانعین تو اور ارکان اسلام آپر جب نہیں اور یہ مستند لالی ضعیف ہے اس لیے کہ حدیث سے مقصود یہ ہے کہ جب
 شہادین کا اقرار کریں تو انکو بتلادو کہ نماز کا مطالبہ اون ہی ہو گا دنیا میں اور دنیا میں تو انکا اسلام کا سوا
 جب ہی ہو گا جب وہ اسلام لادیں اس سے یہ لازم نہیں کہ آخرت میں ہی انکو ارکان اسلام کے ترک پر عذاب نہ ہو
 اور قرینہ اس پر ہے کہ حضرت نے ایک ایک بات بہ ترتیب بتلائی پہلے جو بہت ضروری تھی پہرہ جو اس سے کم اور
 نزدیکی حدیث میں یہ بات موجود ہے کہ جب وہ نماز کو مان لین تو بتلادو انکو زکوٰۃ کی فرضیت حالانکہ اس کا

کوئی خال نہیں ہوا کہ پہلے انسان پر نماز فرض ہوئی ہے پھر اوس کے بعد زکوٰۃ فرض ہوئی ہے **عن ابن عباس**
 أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا مُنْتَحِلِي نَيْتٍ
 وَكَيْفَ تَرْحِمُهُمْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَوَيْتَ بِهِ لَيْسَ بِهِيَ **عن ابن عباس** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ الْيَمَنِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلُكِ تَابَ فَلْيَكُنْ
 أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةَ اللَّهِ تَادَعَرَكُوا اللَّهَ كَأَخْبَرْتُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خُمْسَ
 صُلُوكِهِمْ يَوْمَهُمْ وَلَيْسَ لَهُمْ فَرَادٌ أَفَعَلُوا مَا أَخْبَرْتُمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ وَضَعَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً
 تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ فَمَنْ دَعَى فَقَرَأْتُمْ فَرَادَ الْهَاطِعُوا إِلَيْهِ لَخَذَ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَاهِيَةَ أَمْوَالِهِمْ
 ترجمہ عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عاقرین بھیجا تو ان سے کہا تم جاؤ گے
 ایک قوم پاس اہل کتاب پر جسے پہلے جس طرف تم اون کو بلاؤ وہ اجل طلبہ کی عبادت ہی پہرے ہذا کو پہچان
 لیں **ف** قاضی عیاض نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ خدا کو نہیں پہچانتے
 اور یہی قول ہے بڑے بڑے متکلمین کا اگرچہ وہ ظاہر میں خدا کی پست کش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے خدا کو پہچان
 اگرچہ عقل اس بات کو جائز نہ کہتی ہے مگر جو شخص ایک رسول کو نہ مانے وہ خدا کو پہچان لیں قاضی عیاض نے کہا جو
 شخص منکر شایع ہوتا ہے اور مخلوقات کو باخدا کو جسم جانتا ہے اور اجسام کی طرح یہودیوں میں سے باخدا کو اولاد دینا جائز
 جانتا ہے یا اوکی بی بی یا بیٹا ثابت کرتا ہے یا حمل دل و رتھقال در تنزاج اجسام کی طرح او کی لیے جائز سمجھتا ہے
 نصاریٰ میں سے یا اوکی اوصاف ایسی بیان کرتا ہے جو سکولائٹس نہیں یا اوس کے لیے شریک یا مخالف برابر والا
 ثابت کرتا ہے مجسمل اور بت پرستوں میں سے ان سب سے تعبیر و حقیقت خدا نہیں ہے اگرچہ وہ تم کا نام خدا رکھیں
 تو حقیقت انہوں نے جو خدا کو نہیں پہچانا اس کے کوسمجھ کر یا دیکھنا چاہیے (نودی) **ف** تہ انکو بتلا کہ
 اللہ اونہ پر پانچ نائین نہ مرض کی میں ہر رات اوروں میں جب یہ کرنے لگیں تہ انکو بتلا کہ اللہ انہ پر زکوٰۃ فرض
 کی ہے جولی جاوگی اونکے مال میں سے پہر دی جاوگی اونہی میں کے فقیر دن کو جب وہ یہی ہی مان لین تو زکوٰۃ نہ لے
 اون کے اور سچ انکے عمدہ مالوں کے **ف** جو فرمایا زکوٰۃ لی جاوگی اون کے مال میں اسے معلوم ہوا کہ اگر کوئی
 مسلمان زکوٰۃ نہ دیوے تو جبراً اوس کے مال میں سے وصول کیجاوے گی اس میں خلاف نہیں ہے مگر خلاف سمیز
 ہے کہ یا وہ باطناً بینہ وہیں اس زکوٰۃ سے بری ہوگا یا نہ ہوگا اوس میں ہمارے صحاب کو دو قول ہیں (نودی) **ف**
 اَلَا تَرَ بَقْعًا اِلَى النَّارِ خَشًا يَقُولُوا لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ بَابُ بَيَانِ مَنَاسِكَاتِ كَرَكُور

سے ڈرنا چاہیے یہاں تک کہ وہ کہہ نہ سکیں کوئی مسجد وسیع یا نہیں ہوا خدا کے اور بیشک حضرت محمد اور اس کے رسول میں
عن ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما انا رجل انزل الناس عنکم انما انا رجل انزل الناس عنکم
 بعد ذلک فمن من کذب عن فمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما انا رجل انزل الناس عنکم انما انا رجل انزل الناس عنکم
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فمن قال
 لا الہ الا اللہ فقد عصم منی ماله ونفسه الا بحیث وجہ ابی علی اللہ فقال ابو بکر رآ اللہ
 لکما لکن من کذب عن فمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما انا رجل انزل الناس عنکم انما انا رجل انزل الناس عنکم
 لکما لکن من کذب عن فمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما انا رجل انزل الناس عنکم انما انا رجل انزل الناس عنکم
 من اللہ ما هو الا انزل عن اللہ عن فمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما انا رجل انزل الناس عنکم انما انا رجل انزل الناس عنکم
 ابو ہریرہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے غلیف سوار اور بک لوگ
 جو کافر ہو گئے کافر ہو گئے **فت** خطابی نے کہا جو لوگ اسلام کی پہر گئے تھے وہ وہ دروغ کہتے ایک تو وہ جو بالکل
 دین اسلام کو چھوڑ کر اپنے کفر کی حالت کی طریقت پر لوٹ گئے تھے اور ابو ہریرہ سے جو کہا کافر ہو گئے وہ بک لوگ
 جو کافر ہو گئے اور اس سے مراد اسی قسم کے لوگ ہیں اور یہ لوگ ان میں ہیں جو کہ وہ تھے ایک گروہ نو مسلم کذاب
 کا جو اس کو پیڑ چڑھتے تھے اور یہ وہ کلمہ تھے اور اس کے قبول کرنے والے ہیں کو گروہ میں ہے یہ فرقہ تو بالکل ہماری
 پیڑ چڑھنے کی نوبت کا انکار کرتا تھا اور یہ وہ کلمہ تھے اور اس کے قبول کرنے والے ہیں کو گروہ میں ہے یہ فرقہ تو بالکل ہماری
 کو مسلمہ کا نام میں اور یہ وہ کلمہ تھے اور اس کے قبول کرنے والے ہیں کو گروہ میں ہے یہ فرقہ تو بالکل ہماری
 گروہ وہ تھا جو دین سے پہر کیا تھا اور شرائع اور احکام دین کا منکر ہو کر نماز و روزہ کو چھوڑ دیا تھا اور پہر اوپر تھا
 کے طریق چھوڑ لگا تھا اور سنت خدا کو بوجہ صرف تین مسجدوں میں ہوتا تھا ایک مسجد کی مسجد دوسری مدینہ کی
 مسجد تیسری عبد القیس کی مسجد پھر میں دوسری طرح کے لوگ تھے جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ میں منہ نکالا تو
 نماز پڑھتے تھے لیکن زکوٰۃ دین سے انکار کر دیا یہ لوگ درحقیقت کھیت سے باغی تھے انہی لوگوں کے بارے میں حضرت عمر
 کو شبہ ہوا (المرج الوہاج) **فت** تو حضرت عمر نے ابو بکر سے کہا تم کو بک ٹرو گے ان لوگوں سے حال انکار کرو
 اسے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھ پر حکم ہوا لوگوں سے لڑنا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں پہر سے نے
 لا الہ الا اللہ کہنا اور اسے کچھ بیا مجھ سے بچو مال اور جان کو بک کر کسی حق کے بدلے (یعنی کسی حق کے بدلے جیسے زنا کرے
 یا زنا کرے تو بچو اچھا دیو) پہر حساب اس کا اللہ نہیں (اگر اس کا دل میں کفر ہو اور ظاہر میں بک کے بارے میں سلیمان

ہو گیا جو توفیقاً میں اللہ اس کے سوا لگا پڑو دنیا میں اس پر کوئی ہوا خذہ نہ ہوگا **ف** حضرت عمر کا اعتراض نظر
 ظاہر حدیث کے تھا کہ جب حضرت علی علیہ وسلم نے فرمایا جس نے لالہ لالہ اللہ کہا اس کو اپنے مال اور جان کو
 اور یہ لوگ لالہ لالہ کہتے ہیں صرف زکوٰۃ دینے سے انکار کرتے ہیں پھر ان کی لڑنا اور ان کی مال اور جان لینا کیجو درست
 ہوگا **ت** حضرت ابوبکر نے کہا قسم خدا کی میں تو لڑوں گا اس شخص سے جو فرق کرے نماز اور زکوٰۃ میں اس لیے
 کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے **ف** مطلب حضرت ابوبکر کا یہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال اور جان کی حفاظت
 سعلق کی ہے نہ شتر مٹوں پر اور جو حکم سعلق ہو دوشتر مٹوں پر وہ ایک شرط کو ہونے سے حاصل نہیں ہوتا جب دوسری
 شرط نہ ہو پھر قیاس کیا اس کا نمائندہ ہے بعد اس کے زکوٰۃ کو نماز کے مثل قرار دیا اور اس سے یہ بین دلیل ہے اس بات
 کی کہ جو شخص نماز چھوڑے اس کے لڑائی درست ہے باجماع صحابہ ابوبکر نے زکوٰۃ کو جو مختلف فیہ تھی نماز کی مثل
 قرار دیا جو متفق علیہ تھی تو اس معاملہ میں حضرت عمر نے نہ معلوم حدیث سے استدلال کیا اور ابوبکر نے قیاس سے
 اور معلوم ہوا کہ عام کی تخصیص قیاس سے ہو سکتی ہے **ت** قسم خدا کی اگر وہ ایک عقل کو رد کریں گے جو دیا
 کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تو میں لڑوں گا ادھر تو اس کے کہ نہ دینے پر **ف** مطلب یہ عقلاً مروی ہے
 اور ایسا ہی بخاری میں اور بعضی روایتوں میں عقل کے بدلے عقاق کہتے ہیں بکری کے بچے
 کو اور دونوں صحیح ہیں اور جو حدیث میں اس امر پر کہ ابوبکر نے دوسری یہ کلام کہا ہوگا ایک بار عقل کہا اور ابوبکر
 عقاق تو روایت کے لئے اذہب ہی دونوں لفظ تو عقانی سے مراد بکریوں کے بچے ہیں جنکی بائیں پر لگی ہوں اور
 عقل سے مراد ایک مال کی زکوٰۃ ہے اور بعضوں نے کہا کہ عقل اذہب ہی سے ہے جس سے اونٹ کو باندھتے ہیں اور
 نودی نے اسکو صحیح کہا کیونکہ یہ سورت شدت اور مبالغہ کا ہے تو جہاں تک عقل کی تفسیر ہو مناسب ہے اور جب
 ایک سال کی زکوٰۃ مراد میں تو یہ مطلب حاصل نہیں ہوتا (اسراج الوئح) **ت** حضرت عمر نے کہا قسم خدا
 کی پھر کہ نہ تھا مگر میں نے یقین کیا کہ اللہ جل جلالہ نے ابوبکر کا سینہ کہل دیا ہے لڑائی کے لیے (یعنی ان کے
 دل میں یہ بات ڈال دی تھی جو بڑا جانا کہ یہی حق ہے **ف** نودی نے کہا حضرت عمر نے ابوبکر کی تقلید نہیں
 کی اس واسطے کہ عمر خود مجتہد تھے اور مجتہد کو درست نہیں دوسرے مجتہد کی تقلید کرنا اور دوسرے نے خیال کیا ہے
 کہ حضرت عمر نے ابوبکر کی تقلید کی اور بنا اسکی اولیٰ کے خیال فاسد پر یہ کہ امام کو موصوم ہونا ضرور ہے یہ انکی
 کہلی ہوئی جہالت ہے (السرراج الوئح) نودی نے کہا بعض افغنیوں نے خیال کیا ہے کہ ابوبکر نے (نفسہ
 پہلے سید انوار) کو فتیہ اذہب تسلیم کیا حالانکہ وہ لوگ زکوٰۃ کے باب میں ناول کرتے تھے اس کے ہوتے قرآن پڑھا

ہر حکم ہے مگر میں اُمّوالِ اہم صدقہ الایۃ کو خطاب خاص ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے اس اسطر کے قطع ہیرینے
 پاک کرنا گناہوں کو اور تزکیہ اور صلاح و درست کرے نہیں ہو سکتا خطابی نے کہا یہ خیال ایسے لوگوں کا جو جن کو دین
 سے ذرا بھر نہیں اور ان کے عمدہ مقاصد اقترا اور بہتان اور سلف کی برائی میں اور ہم اور بیان کر چکے ہیں کہ
 اسلام کے مرتد ہو جانے والے لوگ کئی طرح کے ہیں بعض تو بالکل دین تو پہر گئے تھے اور علیہ وغیرہ کو غیب جانے لگے
 تھے اور بعض تو نماز اور زکوٰۃ اور تمام شریعت کو ترک کر دیا تھا پہر انہی لوگوں کو صحابہ نے کا فر سمجھا اور ابو بکر نے ان کو
 لڑائی کی اور انکی عورتوں اور بچوں کو نوٹدی غلام بنایا اور اکثر صحابہ نے اس بات میں ابو بکر کی موافقت کی خود
 حضرت علی نے بھی ضعیفہ کے قیدیوں میں سے ایک سے رست کو نوٹدی بنایا جس کے پیٹ سے محمد بن الحنفیہ پیدا ہو کر پہر چھا
 کار مانا گئے نہ کسی پہلے اس سبب سے اتفاق ہو گیا کہ مرتد کو قید نہ کرنا چاہیے بلکہ قتل کرنا چاہیے اور وہ لوگ جنہوں
 نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا وہ دین پرست نہ تھے براہی تھے اور اگرچہ ان میں سے بعض زکوٰۃ دینے پر رضی
 ہوئے تھے پر ان کے سر داروں نے انکو زکوٰۃ دینے سے روکا ہمیں یہی ربروہ وہ زکوٰۃ دینے پر مستعد ہو گئے تھے اور
 مال کو جمع کر کے روانہ کرنے والے ہوئے تاکہ بن نوزیرہ نے انکو روکا پھر ان لوگوں کو خاص کر کے کافر
 نہیں کہا اگرچہ یہ بھی ایک قسم کے مرتد تھے کیونکہ مرتد لوگوں کے شریک نہ تھے دین کی بعض باتیں موقوف
 کرنے میں اسلئے کہ روہ کا اطلاق نہ گراہ پر ہو تا ہے اور بہر اوس شخص پر جو پہلے ایک کام کی طرف توجہ رکھتا تھا
 پہر اوس سے پہر جاوے اور یہ لوگ بھی اطاعت سے پہر گئے تھے اور حق کو روکتے تھے تو یہ قبیح لقب بد کا
 ان کے ساتھ ہی لگ گیا اور دینداری جاتی رہی اور یہ جو انہوں نے ہستدلال کیا تھا قرآن سے
 کہ قرآن میں خذ من اُمّوالِ اہم میں خطاب خاص ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کے خطاب میں طرح
 کے ہیں ایک خطاب عام جس پر کیا گیا الذین آمنوا اذ امنتم انی اھتکون فیئینہ ایمان والو جب تم کہتے ہو نماز کو
 لے یا یا الذین آمنوا کتاب علیکم صیام او ایمان والو فرض میں تپ رہو اور ایک خطاب خاص حضرت کے
 پیچسین دومر اشریک نہیں ہوسکتا وہ جب کہ آیت میں صیات اشارہ ہو کہ یہ حکم پیچسین کے ساتھ خاص ہے جس
 وں التیس فتحدیہ نافیہ تک اور جویہ نہایا فالقہ تک من دون المؤمنین اور ایک خطاب ہے جو اس کے
 اپنے پیچس کو مخاطب کیا ہے پر اوس میں پیچس اور سب است کر لوگ برابر میں جس پر ائمہ الصلوٰۃ لڈ لوگ اشتر
 قائم کرنا زکوٰۃ ان کے ذہنی ہی اور جس پر فاذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشیطان الرجیم یعنی جب تو قرآن
 پڑھتے ہو تو پہاہ باگ شیطان ہرود دوسری اور سب و اذ اکت فیہم فاکت لہم صلواتہ اور یہ سب خطاب موم

میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نہیں بلکہ سب سے اوس میں شریک ہے اسی طرح یہ خطاب ہی
 ہے خذ من أموالهم صدقة اللہ تعالیٰ تو جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو بعد آپ کا قائم مقام ہو
 وہ اس سے عمل کر سکتا ہے اور اسی کی مثل ہے یہ آیت یا ایہا النبی اذک لکم اللہ کہ خطاب ہو ہی کی طرف
 اور حکم ہے سب ملانوں کو بلکہ بعض مقاموں میں خطاب ہو بغیر کی طرف اور مراد اور لوگ ہیں جیسے کان
 فی شکک تمنا انزلنا انیک ہدیہ کہ حضرت کو شک نہ تھی اوس میں جو آپ پر اور تہا ہر ماظہیر اور ترکیہ
 اور دعا تو یہ ہر ایک امام کر سکتا ہے صاحب حق کے لیے اور جو ثواب جس عمل پر وارد ہوا ہے وہ قائم
 ہے آپ کی وفات سے موقوف نہیں ہو گیا اور امام اور عامل کو مستحب ہے کہ صدقہ دینے والے کے لیے
 دعا کرے اوس کے مال کی ترقی اور برکت کو لیے اور سب یہ کہ اللہ تعالیٰ اوسکی دعا کو قبول کر لیا اور
 اُسکی سوال کو رد نہ کر لیا اگر کوئی یہ کہو کہ جن لوگوں نے اوس نے ملنے میں نہ کوئے دینے کے لیے تاویل کی
 تھی وہ باقی قرار پا کر اب اگر اس نے میں ہی کوئی نہ کوئے کی فرضیت کا انکار کرے اور کہو کہ انکو
 تو کیا اسکا حکم مثل باغیوں کے ہوگا تو جواب سکا یہ ہے کہ نہیں اس زمانے میں جو کوئی نہ کوئے کی فرضیت کا
 انکار کرے وہ بالاجہاد کا فر ہے اور وہ اسکی یہ کہ وہ لوگ معذور تھے کوئی وجہوں سے ایک تو یہ کہ زمانہ نبوت
 کا اُن سے قریب تھا جب احکام منوع ہو رہتے دوسرے یہ کہ وہ لوگ نادان تھے اور نہ مسلمان ہو کر تھے
 ہدیہ شہید بن پڑ گئے اب تو دین اسلام شائع اور شہود ہو گیا اور دین کی باتیں خاص اور عام سب کو معلوم
 ہو گئیں اب عالم کیا جا لے تک جانتا ہے کہ نہ کوئے اسلام کا ایک کن ہے تو اب کوئی معذور نہ ہوگا اوسکا انکار میں
 ہی طرح حکم ہے ہر ایک شخص کا جو انکار کرے اجماعی کاموں میں سو کسی کام کا جو مشہور ہو جیسے ہر باچون نماز کا
 یا رمضان کے روزوں کا یا جہانت سے غسل کرنے کا یا زنا کے حرام ہونیکا یا خمر کا حرام ہونیکا یا محرم عورتوں کے جناح
 حرام ہونیکا البتہ اگر کوئی اس نے میں ہی نہ مسلم ہو اور ارکان اسلام کو اچھی طرح نہ جانتا ہو وہ اگر انکار کرے
 نادانستہ تو کا فر ہوگا اور اسلام کا اطلاق اس پر باقی رہے گا اور جو باتیں مست کی اجماعی ہیں پر خاص و عام میں
 نہیں اون کا انکار کفر ہوگا جیسے پوچھی اور پتچھی میں جہم کرنا یا غلہ او بہا جی میں یا قاتل کو سیرا نہ دلانا یا داد
 لے کر چٹا حصہ لینا (انتہی باختصار) السراج الموعود میں ہے کہ ابو بکر صدیق جو دلیل لائے اور عمر نے جو اعتراض کیا اس
 سے معلوم ہوتا ہے کہ انکو دوسری روایت کی خبر نہیں ہوئی جسکو ابو ہریرہ نے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
 سلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ گواہی دین اس بات کی کوئی معذور نہ ہو

امیر علیہ وسلم کے حقیقی چچا اور پرورش کر نیوایے) رہنے لگے **ف** یعنی بیماری کی شدت ہوئی اور موت کا
 یقین ہو گیا یہ نہیں مراد ہے کہ کرات شروع ہو گئی کیونکہ نزع اور کرات کی وقت تو قبل نہیں فرمایا امیر علیہ السلام
 نے **وَلَيْسَ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْلَمُونَ أَسْمَاءَ نَحْنُ لَا نَحْضَرُ أَحَدَهُمْ الْمَوْتُ قَالَ لَيْسَ التَّوْبَةُ إِلَّا لِلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ** ہے تو یہ ان لوگوں کو
 کے لیے جو نہ کہتے ہیں ہر جہت سے سنا سنا گئی تو کہنے کو کہہ رہے ہیں امیر علیہ السلام کی اور ان کی دلیل یہ ہے کہ ابوطالب حضرت
 صلی امیر علیہ وسلم نے گفتگو کی اور شکر کون ہے آپ کے خلاف انکو سمجھایا آخر ابوطالب کے مشرکوں کا ہونا تو معلوم
 ہوا کہ نزع کی حالت یعنی قاضی عیاض نے کہا ہنجر شکلیں نے یہاں یہ نہ دیکھے ہیں کہ نزع کی حالت ابوطالب کی طاری
 ہوئی اور صحیح نہیں ہے **ت** تو رسول امیر صلی امیر علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور وہاں ابو جہل
 (عمر بن ہشام) اور عبد اللہ بن مسیب بن مغیرہ کو بھیجا و پھر رسول امیر صلی امیر علیہ وسلم نے فرمایا اے چچا میرے
 تم کہہ لو لا الہ الا اللہ ایک کلمہ میرا کہنے کے پاس لگاؤ وادہ رہو گے تمہاری لیے (یعنی خدا کو قبول ہو قیامت کو
 روزِ عرض کر دینا کہ ابوطالب سے حد ہے اور انکو جہنم سے نجات ہونا چاہیے انہوں نے آخر وقت میں کلمہ قوسید
 اقرار کیا تھا ابو جہل اور عبد اللہ بن مسیب نے اسے اور ابوطالب تم اپنے باپ عبد مطلب کا دین نہیں جانتے یہ رسول
 امیر صلی امیر علیہ وسلم برابر ہی بات اون سے کہتے رہو (یعنی کلمہ قوسید تم پر کہے ہو) (اور ابو جہل اور عبد اللہ
 بن مسیب اپنی بات لگتی رہی) یہاں تک کہ ابوطالب نے انبیاءت جو کہ وہ پیشی میں عبد مطلب کے دین پر ہوں **ت**
 تو ابوطالب نے دین اسلام کو قبول لیا اور اپنی قوم کا پاس کیا اور جہنم اختیار کیا اور اراج الوہاب میں کہ حدیث
 میں دلیل ہے اس بات کی کہ عبد مطلب بھی کفر پر ہے تھے جیسے ابوطالب نے یا امام ابو حنیفہ سے فقہ اکبر میں حدیث کہا
 ہے کہ ابوطالب کہنے پر مرے **ت** اور انکار کیا لا الہ الا اللہ کہہ کر سے تو رسول امیر صلی امیر علیہ وسلم نے فرمایا
 قسم خدا کی میں تو تمہارے لیو دعا کروں گا کہ بخشش کی) سب تک بھوکو متع نہو **ف** تو ہی نے کہا اس
 حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قسم کہا ناخذ و مجزو بغیر اس کے کہ دوسرا قسم کہا اوسے درست ہے اور اس جگہ قسم سے
 ناکیہ مقصود یہ کہ میں ضرور ہستغفار کروں گا تمہارے لیو اور یہ ابوطالب کو خوش فرمائیے آپ نے فرمایا اور ان کی
 کے میں ہجرت کی کچھ ہی پہلے ہوئی ابن فارح نے کہا ابوطالب جب کہ تو رسول امیر صلی امیر علیہ وسلم کی عمر تیرہ
 انچاس سن سنس کی تھی اٹھہ مہینہ گیارہ دن اور ابوطالب کے وفات کو تین روز بعد امام المؤمنین خلیفہ کا انتقال
 ہوا رسول امیر صلی امیر علیہ وسلم کو پنج کے بعد دوسرا پنج ہوا اسیر طو اس سال کو عام الحزن کہتے ہیں **ت**
 تب اللہ تعالیٰ نے ہوائے تاریاں کا کان لکھتی والہ دین آئمہ اخیر تک یعنی نبی کو اور سلاطین کو درست نہیں

اور گناہوں پر ہمیشہ وہ جہنم میں نہیں رہ سکتا نودی نے کہا اہل سنت و اہل حق کا سلف اور خلف میں یہ
 اعتقاد ہے کہ جو شخص توجہ پر کمر دے حال میں جنت میں جا دیگا پھر اگر گناہوں کا پاک ہو جائے یا بالغ ہو جاتی ہے
 مجنون ہو گیا ہو یا اوس کو صحیح کی ہوتا نام گناہوں کا اور بچہ توبہ کے بعد کوئی گناہ کیا یا باطل کی طرف سے اوس کو
 توفیق ہوئی ہو گناہوں کی بچنے کی وہ توجہ میں جا دیگا اور جہنم میں بالکل نجات دیا اور یہ جو آیت میں کہ تم میں سے کوئی
 نہیں کہ جہنم پر اوسکا ورود ہوگا غور و درود پر ہر لینے گذرنا اور ہر گز نہ توبہ کے لیے ہی کیونکہ ہر ایک
 اہل جہنم کی اور جسے پر اللہ سب کو جہنم سے اور توبہ میں ہی پاک ہے اور اگر اس سے گناہ کا کبیرہ پہنچے تو اس کے
 کے مرتبہ توبہ اللہ کی مرضی سے اگر چاہے اسکا قصہ معاف کر دیوے اور اسکو جنت میں لے جاوے اور اگر چاہے توبہ
 و توبہ اسکو قصور کا لائق عذاب کی طرح جہنم میں جاوے پروفہ ہمیشہ جہنم میں بڑی توجہ شخص توجہ سے کہ توبہ
 گناہ کرے ہمیشہ جہنم میں نہ ہیگا مگر وہ شخص کہ توبہ میں ہیگا اور جنت میں جاوے گا اگر چہ کسی ہی نیکی
 کرے، یہ مختصر بیان ہے عقیدہ اہل حق کا اس کی میں اور کتاب و سنت اور جماع استہدیل میں اس اعتقاد کا اور
 انصوص متواتر میں اسباب میں جن کو یقین حاصل ہو سکتا ہے، چریت باغضہ ناعت اور عقوہ ہو گیا توبہ میں
 حاشیہ میں وارد ہوں اگر چہ ظاہر میں کچھ اس قدر ہے کہ غلامانہ ہوں بہا کو حاصل کرنا چاہیے ہی تاکہ پناہ کو قصور
 شیعہ یہ بتا فاض اور تخلص ہو اور خدا جاسمہ تو ہم بعض معنیوں کی تاویل بیان کرینگے جن سے اور حدیثوں کی
 تاویل ہی معلوم ہو جاوے گی اسے **عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** کہ گناہ
وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّكَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا جو شخص جو اسے اور سکو یقین ہو کہ نہایت کا کوئی لائق نہیں عبادت کے سوا اللہ جل جلالہ کے توجہ جنت
 میں جاوے گا **فَإِنْ كَانَ فِيهِ خِيَانَةٌ** نہ کہا جلتا ہے کیا ہے لوگوں نے اس شخص کے باب میں جو شہادتیں وہ
 قائل ہوئیں توبہ اور رسالت کا لیکن گناہ کا مکرر ہے توجہ کہ اس گناہ کو توبہ یہ کہتا ہے کہ ایمان کے ساتھ
 کوئی گناہ ضرر نہیں کرتا اور خارج کہتے ہیں کہ گناہ ضرر کرتا ہے اور آدمی گناہ کی وجہ سے کافر ہو جاتا ہے اور قتل
 کہہ رہے ہیں کہ اگر اسکا گناہ کبیرہ ہے توبہ ہمیشہ جہنم میں ہیگا اور نہ سکو میں کہیں گے نہ کافر علیک ناسخ کہیں گے اور اسے
 کے نزدیک قبول سنت میں وہ شخص میں ہے اگر اسکا گناہ نہ بخشتا ہو اور اسکو عذاب ہو تو ہمیشہ ہوگا ایسا
 انکے ان میں وہ جنت میں جاوے گا تو حدیث سے رو ہو گیا خارج اور قتل کا اور جو کہ جو دلیل لاتے ہیں ان حدیث سے اور ان
 کے لیے یہ کہ توبہ اسباب میں حدیث سے کہان نکلتا ہے اس حدیث میں یہ ہے کہ جو جنت میں جاوے گا پھر ہو سکتا

ہے کہ اوسکا گناہ بخش دیا جاوے یا شفاعت کے بجائے جہنم سے یا گناہ کے عقاب یا جہنم میں جاوے یا نازل
 حضرت اس لیے کہ بہت آیات اور احادیث گناہگاروں کے لیے عذاب نکلنے سے پہلے مخصوص شریعت کو اکیس کے
 مطابق کرنا لازم ہے اور یہ فرمایا اص حدیث میں کہ اوسکو یقین ہو توحید کا تودرو گویا بعض کے چہرہ کا کچھ ہر میں سر
 شہادتین کو زبان کہنے والا جنت میں جاوے گا گودل ہوا و عبرت دہندہ ہوا دوسری حدیث میں کہ اورتا کید
 مروی ہے یعنی اسکو شکست ہو اور یہ عوید ہر ہر مذہب کے قاضی عیاض نے کہا اص حدیث کے حجت لانا ہے وہ شخص بھیج
 کہتا ہر صرف دل پر شہادتین کو پہچاننا کافی ہے زبان کہنا ضرور نہیں مگر اصل سنت کا مذہب ہے کہ دل پر یقین کرنا
 اور زبان سے اقرار کرنا دونوں ضرور ہیں اور جہنم سے نہایت بچنے کے لیے صرف ایک کی فی نہیں المیتہ جبے بان میں کی
 اکت ہر صبیہ گویا کہ نہ ہر باہمت ہو زبان کے کہنے سے پہلے مر جاوے تو دل پر یقین کرنا کافی ہے اور حدیث میں
 حجت نہیں اس شخص کی جس نے خلاف کیا اصل سنت اور جماعت کا اس لیے کہ دوسری حدیث میں صاف ہے ہر جس
 کہ لا الہ الا اللہ اور جس نے گواہی دی لا الہ الا اللہ اور معاذ کی روایت میں ہر جس کی غیر بات لا الہ الا اللہ معاذ کی روایت میں
 عادیگا اور ایک سے اسیت میں ہے جو اسکو ملے گا اوس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہو تو جنت میں جاوے گا اور ایک سے اسیت
 میں ہے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں جو گو اہی دے اس بات کی سوا اللہ کے کوئی سچا معبود نہیں اور محمد اللہ کے رسول میں
 اللہ عزہ ام کر دیا اسکو جہنم پر اوردیسا ہی ہے عبادہ بن عباس اور عثمان بن مالک کی روایت میں ہے کہ حدیث میں
 اتنا زیادہ ہے کہ اوسکی اعمال چاہے عیسوی ہوں اور ابی ہر یہ کی روایت میں ہے کہ وہ کہہ سکتے اور اسکو شکستہ شہادتین
 میں تو جنت میں جاوے گا اگر نہ تاکہ یا چوری کرے ان سب حدیث کو مسلم نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے تو ایک حدیث
 سلف و ان میں مدین لیسب ہی ہیں یہی قول ہے کہ یہ حدیثیں اس وقت کی ہیں جب اسکا دروازہ کھلے اور اوامر اور نہی
 نہ تھی اور فضول کہتا یہ حدیثیں محل میں کشمیر کی محتاج ہیں اور مطلب اٹکا یہ ہے کہ شہادتین کا اقرار کرے اور
 اون کے حقوق اور فرائض سکھو اور اسے اور یہ قول ہے حسن بصری کا اور بعضوں نے کہا کہ یہ اس شخص کے لیے
 ہے جو کفر اور شرک سے مرتد ہو ہر اسکا اقرار کرے پہلے جاوے یہ قرآن مجازی کا ہے اور ان سب حدیث کی فہم
 اور وقت ہر جب حدیث کوئی ہر ہر کہیں لیکن جس نے درج اور مرتبہ پر لیا وہین تو نازل مشکل نہیں جیسے محققین علما
 نے بیان کیا ہے تو پہلے یہ بات سمجھ لینا چاہیے کہ تمام احادیث صلیحین اور محدثین اور فقہاء اور تہکلمین کا یہ
 مذہب ہے کہ گناہگار اللہ کی مشیت پر ہیں اور جو شخص ایمان پر مکر اور دل پر یقین رکھتا ہو شہادتین کا وجہ تیز
 جاوے گا ہر اگر اوس کے گناہوں کو توبہ کر لی ہو یا گناہوں کو پاک ہو وہ تو جنت میں جاوے گا انہی پروردگار کی رحمت اور

حرام کیا جاوے گا چہنم پر پھر اگر ان چھ بیٹوں کو ہم ایسے مستحسن پر محمول کریں مصلحت ہوگا اور یہی مراد ہے حسن
 ابصری اور بخاری کی اور اگر وہ شخص گناہوں کے ساتھ آلودہ ہو وہ جہالت کا ترک کیا ہو یا حرام کا ارتکاب تو وہ
 کی شدت پر ہو اور اسکا یقین ہو کہ گناہ چہنم میں بالکل نہ جاوے گا اور پہلی ہی پہل حبت میں بلا جاوے گا لیکن اسکا یقین
 ہے کہ وہ ایک دن آخر کو ضرور حبت میں جاوے گا اور خدا کو اختیار ہے جاہر اور سکا گناہ حاف کر دیوے اور چاہے سکا
 چند روز عذاب دیکر یہ حبت میں لیجاوے اور ممکن ہے کہ سب احادیث اپنی معنی پر قائم رہیں اور جمع ہی ہو جاوے
 اس طرح کہ حبت میں جانے سے مراد ہو کہ حبت کا استحقاق ہو نہ ہو گناہ یا بالفعل یا بعدہ ابغض ابغض ابغض
 ہوئے سے بغض ہو کہ ہمیشہ کا چہنم ہو چہر حرام ہو اور دونوں سکون میں خراج اور تفرق کا خلاف ہو اور مثال
 ہے کہ حدیث میں کان آخر کلانہ لا الہ الا اللہ یعنی جبکی اخیر بات لا الہ الا اللہ ہوگی وہ حبت میں جاوے گا یہ اس شخص
 کے لیے ہر جسکی زبان سے مرتے وقت اخیر میں یہ کلمہ نکلے اور پھر بعد اس کے دوسری بات کہے اگرچہ اس کے پہلے
 گناہ کہ چکا ہو پھر یہ خاتمہ کلام کی وجہ سے خدا کی رحمت شامل حال ہو اور وہ چہنم سے بالکل نجات پاوے بخلاف
 ان گناہ گروں کے جنکی آخری بات یہ کہ نہ ہو اس طرح پر جو عبادہ کی حدیث میں ہے کہ وہ حبت کو جس نے دیکر
 میں جاہی جاوے وہ خاص ہو سکا لیے جو شہادت میں کے ساتھ یا ان اور تجویز حقیقی کے ساتھ تصدق ہو
 اور سکا ثواب سقد ہو جاوے کہ اس کے گناہوں سے بڑے جاوے اور مغفرت اور حبت کو وجہ کرے تمام ہو کلام
 خاص فی عیاض کا اور یہ نہایت عمدہ ہے لیکن ان میں سے ایک جو تاویل مغفول ہے وہ تخفیف اور باطل ہے اس لیے
 کہ ابوسبرہ بہت سے میں اسلام لائے تھے جس سال خیر فتح ہوا شہ جری میں اور ہر وقت تو تمام حکام غم امت
 جاری ہو چکے تھے اور سب انص مثل ٹانہ اور روئے اور کوہ کے فرض ہو چکے تھے اور حج بھی فرض ہو گیا تھا
 اس کے قول کے موافق جو کہتا ہے حج شایع ہے جری میں فرض ہوا اور بعضوں نے کہا کہ شہ جری میں فرض
 ہو اور شیخ ابن الصلاح نے یہ تمام میں ایک تاویل بیان کی ہے انہوں نے کہا کہ شاید یہ ضرور اولیوں سے حفظ
 اور وقت جنہ بطل وجہ ہے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ نے تو پورا پورا ایمان دوسری حدیثوں
 میں کیا ہے اور جائز ہے کہ یہ خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بہت پرستوں کے ساتھ خطاب کرنے میں
 کہ یہ کہ تو میرے لیے درج تمام باتوں کو لازم کر رہی تھی اور جو کافر قسکے تامل نہ ہو جس پرست یا پارسی
 وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہو سکا وہ حال نہ جو اوپر ہم نے بیان کیا تو حکم کیا جاوے گا اور سکا اسلام کا اور ہم وہ نہیں کہیں
 مجال میں جری ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اسکا اسلام کا حکم کیا جاوے گا پھر اس

پر جب کرینگے اور حکام قبول کرنے کے لیے اس لیے کہ اور کیا حاصل نکلتا ہے کہ اسلام کے پورا کرنے کے لیے اس پر جبر کرینگے اور حکام حکم مثل مرتد کے ہوگا اگر وہ باقی احکام کو بجا نہ لائے اور نفس الامر میں اور آخرت کے احکام میں وہ مسلمان نہ ہوگا حالانکہ ہم نے جب کو بیان کیا وہ نفس الامر اور آخرت کے احکام میں مسلمان ہیں (واللہ اعلم) (نودی)۔

یقول

عَنْ عُمَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَوَاءٌ مَرَجَمٌ حَضَرَتْ عُمَانُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ قَالَ فَقَدْ دَنَا زَادُ الْقَوْمِ فَأَجْتَنَى هَمٌّ

عَلَيْهَا قَالَ فَعَدَلَ قَالَ كُنَّا دُونَ الْبَيْتِ يَمِينُهُ وَكَوْنُ الْمُتَمَرِّدِ يَمِينُهُ قَالَ وَقَالَ لِحَاجِلِكِ وَفَدَا النَّوْءُ الْبَيْتَ

فَلَمَّا قَالَ وَمَا كُنَّا نَبْصُرُهُ بَالِئًا قَالَ كَانُوا يَبْصُرُونَهُ وَلَيْسَ يُبَوِّنُ عَلَيْهِ الْمَاءُ قَالَ دَنَا عَسَا

عَلَيْهَا قَالَ حَتَّى مَلَكَ الْقَوْمُ زَادَهُمْ قَالَ فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ شَهِدْنَا أَنَّ لَكَ إِذَا اللَّهُ وَآخِي

رَسُولُ اللَّهِ لَا يَلْقَى اللَّهَ وَهِيَ مَا عِنْدَ عَدْلٍ شَاكٍ فِيهِمَا لَا دَخَلَ الْجَنَّةَ مَرَجَمٌ بَعْدَ مَرَجَمٍ

روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرا ایک سفر میں (جب تک نبوکدین ان لوگوں کے بغیر تادم ہو گئے اور آپ نصہ کیا لوگوں کے بعض اونٹ کا شٹو لٹکا **ف** حدیث میں جا ملہم ہے جا جملی سے اچھا ملہم

جیم سے دونوں منقول ہیں صاحب تحریر اور ابن الصلاح نے دونوں کو ذکر کیا ہے لیکن صاحب تحریر نے جیم کا نام

جیم کو اختیار کیا ہے اور قاضی عیاض نے جا ملہم سے اصل سے شیخ ابو عمرو نے کہا دونوں صحیح ہیں تو جب سے جملی

سے متوجہ مل جیم ہے جو مل کی یعنی وہ انٹ جبر لا دا جا کو سامان وغیرہ اور جب جیم سے تو جمع ہے ہمال کی اور جالو ج

سے جمل کی جمل اونٹ کو کہتے ہیں **ت** حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ کاش آپ جمع کیجیے لوگوں کے سب سے

کو بہرہ کو کیجیے اللہ سے اور سب پر (تا کہ برکت ہو زمین اور کانی ہو جاوے سب کے لیے) آپ فرمایا جی کیا تو جس کے

باس گھوڑا ہی وہ اپنی گھوڑا لیکر آیا اور جب کو پاس کچھ تھی وہ کچھ لیکر آیا اور جب کو پاس گھوڑا لیکر آیا اور جب کو پاس گھوڑا لیکر آیا

آیا نودی نے کہا احمد حدیث سے ثابت ہو کہ مسافروں کو اپنے اپنے شتر ملا دینا اور سب اہل مکہ کو ہمارے

ہے اگرچہ کوئی زیادہ کہا وہ کوئی کم اور ہمارے صحابہ کہا یہ سنت ہے **ت** میں نے کہا گھوڑا لیکر آیا اور جب کو پاس گھوڑا لیکر آیا

انہوں نے کہا اور سب کو ستر تھے پھر سب پر بان بی بیٹے تھے بلوی نے کہا آپ دعا کی اور سب شتر پر تو لوگوں نے

نے اپنی اپنے توشہ کے ہنوں کو بھر لیا **ف** تو توشہ میں آپ کی دعا کی برکت سے ایسی افزائش ہو گئی کہ با تو

جائملہم

مضوہا

اللہ

نام نہ کے قریب یا ایک بزن پہر جب بہر گئے اور اطمینان حاصل ہوا یہ ایک منجہ نہ آپ معجزون میں
اور بت آپ فرمایا کہ اسی دنیا ہون میں اس بات کی کوئی برحق معبود نہیں ہوا خدا کے (وہی سچا خدا ہے اور سب
جہتے خدا ہیں اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں) بندہ اللہ سے ملے اور ان دونوں باتوں میں اور کثرت شک ہو تو وہ نبوت
میں جا بجا **عَنْ** ابْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ شَكَكَ الْأَحْمَشُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ غَزَاةِ بَنِي
أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَذِنْتَ لَنَا لَفَخْرْنَا نَوَاحِشَنَا فَكَلْنَا وَأَكْهَنَّا فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْعَلُوا قَالَ نَجَاءُ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ فَعَلْتُ قُلُ الطُّغْرُ
وَلَكِنْ أَدْعُهُمْ بِعَصَا أَرَادَ هُمْ ثُمَّ أَدْعَى اللَّهُ لَمْ يَجْعَلْهَا يَالْبَرَكَةَ كَلَّ اللَّهُ أَنْ يَجْعَلَ فِي الْمَلِكِ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا يَطْعُ فَنَبَطَهُ ثُمَّ دَعَا بَعْضُ أَزْدٍ هُمْ
قَالَ لَجْعَلُ الرَّجُلُ يَجْعَلُ بِكَ دُرَّةٌ قَالَ وَجَعَلَ يَجْعَلُ الْأَخْسَ بِكَتِ تَمَّ قَالَ وَجَعَلَ الْأَخْسَ
بِكَمْ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى الْبَطْحِ مِنْ ثَلَاثِ شَيْئِي يَتَّبِعُونَ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ لَمْ يَجْعَلْ وَابْنُ أَوْعَيْتُكُمْ قَالَ فَأَخَذُوا فِي أَوْعَيْتِهِمْ حَتَّى مَا
تَرَكَوا فِي الْعَصَا كَرَامًا مَكُونًا قَالَ فَأَكْبَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَفَضَلَتْ فَضْلَةً فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ لَا كُفْرَ إِلَّا اللَّهُ بِهِمَا
عَبْدُ اللَّهِ شَاكٍ فَجَعَلَ عَنِ الْجَنَّةِ تَوْحِيدُهُ أَبُو بَرَّةَ أَبُو سَعِيدٍ سُرَّ بِهِتِ هُوَ يَتَّكِبُ هُوَ عَشْرُ كُجُورًا
ہے اس حدیث کا **ف** واقرنی نے احمدی کے اسناد میں ملن کیا کہ اس میں ثلثات ہر عشر سے کہی وہ عن ابی
صالح عن ابی ہریرہ کہتا ہے اور کہی عن ابی صالح عن ابی سعید اور کہی عن ابی صالح عن جابر پر یہ طعن حدیث
کی صحت میں کچھ قیاح نہیں کرتا اس لیے کہ عیش کو شک صحابی کے نام میں ہے اور صحابہ سب لغز ہیں ہندو
نے کہا جب کوئی راوی نام لیکر بیان کہو حدیث بیان کی مجھے فلائیے یا فلائیے اور وہ دونوں فقہ ہوں تو
رد اچھے پہلا خلاف اس کے بغرض یہ ہے کہ روایت فقہی ہو اور حاصل ہے اس قاعدہ کو خطیہ یعنی ادی نے کفایہ
میں اور لوگوں نے بیان کیا ہے اور بغیر صحابہ میں ہے تو صحابہ میں بطریق اولی ہوگا اس لیے کہ صحابہ سب
عادل ہیں بہر راوی کو تعیین نہ کرنے سے مقصود نبوت نہیں ہوتا **ف** جب غزوہ تبوک کا وقت آیا
تبوک ایک مقام کا نام شام میں (تو لوگوں کو سخت ہو گیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ کا شرف آپ مکہ اجازت
بہر تو ہم اپنے اوتھوں کو جنبہ بائیں لاتے ہیں کاٹ ڈالتے **ف** یہ ایک عمدہ طریقہ ہے ادب کی جگہ پر سوال

میں

ابن
مرثدہ
عن ابن
سعد

کر نیک احمد اس سے معلوم ہوا کہ لشکر کے لوگوں کو اپنے جانور جوڑائی میں مدد دینی ہر گناہ درست نہیں جب تک
 امام اجازت نہ دے (سراج الوناج) **ت** آپؐ فرمایا اچھا کاٹو اتنے میں حضرت عمرؓ اور انہوں نے کہا ایسا رسول
 اللہؐ اگر ایسا کچھ کر تو سوار یاں کم ہو جاوے گی **ف** اس سے معلوم ہوا کہ امام اور بادشاہ کو حکم میں اعتراض کرنا جائز
 ہے اور کم درجے والے کو یہ پہنچنا ہے کہ بالادست کو عمدہ مشورہ دیو جب کوئی مصلحت ہو اور ان کو حکم
 منسوخ کرنے کے لیے کہے (نودی) **ت** لیکن سب لوگوں کو بلا پیچھے اور کہیں اپنا اپنا کجا ہوا خوشہ لیکر
 آئیں پھر خدا سے دعا کیجیے تو میں بکثرت دیکھتا ہوں اللہ اس میں کوئی بہتہ نکال دے (یعنی برکت اور برتری
 عطا فرماوے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا ہر ایک ستر تنگ یا او کو بچھا دیا اور سب کجا ہوا
 خوشہ منگوا یا کوئی مٹھی پھر حواریا کوئی مٹھی پھر کھجور لایا کوئی ٹکڑے روٹی یہاں تک کہ سب عکڑا ہوا سا و ستر پر
 اکٹھا ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی برکت کے لیے بعد اس کو فرمایا اپنی اپنے برتنوں میں خوشہ
 بہر تو سہ ہوں نے ان پر تو یہ میرے یہاں تک کہ لشکر میں کوئی برتن نہ ہو جس کو نہ بہر ہو پھر سب کہا تا شروع
 کیا اور سب میرے ہو گئے پھر یہی کہ پھر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کو اسی دیتا ہوں اس بات کی
 کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور میں اللہ کا ہی ہوا ہوں جو خضر اند و زن با تون پر یقین کر کے اللہ سے
 ہے وہ جنت میں رہو گے **ع** عبادۃ بن الصّامیت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَإِنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِنَّ
 عَلِيًّا عَبْدُ اللَّهِ وَبَنُو آمَتِهِ وَكَلِمَتُهُ الْفَاكْهَالِي مَرْكَبُهُ وَرُوحُ قِسْمُهُ وَإِنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ
 وَإِنَّ النَّارَ حَقٌّ أَحَدُكَ اللَّهُ مِنْ آتَى أَجْوَابَ الْجَنَّةِ التَّائِبَةِ شَكَرَ حَمْدَ عِبَادِهِ بِنِصْرَتِهِ رُوِيَ
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خضر کہے میں کو اسی دیتا ہوں اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں
 خدا کے وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور بیشک حضرت محمدؐ دے سکے بندے ہیں اور پیغمبر ہو گئے ہیں
 اور بیشک حضرت علیؓ اللہ کے بندے ہیں اور اس کی لٹھ (مریم) کے بیٹے ہیں اور اس کی بات سچا ہے
 جو جس نے میرے میں والدی (یعنی حکم کر دیا کن کے ساتھ بہرہ ہو گئی بن باب کے) اور حجت میں خدا
 کی یا روح میں خدا کی (یعنی حضرت عیسیٰ کو روح اللہ کہتے ہیں) اس لیے کہ اللہ جل جلالہ نے ان کی روح کو پیدا کیا
 اگرچہ سب روح کو خدا ہی نے بنایا پھر حضرت عیسیٰ کی روح بڑی عزت اور بزرگی والی ہے اس لیے کہ خدا کی
 نسبت دی گئی جیسے خانہ کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں) اور بیشک حجت حق ہے اور جہنم حق ہے تو لیجا دیجا

اوسکو امرت منبت میں اُٹھ کر روزانہ نہیں جو سب سے پہلے ہے **ف** نوزویٰ شہا یہ حدیث ایک بہت عمدہ حدیث
 ہے غافلہ میں جو جامع ہے تمام ضروری باتوں کو اور سب سے رد ہوتا ہے تمام کفر کی ملتوں کا مختصر کے تھ
 بعضے لوگ ہمارے زمانے میں بدعت کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ بغیر باب کے کیونکر پیدا ہو گا لکن فطرت کے تابع
 سے اور اصول حکمت سے یہ بات محال معلوم ہوتی ہے اور کیا جواب یہ کہ تم عالم کو قدیم جانتے ہو یا حادث اگر
 حادث مانتے ہو تو ابتدائی آفرینش میں نوع انسان کا ظہور کسی پہلے شخص سے ہوا ہو گا جو نہ باب اور کہتا تھا
 نہ زمانہ پہر جب خدا نے بغیر زمان اور باب کے ایک شخص کو پیدا کیا تو بغیر باب کے پیدا کرنا اوس کے نزدیک کیا بنو
 ہے اگر قدیم جانتے ہو تو قدیم سے یہ مراد نہیں کہ عالم اس طرح بوضع خاص قدیم ہے کیونکہ اوضاع اور اطوار
 میں ہمیشہ تغیر ہوتا رہتا ہے بلکہ ہی بنا برکات کرکات متفرق در پریشان ہو سکتے ہیں اور ان کے اجزا ہر دوبارہ ملکر ایک
 نیا کردہ ظاہر کر سکتے ہیں اس لیے جو ابلی نور اور دیو جانیں اور ایک جماعت فلاسفہ نے جو قدیم عالم کے قائل تھے یہ
 لکھا ہے کہ اوائل ترکیب میں بن زمین سے اعلیٰ اعلیٰ قسم کے جاندار جو انسان اور باہم خود بخود پیدا ہوتے آتے
 زمانہ و راس کے بغیر بن کر گھٹتی گھٹتی اب یہ نسبت بدیہی ہے کہ سوانا بات اور کم درجے کے حیوانات کے عیسیٰ جو
 گھوٹاں کی طرح سکھڑے وغیرہ کے عمدہ قسم کے جاندار زمین سے خود بخود پیدا نہیں ہوتے بلکہ ہر جہ سے زمین پر پیدا
 نہیں ہوا کہ آدمی سب طرح کے جانور اور زمین سے پیدا کر دیوئے اور کچھ نزدیک خود انسان میں سے ایک دوسرا انسان
 پیدا کر دینا نہ ممکن ہے عقل کے خلاف اور جو ہے کہ یہی حضرت عیسیٰ کو بن باب کے نہ ماننے والے لوگ عقل اور فلسفہ کا دم
 بہرے میں اور عیسیٰ کو انیسویں صدی کے لغویات کو یہی تسلیم کر لیتے ہیں اور قرآن و حدیث کی سچی قرین قیاس پر
 میں مشرک کہتے ہیں حکیم اور فیلسوف انسان کی ابتدائی خلقت اور عالم کی ابتدائی آفرینش میں اس قدر خفا
 کہتے ہیں کہ ایک دوسرے کے خیال کو بغیر اور بطل سمجھتا ہے **ع** عَمَلِ بْنِ هَارِثٍ رَضِيَ عَنْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
 رَضِيَ عَنْهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ أَكْبَرُ مِنْ عَمَلِ عَبْدِي كَمْ مِنْ آتٍ أَجَابَ حُجْرَةَ
 النَّبِيِّ عَمَلَهُ مَرَّجِمَهُ دُوسَرَى رَوَيْتُ بَنِي سَيْسِي هِيَ مَرَّجِمَةُ ابْنِ تَمَارٍ يَزِيدُ هِيَ كَرَامَةُ كَرَامَتِ بْنِ جَابِلٍ
 جَابِلٌ عَمِلَ مَرَّجِمَةً مَرَّجِمَةً لَمْ يَكُنْ لَهَا نَسَبٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا نَسَبٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا نَسَبٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا نَسَبٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا نَسَبٌ
 اس میں نہیں ہے کہ نسبت کر اُٹھ کر و زردان میں ہو جائے **ع** عَمَلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَوَاحِدِ كُنْ قَالَ دَخَلْتُ
 عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْوُفُوتِ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ لَهَا نَسَبٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا نَسَبٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا نَسَبٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا نَسَبٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا نَسَبٌ
 لَمْ يَكُنْ لَهَا نَسَبٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا نَسَبٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا نَسَبٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا نَسَبٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا نَسَبٌ لَمْ يَكُنْ لَهَا نَسَبٌ

ج. د.

ج. د.

[illegible]

اور کسانہ شریک کرین ہر سہ ماہ اور سکا رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرمایا وہ جن یہ ہے کہ اسرار کو عذاب
 کے عین معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يترك ما حرم الله عليه من
 العبادات قال فقال يا معاذا انك قد رضى ما حرم الله عليك العبادات على الله قال قلت يا رسول الله
 قال فان حرم الله على العباد ان يجلبوا ولا يلبسوا ولا يمشوا ولا يركبوا ولا يمشوا ولا يركبوا
 من لا يلبسوا من قال قلت يا رسول الله انما انت في الناس قال لا يلبسوا نعم فليس لك لو اخرجهم
 معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عوارتہ گاہ ہے جبکہ نام غیر ہمارے
 عین ہمارے اور مسیح فی موضع ہے یہی صحیح ہے اور یہی ہے معتبر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ میں نے مجھے کہا
 ہے وہ تیرا کہ ہر نوز سہ ماہ یہ کہ گاہ تیرا در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کہتا بعضوں کہ گاہ وہ گیارہ
 حجاز الوداع میں اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دوسری بار کلمہ اور پہلی حدیث میں جو مذکور ہے
 وہ اور بار بار کلمہ پہلی حدیث میں ہالان کہ کلمہ اور ہالان اونٹ پہلی ہے اور مثال ہے کہ ایک ہی افعہ ہوا
 پہلی حدیث کا خطاب نہ میرے اور آپ پر میں صرف اتنا فاصلہ تھا جیسے ہالان کی کچھ سی **ف** آپ نے
 فرمایا اے معاذ تو جانتا ہے امیر کا حق بندہ پر کیا ہے اور بندوں کا حق امیر پر کیا ہے میں نے کہا امیر اور حکام
 خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا امیر کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ سیکو شریک نہ کریں
 اور بندوں کا حق امیر پر یہ ہے کہ جو شخص شریک کرے امیر کو عذاب دیوے میں نے کہا یا رسول اللہ میں خوش
 کر دوں لوگوں کو یہ سنا کہ آپ فرمایا ست ناکھو ہا نہ وہ اس پر بھروسہ کرنا نہیں **ف** پہلے اور نیک
 کام کرنا اور گناہوں سے بچنا چاہو تو دین اگرچہ توسید نجات دینے کا ہے پر بالکل جہنم سے محفوظ رہنے کے
 لیے اور جنت میں عالی درجہ پانے کے لیے اعمال صالحہ کرنا اور بے کاموں سے بچنا ضرور ہے **عن معا**
ز بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معاذا اذن رضى ما حرم الله على العباد
قال الله ورسوله اعلم قال ان لا يلبسوا ولا يمشوا ولا يركبوا ولا يمشوا ولا يركبوا
عليه اذ انعموا ذلك فقلت يا رسول الله ورسوله اعلم قال ان لا يلبسوا ولا يمشوا ولا يركبوا ولا يمشوا
 اور حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے معاذ تو جانتا ہے امیر کا حق بندہ پر کیا ہے اور بندوں کا حق امیر
 اور حکام رسول خدا ہے آپ نے فرمایا وہ جن یہ ہے کہ جو جاہل خدا اور شریک کیا جاویں اور کسانہ شریک کر دیں
 اور بعض نسخوں میں کہ شریک کر دینا ترجمہ ہو گا جو بے بندہ امیر کو اور کسانہ شریک کرے کسی کو **ت**

صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ السلام
 ان یقولوا

فقال اذا

پہر آپؐ فرمایا تو جانتا ہے ندون کا حق کیا ہے امیر پر جو ہے ایسا کرین میںؐ کہا امیر رسول اس کا خویشا
ہے آپؐ فرمایا وہ حق یہ ہے کہ اس کو عذاب کے لیے ہمیشہ کا عذاب صیغہ سر کر ن کو ہوگا **عَنْ** لُحْمَاةٍ
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَبْتُ فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا هُوَ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ
يُحْجُو حَيْثُ يَنْهَى تَرْجُمُهُ مَعَاذَ سَيِّدِ بَيْتٍ يَهْكُو بِلَا يَأْمُرُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْنُ مِنْ عَجَابٍ دِيَابِ لُز
فَرَمَا تَوْجَانَا هِ اسد کا حق ندون پر کیا ہے پہر بیان کیا حدیث کو بطریق جسے اوپر گذری **سَمِعْتُ** ابی
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَنَا أَبُو بَكْرٍ عُمَرُ فِي نَفْسِ قَتْلِهِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِ مَا قَاتِبْنَا عَلَيْهِ وَحُضِينَا أَنْ يُقْتَلَ دُونَنَا وَقَدْ عَا
فَقَمْنَا كُنْتُمْ أَوَّلَ مَنْ فَرَّخَ خَيْرِيَّتٍ ابْنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى آتَيْتُ حَالِطًا
لَا أَكْثَرَ لِيَنِ الْحَارِثُ قَدْ رُتِ بِهِ هَلْ أَجِدُ لَهُ بَابًا فَكَلِمَةُ أَجِدُ وَأَدَا رُبْعُ يَدٍ خَلَّ فِي جُوفِ حَالِطٍ مِنْ
بَيْدٍ حَارِجَةٍ وَالرُّبْعُ الْجَدُولُ فَتَحَرَّيْتُ وَدَجَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ قُلْتُ كُنْتُ بَيْنَ أَظْهُرِ مَا قَاتِبْنَا
عَلَيْهَا خَشْيَةً أَنْ يُقْتَلَ دُونَنَا فَفَزَعْنَا بَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَرَّخَ فَأَتَيْتُ هَذَا الْحَالِطَ وَتَحَرَّيْتُ
كَمَا اخْتَفَرْتُ الْعُقَلْبَ وَهُوَ لَا يَلْمُزُ دَرَجَةً فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَاعْطَاؤُكَ لِعَلِيٍّ فَقَالَ أَهْبِ
يَنْعَلِي هَاهُنَا فَبَرْنُ لِقَيْتُ مِنْ دَرَجَةٍ هَذَا الْحَالِطُ يَنْهَدُ أَنْ لَا أَلْزِمَ إِلَّا اللَّهَ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ
فَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لِقَيْتُ عَمْرُ بْنُ لُحْمَاةٍ فَقَالَ مَا مَا تَارَانَ الْعُلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ
هَاتَيْنِ عِلْمًا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثَنِي بَعَثًا مَرَّ لِقَيْتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مُطْمَئِنِّ بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرْتُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَضَرَبَ عَمْرُ رِيْدَيْنِ تَدْنِي فَخَرَّ بَتَ لَا سَيْتِي
فَقَالَ أَسْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجَسْتُ بِكَاءَ وَرَكْبِي
عَمْرُ وَإِذَا هُوَ عَلَى أُنْزِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قُلْتُ لِقَيْتُ
عَمْرَ فَكَلِمَتِي كَذِبًا لِي بَعَثَنِي بِهِ فَضَرَبَ بَيْنَ تَدْنِي حَرْبَةً فَخَرَّ بَتَ لَا سَيْتِي فَقَالَ أَسْجِعْ فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَمْرُ مَا حَالَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَنِي أُمَّتِ
وَأُمِّي أَعْبَتُ أَكْمَهُنَّ يَنْعَلِيكَ مِنْ لِقَيْتِهِمْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ
فَبَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ خَشْيَةَ أَنْ يَكُونَ النَّاسُ عَلَيْهَا خَالِمْ يَجْعَلُونَ قَالَ

باب صفه

وفاقیہ

مستيفيا

صفحه

رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا أيها الناس

کیونکہ ابوسہریرہ کے پیام میں سوا است کو خوش کر نیکی اور کوئی بری بات تھی مگر حضرت عمر نے اسے پیام کو فاش کر دینا
 خلاف مصلحت کہا تا کہ نہ وہ وقت سنی اور کوشش کا تھا دین میں اور یہ حال نا تمام احکام الہی علی الخصوص جہاد
 وغیرہ کا ترقی دینے کے لیے اور وقت نہایت ضرورت تھا اور اگر یہ خوش خبری سب کو پہنچ جاتی تو احتمال تھا کہ بہت
 لوگ تن آسانی کرنے اور سپر بہرہ و سار کے مست ہو جاتے اور اس لیے حضرت عمر ابوسہریرہ کے ساتھ آ کر اور حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مصلحت بیان کی آپ نے اسی راہ کو ٹھیک سمجھا اور اسی پر عمل کیا اور اس حدیث سے
 معلوم ہوا کہ رعیت کو امام کے حکم پر اعتراض کرنا بہرہ و سار ہے اور امام کو چاہیے کہ یا تو اس اعتراض کا معقول جواب
 دیکر رعیت کو خاموش کرے یا انہیں حکم کو موقوف رکھے (نودی) **ت** پہر کہا لوٹ جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم پاس اے ابوسہریرہ میں لوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طیف اور تیار تھا روئے پر ستر ساتھ ہی عمر بھی پہنچا
 پہنچ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ہوا چھکھو ماہے ابوسہریرہ میں کہ میں عمر سے ملتا اور جو پیام
 آپ نے مجھ کو دیکھا تھا پہنچایا انہوں نے میرے چہا پیوں کے بیچ میں بار ایا کہ میں سرین کے پہل گر پڑا
 اور کہا کہ لوٹ جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر سے کہا تو نے ایسا کیوں کیا انہوں نے عرض
 کیا یا رسول اللہ قربان ہو آپ پر مان باپ میرے آپ نے بھیجا تھا ابوسہریرہ نے اپنی جو بیان دیکر جو شخص سنے اور وہ
 کو اسی دیتا ہوتا کہ لا الہ الا اللہ کی دل سے یقین لے لیا کہ خوش خبری دو ہو جو حبیب کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا نہ حضرت عمر نے کہا تو ایسا کیجیو صدقہ ہوں آپ پر مان باپ میرے کیونکہ میں ڈرتا ہوں لوگ اس پر شک کریں
 کر پھیں گے اور کو عمل کرنے کو بھیجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چہا اون کو عمل کرنے دے **ت** نودی
 نے کہا یہ حدیث بہت فائدہ مند پر مشتمل ہے ایک عالم کا بیٹھنا لوگوں کو سمجھانے اور دین کی باتیں بچانے کے لیے دوسرے
 غیر کے ملک اندر جانا غیر اوسکی اجازت کو درست ہے یقین ہو سبات کا کوہ ناراض ہو گا کیونکہ ابوسہریرہ اپنے
 کے اندر چلے گئے اور حضرت نبی منعم نہیں کیا بلکہ جانے پہ دوسرے کے تہیہ ہے فائدہ اٹھانا اور دوسرے کا کہا نا کہا لینا
 اور اوس کا خونچسوا سی کرنا اور کہا نا اپنے گھر لے جانا اور اس کے مثل اور باتیں جو اوس کو گوار نہ ہوں لیکن روپیہ
 لینا درست نہیں بالاجل نودی نے کہا روپیہ بہت لینا درست نہیں جو ناگوار ہو یہ سب اس صورت میں ہے کہ
 یقین ہو مٹکی رمضانہ کی کا اور جو شک ہو تو بغیر اذن کے تصرف درست نہیں تیسرے امام کو فانی دیکر کسی کو پہنچا
 جوتی یعنی دین کی باتیں چہا نا بنظر مصلحت یا خوف فساد یا بخیرین تابع کا اعتراض کرنا مقبوم ہوا ورنہ تابع کی رائے
 قبول کرنا جب تک ٹھیک ہے چھٹی یہ قول درست مہنا خدا ہوں آپ پر مان باپ میرے اور بعضے سلف

اسکو مکرہ کہتا ہے مگر وہ صحیح نہیں **ع** اکر بن مالک ان بنی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 عاذ بن حیل دنیہ علی الرجل فقال یا معاذ قال لک لکتم رسول اللہ وسعد بنک قال یا معاذ
 قال لک لک رسول اللہ وسعد بنک قال یا معاذ قال لک لک رسول اللہ وسعد بنک قال یا معاذ
 عبدی یتھد ان لا الہ الا اللہ وان محمد عبدہ ورسولہ الا حکمہ اللہ علی الناس قال یا
 رسول اللہ اقلنا اخیس بها فیسئ بشیرنا قال اذ ایتک لواءا فیسئ بها معاذ عبد بنو قریظہ
 ثانیۃ **ج** حرم بن انس بن مالک سے روایت ہے معاذ بن جبل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھ رہے
 سواری پر آپ نے فرمایا اے معاذ انہوں نے کہا حاضر ہوں ابھی خدمت میں اور فرما بیٹھو آپ کا بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا اے معاذ انہوں نے کہا حاضر ہوں بلکہ اور فرما بیٹھو ان کا آپ نے فرمایا جو بندہ گواہی دے اس بات کی عمل
 خدا کے کوئی سچا معبود نہیں اور حضرت محمد اوس کے بندے اور رسول ہیں تو اس حرام کرے گا اور جو جہنم پہنچا دے گا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کر دوں لوگوں کو وہ خوش ہو جائیں آپ نے فرمایا تب تک یہ کر لیجئے اس پر ہر معاذ نے یہ
 بیان کر دی مرنے وقت گناہ سے بچنے کے لیے **ف** کیونکہ علم کا چھپانا اس طرح کہ وہ ضائع ہو جائے منع ہے
 معاذ جب تک زندہ تھے تو یہ حدیث ضائع نہیں ہو سکتی تھی اور جب ستر گئے تو ڈرہوا کہ یہ حدیث باطل تلف
 ہو جاوے گی اس لیے انہوں نے بیان کر دیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بیان کرنے سے منع کیا تھا وہ بطور تحریص
 کے نہ تھا بلکہ بطور صلحت کے تھا یا مانعت مشہدہ کہنے سے یہی نہ غافل لوگوں سے بیان کرنے کی وجہ سے آپ معاذ
 کو یوں بتلاتے شیخ ابن ہشام نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو عام غرض بخبری دینے سے منع کیا تھا ہر
 ڈر کہ کہیں حامل اور بے خبر آدمی اسکو سنکر وہ کاکھڑا کر دیکر کر بیٹھے اور خود آپ یہ حدیث ابن لوگوں کو
 بتلائی جس کے ہر کے جن ٹر پیکا ڈرنے نہ تھا اور وہ معاذ کے اور معاذ نے جیسے معاذ بن جبل نے معاذ بن جبل کو بھی لایا
 پہلے انہوں نے بھی غصے آدھیوں کو جنگجو اس لئے بابا یہ حدیث بتلائی اور ابوہریرہ کی روایت میں جو یہ حدیث ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو عام غرض بخبری دینے کے لیے فرمایا تھا تو یہ پہلی حدیث ہے جس کے بعد اس کے بدل
 اور آدھیا لینے جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی خدمت تھا جیسے اور حدیث مذکور ہے کہ آپ پر آپ کو اور حدیث
 پر فضیلت ہے کہ آپ خطا پر قائم نہیں رہتے تھے فی الغد وحی سے اوسکی اصلاح ہو جاتی پر غلطی اور جہتہ وین سے
 خطا پر قائم رہتے ہیں اور جس شخص نے دین کی باتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد کا رکن نہیں کہا
 وہ یہ کہتا ہے کہ شاید ابوہریرہ کو عام غرض بخبری دینے کا حکم پہلے اترتا ہو ہر حضرت عمرؓ کے سوال کے وقت

ودر سر کلمه او ترا هر جس پہلہ کلمہ منوع ہو گیا نودی بنے کہ با رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجتہاد فیضیل ہے جو مشہور ہے
 لیکن دنیاوی امور میں تو آپ بالافتاق اجتہاد کرتے تھے اور دین کے باتوں میں علماء کا اختلاف ہوا اکثر جائز کہتی ہیں اجتہاد
 کو دین کی باتوں میں ہی کیونکہ جبے میں اجتہاد اور مذکور درست ہر تو آپ کو درست نہ ہوا کیا منے اور بعضوں نے
 کہا جائز نہیں کیونکہ آپ یقین حاصل کر سکتے تھے خدا سے بوجہ کہ اور بعضوں نے کہا لڑائی کے کاموں میں اجتہاد
 جائز نہ تھا اور باتوں میں نہیں بہر حال علماء نے اجتہاد دین کی باتوں میں جائز کہا ہر انہوں نے اختلاف کیا ہے
 کہ آیا اجتہاد آپ کے کیا ہی یا نہیں اکثر نے کہا کہ کیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ نہیں کیا اور بعضوں نے تو قیاس کیا اس
 مسئلہ میں بہر حال لوگوں نے کہا کہ اجتہاد کیا ہے انہوں نے اختلاف کیا ہو کہ خطا آپ سے ہو سکتی تھی یا نہیں تحقیق
 کا یہ قول ہو کہ خطا آپ نہیں ہو سکتی تھی اور اکثر لوگوں کا یہ قول ہے کہ خطا ہوتی تھی چر آپا ورس خطا پر قائم نہیں
 رہتے تھے اور یہ مقام کسی تفصیل کا نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ
 عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقَيْتُ عِثْبَانَ فَقُلْتُ حَدِّثْ بَلَدِي عَنَّا
 قَالَ أَصَابَنِي فِي بَصَرٍ وَبَعْضُ الشَّيْءِ فَعَفَتْهُ الرَّسُولُ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ أَجِبَ أَنْ يَنْبَغِي
 فَصَلِّيَ فِي مَنْزِلِي فَاتَّخَذَ لَا مَصْلَى قَالَ فَأَخْبَرْتُ الشَّيْءَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ أَصْحَابِهِ
 فَدَخَلَ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَنْزِلِي وَأَصْحَابِي يَخْتَنُتُونَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ اسْتَدْرَأَ فَمَكَرَ ذَلِكَ وَكَيْسَ كَا
 لِدَى مَالِكٍ يَرْبُحُ خُصْمَهُمْ قَالَ وَدَّوْا أَنَّهُ دَعَا عَلَيْهِمْ فَهَكَذَا دَوَّوْا أَنَّهُ أَصَابَهُ شَيْءٌ فَقَضَى رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ وَقَالَ أَلَيْسَ يَنْتَهَدُ أَنْ كَلَّ إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَأَقْرَبُ سُبُلِ اللَّهِ قَالُوا
 إِنَّكَ يَقُولُ ذَلِكَ وَهَاهُوَ فِي قَلْبِهِ قَالَ لَا يَنْتَهَدُ أَحَدٌ أَنَّهُ كَلَّ إِلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَأَقْرَبُ سُبُلِ اللَّهِ فَيَكُلُّ
 الْمَنَارَ أَوْ تَطْعُمُهُ قَالَ أَلَيْسَ فَاتَّخَذَنِي هَذَا الْحَدِيثُ فَقُلْتُ لَا بَنِي أَكْتَبُهُ وَكَتَبَهُ رَحِمَهُ
 ابْنُ زَيْدٍ مَالِكٌ رَوَاهُ ابْنُ زَيْدٍ كَمَا بَيَّهَ صَدِيقُ بَيَانِ كِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَاعِدَانَ بْنِ مَالِكٍ -
ف نودی کہتا تھا کہ اس حدیث کو اسناد میں عجیب باتیں ہیں ایک تو یہ کہ تین صحابی برابر ایک دوسرے
 روایت کرتے ہیں نہ اس میں اور محمود اور عتبہ ان دوسرے کہ جسے نہ پہچانتے سے روایت کی اس بڑے میں محمود
 سن اور علم اور رتبے میں **ب** ت محمود نے کہا میں بدھ میں آیا تو عتبہ نے فرمایا اور میں نے کہا ایک حدیث ہے جو
 مجھ پر پہنچی تم سے (تو بیان کرو اسکو) عتبہ نے کہا میری نگاہ میں فقہ ہو گیا (دوسری روایت میں ہے)
 وہ انہوں پر ہو گیا اور شاید یا ضعف بصارت مراد ہو) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اے عتبہ میں نے

آپ میرے مکان پر شریف لادین اور نماز پڑھیں کسی جاے پر تو میں اس جاے کو کھٹلی بنا لون (یعنی ہمیشہ وہیں
 نماز پڑھا کروں اور یہ درخواست اس لیے کی کہ انکھ میں فتور ہو جائے مسجد نبوی میں اون کا آنا دشوار تھا) تو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریف لائے اور حسب کو خدا نے چاہا اپنے ہم عاب میں سے ساتھ لائے آپ اندر آئے
 اور نماز پڑھنے لگے اور اصحاب آپ کے آپس میں باتیں کر رہے تھے (منافقوں کا ذکر چھڑ گیا تو ان کا حال بیان کرنے
 لگے اور انکی بری باتیں اور بری عادتیں ذکر کرتے تھے) پھر انہوں نے سب میں بڑا منافق نامک بن دھنم
 کو کہا یا نامک بن دھنم یا نامک بن دھنم یا نامک بن دھنم (ف) صحابہ منافق میں اول درجہ کا اس شخص کو
 قرار دیا حالانکہ یہ بدر میں شریک تھا اور اور شریکان میں اور منافق اس کا نائب نہیں ہوا بلکہ جو حضرت کے
 سر میں قرار دیا بخاری کی روایت میں یہ وہ لاء آہ الا اللہ کہنا تھو خدا کے وہ شخص (ف) اور چاہا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ایسے بد دعا کریں وہ مر جاوے یا اس کو سیر کی آفت اترے (تو معلوم ہوا کہ بدکاروں کے
 تباہ ہونے کی آرزو کرنا برا نہیں) ان میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا کیا وہ منافق
 نامک بن دھنم ابھی نہیں دیتا اس بات کی کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور میں اللہ کا رسول ہوں صحابہ
 نے عرض کیا تو وہ اس بات کو زبان سے کہتا ہے پڑل میں اس کے یقین نہیں آپ نے فرمایا جو کوئی گواہی دیکر
 لاء آہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی پھر وہ جنہم میں نہ جاوے گا یا اس کو انکار نہ کیا دیگی۔ اس نے کہا یہ حدیث محکمہ
 بہت اچھی معلوم ہوئی تو میں نے اپنے بیٹے کو کہا اس کو کہہ دے اور اس کو کہہ دیا **لَا يَحِلُّ لَكَ**
عِتَابُ بَنِي مَالِكٍ اِنَّكَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَ تَعَالَى لَطْفُكَ
مَسْجِدُكَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَجَاءَ قَوْمُهُ وَتَغَيَّبَ رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ مَالِكُ
بْنُ الدَّخْنِیْ ثُمَّ تَعَدَّ ذَكَرَ اَنْحُو حَدَّثَنِیَ سَلِیْمَانُ بْنُ الْمُخَنَّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ
 کی مجھے عتبان بن مالک وہ اندھے ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پہنچا ہجیرے کے مکان
 پر شریف لائے اور ایک جگہ مقرر کر کے مسجد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور آپ کو لوگ آئے پراپکے حضور
 غائب تھا جبکہ مالک بن دھنم کہتے تھے بہر بیان کیا حدیث کہ اسے طرح عجیب وار پگندی (ف) نودی نے
 کہا اس حدیث کو کئی باتیں معلوم ہوئیں کچھ اور پگندیں ایک بات یہ کہ اگر ان صاحبین کے ساتھ تبرک کرنا درست
 ہے تو سریر کے علماء اور فضلاء اور شاگردوں کو اپنے مریدوں اور شاگردوں کے گہر جانا اور ان سے ملنا بہتر ہے پھر
 معذور کو نماز میں کچھ وجہات کرنا کسی مصلحت کے درست ہے جو قہری نماز پڑھنے والے کے سامنے باتیں کرنا درست

ہے اگر نازی کو حرج نہ ہو تا بنوین جو شخص طاعت کو جاوی اسکو است درست اگر صحت نہ رہنا سند پہنچتی حاکم
 اصل امام کو کسی شخص کا حال بیان کر دینا جب اوصل ضرر کا خوف ہو درست ہے ساقون جہدیش کا لکھنا درست ہے
 کیونکہ انہوں نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اے اسکو کہہ دینا سوئے اور حدیث کہتے تھے تاملت ہی آئی ہے اور اجازت
 ہی مانفت تو اس کے لیے ہر جو یاد کرے صرف لکھنے پر ہر دس بار کہہ حالانکہ اسکو یاد کر لیک طاعت ہو اور اجازت
 اس کے لیے ہر جو یاد نہ کر سکے اور بعضوں کا کہا مانفت اس وقت تھی جب حدیث کو مجلس کا ڈر تھا قرآن کے
 ساتھ ہر اجازت ہوئی اور پہلے سلف صحابہ اور تابعین میں اختلاف تھا حدیث کی کتابت میں لیکن بعد
 اجماع ہو گیا ہے کتابت کو درست ہے بر آئمہ میں امام باعالم کو اپنے لوگ پرانہ بجانا درست ہے طاعت
 کے لیے جاوے انتہی بقصر **باب** الذیل علی أن من أضحى بالله ذكلاً لا يدرى ما ذكراً
 صلى الله عليه وسلم رسولاً فهو مؤمن وإن ارتكب المعاصي الكبائر **باب** بيان من ارتكب
 کے کہ جو شخص راضی ہو اس کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر وہ مؤمن ہے
 اگرچہ کہہ دے کہ **عن** العباس بن عبد المطلب أنه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا قطعتم
 الإيمان كان من أضحى بالله ذكلاً لا يدرى ما ذكراً **باب** بيان من ارتكب المعاصي الكبائر
 علیہ وسلم رسولاً ترجمہ عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 اپ فرماتے تھے ایمان کا نذرہ جبکہ اوس نے جو رضی ہو گیا خدا کی خدائی پر اور اسلام کے دین پر اور محمد صلی
 اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری پر **ف** لودھی نقل کیا صاحب تحریر سے رضی اللہ عنہ قناعت کرنا اور کافی
 جاننا اور کچھ نہ چاہنا تو حدیث کا مطلب ہے کہ سوائے اس کے اور کسی کو طلب نہ کرے اور اسلام کے دوسرے کفر کے رہتوں
 پر نہ چلے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبعیت کو موافق رہے جہر میں یہ صفات جو بیک ایمان کی حادوت
 اسکو دل میں مسدوم ہوگی اور اسکا نذرہ وہ چکچک گا قاضی عیاض نے کہا نذرہ چکچک ہے یہ مراد ہے کہ اسکا ایمان صحیح
 ہوگا اور اس کے دلوں اطمینان ہوگا سوسم طرح کہ جب ہر راضی ہو ان چیزوں کو تو یہ دلیل ہے کہ اسکا کمال معرفت
 اور لغو و بے حیرت کی ہر اسکا ساتھ اسکا دل بھی خوش ہوگا اس لیے کہ جو شخص کسی چیز میں راضی ہوتا ہے تو وہ
 شکر پہل ہوتی ہے اس طرح جب مومن کے دل میں ایمان پہنچ جاتا ہے تو تمام عبادتیں اور اخلاعاتیں اور سب
 آسان ہو جاتی ہیں اور لذت دیتی ہیں نفع الاخیار میں ہے خدا کی خدائی پر راضی ہونے کی بیشانی ہے کہ اسکی
 قضا اور قدر پر رضی رہے رنج اور تکلیف اور مصیبت میں اسکا گلہ شکوہ نہ کرے ازہر بن اسلم یہ بھی ہے

کی بغلاست ہو کہ اسلام کے حکام پر مضبوط ہو جاوے کفر سے رسومات کے گرد نہ پہنچے اور حضرت کی پیغمبری پر اصرار
ہونے کی یہ چٹان ہے کہ حضرت کی سنت پر چلے اور بدعت کو عداوت رکھے اور جس کو یہ بات حاصل نہیں اس کو ایمان
کے مزے سے خبر نہیں انتہے مترجم کہتا ہے کہ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طرح مرتبہ کی نظر
اشارہ کیا جو عام مومنوں اور مسلمانوں کو حاصل نہیں ہے اور دنیا میں انکو ایمان کی حلاوت لذت کچھ نہیں ہے تمام
عبادتیں اور اطاعتیں جو کرتے ہیں تو جہنم کے در سے نفس پر زور ڈال کر کرتے ہیں اور دین کے حکام بکالانا اہل
کے نزدیک ایسے ہی دشوار ہیں جیسے پہاڑ کے پہاڑ پر تھر ڈھونا یا اور کوئی سخت شاقہ کرنا جس کو دل نہ جانتا ہو یہ
ہیبت کی خاطر کسی سے ڈر کر انسان کرتا ہے فہر در ویش بر جان در ویش پہلے ہر مسلمان کو اسی طرح ریخت
اور محنت کر کے نفس کی بری خوں ہشون کو ادرتن آسانی اور آرام طلبی کو توڑنا چاہیے پر ان باتوں کا مزہ ہیبت
اگے چل کر کتنے دنوں کے بعد حاصل ہوگا جب اس کا نفس بکھرا کر اسے بغیر بار بار نیک کام کرنے سے اون کا ہونا
عادی ہو جاوے گا تو اس کو ان کاموں میں ایک لذت پیدا ہوگی اور ایک مزہ حاصل ہوگا جیسے انسان پہلے کثرت
ڈنڈیا لگے کرتا ہے تو سب در ورنہٹ کیسے نوکرا کر گزرتے ہیں پھر اون میں ایسا مزہ آئے لگتا ہے کہ انکا چوڑنا و خوار
گزرتا ہے اور یہ کثرت کی چوین نہیں ڈرتا یہ تو جسمانی قوی اور حرکات کی لذت ہے جو بہت ہونے کے بعد چھوٹ جاتا
سکتی ہے ایمان جو روحانی لذت ہے اس کا مزہ اور فائدہ کثرت سے زیادہ بگا قیاس کرنا چاہیے پر اس کا بیان کیونکر ہو سکتا
ہے اس کو وہی جانے جس نے اس کا مزہ چکھا ہو۔ آدمی جب دنیا میں بہت تک بسر کرتا ہے اور دنیا کے فائدات
اور حرکات اور تغیرات میں غرق ہوتا ہے تو اس کو ایک خلیجان اور غم غراب پیدا ہوتا ہے اور چونکہ وہ اس
باب خیر اور برکت اور خوشی کو محسوس کرنا چاہتا ہے پر ان اسباب کی تکمیل اور شناخت میں غلطی کرتا ہے تو پھر
مرتبہ دسکی کو فشر راگان اور اس کی سعی برباد ہونے سے اس کو دھشت پیدا ہوتی جاتی ہے اخیر میں ایک ایسا
تشت اور غم غراب اس کو دنگ ہو جاتا ہے کہ معاذ اللہ اکثر دنیا دار ہی عارضے میں گرفتار ہیں اور کچھ ہم بہر
چین نہیں دن کی زندگی موت سے بدتر ہے اس دنیا ہی میں وہ عذاب الیم ہے کہ خدا کی پناہ جب کسی شخص
کا یہ حال ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ برائے نام مومن ہے جو کلمات ایمان کو زبان سے تو لے کر طرہ کہتا ہے
پر دل میں اس کو ذرا ایمان بالکل نہیں اور رضا بالقضا کا مرتبہ اس کو حاصل نہیں جس نے خداوند کریم کو اپنا
مالک پروردگار مرنے سے پہلے ہر طرح کی حاجتیں بر لائے والا سب طرح کی کام نکالنے والا برے اور اچھے
کی خبر لینے والا تمام ضروریات کا بند و بست کر لیا والا تمام انداؤں اور کھلیوں سے بچنے والا سمجھا اور

دل سے اور پھر یقین کیا اور سب مقاصد اور مطالب کو اسکی مرضی پر چھوڑ دیا وہ خدا کی خداوندی پر مبنی اور خوش ہوا
اب کیا ممکن ہے کہ دنیا کے تغیرات سے اور سکورتی برابر بیچ یا اضطراب پیدا ہو تو اپنے ماکے ارادوں پر اور
اوسکے کاموں پر دل سے خوش ہے اور جو انتظام پروردگار قائم کرتا ہے وہی اسکا عین طلب اور مقصد ہے پھر
اوسکو کیا تکلیف اور بیچ کیسا خفگان کیا۔ کار ساز مافکر کا رہا۔ فکر و کار کا آزار **باب بیان**
عَدَدِ شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَفْضَلُهَا وَأَذْكَاهَا وَفَضِيلَةُ الْإِيمَانِ كَوْنُهُ مِنْ كَلَامِ الْإِيمَانِ **باب بیان**
مین ایمان شاخوں کے اور کون سی شاخ افضل ہے اور کون سی ادنیٰ ہے اور غم اور حیا کی نوعیت اور اسکا
داخل ہونا ایمان میں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ الْأَنْبِيَاءُ**
بِضَعِّ وَتَسْبُوعِي شُعْبَةٍ وَكَأَنَّ شُعْبَةَ تَكُونُ الْإِيمَانُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی ستر کچی شاخیں ہیں اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی **ف** دوسری روایت میں
ساتھ پر کچی شاخیں ہیں پھر اوس میں راوی کو شک ہو کہ ستر کچی شاخیں کہیں یا ساتھ پر کچی شاخیں اور ستر کچی
نے بغیر شک کہ ساتھ پر کچی روایت کہیں اور ابو داؤد اور ترمذی نے ستر کچی بغیر شک کے اور ایک
روایت میں ترمذی کے چوتھہ دروازے ایمان کے منقول ہیں اور اختلاف کیا ہو علمائے کرام صحیح کو کونسی روایت
ہے فاضل عیاض نے کہا صحیح ساتھ پر کچی ستر کچی شاخیں ابن الصلاح نے کہا یشک سہیل راوی کی طرف سے
واقع ہو ایسا ہی کہا باقی نے اور سہیل نے ستر کچی شاخیں بغیر شک کے ہی منقول ہیں اور راجح کو کونسی
روایت ہے یہ مختلف ہیں کسی نے کم کی روایت کو ترجیح دی کسی نے زیادہ کی روایت کو حدیث میں بضع کا
جملہ لفظ آیا ہے تو اوسکو معنون میں ہی علماء کا اختلاف ہو کہ سنیو کہا بضع تین سو س تا کہ کو کہتے ہیں کسی
کہا تین سے تو تا کہ خلیل نے کہا بضع سات کو کہتے ہیں کسی کو کہا دوسو سے تا کہ کو اور بارہ سو میں تک کو اور
شعبہ سے مراد ایک ٹکڑا ہے تو معنی حدیث کے یہ ہیں کہ ایمان ستر کچی فضیلتوں کا نام ہے فاضل عیاض نے کہا
اور یہ بات گزرنے کی کہ ایمان اخلاص میں یقین کرنے کو کہتے ہیں اور شروع میں سے دل سے یقین کر نیکو اور زبان
اور کار نیکو اور شروع کے دلائل سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اعمال کو کہتے ہیں جیسے ایک حدیث میں ہے کہ سب
افضل خصلت ایمان کی کلمہ توحید پر یقین کرنا ہے اور سب سے کم تر اہ میں سے ایذا دینے والی چیز ہٹا دینا اور اپنا
سم کہہ چکے ہیں کہ کمال ایمان کا اعمال سے ہو اور تمام ایمان کا عبادات سے ہے اور عبادات کا کرنا اور اس
شاخوں کا ملایا بقصد یہ کہ تنبیہ ہے اور دلیل ہے تصدیق کی اور خصلتیں ادنیٰ کی ہیں جو تصدیق کہتے ہیں

تو وہ ایمان کو خارج نہیں ہیں نہ ایمان شریعی نہ لغوی سہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی بات کو
 بتلایا کہ فضل ان سب حضراتوں میں توحید پر جو بہر شخص پر واجب ہو اور کوئی شاخ انبیاء اس کے قائم نہیں ہو سکتی
 گویا یہ جڑ ہے اور سب کے کٹر فصلات یہ کہ جن چیز سے مسلمانوں کو ضرر پہونچے گا گناہ ہو جیسے کاتا وغیرہ وہ راہ
 سے ہٹا دینا اور ان دونوں کے بیچ میں بہت کچھ فصلتیں ہیں جو کوشش کرنے سے معلوم ہو سکتی ہیں اور بعض
 نے اس میں کوشش کی ہے مگر اوپر یقین نہیں ہو سکتا کہ وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں تہنیں
 اور انکا نہ پہچانتا ایمان میں کچھ نقصان نہیں کرتا ہو سہو کہ اصل اور فروغ ایمان کے کسب معلوم اور محقق
 ہو چکی ہیں البتہ اجمالا یقین کرنا کہ ایمان کے فضائل اس قدر ہیں ضرور ہی تمام ہو ا کلام قاضی عیاض کا
 حافظ ابن حبان نے کہا ہے اس حدیث میں ایک مدت تک غز کیا اور عبادات اور اطاعت کا شمار کیا تو وہ ستر چکی
 سے بہت زیادہ ہیں بہرینے چند بنواں کی طرف رجوع کیا اور جس دنوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان میں
 شمار کیا ہے اور انکو جوڑا تو وہ ستر چکی سے کم ہوتی ہیں آخر میں رجوع ہوا اس کی کتاب کی طرف اور اسکو غور سے
 پڑھا اور جس عبادتوں کو اللہ ایمان میں داخل کیا ہے اور انکو جوڑا تو وہ بھی ستر چکی سے کم ہوتی ہیں پھر میں نے
 قرآن اور حدیث کو طویل اور جو عبادتیں مکرر ملین اور انکو نکال ڈالا تو اللہ اور اس کے رسول کی بیان کی ہوئی عبادتوں
 ملکر ستر چکیوں سے زیادہ نہ کم جب میں نے یقین کیا کہ مراد آپ کی یہ عبادتیں ہیں اور ابن حبان نے ان سب
 عبادتوں کو اپنی کتاب شعب لایمان میں بیان کیا ہے اور اس فن میں سے عمدہ کتاب نہ ہاج
 ابو عبدہ علیہ السلام کی اور کتاب شعب لایمان ہے امام بیہقی کی اور ابن حبان نے کہا کہ ساتھ پر کئی کی روایت
 بھی صحیح ہے اس لیے کہ عرب کی لوگ گنتی بیان کرتے ہیں اور اس سے یہ غرض نہیں ہوتی کہ اس سے بڑھ کر
 اور نہیں ہیں (انتہی کلام النوی) راجع الرواج میں ہوں اناسید محمد صدیق حسن تھا صاحب بیاد فرماتے
 میں کہ شعب لایمان بیہقی کا خلاصہ امام قزوینی نے کیا ہے پھر میں نے قزوینی کا خلاصہ کیا ہے اور اسکا نام الرواج
 بھیب کیا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَ سَبْعُوْنَ
 اَنْ بَضْعٌ وَ سَبْعُوْنَ شُعْبَةٌ فَكَفْهَافًا قَوْلُ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَ اَدْمَا هَا اِسْمَا هُ الْاَدْنَى عَوَظُ دِيْنِ رَا حَيَاةِ
 شُعْبَةٌ وَ مِّنْ اَلْاِيْمَانِ بِرَحْمَةِ اَبُو بَرْدٍ سَعْدٍ رَوَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّاهَا اِيْمَانُ كِي سَرِي
 با ساتھ پر کئی خاصین میں افضل اور سب میں لاء الا اللہ کہنا ہے اور اُنی اور سب میں جہیج سزا
 چیز کو شہانہ ہے اور حیا ایک شاخ ہے ایمان کی **ف** اور ایک روایت میں ہے کہ حیا ایمان میں ہے ۱۱ رد

رویت میں ہے کہ حیا سے نہیں ہوتی مگر سبب الٰہی ایک رویت میں ہے کہ حیا بالکل خیر ہے واحدی نے کہا کہ حیا اور
 اعتماد دونوں حیا سے ملکر ہیں اور حیا انسان کی توفیق حیات پر توفیق شخص کا احساس لطیف ہے اور حیا قوی ہے الٰہی
 حیا ہوتی ہے جنید بغدادی رح نے کہا حیا مفتوح کا دیکھنا اور اپنی قصور و نر پر نظر کرنا ہے یعنی خدا کے حسانات اور
 اپنی نقصیات پر غور کرنا اس کے ایک حالت پیدا ہوتی ہے جسکو حیا کہتے ہیں اخلاق میں فضائل نفس میں برکات و عفت
 اور شجاعت اور عدالت پر حیا عفت کا ایک شعبہ ہے ابو علی بن مسکویہ نے کتاب الطہارۃ میں کہا کہ حیا رک جانا ہے
 نفس کا بری باتیں کرنے سے اور پرہیز کرنا ہے برائی سے قاضی عیاض نے کہا حیا تو ایک خلقی صفت ہے پرہیزگو
 ایمان میں داخل کیا اس لیے کہ کبھی حیا پیدا ہوتی ہے ریاضت اور سبک حبس اور اخلاق حسنہ ریاضت سے حاصل
 ہوتے ہیں اور کبھی خلقی ہوتی ہے لیکن حیا کا استعمال قانون شرع کے موافق محتاج ہو تو سبک و رعیت اور علم کی
 طرف توجہ دیا ان میں ہے اور دوسرے کہ حیا نیک کا کم کرانی ہے اور گناہوں سے باز رکھتی ہے لیکن جو فرد حیا
 بالکل خیر ہے اور نہیں ہوتی اس کے مگر خیر تو اس میں یہ نکال ہوتا ہے کہ بعض وقت حیا کی وجہ سے انسان حق بات سے
 رک جاتا ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرتا ہے اور کبھی حیا کی وجہ سے وہ اس کے حقوق تلف ہو
 جاتی ہیں تو خیر محض کو مگر ہوتی اسکا جواب یہ ہے کہ یہ حیا نہیں ہے یہ تو عجز اور ناتوانی ہے مسکویہ بعضوں کا جواب دیا کہ
 ہے لیکن حقیقہ حیا اس لحاظ سے کہ نام ہے جو بری بات سے روکتی ہے اور اچھی بات کی طرف بلاتی ہے اور منع کرتی ہے
 کسی خدا کے حق میں قصور کرنے سے اور جنید کا قول اس پر دلالت کرتا ہے (نوری) **حَسْبُكَ سَلَامٌ عَنِ**
اَبِيهِ اَنْتَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ اَحَاكُمُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ الْحَيَاءُ مِثْلُ الْإِيمَانِ
 ترجمہ سب لے اپنے باب عبد اللہ بن عمر سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا کہ ایک شخص نصیحت کر رہا
 تھا اپنے بھائی کو حیا کے باب میں **ثَبَاتٌ** یعنی منع کرنا تھا حیا سے اور کہتا تھا حیا بری بات سے **ثَبَاتٌ** اپنے
 فرمایا جانے دے یعنی مت منع کر حیا سے بخاری حیا ایمان میں داخل ہے دوسری روایت میں ہے **مَنْ رَجُلٌ**
مِنْ الْأَخْصَارِ يَقُولُ اَحَاكُمُ اَبِيهِ اَنْتَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ اَحَاكُمُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ
بُشَيْنٌ بَنِي كَعْبٍ اَنْتَ مَكْتُوبٌ فِي الْكُفَّةِ اَنْ مِثْلَهُ وَكَادَ الْكُفَّةُ سَكَبَتْهُ فَقَالَ عُمَرَانُ
اَعَدْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحَدَّثَنِي عَنْ هَؤُلَاءِ ترجمہ عمران بن حصین
 حدیث بیان کر رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا سے نہیں ہوتی مگر بہتر ہی نشیروں کہنے کہا

حکمت کی کتاب بن گئی کہ اس کی ساری سے وقار ہوتا ہے اور عیاسی سکینہ ہوتا ہے **ف** وقار کہتر میں سوج
 سحر کر ایک گام کر نیکی اور اس کے خلاف چھوڑا ہوا ہے اعلیٰ ہی جو خیال میں آکر نہ لگی اور اس کا انجام نہ ہو
 جیسے جانور کی حالت ہے اور سکینہ بھی وہی وقار کو کہتر میں یعنی سکینہ نفس اور نبات حرکات کی وقت اور اس کو حالت
 میں ہے ہذا سب و عجب **ف** عمران نے کہا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مجھ سے بیان کرتا
 ہوں اور تو اپنی کتابوں کا بائین بیان کرتا ہے **ف** یعنی حدیث اور قرآن کے سامنے جگہوں کے احوال
 بیان کرنا ہی سچ ہے کہ حکیم ہے و شہید اور قسب ہے مگر یہ بھی اور نہ ہزاروں طرح کی غلطیاں ہوئیں ہیں
 کچھ کا رتبہ پیچھے بہت کم ہے اس طرح حکمت کا رتبہ نبوت سے بہت کمتر ہے بہرہ نمبر کا قول جب مجاہد و اب
 یحیون کی بات نہ ہوتا تھا کہ **عمر** ابی قتادہ قال کنا عند عمر ان بر حصین فی ہط و
 ذبکا کثیر بن کعب عندنا عمر ان یومئذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 الحیا الخیر قال او قال الحیا کلہ خیر فقال کثیر بن کعب انما الخیر فی بعض الکثیر
 او الخیر انہ صلی اللہ علیہ وسلم و قال اللہ و نہ صفت قال فعضب عمر ان حتی احملا
 عینا و قال لا ارا فی احب بشک عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و عمر و غار عن فیہ قال کما
 عمر ان الخیر انہ صلی اللہ علیہ وسلم و عمر انہ صلی اللہ علیہ وسلم و عمر انہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ابوقتہ وہ ساریہ ہم عمر انہ صلی اللہ علیہ وسلم و عمر انہ صلی اللہ علیہ وسلم و عمر انہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی جماعت کو اور ہر کون میں نہیں کہ کعب (بن ابی اسیر) عدوی ابو ایوب انصاری (ابی بن عمر) ایک
 دن حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہے بالکل باحیاء کل خیر ہے بشیر بن کعب
 نے بعضی کتابوں میں ایک سے بیان کیا کہ ایک قسم تو سکینہ اور وقار ہے اللہ تعالیٰ کے لیے اور ایک
 صفت نفس ہے **ف** یعنی وہ ابن اور رپرک بنا اور جانی جسکول میں وقت نہیں ہوتی خون نہیں کم
 ہوتا ہے اور کو یہ صفت اکثر لائق ہوتی ہے اور کو عربی بن عجز اور فرادہ ہانت بھی کہتر میں اس صفت کی وجہ
 انسان میں ذرات اور کماست پیدا ہوجاتی ہے وہ اپنے حقوق کو پورا پورا حاصل نہیں کر سکتا ورنہ اسے آخر جاتا
 ہے اسی پناحت کرتا ہے اور دم نہیں ہوتا بلکہ اپنے حقوق کو حاصل کرنے میں کوشش ہی نہیں کرتا اکثر مدعا
 کے لوگ اس ہی صفت میں مبتلا ہیں اور یہ ایک اطلاق ہمیں ہے جس تکمیل معیشت منع کرتے چلا آئے
 میں اور حقیقت یہی نہیں ہے جو صفات حمیدہ اور غلاش فاضلہ میں ہے پر بعضوں نے اس پر حاکم اطلاق

دریغ

نسخ
اول الحیا

بیٹے کہا نا کہلانے کی زیادہ ضرورت معلوم ہوئی آپؐ اسی کو بیان فرمایا اور ایک موقع میں اندہی سے
 رگڑنے کی ضرورت معلوم ہوئی تو اسی کو بیان کیا اور یہ جو فرمایا مسلمان مہرے جسکی زبان اور ناتھ سے دوسرے
 مسلمان بچہ میں ہر وقت طلب ہے کہ کمال مسلمان وہی ہے جس میں یہ معفت ہو اور یہ غرض نہیں کہ جہن میں یہ معفت
 نہ ہو وہ مسلمان ہی نہیں ہے اور ان حدیثوں میں بہت سی فوائد ہیں ایک تو یہ کہ کہا نا کہلانہ اور سخاوت کرنا اور
 مسلمانوں کو فائدہ پہونچانا دین کا بہت ضروری کام ہے دوسرے یہ کہ مسلمانوں کو انڈیا دینے سے بچنا چاہیے خواہ
 زبان سے انڈیا ہو یا کسی فعل سے کسی کی توہین یا عقارت نہ کرنا چاہیے تیسری یہ کہ مسلمانوں کو ایک
 دلی اور اتفاق کی اور باہم محبت اور دوستی اور الفت بہ کنہ کی قاضی عیاض نے کہا باہم الفت بہ کنہ اور
 اتفاق کرنا دین کے فضولین میں سے ایک فرض ہے اور ثار کن ہے شریعت کا اور اسی سے منظم ہے اسلام کا
 جو جتنی حکم ہے سلام کا ہر مسلمان پر خواہ اس کے بیچان ہو یا نہ ہو اور مرد و عورت سے ہر مسلمان کو تو یہ عام خاص
 کیا گیا ہے کہ اگر کافر کا سلام کرنا ضرور نہیں بلکہ بچہ یا بیت پر اخلاص سے کہ رسول اللہ تعالیٰ کی جیسی ارشاد
 ہے تواضع اور انکار کی طرف نہ شاعی سلام کا **بَابُ بَيَانِ مَصَالِحِ الْإِسْلَامِ وَبَيَانِ مَصَالِحِ الْإِسْلَامِ**
 بیان اون جہنمتوں کا جن سے ایمان کا فائدہ ملتا ہے **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَفْضَلُ مَا كُنَّ تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَكَرِهْتُمْ أَنْ يَكُونَ لَكُمْ إِلَهٌ سِوَاهُ اللَّهِ وَأَنْ تَعْبُدُوا فِي الْكُفْرِ نَعْدَ أَنْ
أَتَقَدَّمَ اللَّهُ مِنْكُمْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا أَنْ يُقَدَّمَ فِي النَّارِ ثُمَّ جَعَلَ النَّاسُ يَرْوُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وآلِهِ وَسَلَّمَ فرمایا میں باتیں جس میں بزرگی وہ نفی وجہ سے ایمان کی مہاس اندھاوت پاویگا ایک تو یہ کہ اللہ اور اس کے
رسول سے دوسرے سب لوگوں سے زیادہ محبت رکھی وہ دوسری یہ دوستی رکھو کہ کسی آدمی سے صرف خدا کے واسطے
(یعنی دنیا کی کوئی غرض نہ ہونے اور اس سے ڈر ہو) تیسری یہ کہ کفر کو بہر اختیار کرنا بعد اس کے کہ خدا نے انکو نجات
دی اور اس سے اتنا برا جائے جیسے انکار زمین ٹپنا **ف** **لَزِمَ لِي كَمَا يَهْدِي حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
کی اصول میں سے علمائے کہا ہے ہا وہ ایمان کے معنی یہ ہیں کہ عبادت میں اور تکلیف اٹھانے میں خدا اور
رسول کی رضا مندی کے لئے لذت اور مزہ پیدا ہو اور دنیا کے فوائد اور نفع پر خدا اور رسول کی رضا مندی
کو مقدم رکھو اور خدا کی محبت سے ہر کس کا حکم مانے اور اسکی مخالفت کو ترک کرے یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی یہ رسم کی محبت ہے قاضی عیاض نے کہا یہ حدیث اسی مطلب کی ہے جس پر اوپر گذری ایک حدیث کا آیا

کا نرہ چکھا اوسے جو خدا کی خدائی کے ساتھ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبری کے ساتھ اور ہمام کے
 دین کے ساتھ رہنی ہوا اس لیے کہ خدا اور رسول کی محبت ہی طمہ خالص خدا کے لیے دوسرے مسلمان کی محبت
 اسی طرح کفر کو پہر اختیار کرنے کی نفرت، نہیں ہوگی مگر اس شخص کو جبکا ایمان اور یقین نہ ہو دوسرے اور اس کو
 دل کو اطمینان ہے اور اس کا سینہ کشادہ ہو اور ایمان اوس کے گوشت اور خون میں اثر کر گیا ہے یہی وہ شخص ہے جسے
 نے ایمان کی شہاس پائی اور خدا کے لیے کسی کی محبت کہنا پہل ہے خدا کی محبت کا اور بعضوں نے کہا خدا کی محبت
 یہ کہ کہ انہوں کو سوا حق کو دیوے خدا کی مرضی کے نہ جو خدا کو پسند ہو وہ ہی اس کو پسند ہو اور جو خدا کو ناپسند
 وہ ہی اس کو ناپسند ہو اور اس باب میں تنگدین کی عبارتیں مختلف ہیں لیکن مطلب ایک ہی ہے اور حاصل یہ
 ہے کہ محبت ایک سیل اور ہاش ہے پہریل کہی تو اون چیزوں کی طرف ہوتا ہے جو باطریق انسان کو مرغوب
 میں ہیں جو بصورتی خوش آوازی کہانی کا ذائقہ اور کہی ان چیزوں کی طرف جن کا حسن عقل سے معلوم ہوا ہے
 جس کی محبت صالحین اور علماء اور اہل فضل کی اور کہی یہ سیل اس وجہ سے ہوتا ہے کہ کسی کی سیر احسان کیا ہو یا مصیبت
 سے بجا ہو اور یہ سب باتیں ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہیں کیونکہ تمام کمالات ظاہری اور
 باطنی آپ میں جمع تھے اور تمام فضائل اور محاسن اخلاق میں موجود تھے اور آپ کا احسان اور فیض تو تمام عام ہو کہ
 سب مسلمانوں کی گردن پر ہے اور کچھ ہمیشہ کا آرام دلوا یا جہنم کے عذاب سے بچا یا پیغمبر خداوند کریم کا احسان تو
 سب زیادہ ہے کیونکہ اسی نے حضرت کو پیدا کیا پیغمبر بنا کر ہمارے پاس پہنچا پس حقیقت اصل الامور
 ہے اصل مطالبہ کی اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور اہل بیت اور صالحین اور اولیاء
 اور مسلمان دین کی راجع ہے اس کی محبت کی طرف تو اس کی محبت بالذات ہر باقی سب کے باطن میں یعنی خدا کی محبت
 کہ ذیل میں جو کوئی سوا خدا اگر کسی اور شی سے بالذات محبت کرے وہ اپنے نزدیک مشرک ہو جو جو غم
 کہ اس پر صفت ہو مشرکین کی اور مومنوں کی صفت ہو واللہ اعلم بالصواب (نورانی سم زیادہ) **عن**
ابن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تلاكث ممن كن قيته وجدة طعم الايمان من كان
يحب المرء لا يحب الله ولا الله ولا رسول الله ولا الله ولا رسول الله احب اليه مما سواهما ومن كان
يغلظ في التلبيح احب اليه من ان يكره في الكفر بعد ان انكذ الله عنه ثم حرمه الله من ربه
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین باتیں جس میں سے کوئی وہ ایمان کا نرہ باوجود شخص دوستی کہہ کسی سے پہر نہ کہتا
 دوستی اس سے کہ خدا کے لیے (خدا کا نیک بندہ سمجھ کر) اور جو شخص خدا اور اس کے رسول سے دوستی کرے دوسرے

ہو جاوے اور جب یہ بات معلوم ہوئی تو ثابت ہوئی یہ بات کہ ایمان کی حقیقت پوری نہیں ہوتی بغیر اس محبت کے
 اور ایمان صحیح نہیں ہوتا جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر اور منزلت ان باب بزرگ محسن کے زیادہ دلیلیں
 نہو اور جس کا یہ اعتقاد نہو وہ مومن نہیں ہے (نوروی) **عَنْ** النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كَرَّحَتِي أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عَدُوِّهِ وَالِدِهِ وَ
 النَّاسِ أَجْمَعِينَ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن
 نہیں ہوتا جب تک کہ اب اسکو میری محبت اولاد اور ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو **بَابُ** الدُّخُلِ
 عَلَى مَنْ مِنْ حِصَالِ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ لِمَنْ يَحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنْ أَخِيهِ إِيْمَانِ کی خصلت یہ
 ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کے لیے بھی وہی چاہے جو اپنے لیے چاہتا (یعنی بھائی) **عَنْ** النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كَرَّحَتِي حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ أَوْ قَالَ لِحَارِهِ
 مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے
 مومن نہیں ہوتا جب تک کہ نہ چاہے اپنے بھائی یا عہدے کے لیے جو چاہتا ہے اپنے لیے **ف** علمائے کہا
 مراد یہ ہے کہ مومن کامل نہیں ہوتا ورنہ اصل ایمان تو بغیر اس صفت کے بھی حاصل ہوتا ہے اور مطلب یہ ہے کہ
 اپنے بھائی مسلمان کے لیے بھی عبادات اور نیکیاں اور دنیا کی سب چیزیں جو اپنے لیے چاہتا ہے چاہی
 دنیا کی کی رویت میں ہے بھائی اور نبی۔ ابن الصلاح نے کہا بعضوں نے اس صفت حاصل کر لیا ورنہ شمار اور
 محال سمجھا ہے حالانکہ یہ بات صحیح نہیں کیونکہ مراد یہ ہے کہ مومن کسی کا ایمان کامل نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے بھائی
 مسلمان کے لیے وہی چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے یعنی اُس کے لیے بھی نعمتوں کا حاصل ہونا اچھا جانے اگر خود کا
 کوئی نقصان نہو اور یہ امر بہت آسان ہے بلکہ سلیم ہے یعنی جہکادول صاف ہوا البتہ جس کے دلیلیں کہیں اور حسد پر ابھرا
 ہو اور سپہیت و شورش و خرابی ہو سکے اور ہمارے بھائیوں کو ایسے خراب ہے (نوروی) حاصل ہے کہ جب کسی
 بھائی مسلمان کے لیے بھائی ہوتی ہو اور اپنا اس میں کچھ ضرر نہ ہو تو اس پر غرض ہونا چاہیے اور وہ نہ عام خیر غرضی
 اور عام ہمدردی میں شریک رہنا چاہیے **عَنْ** النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدٌ كَرَّحَتِي حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ أَوْ قَالَ لِحَارِهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ
 ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو کہ تم میں سے کسی
 مومن کوئی آدمی مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے

باب بیان تحریج ایداء الحمار مسایہ کو اندا وینا حرام ہے عن ابی ہریرۃ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا بَأْسَ جَارَهُ لَا يَوَاقِفُهُ حَرَمُهُ

ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں نہ جاوے گا وہ شخص جس کا مسایہ اس کے مکرو

فساد سے محفوظ نہیں ہے **ف** یعنی اس کی بدی اور ظلم سے اس کو ہنس نہ ہو اور نہ ہمیشہ ڈرنا ہو کہ کہیں مجھ کو

صدیخہ پہنچ کر اس کی طرف سے عداوت نہ کرے کہا اس حدیث کا مطلب یہ کہ جو مسایہ کو ستانا درست سمجھ کر حالانکہ وہ جانتا

ہو کہ یہ فعل حرام ہے تو وہ کا فر ہے کہی جنت میں نہ جاوے گا یا یہ غرض ہے کہ اس کو جنت میں نہ جانا جنت کہتے ہیں جنت

نہ ہو گا بلکہ روکا جاوے گا یا تنگ کہ عذاب ہو اس گناہ پر یا معاف کیا جاوے اور ضرورت ان تادمین کی یہ ہے

جو اوپر گزرا کہ اہل جن کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص جو نیک پر ہے اگرچہ کہ کبے لگے نہ کرنا مردہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں ہے

یہ لگے بلکہ چند روز عذاب دیا جاوے گا۔ یا معاف کیا جاوے گا جنت میں جاوے گا۔ بہر حال جس کو کچھ دینا اور مانع کچھ

ستانا ایسا حرام ہے کہ بہشت محروم کہتا ہے **باب** الحش علی الکلیام الحمار والصفیق والکلی

الصفیق والکلی الحش والکلی ذلک کلہ من الکلیان مسایہ اور مہان کی خاطر داری کی ترغیب اور نہی

رسول کی فضیلت اور یہ باتیں ایمان میں داخل ہونا **عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

سَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ أَهْلَهُ وَلْيُؤْمِرْ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكَلِّمْ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

صَفِيفًا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یقین رکھتا ہے اللہ پر اور پیکر

(قیامت پر) اس کو جیسے یا تو اپنی بات کرے یا چپ رہے **ف** اسماعیل کیا عمدہ نصیحت ہے تو دوسرے نے کہا

غرض یہ ہے کہ جہاں بات کر لینا ارادہ کرے تو سوچ لے کہ جو بات کہنا چاہتا ہے وہ بہتر ہے تو اب کی بات وہ چپ ہو

یا سبب وسوءت کہی اور اگر معلوم ہو کہ اس بات کا کہنا کچھ تو اب نہیں تو چپ ہو کر چلے وہ بات حرام ہو یا مکروہ

ہو یا مباح جس میں نہ تو اب نہ عذاب بہر حال میں خاموشی بہتر ہے تو مباح بات کا بھی نہ کہنا بہتر اور ایسی ہے کہ کبھی

مباح یا نہیں ایجابی میں انسان کو حرام اور مکروہ کی طرف درایا اتفاق اکثر ہوتا ہے اصل جلال نے فرمایا مَسَا

يُؤَلِّفُ مِنْ قَوْلٍ لَا كَذِبَ فِيهِ رَفِيعٌ عَنِّيْدُ یعنی جو بات انسان موندہ ہو نکالتا ہو اس کے پاس کچھ شخص ہے جو

راہ دہکتا ہے طیار ہے (اوس کے کہنے کو) اور جنت لکان کہ ہے سلف اور خلف نے اس کو میں کہ انسان کے

نسب کی باتیں اگرچہ مباح ہوں کبھی جاتی ہیں یا صوفی یا متین جنہیں عذاب یا تو اب ہو یا بن عباس کا بہر

قول ہے کہ صرف ہی باتیں لکھی جاتی ہیں جبکہ بدلہ لیکنا ثواب یا عذاب اس صورت میں نسبت کو خاص کرنا چاہیے
 اور شرع نے ترغیب ہی ہے اس طرف کہ سیاح باتیں بہت کرنا اچھا نہیں کیونکہ انسان اکثر بہت باتیں کرنے
 سے جو سیاح ہوں حرام یا مکروہ باتوں میں مبتلا ہو جاتا ہے امام شافعی نے اس حدیث کا یہ مطلب کیا ہے کہ انسان کو
 بات کرنے سے پہلے فکر کرنا چاہیے پھر اگر اوسکو یہ امر متحقق ہو کہ اُس بات سے کچھ نقصان نہیں تو اُس بات کو کہہ اور
 اگر یہ امر متحقق ہو کہ اوس سے ضرر ہوگا یا شک ہو ضرر اور عدم ضرر میں تو حیرت ہے امام ابن ابی زید مالکی نے کہا تمام
 آداب و حسن مذاق حسنہ جابر حدیثوں سے نکلتی ہیں ایک تو یہی حدیث دوسری وہ حدیث کہ اُسی کا اچھا اسلام
 یہ کہ چھوڑ دے اُس بات کو جو کام نہ آوے (یعنی بیکار اور بغیر کسی پرہیز کر کے) تیسری حدیث لانتعذب یعنی
 غصہ نہ کر چھٹی وہ حدیث جو اگر گندری کہ انسان کو چاہیے اپنی بہائی کے لیے وہی چاہے جو اپنی لیے خاص
 چاہتا ہے اور اُسے تا ذالو القاسم تیسری رحمت نہ فرمایا کہ جب ہنا موقع پر صفت ہو مردوں کی جیسے بولنا موقع
 پر نہایت عمدہ حصلت ہو اور میں نے ابوعلی و تاق سے وہ کہتے تھے جو شخص چپ ہو سکے حق بات سے (یعنی جہاں
 موقع ہو حق بات بیان کر ٹیکا) وہ گنگنا شیان ہے لیکن یہ باب مجاہدہ اور علیینت (جو سکوت اختیار کیا ہے
 وہ اس لیے کہ باتیں کرنے میں طرح طرح کی آفتیں ہیں اور بہین نفس کو حفظ ہوتا ہے وہ اپنی تعریف کرتا ہے
 اور کبھی اپنی فصاحت اور شیریں بیاں کو لوگوں پر ظاہر کرنا چاہتا ہے اور یہ سنگت اور خاموشی ایک بڑا کمزور
 ہے تہذیب اخلاق کا فضیل بن عیاض نے کہا جو شخص بات کو اپنے اعمال میں سے ایک عمل سمجھ گا وہ
 بے فائدہ بات کہہ کر گنج اور ذوالنون مصری نے کہا سب سے زیادہ اپنی نفس کی حفاظت کرنیوالا "اودہ شخص ہے
 جو اپنی زبان کو زیادہ روکے **ت** اور جو شخص ایمان کہتا ہے امد پر اور پچھلے دن پر اوسکو چاہیے کہ خاطر
 داری کرے اپنی ہمتا کے کی اور جو شخص ایمان کہتا ہے امد پر اور پچھلے دن پر اوسکو چاہیے کہ خاطر داری کرے
 اپنی ہمتا کی **ف** قاضی عیاض نے کہا مطلب یہ حدیث کا یہ ہے کہ جو شخص شریعت اسلام پر چلے جاتا
 اوسکو ہمواری اور مہمان کے ساتھ ہسلوک کرنا ضروری ہے اور امد لغالی نے اپنی کن ب میں ہمہ سگ کے ساتھ ہسلوک
 کرنا حکم کیا ہے رسول امد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبریل علیہ السلام ہم کو وصیت کرتے تھے ہم سارے
 کے ساتھ ہسلوک کرنا کہ لیے یہاں تک کہ میں سمجھا جبریل اوسکو فرما کہ یہی ولادت لگا اسی طرح مہمانداری کرنا بھی اسلام کا
 طریقہ ہے اور حصلت میں ہمیشہ دن اور صبح کو ان کی ادائیگی نے کہا کہ ایک رات مہمانداری کرنا واجب ہے اور یہ
 دلیل آئی کہ حدیث ہے کہ ایک رات مہمانی کرنا حق ہے وجہ ہے ہر مسلمان پر اور عقبہ کی حدیث کہ جب تم اتر دو

پر اعتراض ہوتا ہے کہ ابوسعید خدری نے خود کو یوں نہیں کیا اس کی کلام سے بے تکلف کہ ایک دوسرا شخص اٹھا
 اور اس شخص نے کہا اوسکا جواب یہ ہے کہ شاید ابوسعید خطبہ شروع ہوئے وقت نہ ہوگا تو اس شخص نے اعتراض کیا پھر ابوسعید
 اٹکے مہون گئے اور احتمال ہے کہ ابوسعید پہلے سے موجود ہوں لیکن انہوں نے خوف کیا ہو حضرت کا اپنے لیے یا کسی اور کے
 لیے یا فتنے کا تو ساقط ہو گیا اور ان کی انکار جو جب تھا اور اس شخص نے خوف نہ کیا کسی قوت کی وجہ سے یا خوف کیا ہو
 صرف اپنی نفس پر اور یہ جائز ہے ایسی صورت میں بلکہ مستحب ہے اور احتمال ہے کہ ابوسعید نے انکار کا قصد کیا ہو
 اتنے میں اس شخص نے جلدی سے کہہ دیا پھر ابوسعید نے اوسکی تائید کی اور دوسری روایت میں جب کو سبھا کی
 اور سلم دونوں نے نکالا باب صلوة العید میں یہ ہے کہ ابوسعید خود مروان کا ماتہ کہہ بیٹھا جب اوسکو منبر پر جا کر دیکھا
 اور مروان اور ابوسعید ساتھ آئے تہو بہر مروان نے ابوسعید کی بات کو نہ مانا تو احتمال ہے کہ یہ موقع دوبارہ ہو گیا
ت ابوسعید نے کہا اس شخص نے تو اپنا حق ادا کر دیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا جو
 شخص تم میں سے کسی نے منکر دینے خلاف شرع کام کو دیکھو تو اسکو مٹ دیو جو اپنے ماتہ سے اگر اتنی طاقت نہ ہو تو
 زبان سے اگر اتنی ہی طاقت نہ ہو تو دل سے کہہ دو (یعنی دلعین اوسکو برا جائے اور اس سے میرا نہ ہو) یہ سب کہ درج
 ایمان کا اگر عیب نہ ہو اور دلعین ہی خلاف شرع کام سے نفرت نہ آوے تو سمجھنا چاہیے کہ ایمان حضرت ہو گیا اور کفر
 جرم گناہ لاجل ولا قرة الا بالامر بالمعروف والنہی عن المنکر سے نزع ہو گیا اور خلاف شرع کام کو مٹا دیا اور اگر
 ماتہ یا زبان سے یہ امر واجب کر لیا ہے ہر باجماع اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے وجہ سے ہر دلیل ہے کتاب اور سنت
 اور اجماع است سے اور نصیحت میں داخل ہے جو خود دین ہے اور نہیں خلاف کیا اس میں کسی نہ سوا چند انفیوون کے
 اور ان کے خلاف کا اعتبار نہیں امام المحدثین نے بھی کہا کہ اون کے خلاف کا اس میں کوئی عین اعتبار نہ کرنا چاہیے اس
 لیے کہ سدا انون کا اتفاق ہو چکا تھا اس کے وجہ پر انفیوون کے پیدا ہونے سے پہلے اور وجہ سکا شرع سے ہے
 نہ عقل سے اور معتزلہ کے نزدیک عقل سے ہے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا یجوز کفر من ضل اذا اھتد یقظون
 ایمان والو تم اپنے عقیدے میں نہ ہونے کا دوسرے کو گراہا ہونے سے کو نقصان ہو گا جب تم بہت باتوں کے پرستار
 ہو گے خلاف میں نہیں کیونکہ آیت کے معنی مذہب صحیح پر یہ ہیں کہ جب تم سب کا حکم کو جو تم پر واجب میں بجا لاؤ
 تو دوسروں کی تقصیر سے کم ضرر نہ ہو گا جیسے دوسری جگہ فرمایا ولا تزدوا زینۃ و زینۃ اخری البغی ایک کا وجہ دوسرا نہ ہو گا
 کا پہلے سب سے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر دیا تو دوسرے سے مواخذہ جاتا رہا اب گناہ اسی پر بیگناہ جس نے ہر گناہ
 کیا۔ یہ بھی جانتا چاہیے کہ اچھی بات کا حکم کرنا اور بُری بات سے منع کرنا فرض کفایہ ہے اگر بعضوں نے شک کر دیا تو سب

فرم سے یہ فرض اور ہو گیا اور نہ کہ گناہوں کے اور بعض مفسدوں میں یہ فرض عین ہوتا ہے کسی خاص شخص پر جس سے
 انتظام میں کوئی نہ ہو سوا اس کے یا اسی کے حکم سے وہ کلام مٹا ہو یا جیسے کوئی اپنی بی بی یا بچے یا غلام کو کوئی سزا کا
 کرتے یا فرض کو ترک کرتے دیکھئے علمائے کبار نے کہا ہے کہ اگر کسی شخص کو گمان ہو کہ میرے منع کیے کسی بچہ فائدہ نہ ہوگا
 یہی منع کرنا چاہیے اس لیے کہ نصیحت کی کچھ فائدہ مسلمانوں کو ضرور پہنکا اور اوپر ہم کہہ چکے کہ اس شخص کا حکم
 کر دینا ہے اچھے کام کا اور منع کر دینا ہے بُرے کام سے اب چاہیے وہ کیا مانے منوانا اس کا فرض نہیں ہے میری
 اصل جملہ علمائے فرمایا رسول پر کچھ نہیں ہے مگر پیچھا دینا۔ علمائے کبار کہہ رہے ہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں یہ
 شرط نہیں ہے کہ حکم کرنے والا یا منع کرنے والا خود تمام شرطِ رعیت کے احکام پر چلتا ہو اور بری باتوں پر چلتا ہو بلکہ اگر وہ
 خود تقصیر وار ہو جب بھی امر اور نہی کرنا چاہیے کیونکہ یہ دوسرا فرض ہے ہر ایک میں خلل نہ ہونے سے دوسرے کو بھی
 منافع کرنا ضرور نہیں اور یہ کام کچھ حاکموں سے خاص نہیں ہے بلکہ ہر ایک مسلمان اس کو کر سکتا ہے امام الحنفیہ نے کہا
 دلیل اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اس لیے کہ صدر اول میں اور اس کے قریب کے زمانے میں اُنہوں نے اُسے مسلمان خود
 حاکم کو مجبوری باتوں سے منع کرتے اور اچھو کانوں کا حکم کرتے حالانکہ اوپر مسلمان ان کو اس کام سے نہ روکتے اور اس پر خبر
 نونے پھر اگر حکومت شرط ہوئی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لیے تو اہل بیت اور مسلمان ان کو مجبوریت سے کہتے ہیں کہ
 یہ عہدہ نہیں ہے۔ یہ بات ضرور ہے کہ جو شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے وہ خود اس سے کما کر جاتا ہو اگر وہ بات
 مشہور و جہات ہو پھر یہ نماز و روزہ و زنا و شرب خمر تو ہر ایک مسلمان کو ان باتوں کا علم ہے وہ حکم اور منع کر سکتا
 ہے اور جو کوئی مستحقِ سزا ہو تو عوام کو اس میں مدد ملت نہیں ہو بخیر اور نہ ان کو انکار ہو بخیر اسے بلکہ یہ منصب
 علمائے کبار ہے یہ علماء کو بھی اس کا کام کا انکار کرنا یا حکم کرنا چاہیے جو اجماعی ہو اور جو کام اختلافی ہو ان کو کئی بن کو دوسرے
 فریق سے جھگڑا کرنا درست نہیں اس لیے کہ ہر مجتہد صاحبِ حق و معصون ہے نہ وہ ایک اور بھی مجتہد ہے اور بعضوں کو نزدیک
 ایک صاحبِ حق اور باقی مخطیٰ لیکن مخطیٰ معصون ہو سکتا اور جو معین ہی ہو تو اس پر گناہ نہیں ہو جیسا کہ اجتہاد کے بارے
 نصیحت کے طور پر اس کو نہی ہے کہ چھوڑ دے تو وہ بہتر ہے اس لیے کہ علماء کا اتفاق ہے اس بات پر کہ اختلاف سنی و شیعہ کا
 چاہیے حتیٰ لہذا جو جب کسی سنت میں خلل نہ آئے یا اگر کسی دوسرے اختلاف میں نہ پڑ جاوے قاضی القضاۃ
 ابو الحسن اور دیوبندی بصری و شافعی نے اپنی کتاب انکسار سلطانہ میں لکھا ہے کہ علماء کا اختلاف ہے اس مسئلہ میں
 اگر بادشاہ کسی کو منصب بناوے اور وہ مجتہد ہو تو وہ لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف لاسکتا ہے اختلافی مسائل میں
 نہیں لیکن صحیح ہے کہ جو حکومت بانی ہو سکے (اور شخص کو اختیار ہے کہ فقہائے اختلافی مسائل میں جس فتنے کا پیچھا

مذہب اختیار کرے) اور ہمیشہ فروعات میں صحابہ اور تابعین اور بنی بعدہم کا اختلاف نہ ہو مجتہد پر کوئی انکار نہ کرے
 یہ معتدبہ و دستگیر نہ اور کوئی دوسرے پر مطاع علمائے کہا جو کہ فتنی اور فاسنی کو نہیں جو چننا کھینچنے مخالف بہ
 اعتراض کہ جب یہ فصل یا اجماع یا قیاس علی کی مخالفت نہ کرے اور جان تو کہ یہ باب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
 کا بہت ضائع ہو گیا مدت دراز سے اور اس زمانے میں جو کچھ باقی ہے وہ نہایت کم ہے حالانکہ یہ ایک بڑا بات چیت جس پر
 مدار تھا دین کا اور جب برائیاں بہت پہیلین گی تو عذاب الہی عام ہو گا لیکہ اور بد پر اور جب لوگ ظالم کو ظلم سے
 نہ روکیں گے تو خدا تعالیٰ سب کو عذاب میں مبتلا کرے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ
 الآية یعنی بحسن یہ لوگ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ کے حکم سے بد ہو چکیگا اوں کو ایک فتنہ یا د کہہ گا عذاب اور جو شخص سخت
 طالب ہو اور اس عمل جلدی کی رضا مندی حاصل کرنا چاہتا ہو اس کو چاہیے کہ اس باب کا خیال رکھے بیٹھے امر بالمعروف
 اور نہی عن المنکر کا اس لیے کہ فی کثرہ اس کا ثواب بہت خاص کر اور حاکم میں جب وہ موقوف ہو گیا ہے اور اپنی شہ
 خالص رکھے اور جس شخص کو حکم کرے یا منع اس سے خوف نہ کرے اس خیال سے کہ وہ بڑا آدمی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا ابیہ خدا مدد کرے گا اور کبھی جس نے خدا کی مدد کی اور فرمایا جو شخص بہرہ رکھتا ہے اللہ پر اس کو سید ہی راہ علی
 اور فرمایا جن لوگوں نے کوشش کی ہماری راہ میں ہم ان کو اپنی راہ بتلا دیں گے اور فرمایا لوگ خیال کرتے ہیں کہ
 وہ چھوڑ دیے جاویں گے اتنی بات پر کہ ہم ایمان لاؤ اور ان کی آزمائش نہ ہو گی اور یہ پہلے جو لوگ گذر گئے ان کو بھی ہم فر
 آ رہا تو اللہ تعالیٰ جائیگا ان کو کوئی چیز نہیں اور ان کو کوئی چیز نہیں اور یہ بات خیال کر لینا چاہیے کہ یہی ثواب الہی ہے لہذا ہر
 جتنی تحقیق زیادہ ہو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے خوف نہ کرنا چاہیے یہی دوستی اور محبت اور دوستی کی وجہ سے یہ نہ کرنا چاہیے اور
 اپنی سرخروئی اور زہر بڑا لیکہ یہی نہیں سلیہ کہ دوسری اور کج سے تو تم کا حق سپرد کیا اور وہ حق بہت کہ اس کو نصیحت کرے
 اور آخرت کی پہلائی بتلا دے اور مضر اور مہلک باتوں کو بچا دے اور دوست اور غرض آزادی کا وہی ہر جو اس کے
 آخرت کی پہلائی میں کرشنش کرے اگرچہ دنیا میں اس کی وجہ سے نقصان ہو اور روشن رہے ہر جو اس کی آخرت
 کو تباہ کرے اگرچہ دنیا کا کامیاب ہو اس سے حاصل ہو اور شیطان جو ہم لوگوں کا دشمن گناہ جاتا ہے وہ اس سے جو ہر آدمی میں
 جو مومن کو دست بچھڑ جاتے ہیں وہ ہی سبب ہے کہ وہ کوشش کرتے ہیں اور ان آخرت کو دست کرنے میں یا اللہ
 تو ہم کو اور ہمارے دوستوں کو اور سب سبب ان کو تو فریق دے کہ وہ تیری خوشی حاصل کر نہیں کوشش کریں اور
 اپنی رحمت اور عنایت ہم سب پر عام کر دے اور جو شخص امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرے اس کو چاہیے کہ نرمی
 سے تاکہ لوگ جلدی اور سب پر عمل کریں امام شافعی رحمہ نے فرمایا جس شخص نے اپنے بہائی کو کہہ دیا کہ نصیحت کی اور اس

اوسکو درست کیا اور اسے کہہ کر لے گیا اور جس نے کہہ لیا نصیحت کی اوس نے اپنے بھائی کو رسوا کیا اور اس باب میں ایک
 کام وہ ہے جس میں اکثر لوگ سستی کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ایک آدمی کو دیکھتے ہیں عیب دار چیز سمجھتے ہوئے پھر اسکو منع نہیں کرتے
 اور زیادہ کر لگا گاہ نہیں کرتے اس عیب سے اور یہ ایک بڑی خطا ہے اور عمل سے صاف تصحیح کر دی ہے کہ جو شخص اس امر کو
 جانتا ہے کہ اس چیز میں عیب ہے اس پر وہ عیب ہی کہہ کر بچو دالے کو منع کرے اور زیادہ کر لگا کر اس عیب کے آگاہ کر دے
 لیکن طریقہ منع کرنا کہ تو وہ خود حضرت نے بنا دیا کہ اوسکو یعنی پرے کلام کو ناہتہ ہی بگاڑے اگر یہ نہ ہو سکے تو زبان سے
 اگر یہ نہ ہو سکے تو دل سے دل سے بگاڑے کا مطلب یہ ہے کہ اوسکو برا جانے اور اگرچہ برا جاننا اوسکا بگاڑنا نہیں ہو سکتا
 کیا کرنا چاہیے کہ اوسکا اختیار اسے بقدری اور یہ جواب فرمایا ہے کہ درجہ ایمان کا یہ ہے یعنی یہ ایک اس قدر ہے کہ
 کا کہ دل سے جو کلام کو برا جانے اور اس سے نفرت کرے قاضی عیاض نے کہا کہ یہ حدیث اس طرح ہے بری کام کے بگاڑ
 میں تو بگاڑنا تو اسے پر جب ہو کہ جس طرح ہو کہ بگاڑے تو اس سے افضل سے جو جرم کام کے آلات اور اسباب ہوں
 انکو ناہتہ ہی توڑے اور شراب اور مسکرات کو بہاؤ دینے کو توڑ دینے سے کہہ وہ بہاؤ اور نہ بدوستی سے چھیننے ہوئی چیز جس میں
 اگر خود اوسکا مالک کو اس پر کر دیے یا دوست کو حکم کرے اور چاہے کہ بگاڑے نہیں دینی کہ نہ جال پر اور اس ظالم پر جس سے
 شر کا خوف ہو کہ عیب ہے کہ اوسکو اپنی بات چاہنے کا خیال ہو نہ عیب ہو کہ بات کو بگاڑنا تو اخص صانع اور صاحب فضیلت
 ہوا و جو شخص انتہاء پر پہنچا ہو یا اپنے کام میں اصرار کرنا ہو یا وسیع شہرتی ہے کہ نہ جب یہ بات معلوم ہو کہ اسکی سختی
 سے فائدہ ہو گا ان خوف نہ ہو و نہ کسی مفیدی کا اگر اوسکو گناہ غالب ہو کہ ناہتہ ہی بگاڑے میں اور کوئی بڑھ منہ
 پیدا ہو گا جس کی سیکھا خون ہو گا خود بگاڑنا تو اسے کا یا اور کسی کا تو باز رہے اور صرف زبان سے نصیحت کرے اور دھڑکے
 خدا کے عذاب سے اور اگر گناہ غالب ہو کہ زبان سے کہتے ہیں ہی اسکی قہر کا شر ہو گا تو صرف دل سے اوسکو برا سمجھو اور
 چپ ہو رہے اور یہی مقتصد و مؤثر حدیث ہے اگر خدا نے چاہا اور جو اوسکو کوئی مددگار ملے تو اوس سے مدد لینا پر بہتیار نہ
 اور ہمارے اور اڑانی شہر سے کھنسنے اور چاہیے کہ طلوع کرے اسکی حاکم کو اگر یہ کام نوا جائے کہ اور کوئی کرتا ہو یا
 صرف دل سے اوسکو برا سمجھ لیکن اگر وہی ثواب سے تحقیق علی کے نزدیک اور فضیلت کے جہاں کہ ہر حال میں زبان سے
 کہہ دیے پھر اگر قتل کیا جاوے یا ایذا دیا جاوے تو صبر کرے تمام ہو کلام قاضی عیاض کا امام احمد میں ہے کہ عیبت
 میں جو شخص کو یہ بات پہنچتی ہے کہ کہیہ گناہ کرنا تو اسے گناہ سے پر لڑا ہی شروع نہ کرے اور اختیار نہ
 اٹھاوے اگر وہ نہ مانے تو یا بدشاہ وقت کو طلوع کرے پھر اگر باؤ شاہ بھی ظلم پرستہ ہو اور شہریت کو مخالفت سے
 باز نہ آوے اور سمجھا لے نہ سمجھ کر تو سب مسلمان جو صاحب لڑائی ہوں ملکر اوس بدشاہ کو تخت سے اتار دیں اگرچہ

سلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گذرے جس کو ایسی نہوں وہ چلے زمین اور کسی راہ پر او عمل کرتے ہیں اس کی سنت پر نہ پہنچا
 کیا روایت کہ اوی طرح جیسے او پر گذری اسکو حسین بن سعد کے انیکا اور ابن عساکر نے لکھا کہ اوں سے ذکر نہیں ہے
باب تھاصل اهل الايمان فیه اهل الیمن فیه ایمان داروں کا ایمان ایک دوسرے کے کم زیادہ
 ہونا اور یمن کے لوگوں کا ایمان زیادہ ہونا **ع** **ا** مَسْعُودٌ قَالَ اَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِيزَانٍ
 نَحْوِ الْيَمَنِ فَقَالَ لَا اِنْ كَانَتْ هَهِئَا وَارَاكَ مَسْعُودٌ وَغَلِظَ الْقُلُوبُ فِي الْعَدَاوَةِ عَنِ اَصْحَابِ اَدْنَا
 اُولَئِكَ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ فِي رَيْبَةٍ وَفِي مَقْصَرٍ مَرَجِمَهُ ابْنُ مَسْعُودٍ رَعِيقُ بْنُ عَمْرِو النَّضَارِيُّ مَسْجُودٌ مَسْجُودٌ
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا اپنے ماتھے یمن کی طرف (جو ایک ملک ہے جزیرہ عرب میں جنوبی مشرقی
 جانب مدینہ و اوسین بہت کوشش اور بیتان میں صنعا و عمان کا مشہور شہر ہے) اور فرمایا کہ خبردار ہو کہ ایمان اور ہر
 ہے اور گڑباز اور دونوں کی سختی اون لوگوں میں ہے جو چلایا کرتے ہیں اور اوٹوں کی دم کی جڑ کے پاس ہر ہر سے
 شیطان کے دو سینک نکلتے ہیں یعنی قوم ربیعہ اور حضرمین **ف** غیبات اللغات میں ہے کہ یمن ایک ملک مشہور
 اقلیم اول اور دوم یمن اور یہ ملک کہ مغلہ ہے وہی طرف واقع ہے اسو سطر اسکو یمن کہتے ہیں کیونکہ کعبہ کو عربوں نے
 یکطرف قرار دیا ہے جبکہ موزہ پورب کی طرف ہو اور سیٹ او کی بچان کی طرف اول حضرت نے یمن کی طرف اشارہ کر کے
 ان کی تعریف کی اسو سطر کہ وہ ان کے لوگ بہت عبد ایمان لائے اور پورب کی طرف اشارہ کیا اور انکی مذمت کی یعنی
 قوم ربیعہ اور حضرمین کے پاس دشت بہت ہے اسو سطر کہ وہ نے اسلام کے بہت مخالف ہو شیطان کے دو سینک سے مراد سورج
 ہے اسو سطر کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنے دونوں سینک (یعنی سر کے دونوں کوسنے) اس کے کہہ دیتا ہے
 تاکہ کافروں کا سجدہ اوسیکو ہو (تخفہ الاحیاء) نودی نے کہا شیطان کے دونوں قرن سے مراد اوس کے دونوں کوسنے
 ہیں اور بعضوں نے کہا اوسکی دونوں باعتیں جن کو وہ پہناتا ہے لوگوں کے گمراہ کرنے کے لیے اور بعضوں نے
 کہا اس کے دونوں گردہ کافروں میں ہو اور یہ مقصود اس سے یہ کہ مشرق یعنی پورب کی طرف شیطان کا تسلط زیادہ ہے
 جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ کفر کا سر مشرق کی طرف ہو اور حضرت کو زمانے میں ہی حال تھا کیونکہ مسوقت پورب
 کی جانب جماعت اتنے تھے جیسے سہند اور چین اور خود عرب کے ملک یمن کی عجز و ضیہ و ان ایمان بالکل نہ تھا اور
 زاکر بھی کفر تھا اور مسوقت و جال نکلتا کہ تو وہ بھی مشرق سے نکلتے گا اسوقت بھی کفر کا نور مشرق ہی کی طرف ہوگا
 اور پورب سے فتنہ اور فساد کی طرف سے واقع ہوئے اور یہی جانب ہو چاہی وحشی ترکوں کا جو انتہا کے جنگی اور فوجی
 تھے یمن اور فتنہ ان ترکوں کا ہمارے کے زمانہ میں اور غارت کرنا اوسکا بعد اوسکا اور سیٹ دینا خلافت عباسی کو اور تزلزل

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولون کی سختی اور کم کو اپن پر رب اللہ میں
 سنہ اور ایمان مجاز ولون میں **فصل** میں سے مشرق کی طواف حضرت کے کافر ہوئے تھے جو نہایت سخت لوگ تھے
 اور حضرت کو پاس آئے والے لوگوں کو بتاتے تھے اور حجاز عرب کا ایک قلعہ ہے جس میں مکہ اور مدینہ اور کتبہ
 واقع ہیں اس کے سراج المولج میں ہے کہ اس حدیث میں غصہ و شرک کی اور تعریف و حجاز کے اور میں جس بار
 میں داخل ہے اور ہندوستان مشرق میں ہے اور یہ حکایت جو ایک گزشتہ زمانے کی ہے اور اللہ تعالیٰ سے
 اپنا فضل کیا ہندوستان پر اور اوس میں اسلام اور مسلمان کو پہلایا اور بہت سے ہندو کے لوگ اسلام میں شریک
 ہوئے اور یہ فضل ہے اللہ کا وہ جہاں چاہے دیتا ہے اور ہندوستان میں بہت بڑے بڑے علماء اور فضلاء گذشتہ
 میں اور بہت سے محدث جو عمل کرتے تھے کتاب اور سنت پر اور وہ جو بعض بدعتی ہندو کے مشرک والے اس حدیث
 سے یہ باطل نکالنے میں کہ مشرق سے مراد نجد کے لوگ ہیں اور یہ حدیث نجد ولون پر صادق آتی ہے اور اسی
 بنا پر کہیں کرتے ہیں شیخ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی جو حدیث کہ حجاز میں آئے تھے اور انہوں نے توحید کو پہلایا تھا
 اور مشرک کو مٹا تھا توحید اور ان کا لقب اور وہاں سے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں کی چوٹی پر سورج
 ہے اور نجد کو خاص نہیں کیا اور مشرق عام ہے تمام ان ممالک کو مثل ہے جو عرب کی جانب ہیں سورہ ہود
 بند ہو یا سند اور شیعہ محمد بن عبد الوہاب ملان تھے عالم تھے حق بات کی دعوت کرتے تھے نہ کافر تھے نہ
 سوا فاج تھے پہرہ احسن ہے کہ مذکور اور چونکہ حالانکہ بعض احادیث صحیحہ میں نجد ولون کی فضیلت موجود ہے ایک
 شخص کے باب میں آئے فرمایا جو نجد کا مشرک و الہام کو کلمات باطنی اور اسے اگر وہ چاہے اور حدیث کے مراد وہی شخص
 جو اس حدیث کا ہوا یعنی سخت دل اور کافر ہوا اور جس میں یہ صفت نہیں وہ حدیث میں داخل نہیں خواہ مشرقی نجدی
 یا ہندی ہو یا مغربی اندلسی ہو اور یہی مفہوم ہے حدیث کا انہی میں مرجع مولانا محمد بشیر الدین صاحب رحمہ قوی ہو
 سنا فرماتے تھے کہ مشرقی مراد وہاں کے کافروں کا ہے جو مدینہ سورہ ہود پر کچھ جانب واقع ہے اور وہاں سے قرآن شیطانی کا
 نکل جس نے دنیا میں دعوت شروع دیا اور انکا موحیدین کے کافر اور منافق قرار دیا اللہ تعالیٰ اس کے شر سے تمام مسلمانوں
 کو بچا دے آمین یا رب العالمین **باب** بیان آنکہ کاندھل الجحۃ اہل المؤمنون وان تحبۃ المؤمنین
 من الہن وان افساوا الہن سبب تحبوا لہما جنت بن رہی جاری ہے جو موس بن اور بنون سے محبت
 کہہنا ایمان میں داخل ہے اور سلام کا رواج دینا سبب محبت کا ہے **ابن** ابی حنیفہ کا قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاندھل حلوۃ المؤمنین کاندھل حلوۃ المؤمنین کاندھل حلوۃ المؤمنین کاندھل حلوۃ المؤمنین

اَللّٰهُمَّ عَلٰی شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمْ لَوْ كُنَّا بَيْنَكُمْ اَفْشَوْا السَّلَامَ بِدِيْكُم مَّرْجُمَةً اَوْ بِرِيْهِ سِرٌّ اَوْ بِرَسُولِ
 اِمْنَةٍ اَوْ بِرَسُولِ سَلَمٍ فَرَمَا يَنْتَهِيْثُ مِنْ جَاوِگے جب تک ایمان نہ لاؤ گے اور ایمان دار نہ بنو گے جب تک آپس میں
 ایک دوسرے سے محبت نہ کرلو گے اور میں بتلاؤ دن مکو وہ چیز جب تم اوسکو کرو تو آپس میں محبت ہو جاوے رائج کرو سلام
 کو آپس میں **ف** ایمان دار نہ بنو گے یعنی چور کا ایمان دار نہ ہو گے جب تک محبت نہ کرلو گے ایک دوسرے سے اور سلام
 کے رائج کرنے سے یہ یعنی میں کہ ہر ایک مومن کو سلام کرے خواہ اُس کے پہچان ہو یا نہ ہو اور سلام پہلا سب سے ہفت
 کا اور کبھی ہے دوستی پیدا کرنے کی اور سلام کے رائج کرنے میں لغت مسلمانوں کو ملوں میں جتنی ہے اور اُنکی عداوت
 ظاہر ہوتی ہے کیونکہ سلام نشانی ہے مسلمانوں کی جو خود بخود ہے اور بخود اور مومن سے اور اُس میں یہ اصنت ہے نفس کے
 اور تواضع ہے اور تعظیم ہے دوسرے مسلمانوں کی بخاری نے اپنی صحیح میں علام بن مایہ سے روایت کیا انہوں نے
 کہا میں باتیں میں جس نے اُنکو حاصل کیا تو ایمان کو حاصل کیا ایک تو انصاف اپنے نفس سے دوسرے سلام کرنا
 سبکو میری خارج کرنا بھی کے وقت اور سوا بخاری کے اور لوگوں نے اس قول کو رد فرمایا ہوا کہ یہ سلام میں
 ایک اور فائدہ ہے وہ یہ کہ اُس سے عداوت اور دشمنی دور ہوتی ہے اور آپس میں بغض رفع ہوتا ہے جو شیطان والا ہے
 نیکیوں کو مگر سلام خالص خدا کے واسطے کرے کسی جو ہنشن نفسانی سے اور نہ خاص کرے اپنے دوستوں اور احباب کو نہ
 ذکر النور ہی تحفۃ الاخبار میں ہے کہ بہشت کا نام ایمان پر موقوف ہے اور ایمان محبت پر موقوف تو معلوم ہوا کہ بہشت
 پر موقوف ہے بہر حضرت نے محبت حاصل کرنیکا آسان طریق بتلایا یعنی السلام علیک کرنا سلام ہو ہر طرح محبت حاصل
 ہوتی ہے کہ دعای غیر سے نیز خدا اُنکو ہر طرح سلامت رکھے اور معمول ہے کہ آدمی اپنے غیر خواہ دعا مانگے نہ الیکو اپنا
 دوست جانتا ہے تو آپ ہی اُس سے محبت کرتا ہے چہرہ سخاوت اور احسان ہی محبت کا سبب ہے لیکن احسان اور
 سخاوت نام عالم کے مسلمانوں کو نہیں ہو سکتی اور سلام آسان بات ہے کہ ہر ایک کو ہو سکتا ہے اس واسطے حضرت اسی
 کو قابض کر کے بتلایا لیکن انہوں نے عجیب اور شانہ ہو گیا ہے کہ بہشت اور عورت کے سبب سے اب بعض لوگ سلام علیک نے
 نے ناخوش ہوتے ہیں اور عداوت پر کارباندہ ہوتے ہیں محبت اور غیر خواہی کی چیز اور ان اولیوں کے نزدیک ات کا سبب
 ہو گئی انتہے مترجم کہتا ہے میں لوگوں کو سلام علیک کرنے سے ناراض ہوتے دیکھا ہے وہ لوگ میں جو انتہا کے
 حامل اور دشمن ہیں جس طرح یہی نہیں معلوم کہ سلام علیک کے سنے کیا ہیں اگر دشمنی لوگوں کو کوئی ہندی زبان میں
 کہہ خدا آپ کو سلامت رکھے جو بعینہ سلام علیک کو معنی دشمنی ہوتے ہیں پس ایسے جاہلون کا علاج یہ کہ ان کو
 سلام علیک کے معنی بتلاوے اور یہ سمجھاوے کہ جو دین اور نبیادوں کے

ایسے ثابت کرے اور اسکو باک سمجھو تمام عیدوں اور نقصانات سے اسکی عبادت کر لیں سفدر ہو اسکی نافرمانی سے بچنا ہو
 اسکی لیے دوستی رکھو اور کسی کے لیے دشمنی نہ رکھو جو شخص خدا کا فرمانبردار ہو اسکی محبت رکھو اور جو شخص خدا کی نافرمانی
 کرے اس سے دشمنی رکھو جو شخص خدا کا انکار کرے اس سے جہاد کرے اسکی احسان کا انکار کرے اسکا شکر گدار رہی
 تمام کائنات میں سچا اور مخلص ہے لوگوں کو بلا دے ان باتوں کی طرف اور غریب بے پروا کی سب لوگوں کو یا جن پر
 اس کی قدرت ہو خطاب کی ہے کہ ان صفات سے بندہ کو نفع حاصل ہوتا ہے واللہ تعالیٰ کو کیونکہ اللہ بے پروا ہے ہر مباح
 کی نعمت سے خدا کی کتاب کو ایسے وضاحت یہ ہے کہ یقین کرے اس بات پر کہ وہ اللہ کا کلام ہے اس نے اوتار دیا ہے کسی مخلوق
 کا کلام اسکی مثل نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی مخلوق اسکی مثل بنا سکتا ہے پھر اس کی ٹہنی زمین رکھو اسکی تلاوت
 کرے جس طرح تلاوت کا حق ہے اسکو خوش آوازی سے پڑھے درود اور رقت کو ساتھ اسکو حروف اچھی طرح سے یاد کرے
 جو لوگ آئین تحریر لیت کرنا چاہتے ہیں تاویلات سے اون کا نزد کرے جو اس پر اعتراض اور طعنہ کرنے میں اون کا جواب
 دیو جو بصنوں اوسین میں اون کی تصدیق کرے اسکی احکام سے خبردار ہو اسکی علوم اور شانوں کو سمجھو اسکی نصیحتوں
 پر غور کرے اسکی عجایب اور عزائب میں نہ اور غرض کرے اوسین جو آیتیں مکتوم ہیں اور پھر اوس کی رے وغیرہ
 حرام کی آیتیں اور احکام کی آیتیں اور جو آیتیں متشابہ ہیں (یعنی اعتقاد کی آیتیں) انکو تسلیم کرے (یعنی
 ان کے ظاہر ہی معنی پر یقین کرے) اسکی حقیقت کو خدا کے سپرد کرے اوسین تاویل نہ تحریف یا انکار کرے
 اوس کے تمام اور خاص اور ناخ اور منسوخ کو بجا لے اوس کے علوم کو پسند کرے اوس طرف دعوت کرے -
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نصیحت یہ ہے کہ آپ کو خدا کا بیجا ہوا سمجھے اور اس پر یقین لے کہ وہ جتنی باتیں
 آپ لکھ کر آئے ہیں ان سب پر ایمان لاوے آپ کو حکم کرانے آپ نے جس سے منع کیا اوس سے باز رہے آپ کی ہود
 کرے گو آپ وفات پا چکے ہیں (جیسے زندگی میں آپ کی مدد کرتا اگر آپ دنیا میں تشریف رکھتے تھے) جو شخص آپ
 کا دشمن ہو اوس سے دشمنی رکھے جو شخص آپ کا دوست ہو اوس سے دوستی رکھے آپ کا درجہ بڑا سمجھے آپ کو حق کی
 توفیق کر سنا تھا کہ طریقہ کو زندہ کرے آپ کی سنت کو جلا دے آپ کی دعوت کو پہلا دے آپ کی شریعت کو شہاد
 کرے آپ کی شریعت پر جو کوئی تہمت کرے اسکی تہمت کو دور کرے آپ کی شریعت کے علم پہلا دے آپ کی شریعت
 کے مضامین میں غور کرے اوس طرف لوگوں کو بلا دے اوسکی سیکنے اور سکھانے میں کوشش کرے اوسکی
 عظمت اور بزرگی کرے اوسکو چتر و قوت اور سچ پڑھے لغو باتیں لکھے بغیر جانے بوجھ اوسین گفتگو محبت جو لوگ
 شریعت کا علم رکھتے ہوں یعنی قرآن اور حدیث کا انکی عظمت اور بزرگی کرے آپ اطلاق و عبادت کو امتیاز کرے

آپ کی آداب پر چڑا آپ کو اہل بیت اور صحابہ سے محبت کر کہ جو شخص آپ کی شریعت میں بدعت نکالے اور اس کے علاوہ
 رہے (یعنی اوس کا شریک نہ ہو اوس کی مدد نہ کرے) جو شخص آپ کے آل یا اصحاب سے بغض کرے اوس کے جبار ہر مسلمانان
 حاکمون کے لیے نصیحت یہ ہے کہ حق بات میں ان کی مدد کرے اور ان کی اطاعت کرے اور ان کو حکم کرے حق بات کا اور
 باوجود ان کی نصیحت کرے نرمی اور ملاطفت سے اور جس بات سے وہ غافل ہوں ان کو بتا دے اور مسلمان کے کسی حق کی ان
 کو نکتہ ہو تو اوس کے جبار سے اور ان سے بغاوت اور سرکشی نہ کرے اور لوگوں کا دل و دل کی اطاعت کی طرف مائل کرے
 خطابی نے کہا یہ بھی اوں کے لیے نصیحت ہے کہ اوں کے پیچھے ناز نہ پڑے اوں کے ساتھ کافروں سے جہاد کرے
 زکوٰۃ اٹھا دے اور اگر سے تلوار اور نیزہ اٹھا دے اور جب وہ کچھ ظلم کریں یا بدخلق کریں اور جو جھٹی خوشامد سے اُن کو مخرور کر دے
 اور اُن کو سطر و عمارت سے نکلی کی اور یہ سب اوس صورت میں ہے کہ مسلمانوں کے اماموں سے خلف و غیہ مراد ہوں
 جو مسلمانوں کے کاموں کا انتظام کرتے ہیں حکومت والوں میں سے اور یہی ہے جو خطابی نے یہی نقل کیا
 ہے کہ کہا کہی مراد لی جاتی ہے اماموں سے دین کے علما اور اُن کے لیے نصیحت یہ ہے کہ اہل باطن کو مامون
 جو قرآن اور حدیث کے مطابق ہوں لیکن عام مسلمانوں کے لیے نصیحت وہ ہے کہ اُن کو ملکہ
 وہ بات سمیٹیں اوں کے آخرت کا نام نہ ہو اور دنیا کا اور اُن کو اندانہ دیوے اور کہلا دے اُن کو وہ بات دین کی جو
 وہ نہیں جانتے اور مدد کرے اُن کی زبان سے اور ہاتھ سے اور ان کی عیون کو چھپا دے اور اُن کے ضرر کو دور کرے
 اور ان کی منفعت کرے اور اُن کو کوشش کرے اور اُن کو حکم کرے نیک بات کا اور منع کرے بری بات سے نرمی اور ملاطفت اور
 شفقت سے اور اُن میں جو بزرگ بوڑھا ہو اوس کی بزرگی کرے اور جو بچہ چھوٹا ہو اوس کی شفقت کرے اور اُن کو چھوڑ
 بند کرے اور اُن سے فریب چھوڑے نہ اوں سے حسد کرے اور اُن کی عیون سے دھی چاہے جو انہیں لیے جانتا ہے اور بُرا
 جانے اوں کے لیے جو انہیں لیے برا جانتا ہے اور اُن کو مال یا عزت کی محافظت کرے اسی طرح جتنی باتیں ہم نے
 نصیحت کی بیان کیں اُن سب کی اُن کو دعوت دے اور ان کی محبت کو عبادت کی طرف لگا دے اور سلف صالحین
 میں بعض بزرگ تھے کہ وہ نصیحت کر لیے اپنی دنیا کا نقصان گوارا کرتے یہ خلاصہ ہے اُن کا جو بیان کیا گیا
 نصیحت کی تفسیر میں ابن ابی طالب نے کہا اس حدیث سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ نصیحت کو دین اور اسلام کہتے ہیں
 اور دین کا اطلاق اعمال پر بھی ہوتا ہے جیسے اقوال پر ہوتا ہے اور نصیحت فرض کفایہ ہے اگر بعض نے کہنے کا کہنے
 سے باقی لوگوں کے اوپر ہوا فائدہ نہ رہے گا اور نصیحت لازم ہے انہی طاعت کو موافق جب یہ بات معلوم ہو کہ اوس کی
 نصیحت قبول کی جائیگی اور اُس کو حکم کی اطاعت کی جائیگی اور اُس کی جان پر کوئی آفت نہ آوے گی اگر کسی آفت یا

چاہے انکو بخش دیوے اور جنت میں لے جاوے اور چاہے گناہ کے برابر عذاب دیکر جہنم میں لے جاوے ناجائز
 کہتے ہیں کہ اس حدیث کی تاویل پر اور جو حدیث اسکا مشابہہ آئی ہے یہ پڑنا تو اہل ظاہر سے لغت سے بعید نہیں نہ
 استعمال ہو اور جب دو حدیثیں ایسی وارد ہوں کہ ظاہر ادا میں اختلاف ہو تو انکی تاویل کرنا ضروری اور صحیح کرنا
 واجب ہو اور بعض علماء نے محدث کہتے ہیں یوں بیان کیے ہیں کہ جو شخص زنا کرے اسکو حلال جائز یا جو کسی کر کے اسکو
 حلال جانکر تو وہ مومن نہیں کیونکہ حلال جاننا شرعی حرام کو باطلاق علماء کفیس ہے اور حسن اور ابو جعفر طبری نے کہا
 مومن نہ ہونے سے مراد ہے کہ وہ تعریف کو قابل نہیں رہتا کہ مومن احد کا دوست اور مومن کو ہونے سے مستحق ہونا ہے
 برہنہ لقب کا جیسے زانی یا چور یا لوٹیر سے یا شرابی کا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ اگر کسی دل سے ایمان کا نور جاتا رہتا ہو
 اور اس باب میں ایک حدیث مرفوعہ بھی آئی ہے اور مہلب نے کہا اسکی بصیرت اسکی عقابوت میں جاتی رہتی
 ہے اور نہ مری نے کہا یہ حدیث اور جو حدیثیں اسکی مثل آئی ہیں ان پر ایمان لانا چاہیے اور جس طلب پر آئین
 میں اس پر روانہ کرنا چاہیے اور اسکو معنی میں زیادہ غور کرنا چاہیے کیونکہ ہمیں اس کے معنی معلوم نہیں
 اور کہا انہوں نے جلد ادا ان حدیثوں کو اور معطلہ صبیحہ لگے لوگوں نے چلایا اور انکو اور بعض ان نے محدث کے
 معنی میں اور اقوال بیان کیے ہیں جو ظاہر نہیں ہیں بلکہ بعض غلط ہیں اس لیے میں نے انکو نقل نہیں کیا اور
 یہ اقوال جو بیان ہوئے سب محمل میں اور صحیح وہی معنی ہے جو ہم نے سب سے پہلے بیان کیا۔ امام بخاری نے اپنی
 صحیح میں اس حدیث کے معنی ہی بیان کیے ہیں کہ وہ مومن کامل نہیں ہوتا اور ہمیں ایمان کا نور نہیں رہتا۔
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزِيحُ الدَّانِي وَاقْتَضَى
الْحَدِيثُ بَيْنَ كَرَمٍ مَعَ ذِكْرِ النَّجْبَةِ وَكَمْ يَزِيحُ ذَاتُ شَرَفٍ قَالَ رَوَاهُ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ
الْمُسَيَّبِيُّ أَبُو سُلَيْمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِإِسْنَادٍ حَدَّثَنِي ابْنُ بَكْرِ هَذَا لَا ذِكْرَ النَّجْبَةِ مَرَّجَمٌ بِرِوَايَتِ ابْنِ مَرْجَمٍ عَنْ ابْنِ مَرْجَمٍ عَنْ ابْنِ مَرْجَمٍ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ بْنِ هُرَيْرٍ عَنْ
ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ وَذَكَرَ النَّجْبَةَ وَلَمْ يَزِيحُ ذَاتُ شَرَفٍ مَرَّجَمٌ
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ

بیشک

احوال المعنی سے یہ سب کچھ ظاہر ہوتا ہے اور اگرچہ اس میں کچھ کچھ غلطی ہو سکتی ہے مگر
 باوجود اس میں سے نہ نہیں کیسے نہ ان کی غرضی ہر ایک کلمہ اور ہر ایک حرف کو سمجھ کر
 ہر ایک کو سمجھ کر یہ قرار کرے تو اس میں نہ ہر ایک کلمہ اور ہر ایک حرف کو سمجھ کر
 تو ہر ایک چلے اور طوطا ہر ایک کلمہ اور ہر ایک حرف کو سمجھ کر یہ قرار کرے
 تو خیانت کرے تو وہی ہے کہ اس حدیث کو علما نے منقول کیا ہے اس میں جو کچھ غلطیاں ہیں اس میں
 باقی جاہلین میں جو یقین نہیں ہے ارکان ایمان پر اور اجتماع کیا ہے علما نے اس بات پر کہ جو شخص غلام
 یقین کہ اور زبان و اقرار کرے اے ایمان کے ارکان کا پیر پر چاروں کام کرے تو وہ کافر نہیں نہ مسلم ہے نہ
 جو ہمیشہ جنہم میں رہے گا اس پر کہ حضرت یوسف علی نبیہ علیہ السلام کے ہاں کون میں یہ حال تھا کہ
 موجود نہیں تو تحقیق علما نے یہ کہا ہے کہ وہی صحیح اور مختار ہے کہ یہ حضرات بعض بات کی میں اور بعض
 مطلب یہ ہے کہ جس شخص میں یہ حضرات ہیں وہ شیعہ و منافقوں کے ان فصول میں اور اخلاق میں
 اتفاق یہی ہے کہ ظاہر اس کے خلاف ہے اور میں شخص میں یہ حضرات ہیں ان کے ظاہر باطن کے خلاف
 ہوگا اور ہر گناہوں اور کون کے حق میں شرک نہ کا جس کو وہ وعدہ کرے گا یا کلمہ کہے گا یا چکر لگا
 یا مات لیکر اور اسلام کے مقیم یہ اتفاق افتاد ہے کہ کلمہ کہے اسلام میں اس کا ظاہر باطن کے خلاف نہیں
 نہیں جو اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مقصد نہیں ہے ان حضراتوں کا کہنے والا ایسا منافق ہے جو
 کا فتنہ تبت میر کی سزا جہنم میں رہنا ہے اور نہ فرمایا کہ وہ زمانہ میں ہوگا اس کو یہ غرض ہے کہ بت شایع
 ہوگا منافق کے ان حضرات کے کہ جیسے بعض علماء نے کہا ہے یہ حدیث دوسرے شخص کے باب میں ہے جس کو یہ حضرات
 وقوع میں آتی ہیں ان میں سے کون سے حضرات ہیں ان میں سے وہ حضرات ہیں جو اس میں سے اور یہی مختار حدیث کے
 میں اور نام اب علیہ و ترانی سے کلمہ کہے بغیر کہ میں کہہ اور حدیث میں عمل کا اتفاق ہے نہ اتفاق
 کا اتفاق اور انکے ہر ایک کلمہ اور اس حدیث کے وہ منافق ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
 میں تھے اور انہوں نے کلمہ کہے اور ان کے ہاں یہاں اور دین کی حالت میں خیانت کی تھی اور وعدہ کیا تھا تو
 ان کو یہ خلاف وعدہ کی اور ان ہی پہاڑے میں اہل حق کی پیروی کی اور نہ ہی قبل ہر مسیحا بن جبریل و عیسیٰ
 میں ان کے اور یہ کیا ہے اس وقت میں میری نے اگرچہ یہ اس کے خلاف ہے تو وہی منافقوں کے ہاں ہے باوجود
 ان کے کہ ان کے ہاں ہے اور انہوں نے کلمہ کہے اور ان کے ہاں یہاں اور دین کی حالت میں خیانت کی تھی اور وعدہ کیا تھا تو

گذر باب حال ایمان من قال لا یخفی علیہ الشک یا کافر ترجمہ جس نے اپنے بھائی مسلمان کو کافر
 کہا اور مسلمان کا بیان **عن ابن عمر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اکفر الرجل رجلاً
 انکاحاً فقد باء بکفرهما ترجمہ عبد بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
 کسی مرد نے اپنے بھائی کو کافر کہا تو وہ بات دونوں میں سے کسی پر جبراً پڑے گی **ف** یعنی اگر وہ کافر ہو جیسا کہ حقیقت
 میں جس کو کافر کہا تو بچا ہوا اور اگر وہ کافر نہیں تو اس وقت کفر کہنے والے پر پلٹ پڑیگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی
 اپنی زبان کو روکی رکھے ہر ایک کو بے دلیل یقینی کافر نہ کہے شاید اس پر پلٹ پڑے اور خدا کے غضب میں گرفتار
 ہونے کا یقین نہ ہو کہ ظان شغور کافروں کے کسی کام کرتا ہے اگر اس کے عمل دین کے خلاف ہوں اور
 اگر کسی کفر بے دلیل قطعی ثابت ہو گیا ہو اور ضروریات دین کا وہ انکار کرتا ہو تو اس کو شوق کفر کے تاکہ کوئی ایسی راہ
 پر نہ پڑے اور شریعت محمدی میں خلل نہ پڑے جیسے کہ اس نے ماننے میں ملحد فقیر خاں سے کہیں کہ نہ شریعت محمدی پر مشتمل دین
 بیشک وہ کافر نہیں انتہی **ترجمہ** کہتا ہے ہمارے زمانے میں ایک یا دو فرقہ مسلمانوں میں بہریدہا ہوا جو جن
 کو نیچری کہتے ہیں وہ گو قتل کے تابع اپنے نہیں کہتے ہیں عقل سلیم کے بہرہ نہیں کہتے وہ تمام ضروریات دین کی
 درست ہون کا شیطان کا وحی کا معجزات کا انکار کرتے ہیں نماز روزہ و لغو اور بیکار خیال کرتے ہیں وہ بلاشبہ
 کافر ہیں اور کافر ہی کیسے سخت کہ اگر کوئی مسلمان ان کے کفر میں شبہ کرے تو میں نے تماشوں کہیں وہ خود بھی
 کافر نہ ہو جاوے۔ امام نووی نے فرمایا کہ اس حدیث کو بھی بعض علمائے فضیلت میں سو خیال کیا ہے اس لئے کہ اس کے
 ظاہری معنی اور انہیں کیونکہ اہل حق کا نسبت ہے کہ مسلمان گناہ کرنے سے جس قدر قتل یا زنا کرنے سے جو کافر نہیں ہوتا پس
 اسے سزا دینا بھائی مسلمان کو کافر کہنے سے بھی کافر ہوگا جب تک کہ دین اسلام کے بطلان کا اعتقاد نہ کرے اور جب یہ
 معلوم ہوا تو حدیث کی تاویل کی صورت ان سے کی گئی ہے ایک کثیر اور وہ شخص ہے جو سب بات کو درست جانتا ہے
 صورت میں کفر پڑنے سے یہ ازداد ہوگا کہ وہ کہنے والا خود کافر ہو جاوے گا کیونکہ مسلمان کو کافر کہنے سے جانتا ہے کہ کفر
 یہ کفر اور کفر پڑنے سے یہ کہ اس کا گناہ اور عیب کہنے والی بر لوٹ جاوے گا تیسرے یہ کہ حدیث معمول ہے اور خوارج پر
 جو مسلمان کی تکذیب کرتے ہیں اور اس تاویل کو قاضی عیاض نے امام مالک سے نقل کیا ہے اور یہ ضعیف ہے اس
 لئے کہ اہل حق کے نزدیک خوارج بھی اور اہل بدعت کی طرہ کافر نہیں ہیں یہی بدبین بیع اور مختار ہے جو حق ہی
 تاویل ہے کہ اگر وہ بدعت سے یہ کہ انجام اور کفر ہوگا اس لئے کہ گناہ کو کفر کا قاصد ہے اور جو شخص گناہ بہت
 توڑ دے کہ گناہ ہوں کی بخیریت اس کو کفر نہ کہتا ایسا تو ہے اور نہ ہی اس تاویل کی وہ روایت جو ابو عروہ سے ہے

نہ
 بیخبری

ابن ابی کتاب فرمے علی صحیح مسلم میں نکالی کہ پہلے اگر وہ شخص مجھ کو اسے کا ذکر کہا حقیقت میں کا فر ہو تو خیر ورنہ کفر لوٹا
 آویگا اس پر اور ایک روایت میں ہے جیسا پہلے بھی تھا کہ کا فر کہا تو دونوں میں سے ایک پر کفر واجب ہو گیا یا جو پہلے
 تاویل میں ہے کہ مراد پلٹے سے اس کی تکفیر کا پلٹنا ہے یعنی اس کے جو ایک مسلمان کو کا فر کہا اور وہ کافر نہیں ہو گا یا اگر
 سے خود اپنی تکفیر کی اس لیے کہ کہنے والا یہی مثل اس کی ایک مسلمان جو انتہہ اقال الذوی **عَنْ** ابی حمزہ
يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ قَالَ أَحَدُكُمْ لَكَ كُفْرًا فَقَدْ بَلَغَ حُجَّتَهُ
أَحَدَهُمَا إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ فَإِنَّهُ جَعَلَ إِلَيْكَ تَرْجُمَةً عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 سلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کا فر کہہ کر پکارتے تو کفر آجا ویگا دونوں میں سے ایک پر اگر وہ شخص مجھ کو اسے
 پکارا کافر ہے تو خیر (کفر اوس پر ہو گیا) ورنہ لوٹ آویگا پکارتے والے پر **عَنْ** ابی ذر ابیہ سمیع
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنْ جَعَلِي دَعَى لِعَدُوِّي بِهِ نَهْوُ يَعْلَمُهُ إِلَّا كُفْرًا
مِنْ دَعَى مَا لَيْسَ لَكَ لَيْسَ يَتَبَاوَأُ لَيْتِي وَأَمْعَدًا كَلِمَاتِ النَّارِ وَمَنْ دَعَا جَلِيلًا بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَدُوُّ
اللَّهِ وَلَكِنْ كُنْ لَكَ إِلَّا حَرَامًا عَلَيْهِ ترجمہ ابو ذر غفاری (جب نبی بن جنادہ یا بریر) سے روایت ہے نبی
 نے نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص اپنے تئیں میں کہو کسی اور جانتا ہو کہ اس کا بیٹا نہیں ہے
 (یعنی اپنے باپ کو سو اسی اور کو باپ بتلا دو جان پہچان) تو وہ کافر ہو گیا **ف** نووی نے کہا اس کی تاویل دو
 طرح ہے ایک تو یہ کہ مراد وہ شخص ہے جو اس امر کو طویل اور جانز جانے دوسرے یہ کہ کفر سے مراد کفر شرعی نہیں ہے
 جو قابل ہو اسلام کے بلکہ کفر سے مقصد جو کفران ہے جیسے ناشکری اور احسان فر فرشتی اس طرح کہ باپ کا حق اوس سے
 فراموشی کیا اور غیر کو باپ بنایا اور اس کی نظیر دوسری حدیث میں ہے آپ نے فرمایا جو مراد وہ کفر کہ میں نے ناشکری
 کرتی میں خاوند کی **البتہ** اور خبر شخص نے دعویٰ کیا اوس چیز کا جو اس کی نہیں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے
 اور بنا لیوے وہ ٹھیکہ کا اپنا جہنم میں **ف** اس کی نہیں ہے یعنی وہ جانتا ہے کہ یہ شومی نہیں ہے خواہ جو میری
 کسی کی ہو یا نہ ہو اس پر دعویٰ کرے کہ میری ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی ہمارے اور طریقے پر نہیں ہے کہ ہم
 اسلام کی شان ہے جو نادعویٰ کو نہایت بعید ہے جیسے باپ بیٹے سے کہنا ہے تو میرا نہیں ہے یعنی میری وضع اور
 جال پر نہیں ہے اور جہنم میں ٹھکانا بنانے سے یہ غرض ہے کہ نہ اس تصور کی جہنم ہے پہلے اگر خدا چاہے تو صحت
 کر دے اور تو یہ سب ہی معاف ہو سکتا ہے (نووی) **ت** اور جو شخص کسی کو کفر کہہ کر طاف و مائدہ و شتم کہے
 ہو جو (جس کو اس نام نہ پکارا) ایسا نہ ہو (یعنی کافر نہ ہو) تو وہ کفر مٹ آویگا پکارنے والے پر **بَابُ**

بَابُ مَنْ دَعَى إِلَى الْكُفْرِ

ان کے عقلموں کو سب دیا ہے اور اگر ان کو دیا ہے خدا نیک ہے کہ انہیں اس کے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ ابْنِ بَكْرِ
كَيْفَمَا يَقُولُ سَمِعْتُهُ اَذْنًا مَوْعَاةً لِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اَدْعَا إِلَى
غَيْرِ ابْنِ مَرْثَدٍ وَهُوَ يَكْفُرُ اَوْ اَدْعَا إِلَى مَرْثَدٍ فَاجْتَنِبْهُ عَلَيْهِ نَحْرًا ثُمَّ تَرَجِمَ سَعْدٌ اَوَّلَ بَابٍ دُونَ سَعْدِ بْنِ
ہے مہر سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے لئے سنا اور دل سے یاد کیا آپ فرماتے تھے جو شخص آپ بناو کسی
اور کو اپنے باپ کو اتھرتا ہے اس پر حرام ہے پھر روکا جاوے پھر جنت ہے **ف** راوی ہے کہ اپنا بی بی باپ دوسرے
کو بناوے نیز اس کے ظہر سے ابن نمین کے اور شفقت کی راہ سے دوسرے کو باپ کہہ سکتا ہے **بَابُ** بَيَانِ
قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابُّ الْمُسْلِمِ مُسُوٌّ وَقِتْلُهُ كُفْرٌ مُسْلِمَانِ لَوْ دَنَا بَرَأئِلَانِ
اسے لڑا کفر ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابُّ
الْمُسْلِمِ مُسُوٌّ وَقِتْلُهُ كُفْرٌ قَالَ رُبُّكَ فَقُلْتُ لَأَنِّي وَإِنِّي أَتَيْتُ سَمِعْتُكَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ رُوَيْسٌ وَكَيْسٌ وَفُضَيْلٌ سَمِعْتُكَ يَقُولُ ذُنُوبُ لَأَنِّي وَإِنِّي
ترجمہ عبد المہدی بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا (یا اس کا عیب بیان
کرنا) فسق ہے (یعنی گناہ ہے) اور ایسا کرنا یا فاسق ہونا جائز ہے) اور اسے لڑا کفر ہے **ف** نووی نے
کہا مسلمان کو باق برا کہنا حرام ہے باجماع است اور ہر کس کو کسب فاسق ہے لیکن مسلمان سے لڑا کفر نہیں ہے
اہل حق کے نزدیک عیب سے ہم اور کبھی جگہ بیان کر چکے تھے حدیث کی تاویل کی طرح جنت ایک یہ ہے کہ اس نام
لڑے دوسرے یہ کہ کفر سے مراد ناشکری ہے نہ کفر شرعی نیز یہ کہ انجام اس کا کفر ہے چوتھی یہ کہ یہ فعل مرکب و
لہذا چراغ الونج میں ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے برودفن کے فسق کی اور جو انکی مثل ہیں اہل بدعت اور شرک اور تقصیر
میں سے جو برا کہتے ہیں صحابہ اور علمائے اہل حدیث کو اور دلیل ہے ان لوگوں کے کفر کی جو مسلمانوں سے
لڑتے ہیں عیب خارج اور بد مذہب اور شیعہ اور تقلید اپنے اپنے مذہب کی حمایت میں مہترجم کہتا ہے
حدیث پر مسلمانوں کو التفات کرنا چاہیے اور ذہبی بات پر جو بد مسلمانوں کی لڑائی پر مستند ہوجاتے
میں تو دیکھنا چاہیے کہ یہ لڑائی ان کا درجہ کہاں تک پہنچائی ہے ایک مرتبہ یہ سنت کیے لڑکر اپنے سین
کا زینا نا اہل تھا کہ اہل اور غلو ہے خدا جو ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّيْخِ هَلَلَةَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَثَلِهِ تَرَجِمَ دُوسَرِي رُوَيْتَ هُوَ عَبْدُ الْمُبَرِّقِ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ هُوَ **عَنْ** جَدِّهِ قَالَ قَالَ لِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ اِنْ شَقِصْتُ النَّاسَ كَمَا اَنْتَ جَعْلُوْا عَبْدِي كَمَا اَنَا

باب لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

اَنْ يَكْفُرَ عَقْلُونَ كُوَيْت دِيَا هِي اور گراہ کر دیا ہے خدا نیک اہ کی اہدایت کرے **عَنْ سَعْدِ بْنِ ابْنِ بَكْرَةَ**
 كَلِمَةً يَقُولُ سَعْدٌ اَدْنَا كَيْ دَعَا كَلِمَةً يَقُولُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِنْ اَدْعَا إِلَى
 غَيْرِ اَيْنِهِ وَهُوَ يَكْفُرُ اَيْنَهُ فَالْحَجَّةُ عَلَيْهِ كَلِمَةً تَرَجِمَهُ سَعْدُ اور ابو بکرہ دونوں سے روایت
 ہے ہم کو سننا رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم کی کافروں نے دنا اور دل سے یاد کیا آپ فرماتے تھے جو شخص آپ بنا دے کسی
 اور کو اپنے باپ کے ساتھ جو جنت اس پر حرام ہے نیز روکا جاوے گا جہنم جنت سے **ف** مراد یہ ہے کہ اپنا سنی باپ دوسرے
 کو بنا دے نیز اس کے نظریے اپنی تین کے اور شفقت کی راہ سے دوسرے کو باپ کہہ سکتے ہیں **بَابُ بَيَانِ**
قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابُ الْمُسْلِمِ مُشَوِّقٌ وَقِتْلُ الْكُفْرِ سَلَامٌ کو گالی دینا برا کہنا گناہ ہے اور
 اسے لڑنا کفر ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابُ**
الْمُسْلِمِ مُشَوِّقٌ كَقَوْلِكَ لِقَبِيلِكَ كَلْبِي وَابْنُ لَيْلٍ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَكَيْنَ فَمِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ لِقَبِيلِكَ كَلْبِي وَابْنُ لَيْلٍ
 ترجمہ عبد البر بن محمد سے روایت ہے رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا (یا اور کا عیب بیان
 کرنا) منع ہے (یہ گناہ ہے اور ایسا کرنا بالافسوس مہربان ہے) اور اسے لڑنا کفر ہے **ف** نزدیکی نے
 کہا مسلمان کو ناحق برا کہنا حرام ہے باجماع است اور یہاں تک کہ ناسخ ہے لیکن مسلمان سے لڑنا کفر نہیں ہے
 اہل جن کے نزدیک حسب رسم اور یہ کسی جگہ بیان کر کے تو حدیث کی تاویل کی طرح ہے ایک یہ کہ حمل اہل کفر
 لڑے دوسرے کہ کفر سے مراد ناشکری ہے نہ کفر شرعی نیز یہ کہ انجام اور کا کفر ہے چوتھی یہ کہ یہ فعل ہے کافروں کا
 اسراجہ اہل جن میں ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے برودھض کے فسق کی اور جو اہل کفر میں ہیں اہل بدعت اور مشرک اور تقاضیہ
 میں سے جو برا کہتے ہیں صحابہ اور علماء و اہل حدیث کو اور دلیل ہے اُن کو لوگوں کے کفر کی جو مسلمانوں سے
 لڑتے ہیں جیسے خوارج اور فہمب اور شیعہ اور نقلدین اپنے اپنے مذہب کی حمایت میں مہترجم کہتا ہوا اس
 حدیث پر مسلمانوں کو التفات کرنا چاہیے اور ذہبی ذری بات پر جو وہ مسلمانوں سے لڑائی پر تلے ہو جاتے
 ہیں تو دیکھنا چاہیے کہ یہ لڑائی اور کا درجہ کہاں تک پہنچائی ہے ایک امر تو یہ ثابت کر لے کہ تین
 کافریہا نا اہل کافراہل اور غلو ہے خدا بچاؤ ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يُرْسِلُهُ تَرَجِمَهُ دوسری روایت میں عبد البر بن مسعود سے یہی ہے عَنْ حَبِيبِ بْنِ قَالَ قَالَ لِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجَّةِ الْوُدَّ احْتَضَرْتُ النَّاسَ كَمَا لَانْ جَعَلُوا بَعْدِي كَمَا كَانُوا

بَابُ بَيَانِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابُ الْمُسْلِمِ مُشَوِّقٌ وَقِتْلُ الْكُفْرِ سَلَامٌ

بَعْضُكُمْ دِرْقَابٌ بَعْضُكُمْ ترجمہ جریر بن عبدالمطلب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 مجھ سے فرمایا حجۃ الوداع میں (یعنی آخری حج میں) وداۃ کا حج اسکو اسلحہ کہتے ہیں آپ لوگوں کو حضرت کیا اس
 حج میں اور دین کے حکام بتلائے اور دوسرے سال آپ کی وفات ہوئی (جب کہ لوگوں کو (ناکہ وہ سنہین
 اس ضروری بات کو) پہنچا دیا میرے بعد (میرے اس ہوقفت کے بعد با وفات کے بعد) کا فر بن جانا ایک دوسرے
 کی گردنیں مار کر **ف** یعنی اتفاق ہو کر رہنا اور سب ملکر کافروں سے لڑنا تاکہ اسلام کو ترقی ہو اور جو پہوٹ کر
 گئے اور آپ ہی میں ایک دوسرے کو مارو گے تو خود کافروں کا دواؤ گے امام نووی نے کہا اس حدیث کی تفسیر میں ساقی
 میں ایک یہ مراحطہ لوگ ہیں جو آپ میں لڑنا دیتے جاتے ہیں تو بلاشبہ کافروں دوسرے یہ کہ لڑنے کو ناسخ کر دیا ہے اسلام کو ترقی
 یہ کہ وہ کفر سے تیز ہو جائیں گے اور یہ فعل انکو کفر تک پہنچا دینا چاہی یہ کہ فیصل کا فر کا سا ہو یا جو بن یہ کہ مراد کفر جو حقیقتہً اور غرض آپ
 کی یہ کہ میرے بعد کا فر ہو جانا اسلام پر قائم رہنا چاہی نہ جو حکایت کیا خطابی وغیرہ نے کہ مراد کفر سے صلح پوش
 میں بیٹے تنہا رہ نہ ہو کر ایک دوسرے کی گردن نہ مارنا اور کافر سے صلح پوشش کو بھی کہتے ہیں ساتویں کہ کفر
 لہذا ایک دوسرے کو پہرہ گردنیں مار کفر کے بہانے سے اور سب میں ظاہر جو تہی تاویل ہے اور سبکو اختیار کیا ہے
عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ترجمہ عبدالمطلب سے روایت کیا ہے **عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ** **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَنَّ قَالًا فِي حُجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَحْنُكُمْ أَوْ قَالَ وَلَيْكُمُ لَانْ جَعُوا ابْعَدِي لَهَا لَا يَكْثُرُ
بَعْضُكُمْ دِرْقَابٌ بَعْضُكُمْ ترجمہ عبدالمطلب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجۃ الوداع
 میں **وَلَيْكُمُ لَانْ** کا معنی عیاض سے کہا یہ دونوں کلمے عرب کے لوگ تجلے اور درمیان استعمال کر
 ہیں کیسبویہ لڑنا کہتا ہیں اسکے لیے کہتے ہیں جو تباہی میں لڑ جائے اور دیکر رحم کے لیے اور منقول ہے اور ان
 کہ دیکر جو ہے اس شجر کے لیے جو ملکات کو قریب ہو اللہ ان کو بددعا مقصود نہیں ہے فقط رحم اور عجب
 مقصود ہے اور حضرت عمر سے مروی ہے کہ دیکر رحمت کا کلمہ ہے اور ہر دوسرے نے کہا کہ کوچ اس شخص کے لیے کہتے
 ہیں جو ہمت میں لڑ جائے اور اس کے سزاوار نہ ہو اور دیا اس کے لیے جو سزاوار ہو تو ہر دوسرے کو مقصود ہوتا ہے
 اور ویل سو نہیں (نووی) **ت** مت ہو جانا میرے بعد کافر گردنیں مارنے لگو ایک دوسرے کی **عَنْ**
أَبُو عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فِي مَنَاقِبِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ قَدِيدٍ** ترجمہ ابن عمر
 سے دوسرے روایت ہے یہی آپ ہی سے **بَابُ** **إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى الْطَّعْنِ فِي النَّسَبِ وَالنِّكَاحِ**

لے
اثنان

تفسیر

رواہ عن رسول اللہ

نسب بن محمد کے والدے پر اور میت پر جلا کر رونے والے پر کفر کا اطلاق **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثنان في النكاح هما كجهنم كهرما الطعن في النسب التبحة على الميت ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو بائین لوگوں میں موجود ہیں اور وہ کفر میں یا طعن کرنا نسب میں **ف** نیز کسی کی ذات پر تہد لگانا کہ وہ شریعت نہیں میں یا اور کج خاندان برائے یا لڑائی کے جو ہیں یہ سب کافروں کی تقلید ہے کیونکہ عرب کے کفار زمانہ جاہلیت میں اپنی حسب نسب پر بڑا فخر کرتے تھے اور دوسروں کی نسب پر طعن تشنیع کرتے تھے مسلمانوں کو سرگرمی بات منکر و ازہر نہیں اسلام کے سب بنی آدم میں اور فضیلت اور بزرگی علم اور اعمال صالحہ سے ہے اور قیامت میں یہی ہر شخص کو اس کی عمل کام آویں گے ذات اور نسب کچھ کا نہ آویگا جیسے دوسری حدیث میں صاف مخرج ہے **ف** دوسری جلا کر روایت پر اس کے اوصاف بیان کر کے جسکو نوہ کہتے ہیں **ف** لڑی نے کہا اند و نون کے کفر سے سیویر اور یہ کہ وہ کافروں کے فعل میں اور جاہلیت کا عادات میں یا یہ لڑی ہوتے ہیں طرف کفر کی یا مراد کفر ان نسبت ہے اور نامشکری یا حلال جائز کرنا ان ناموں کو وہ بلاشبہ کفر ہے اور اس حدیث کی ٹہری برائی مکمل نوص کی اور نسب طعن کرنا بھی اور ہر ایک کے باب میں مشہور حدیثیں آئی ہیں **باب** تسمیۃ العبد الکفر کا فہم بظلام اپنے مول کے پاس سے بہاگ جاوے اور سکو کا فر کہنا **عَنْ** مَصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ أَتَمَّا عَبْدِي ابْنُ مَوْلَاهُ فَقَدْ كَفَرَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَصُورٌ قَدْ وَافَّقَنِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتِي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ لِي عَبْدٌ هَلْ كُنَّا بِالْقُرَّةِ ترجمہ مصور بن عبد الرحمن (اشل عبد ابی بصری فقہ کہا اور سکو احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے اور ضعیف کیا اور سکو ابو طاہم نے سنا شعبی سے انہوں نے سنا جریہ سے وہ کہتے ہیں جو بظلام اپنے مالکین کے پاس سے بہاگ جاوے وہ کافر ہو گیا (یہاں کفر سے مراد نامشکری ہے کیونکہ اس نے اپنے مالک کو حق اور انکسار جب تک لڑ کر نہ آوے اور کچھ پاس مصور نے کہا قسم خدا کی یہ حدیث تو مرفوعاً رسول امیر صلی اللہ علیہ وسلم مروی ہے (پر میں نے یہاں دو قوفاً بیان کی جہر کا قول) لیکن کچھ برا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہو روایت کی جاوے اس جگہ بصری میں **ف** یہ مفسر نے خالص خاص لوگوں کو کہدیا اور مرفوعاً روایت کرنا انہوں نے اس لئے کیا جانا کہ لہر سے ہیں اس نے پاسے میں غریب کا زور تھا جو گناہ کبیرہ کرنا لے کو کا فر کہتے ہیں اور ہمیشہ کے جہنم کا مستحق کہتے تو مفسر کو ڈر ہوا کہ میں خراج اس حدیث کو سند نہ بکڑیں اور اوپر ہم خراج کا نہ ہاں اور

اوسکا بطلان بیان کر چکے ہیں (نودی) **عَنْ** جَدْرِ بْنِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَيُّهَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَدْ بَلَغْتُ مِنْهُ الدِّمَاءُ تَرْجُمُهُ حَرِيرٌ سُرُودِيَّتِ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَأْتِي
 جَعْلًا مِهْلًا جَادُو أَوْ سِوَهُ أَرْغِيَا دَعِيهِ سَلَامٌ كِي تَنَاطُلُ هِيَ يَابِئِلَهُ جَوَادُ سَلِي رَعَايَتِ هُوَتِي نَبِي وَهْ نَهْ هُوَكِي
 مَالِك كَرِ اِخْتِيَارُ دِيَا جَوَدِيَا اَوْ سَلِي ضَرْبُ اَوْ حَسْبُ كِي) **عَنْ** جَدْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 إِذَا أَكْبَرَ الْعَبْدُ لَمْ تَقْبَلْ لَهُ صَلَوةٌ تَرْجُمُهُ حَرِيرٌ سُرُودِيَّتِ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَأْتِي

علام مہلک جادو تو اسکی نماز قبول نہ ہوگی **ف** امام ہارمی نے اسکی تاویل کی ہے اور قاضی عیاض
 نے انکی پیروی کی ہے وہ یہ کہ حدیث محمول ہے اُس غلام پر جو پہلے کے کو حلال سمجھے وہ تو کافر ہے اوسکی توبہ
 قبول نہیں اور شیخ ابو عمرو نے اسکی انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ خواہ وہ چلاں سمجھے یا نہ سمجھے اوسکی نماز قبول
 نہیں اور قبول نہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ نماز درست نہ ہو کیونکہ قبول نہ ہونا باعث ہر سقوط ثواب کا اور صحیح
 نہ ہونا باعث ہر وجوب قضا کا نودی نے کہا یہ کلام بیشک عمدہ ہے اور ہمارے جو مہر علمائے کہا یہ کہ معصوب
 گہر ہیں نماز صحیح ہے مگر ثواب نہ ہوگا اور فتاویٰ ابی نصر مین نے دیکھا کہ عراق کے اصحاب کا یہ قول محفوظ ہے
 کہ معصوب گہر مین نماز صحیح ہے اور فرض فرضہ سوا قسط ہو جادو کی پر ثواب نہ ہوگا ابو نصر نے کہا کہ خراسان کے
 علما نے اسین اختلاف کیا بعضون نے کہا مانہی صحیح نہ ہوگی انتہ **بَابُ** بَيَانِ كُفْرٍ مَنْ قَالَ مُطْرًا

بِالْوَدَّاءِ فَزَنَّا سَخِرَ كَرَجَبِ بَانِي ثَرَاتِ رَوْنِ كِي كَرَدَشِ سَوَحْنِ رُكْدُ بَيْنِ خَالِدِ الْجَحْفِي
 قَالَ صَلَّى بَارَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةً الصُّلْحِ بِالْحَدِيثِ فِي إِثْرِهِ كَانَتْ
 مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَذَرُونَهُ مَاذَا قَالَ رُكْبُهُ قَالُوا اللَّهُ

وَرَسُولُهُ أَهْلٌ قَالَ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ فِي كَافِرٍ كَمَا مَنَّ قَالَ مُطْرًا كَذَا
 بِفَضْلِ اللَّهِ وَاجْتَبَاهُ فَذَلِكَ مُؤْمِرٌ فِي كَافِرٍ يَالْكُفْرُ وَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطْرًا يَا بَنُو كَذَا

وَكَيْتَ فَذَلِكَ كَافِرٌ فِي مُؤْمِنٍ يَالْكُفْرُ تَرْجُمُهُ نِيرِينَ خَالِدِ جَنِي سِوَهُ رُودِيَّتِ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمَازِ پُرانی صحیح کی ہماری مانتہ حدیبیہ مین (جو ایک بیعت کا نام ہے قریب مکہ کے
 اور رات کو بانی پڑچکا تھا جب آپ نماز سو فائز ہوئے تو لوگوں کی طرٹ مخاطب ہو اور فرمایا تم جاتو
 تمہاری پروردگار نے کیا فرمایا انہوں نے کہا اصر اور اوسکا رسول جنب جانتا ہے آپ نے کہا اصر تعالیٰ
 نے فرمایا میرے مہربان مین جو بعضون کی صحرا مان پر ہوگی اور بعضون کی کفر پر تو جس نے کہا بانی

اللہ کی فضل اور رحمت سے وہ ایمان لایا بچہ اور کافر ہوا تارون سے اور جس نے کہا پانی پڑا تارون کی گردش سے وہ کافر
 ہوا یہ سب ساتھ اور ایمان لایا تارون پہ **ف** نودی نے کہا اختلاف کیا علامتے اوس شخص کے باب میں
 جو کہ پانی پڑا تارون کی حرکت سے بعضوں نے کہا وہ حقیقت کافر ہو گیا اور سلام سے نکل گیا اور یہ اوس
 صورت میں جو جب کہنہ والا تارون کو فاعل اور مفعول سمجھتا ہو پانی برسانے کو ایسے جسیر جاہلیت کو لوگوں کا
 اعتقاد تھا اور جو غرض ایسا اعتقاد رکھے اوس کو کفر میں کہہ شک نہیں اور اسی قول کی طرف جمہور علماء
 ہیں اور ان میں سے میں امام شافعی اور بھی تھا ہر حدیث سے اور ان لوگوں نے کہا ہو اگر کوئی کہے کہ تارون
 کی گردش سے پانی پڑا لیکن اوسکا اعتقاد یہ ہو کہ پانی برسانا والا اللہ ہے اور اسی کی رحمت سے پانی پڑتا ہو
 اور تارہ اگر کہہ ہو تو ایک نشانی ہے پانی پڑنے کی تو وہ کافر نہ ہو گا اور ایسا کہنا مکروہ نہ رہی ہے پر گناہ نہیں
 اس میں اور سبب کراہت کا یہ ہو کہ یہ کلمہ شائبہ کافروں کے کلمے کے اور شعار ہے جاہلیت کا اور بعضوں
 نے کہا کہ کفر سے مراد ناشکری ہو اور طلبت ہو کہ اوس نے ناشکری کی خدا کی لیکن یہ اسی صورت میں ہے
 جب کہنہ والا تارون کو فاعل مفعول نہ جانتا ہو اور موعید ہے اس تاویل کی وہ جو دوسری روایت میں ہے کہ صبح
 کی بعضوں نے فکر پر اور بعضوں نے کفر پر اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے کوئی نعمت اپنی بندوں کو نہیں
 دی پر بعضوں میں صبح کو کافر ہوئے اور ایک روایت میں ہے کہ آسمان سے کوئی برکت اللہ نے نہیں اوقات
 پر بعض کافر ہوئے اوسکا ساتھ تو مراد اس کے کفران نعمت ہی ہے اور نذر کا لفظ جو حدیث میں آیا ہے اس
 میں طبی گفتگو ہے خلاصہ بیان کیا ہو اسکا شیخ ابو عمرو بن اصفلاح نے انہوں نے کہا نذر تارون کو
 نہیں کہتے بلکہ نذر کے معنی ڈوبنا یا نکلتا اور اصل یہ ہو کہ اٹھائیں تارون میں جب کا نکلتا تمام سال میں ہمیں
 اور معرفت ہو اور وہی اٹھائیں مسائل میں فمکی یعنی چاند کی ہر تیرہ رات کو بعد ایک تارہ ان میں
 سے مغرب کی طرف ڈوب جاتا ہے اور دوسرا مقابل اوس کے اوس وقت مشرق میں نکلتا ہے تو جاہلیت
 کے لوگ یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ جب پانی پڑتا تو اُس نے کفر کی طرف نسبت دیتی جو ڈوب جاتا اور صبحی نے
 کہا کہ اوس تارون کی طرف جو نکلتا مشرق سے ابو عبید نے کہا فور سے ڈوبنا اسی مقام پر رہا ہے پر کبھی نذر خود
 تارون کو کہتے ہیں نزع سے کہنا جو تارون مغرب کی طرف ڈوبیں اُنکو نذر کہتے ہیں اور جو مشرق کی طرف نکلیں
 بارج کہتے ہیں اتنے مال النودی **عَنْ** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اَلَمْ تَرَ اِلٰی مَا قَالَتْ رَبُّکُمْ فَالَ مَا اَفْعَمَتْ عَلٰی عِبَادِیْ مِنْ تَعْلٰی اَلَا اَصْبَحَ وَرَبُّیْ

مِنْهُمْ يَكْفُرُونَ كَذِبًا وَلَكِنْ كَرِهَ اللَّهُ مُبْدِرِيهِمْ إِذْ هُمْ يُسَلِّمُونَ
 صلی علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے جو فرمایا تمہارے رب نے فرمایا اُس نے پہنچ کوئی نعمت نہیں دی
 اپنے بندوں کو مگر ایا کی تھرتھانے ان میں جو بھیہ کو اسکا انکار کیا اور کہنے لگے تارکوف یعنی تارکون پہنچ
 کو اُس نعمت کی علت قرار دی اُنکے نیامین ایسے ضعیف و لاعتقاد و ناسمجہ لوگ موجود ہیں جو شخص کی بہلائی
 برائی کو اوس کے سارے کی طرف منسوب کرتے ہیں اور مقرر و شمس اور سب سے زیادہ کی حرکات کو خاص انسان
 اور آدمیوں کے لیے مفید اور مضر سمجھتے ہیں انہیں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان بڑے بڑے جہوں کو
 بیکار پیدا نہیں کیا اور چاند اور سورج کی وجہ سے بخار و زہار و نفاذ و ن کے ایک نامزدہ یہ بھی ہے کہ اون سور
 نباتات اور حیوانات کی پرورش مانی ہے پر یہ تاثر سب نباتات اور حیوانات پر بطور عموم ہے جسے انکار یا
 پائی کی تاثر انکار اور باقی کی طرح آفتاب اور چاند کو بھی سمجھنا چاہیے کچھ آفتاب یا چاند انسان کی طرح عقل نہیں
 رکھتے نہ جان کے بعضوں کو نفع پہنچا دین اور بعضوں کو نقصان اور جو اجرام غلویہ کو طاقت دار اور صاحب
 قوت خیال کرتے ہو تو زمین پہ چاری بنے کیا تصور کیا ہے کہ وہ کسی کو نفع اور ضرر نہیں پہنچا سکتی حالانکہ
 بنا برہیات جدیدہ کے زمین اور اوس سیاروں میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ اصل یہ کہ زمانہ سابق میں
 جب آلات اور درہمین ایسی نہ تھیں تو لوگوں نے صرف انکھوں سے کام لیا تھا اور جہاں تک اونچی آنکھوں
 نے کام کیا وہ یہ تھا کہ انہوں نے سات تارک سیاروں کا لے اور باقی فضا اور چاند اور سورج کو بھی ایک
 ایک سیارہ خیال کیا اسی طرح پانچ سیارے اور یعنی عطارد اور زہرہ اور شمس تری اور مریخ اور زحل اور چاند کے یہ جام
 نہایت بلند اور اونچے اور پکٹے ہوئے نظر آئے اور اسی دوران میں ہمیشہ مختلف منازل میں زمین کے گرد پائے
 گئے اس لیے عوام کیا بہت متوجہ خاص فلاسفہ اور حکما کو بھی یہ خیال گذرا کہ یہ اجسام عقل اور نفس رکھتی ہیں
 اور انہوں نے زمین کے مختلف واقعات اور حادثات کو جنکا اسباب پوشیدہ تھا ان سیاروں کی طرف منسوب
 کیا پھر یہ خیال بڑھتے بڑھتے نہایت بڑا کہ صاحبین اور کلدانی اور مصری لوگوں نے چاند اور سورج اور اور
 سیاروں کی پریش شروع کر دی اور تفرک میں گرفتار ہوئے اللہ تعالیٰ نے جب سلام کی روشنی دنیا میں
 پہنچائی اور یہ بتقاد و ثناء شروع ہوا اور حضرت اوصاف فرمایا کہ انہیں چھوٹے ہیں لہذا اوس کے جبہات کی
 زیادہ تحقیقات ہوئی اور بڑے آلات اور درہمین ایسی نہ تھیں تب سورتواس اعتقاد کی خبر اکبر لگی کہ
 سوا ان سیاروں کے اور کسی سیارے نہ تھا شمس میں معلوم ہوئے جسے پھر نیر اور پائلس اور جوناور و سٹاوا

یورالٹ اور آفتاب مرکز عالم ٹھہرا اور زمین جی ان سیاروں کی طرح ایک سیارہ قرار پائے اور چاند زمین کے
تابع قرار پایا پھر سارا کائنات جو ہزاروں برس پہلے تخلیق کے قلم کیا تھا اولٹ پلٹ اور چرپٹ ہو گیا اور محال ہو کہ
مشتی اور سرخ اور زحل وغیرہ کی تاثیر تو خاص خاص آدمیوں پر ہوتی ہو اور سیریز اور پالس اور یورینس وغیرہ کی
نہ ہوتی تو حالانکہ وہ بھی ان کی طرح سیارہ زمین پر محال ہو کہ زمین سے ہر سب سے زمین اور وہ بھی ایک سیارہ
ہے اسکی تاثیر ہم پر پڑے ہو اور ان سیاروں کی باوجود ہفت ہفتہ بعد کے ہمارے اوپر بے منترت اور طاقت ہو دور
کے ڈھول سہاؤ نے زمین بچا دی گہر کی مٹی ہے اوس کی کوئی قدر اور منترت نہیں اوسکو کہہ دے میں کوئی
میں مارتے ہیں اور سپر چلتے ہیں پاؤں سے روندتے ہیں پھر دوزخ کے تارے چمکتے اور اوجھے دیکھ کر قدس اور پاکیزہ
خیال کیو جاتے ہیں حالانکہ ان سیاروں پر اگر جاننا ہو سکے تو صاف معلوم ہو جاوے کہ بعضے ان میں سے
زمین سے بھی میلے اور کھیل اور غار اور پہاڑ اور زمین خود چاند میں خود زمین سے اتنی بڑی بڑی غار معلوم ہوتی ہے
کہ شہر اصد ہا میل کی اونچی گہرائی ہے معاف اصد وہ کیسے نہیں اور تار یک ہو کر اور دور سے چاند کا وہ من ہے
کہ مشفقوں کے منہ کو اس کو شش بیہوش زمین ہی حال ہو انسان کا وہ بغیر غور اور فکر کے ہو کر اور بغیر اپنے فکر
کو میزان معترف ہو جائے کہ ایک خیال کو جانتا ہے اور اسکا پیر ہو جاتا ہے خیر بنا ہو تو بڑے بڑے جام میں امر
بجھتا اور روشن میں خدا کی مار ان لوگوں کی عقل پر چڑھتا ہوں اور دریاؤں اور پہاڑوں اور درختوں اور جانوروں
کو جو زمین اور انکو اپنا معبود ٹھاکہ اور مقصد خیال کرتے ہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے ایک بیان بلکہ مٹی یا تانبے
یا چاندی یا سونیکا بنا کر اوسکو پوجتے ہیں خدا کو اپنی خرابی کے موافق گڑھا کرتے ہیں افرائیت میں اٹھا اٹھا ہوا
اور بعض جو انکی نسبت ذرا عقل ہیں وہ آدمیوں اور جنوں کو پوجتے ہیں اور آدمی کی سبب ثبات اور نا پائدار
ہستی کو معاف اصد خدا بنا دیتے ہیں آدمی کو خدا کا بیٹا یا محبوب خیال کر کے اوسکو مقدس اور لائق عبادت کو جانتے
ہیں حالانکہ وہی آدمی جس نے مذہب تو دنیا کی کسبیا میں اور آدمیوں سے ممتاز نہ ہو کہا تے ہو پوچھتے نہ ہو
کہتے متو وہ تہ جیسے اور آدمی مرے وہ ہی مرگے یا مر دیاے ہیں پھر اذکو خدا کی بے کیا علاقہ وہ تو ہمارے طرح
خدا کی ایک مخلوق میں اور صل یہ ہے کہ ان لوگوں نے اب تک کچھ خدا کو نہیں پہچانا اور اسکی عظمت اور بڑائی اور
قدس پر غور نہیں کیا ورنہ ایسی ناپاک بات کہتی ہوئے اذکو غم آتی اور وہ کچھ مقدس خداوند کی درگاہ
میں ایسی بے ادبی نہ کرتے خداوند کریم کی عظمت اسکی مخلوقات میں عفو کرنے سے معلوم ہوتی ہے زمین اسکی ایک
ادنی مخلوق ہے جبکہ محیط جو سیریز اور زحل اور قمر قریب آٹھ ہزار میل کے ہے پھر مشتري جو ہمارے نظام

شمسی زمین ایک سیارہ ہر وہ ہماری اس زمین سے ہزار حصی بڑا ہے اور اسکا قطر نواکھہ میل ہے اسی طرح زحل زمین سے
 قریب چوبیس درجہ کے بڑا ہے اور اسکا قطر اناسی ہزار میل ہے اسی طرح اور اسکیار کچھ زمین سے بڑے کچھ چھوٹے کچھ
 زمین کے برابر ہیں ہماری زمین کو ایک چاند روشنی کے لیے عنایت ہوا ہے وہ بھی اس قدر بڑا ہے کہ اسکا قطر
 دو ہزار میل سے زیادہ ہے اور مشتری کو چار چاند اور زحل کو سات چاند اور یورینس کو چھ چاند بوجہ اسکے کہ آفتاب
 سے بہت دور ہیں عنایت ہوئی زمین پہر آفتاب جو ان سب سیاروں کا مرکز ہے اسکی بڑائی بہت درجہ کہ وہ
 اکیلا ہماری زمین سے تیرا ہواکھہ حصی بڑا ہے اور زمین سے نو گرو چھپیں لاکھ میل بقدر کہتا ہے اگر آفتاب
 کی قدر کو برابر ایک کپڑے کو سمجھو تو زمین کی قدر ایک ٹکڑے کے برابر ہوگی اگر آفتاب کو قریب سے تو بچہ پڑی
 جاوے تو زمین تک اسکا گولہ انیس برسین بھی نہیں پہنچے گا اب یہ سب سیارے اس آفتاب کو گرد دہرتے ہیں
 اور اس کے گرمی اور روشنی حاصل کرتے ہیں زمین کی حرکت بقدر تیز ہے کہ ایک سو بیس گنا جلد تو بے کو گولے
 سے پہر رہی ہے اور اٹھاون ہزار میل ایک گھنٹہ میں طی کرتی ہے اسی طرح اور اسکی اپنی مدار پر بڑے
 سرعت اور تیزی سے گھوم رہے ہیں پہر آفتاب ان سب بڑے بڑے جسموں کو لپی ہوئے معلوم نہیں کس کے گرد
 گھوم رہا ہے اپنا ان سیاروں کے خود ہمارے نظام میں بڑے بڑے مدار تاری میں جنگی عظمت پر
 خیال کرنے سے خدا کا خوف دل میں آجاتا ہے ایک دم در تاری کی دم دس کروڑ میل سے بھی زیادہ لمبی حساب
 کی گئی تھی اور یہ دم در تاری سے اب تیز رو زمین کہ انکی تیز روی خیال سے باہر ہے یہ آفتاب پاس آتے ہیں
 اور چکر لہاتے ہیں پہر اپنے کجور استون میں نہایت جلد چلے جاتے ہیں کھٹکھٹا مین ایک ملا
 تارہ ایسا زمین کے نزدیک آگیا تھا کہ چاند اور زمین کے سچ میں ہو گیا تھا اور چاند کو نظر سے چھپا دیا تھا
 وہ مدار جو شمس کے منور ہوا تھا زمین کے ایسا نزدیک آیا کہ زمین کی قوت چاند نے اسکو چلنے پر اثر
 کیا تھا اگر وہ دم دار ہماری اس زمین سے رگڑا کہہ کر ایک صدہ پہنچا تا تو زمین ہم تمام سمندروں اور
 پہاڑوں کے پانی کی ایک بوند کی طرح یا پتھر کی ایک ٹپکری کی طرح کسی ضرب دست اور بڑے تار پر چاڑھتی لیکر
 وہ اپنی تیز روی سے مشتری کے چاندوں کے سچ میں سے ہو کر نکل گیا اگر ان چاندوں میں سے کسی کو آپ
 نہایت تیز رو میں کسیکو اس تیز رو مدار سے ٹکرا لگ جاتی تو ایک یا دو نون ٹوٹ جاتے پر خدا کی نظر اپنی سب
 مخلوقات پر ہے اور وہ سب کی نگہبانی اور حفاظت کرتا ہے اب یہ سارا ہمارا نظام شمسی سم اپن سب سیاروں
 اور مدار ستاروں وغیرہ کے خدا کے اون مصنوعات کو مقابلے میں جو آسمان پر کثرت سے معلوم ہوتی ہیں

پوچھا تم نے یہ حدیث بارگوشی انہوں نے کہا براہی نے بھی یہ حدیث بیان کی **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُمَا **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** قَالَ **كَانَ يُعْضُ الْأَصْدَارَ رَجُلٌ يُقَاتِلُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ وَالْآخِرِ**
 ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا رکھیں کہ میں نے
 ایمان رکھتا ہے امیر پر ایمہ قیامت پر **عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُعْضُ الْأَصْدَارَ رَجُلٌ يُقَاتِلُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ وَالْآخِرِ ترجمہ یہی ہے جو اور گنہگار پر روایت
 ابو سعید سے **عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يُعْضُ الْأَصْدَارَ رَجُلٌ يُقَاتِلُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ وَالْآخِرِ ترجمہ یہی ہے
 حبش (اسدی کوئی) جو ایک سو بیس بائیں ہاتھ میں بس کا ہو کر اور اس نے جاہلیت کا زمانہ دیکھا تھا انے
 کہا حضرت علی نے فرمایا تم نے اس کی جس نے دانہ چیرا (پھر ابوہریرہ سے گھانٹاں لگائی) اور جان بنائی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد کیا تھا کہ نہیں محبت رکھیں گے جو میں اور نہیں دشمنی رکھیں گے مجھ سے
 مگر منافق حضرت علی بن ابی طالب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چارادہ ہائی اور آپ کے داماد تھے اور بچپنی سے
 ایمان لائے تھے اور آپ ان سے بہت محبت کرتے تھے جب آپ نے ہجرت کی تو بہت مدد کی انہوں نے آپ کی اور
 لڑائیوں میں بڑی بہادری اور جانبازی کی اور سخت کافروں کو مارا تو ان کا احسان ہر ایک مسلمان پر ہے
 اور ہر ایک مسلمان کو ان سے محبت رکھنا ضرور ہے **بَابُ بَيَانِ نَقْصَانِ الْإِيمَانِ بِمَقْصُودِ الطَّلَاعَاتِ**
وَبَيَانِ أَطْلَاقِ الْكُفْرِ عَلَى عِدَّةٍ الْكُفْرِ بِاللَّهِ الْكُفْرُ بِاللَّهِ وَالْحَقُّقِ الْإِيمَانِ كَالْهَيْئَةِ عِبَادَةِ كَيْسٍ
 اور ناشکری اور حسان فراموشی کو کفر کہتے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ** عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ **يَا مَعْشَرَ النَّاسِ انْصَرُوا فَنَاقُصُونَ وَأَكْثَرُ النَّاسِ إِسْتَوْفَاءُ فَرَأَى بَعْضُكُمْ أَيْ كَفَرُوا**
أَهْلُ النَّارِ فَقَالَ لَيْتَ أَهْلُ الْأَكْمِهَاتِ جَزَلُكُمْ وَمَا لَكُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ قَالَ لَكُلُّ
الْعَرَبِ وَكُلُّكُمْ مِنَ الْعَشِيرِ مَا رَأَيْتُمْ مِنْ نَاقِصَاتٍ عَقْلٍ أَوْ دِينٍ أَغْلَبَ لِي فِي لَيْتٍ مِنْكُمْ
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا نَقْصَانُ الْعَقْلِ وَالْدِينِ قَالَ لَمَّا نَقْصَانُ الْعَقْلِ فَتَقَادَرُوا أَمْرًا تَكُنْ
بَعْدَ شِعَادَةِ رَجُلٍ يَحْضُرُ نَقْصَانُ الْعَقْلِ وَتَكُنْ لِي الْإِيمَانُ مَا حَضَرَ دُنْفُطِرِي رَمَضَانَ
فَهَذَا نَقْصَانُ الدِّينِ ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورتوں
 کی جماعت تم صدقہ دو اور استغفار کرو کیونکہ میں نے دیکھا کہ ان عورتوں میں سے ایک عقلمند عورت

یہ
 باب مقید

بولی یا رسول اللہ کیا سب عورتیں کیوں زیادہ ہیں جنہ میں آپ نے فرمایا وہ لعنت بہت کرتی ہیں اور عطاوند کی
 انگلی کرنی ہیں سچین عقل اور دین میں کم اور عقلمند کو سب عقل کرنے والی تم سے زیادہ کس یکہ نہ کہ یہاں وہ عورت
 بولی ہمارے عقل اور دین میں کیا کہی ہے آپ نے فرمایا عقل کی کمی اس کو معلوم ہوتی ہے کہ وہ عورتوں
 کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے اور دین کی کمی یہ ہے کہ عورت کی دن تک (میں نے نہیں) نماز
 نہیں پڑھتی (حین کی وجہ سے) اور رمضان میں روزہ نہیں لکھتی (حین کے دنوں میں) (۵) نودی
 نے کہا احمدیہ سے بہت سی باتیں معلوم ہوتی ہیں ایک تو غریب حدیث اور نیک کاموں کی اور تہتقا
 بہت کر لیں دوسرے بانیوں سے گناہ مرث جاتے ہیں جیسے قرآن سے ثابت ہے میری یہ کہ عطاوند کی انگلی
 اور حسان فراموشی بڑا گناہ ہے اور جنم کا وعدہ اسی گناہ میں ہوتا ہے کہ کبیر ہو چھٹی یہ کہ لعنت کرنا
 بھی ایک گناہ ہے مگر کبیرہ نہیں کیونکہ آپ نے فرمایا وہ لعنت کرنا میں اور سفیر کہ بہت کرنا کبیرہ ہے اور
 رسول اصل اور علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر لعنت کرنا اس کا قتل کرنے کے برابر ہے اور اتفاق کیا
 ہے علماء نے لعنت کو حرام ہونے پر اور لعنت کہتر میں لعنت میں دور کر دینے اور نکال دینے کو اور شرع
 میں اللہ کی رحمت سے دور کرنے کو تو درست نہیں ہے یہ بات کہ دور کرین اللہ کی رحمت سے کسی کو جب
 لکھت اور اس کا فائدہ کا حال یقیناً معلوم نہ ہو اس لیے علماء نے کہا ہے کہ کسی شخص پر خاص پر لعنت
 کرنا خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر درست نہیں جیسا کہ باوجود ہے جیسے کہ کس شخص شرعی سے یہ بات معلوم نہ ہو کہ کفر
 پہر اسے یا کفر پر لکھا جیسے اہل بیت ابلیس لیکن لعنت کرنا اور صاف کرنا تہذیب و احترام میں ہے تو حدیث یہ لعنت
 اسی ہے اس عورت پر جو بل جھڑکی یا جو لڑکی گود لگا کر دے یا گداوے سودا گار یا نیواں پر لکھا یا اسے پر شہ پر لکھا
 والوں پر لعنتوں پر فاسقوں پر کافروں پر جو زمین کی نشانی میں کسی بھی چیز پر لعنت کرنا اس کے سوا اور کسی پر لعنت
 جو باپ کو سوا اور کسی کو باپ بنا دے جو اسلام میں بدعت کا ہے بدعتی کی بدولت نے غیر عفو بہت لوگوں پر
 پانچویں یہ کہ کفر کا اطلاق سوا کفر شرعی کے باغیگری اور اسانخ اموشی پر بھی ہوتا ہے چھٹی یہ کہ ایمان میں کفر
 اور کسی ہونی ہے ساتویں یہ کہ امام احمدیہ کہ کوشیعت کرنا اپنی دعویٰ کا اور اون کو ڈرانا گناہوں سے اور غیبت لانا
 عبادتوں کی درست ہے آجوں یہ کہ شکر کو کہ اسے تاد اور بدعت کہ امام تہ پوجنا اور سوال کہ بدعت ہے اور جب
 اس کی سچی میں کوئی بات نہ آوی تو یقین یہ کہ نہ صرف رمضان کا لفظ کہنا درست ہے ماہ رمضان یا شہ رمضان کہ نہ صرف
 نہیں امام ابو عبد اللہ مازنی نے کہا یہ جو عورتوں کی عقل کی کمی ان کی گواہی سے نکالی یہ اشارہ جو اس بات

بیان ملعونان

اطلاق کلمہ

کی طرف ان کی نظر آئے تو انہیں گناہ گرا کی ایک صورت ہو جانے پر بے توجہ رہی اس کو یاد دلادو اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں
 میں ضبط اور حفظ لازم ہے اور شہوات کیا ہو لوگوں کے عقل میں بعضوں کے عقل علم کو کہتے ہیں اور بعضوں کے ہنر کا
 ضروریہ کو اور بعض کے ہنر کا عقل کی اس وقت جو جس کی وجہ سے تیز ہوتی ہے غفلت اور کوتاہی میں اور عقل کی جہت سے
 اس کے اقسام میں بہت اختلاف ہے جو مشہور ہے اور کوئی حاجت اور کوئی بیان کی سبب کی مقام پر نہیں ہے پر اختلاف
 کیا ہو لوگوں کے عقل کی جگہ میں مشکل ہے کہ عقل کی جگہ بدل ہے اور بعضی علماء نے کہا ہے کہ عقل کی جگہ
 دماغ ہے میں کہتا ہوں کہ حال کے حکیموں نے بہت ناکیز بات ثابت کی ہے کہ عقل اور تمام قوی مدد کا
 طرف دماغ ہے اور عین حضور کو یہ دلائل دیکھا ہو وہ حکمت کی کتاب میں کیطرت جمع کرے اور عمدہ معنی عقل کا
 یہ ہو کہ جو فضیلت و ثواب اور واقعات کو جو قوت مدد کہ کو ایک حالت حاصل ہوتی ہے جسکی وجہ سے وہ تیز کر لیا ہو
 جسے اور پہلے صحیح اور فاسد میں ہر امام نزدی سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورتوں کے دین کی کئی
 چیزیں کے دونوں میں نماز و ہر مہنی اور روزہ نہ کہنے سے بیان کی اس کو بعض لوگوں نے منفصل سمجھا ہے حالانکہ یہ شکل
 نہیں کہ یہ دونوں اور اسلام اور ایمان کا ایک ہی معنی ہے اور عبادات کو ایمان اور دین کہتے ہیں اور جب یہ
 ثابت ہوا تو جس کے عبادات زیادہ ہیں اور اسکا ایمان اور دین بھی زیادہ ہو اور جس کی عبادات کم ہیں اور اسکا دین
 اور ایمان بھی کم ہے پہر نقصان دین کا کہی تو اس طرح ہوتا ہے کہ انسان اور کسی وجہ سے گنہگار ہوتا ہے جس کی کوئی
 نماز یا روزہ ترک کرے بغیر غرض کے اور کبھی اس طرح ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے گنہگار نہ ہو جیسے کوئی چاہا دیا جسے
 ترک کرے کسی وجہ سے اور کبھی اس طرح ہوتا ہے کہ وہ تکلف ہو اور کسی وجہ سے حائضہ روزہ یا نماز ترک کرے اگر
 کوئی کہے کہ آئندہ سبب معذرت ہو تو جانتے کہ بعض کی حالت میں اسکو نماز کا ثواب ہو اگر وہ اسکو نقصان نہیں کرتے
 جیسے بعض یا مسافر کو نوافل کا ذکر وہ حالت صحت اور اقامت میں ادا کرتے تھے ثواب ہوتا ہے تو جواب اسکا یہ ہو
 کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حائضہ کو ثواب نہ ہوگا اور فرق یہ ہے کہ مرخص اور مسافر نوافل کو نہایت دوام ادا
 کرتے تھے اور ان کے نوافل میں برفلاف حائضہ کے اسکی تو نہایت ہی یہی ہے ہر کہ بعض کی حالت میں نماز ترک
 کر لگی بلکہ نماز کی نہایت خفیہ کی حالت میں حرام ہے تو حائضہ کی نظیر وہ مرخص یا مسافر جو بعض وقت نوافل ادا کرتا تھا
 اور بعض وقت نہیں ایسے مرخص یا مسافر کو نوافل کا ثواب نہ دینا اپنی مرض یا سفر میں جب وہ ادا کرنا چکے
 استہم اقل الذودی سکندر ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم یفضل مغلجاً حدیث ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

ابو سعید خدری اور ابو ہریرہؓ بھی ایسا ہی مروی ہے صبر ابن عمرؓ سے **بَابُ مَنْ أَطَاعَ اللَّهَ وَالرَّسُولَ**
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَفَرَ بَيَانَ **عَنْ** كُفْرًا بَيَانَ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَسَلَّمَ مَرَدًا كَقَوْلِهِمْ أَجْمَعُوا السُّجْدَةَ فَسَجَدُوا اَعْتَذَلَ الشَّيْطَانُ يَكْفِي يَقُولُ يَا دُلِّيْكَ
وَقَوْلُهُ آيَةُ ابْنِ كُتَيْبٍ مَا وَدَّكَتُ اَمْرًا اَنْ اَدْعُوَ بِالسُّجُوْدِ فَتَسْجُدَ فَكُلُّهُ اَلْحَيَاةُ وَامْرُؤٌ بِالسُّجُوْدِ
فَاَكْتَبْتُ فَاَلَمْ يَكُنْ اَوْفَرُ رَأْيًا كَيْفَ كَعَصِيَّةِ النَّاسِ مَرَحْمَةُ اَبُو هُرَيْرَةَ رَوَى عَنْ رَسُوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نے فرمایا جب آدمی سجدے کی آیت پڑھتا ہے بہر سجدہ کرتا ہے تو شیطان رد و مانہا ایک طرف سے جھلکاتا ہے اور
 کہتا ہے خرابی ہو اوس کی یا خرابی ہو میری آدمی کو سجدے کا حکم ہوا اوس نے سجدہ کیا اب اُس کو جنت ملیگی اور
 مجھے سجدے کا حکم ہوا میں نے انکار کیا یا مافرا کی میرے جہنم ہے **ف** نوری نے کہا امام سلم کا مقصود
 احادیث کے ذکر کرنے سے یہ کہ بعض افعال کی ترک سے کفر ہو جاتا ہے یا حقیقۃً یا برائی نام اور شیطان کا
 کفر سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے مانع ہے اس آیت سے **وَاَوْفَوْا لَهَا لَعَلَّكُمْ تَكُونُوا اَعْبَادًا لِلَّهِ اَكْبَرُ** لے کر کفر ہو جاتا ہے
 میں اللہ کے دین یعنی یاد کر اوس وقت کو جب ہم نے کہا نہ سجدتوں سے سجدہ کرو آدمی کو بہر سجدہ کیا انہوں نے پلٹ کر
 بے نہ مانا اور غور کیا اور وہ تھا کافروں میں سے چہرہ پر علامت ہے کہ یہ ہے معنی اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں
 وہ کافر تھا اور بعضوں نے کہا کہ کان معنی صراط ہے یعنی ہو گیا کافروں میں سے جنہیں وہ حال میں مینما المروج فكان من
 المخرجین **عَنْ** حَابِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اِنَّ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بَيْنَ الْيَقِيْنِ وَالْكَفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ **تَرْجُمَانُ**
 سہو دہت جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ فرماتے تھے آدمی اور شرک اور کفر کے بیچ میں نماز ترک ہے **عَنْ** حَابِرِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بَيْنَ الْيَقِيْنِ وَالْكَفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ **تَرْجُمَانُ**
 حواد پر گذر **ف** نوری کہہ ماحیث کہتا ہے کہ کفر سے مانع نماز نہ ترک نہ کرنا ہے چہرہ نماز کو ترک کیا تو نہ ہو اور شرک اور کفر کو چہرہ
 کوئی نہ کر ہی اور شرک اور کفر ایک ہے اور کسی بزرگ خاص بجا ہی ہے نہ بت پرستوں کو تو کفر عام ہو گا شرک اور جو شخص نماز کو ترک کر دے اس کی
 وضعت کا انکار کر دے تو کفر ہی باجماع اہل اسلام اور ملت اسلام سے خارج ہے کیونکہ اس صورت میں جب نہ مسلم ہو اور نہ کلام اسلام کو قضا
 نہ ہو تو کفر ہو گا اور جو شخص نماز کو ترک کر دے تو کسی اور کلامی سے کفر ہو گا نہ نماز کے ترک سے کفر ہو گا نہ کلامی سے کفر ہو گا اور جو
 سلف اور غفلت کا یہ قول ہے کہ وہ کافر ہو گا بلکہ فاسق ہو گا اوس کو ترک کر لی جاوے گی بہر گز وہ مذکور ہو گیا نہ ہو گا تو یہ خود نہ ہو گا
 قتل کریں گے مگر جیسے زانی محسن کو سنگ سار کرتے ہیں پر تارک صلوٰۃ کو تلواریں قتل کریں گے اور ایک عبادت
 سلف کا یہ قول ہے کہ وہ کافر ہو جاوے گا اور یہی مستعمل ہے حضرت علیؓ سے مروی ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کہ

اور سبط گھر میں عبدالصمد بن مبارک اور اسحاق بن اہولہ سراج الوماج میں ہے کظاہر حدیث اس مذہب کی تائید کرتی ہے اور اسی کو ثابت کیا ہے علک حدیث کو اور علامہ ابن تیمیہ کی ایک جہد کتاب ج ۱ ص ۱۱۸ میں حسین انہو سچا ملعون کی سبب لیلین کا جواب دیا ہے اور امام شوکانی نے سئل بحرام میں اسی کو فہتیا کیا ہے اور حاصل یہ ہے کہ جو کوئی قصداً نماز ترک کرے وہ قتل کے لائق ہو گیا اور مسلمانوں کے حاکم پر واجب ہو اس کو قتل کرنا اور اس سے کہا جاویگا کہ نماز پڑھ بھڑک اور سچا نکار کیا تو قتل کیا جاویگا غرض اور کوئی ضرورت نہیں کہ جہالت دی جاویں اوس کو زمین ہونکی ملک انکار کرنی ہے اوس کو قتل کرین گے اور میری سزا سکون فیصل سے بیان کیا ہے ہدایۃ السائل میں اسختہ نودی نے کہا باجہت سیفہ اور ایک جہات اہل کوفہ میں یہ قول ہے کہ وہ کافر نہ ہوگا اور نہ قتل کیا جاوے گا بلکہ اوس کو مرنو دینگے اور قید کرینگے یہاں تک کہ نماز پڑھے اور بعض کفر کا قائل ہو ہے اوسکی دلیل ظاہر حدیث ہے اور جس نے کہا کہ اوس کو قتل نہ کریں گے اوس کو دلیل وہ حدیث ہے کہ نہیں حلال ہو مسلمان کا خون مگر ایک بات سون باتوں میں سے اور سہیں نماز کا ترک نہیں ہے اور جو کہہ کر وہ کافر نہ ہوگا تو دلیل اسے میں اس آیت ہے **اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ وَلَیْغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ** یعنی اللہ نہیں بخشتی کسی کو کہ اس کے سوا جسکے چاہے اور اس حدیث سے کہ جس نے لانا لا اللہ کہا وہ جہت میں جاویگا اور جو شخص جادوی لانا لا اللہ پر یقین رکھے کہ وہ جہت میں جاویگا اور اس کو قتل کرنا جائیے اوسکی دلیل یہ آیت ہے **فَاَنْ تَاْمُرُوْا اَنْ یَّعْبُدُوْا اِلٰهًا غَیْرَ اللّٰهِ فَیَعْبُدُوْا مَا لَمْ یَنْزِلْ عَلَیْہِمْ مِنْ نُّوْرٍ وَّ لَمْ یَكُنْ لَہُمْ اِذْ رُوْہُ کُتُبٌ وَّ دِیْنٌ** اور ان کو کہہ دو کہ جو جان بخشی کر اور یہ حدیث ہے کہ مجھے حکم ہوا لوگوں سے کہ تم ایک یہاں تک کہ وہ لانا لا اللہ کہیں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں پھر جب وہ ایسا کریں تو بچا لیا اور انہوں نے خون اور مال - اور اس حدیث کی تاویل یہ کی ہے کہ بندہ نماز کی ترک سے مستحق ہوگا اس سے نہ کہ جو کافر کو مومن ہے یعنی قتل کا یا حدیث محمود اس پر جو نماز کو ترک کرنا درست سمجھو یا اوس کا انجام کفر ہے یا اوس کا فعل کافروں کا ساتھ نہتی **یَابِیْ**

عَنْ یٰۤاَبَا اَیْمٰنٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ اَنَّہُ قَالَ اَحْسَلُ اَفْضَلُ قَالَ وَاَحْسَلُ بِاللّٰہِ قَوْلُہٗ ثُمَّ مَا قَالَ اَلَمْ یَحْدِثْ فِیْہِ سَبْعُ اَلْفِ نَفْسٍ قَبْلَ اَنْ یَّحْدِثَ فِیْہِ مَا قَالَ ثُمَّ مَرَّ بِہِ یَوْمَہٗ حَرِیْرٌ وَ

سید
عابد حسین

صاحب

جسین کوئی گناہ نہ ہو اور بعضوں کے گناہ جو قبول ہو جاوے خدا کو یا جو صادق ہو یا صاف یا بیکر ہو یا قبول ہو
 کی نشانی یہ ہے کہ جو کے بعد نیک کام زیادہ کرے اور گنہ گار ہونے سے بچتا رہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللَّهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الْاَعْمَالِ
 اَفْضَلُ قَالَ اَنْتَ حَيْثُ اَعْمَدْتَ اَهْلِيهَا وَارْتَكَبْتَ نَزْوَاهَا كُنْتَ قَالَ قُلْتُ فَاِنْ كُنْتُ اَعْمَلُ قَالَ لَيْسَ مِنْ صَالِحِ
 اَوْ اَصْنَعُ لَكَ خَيْرَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَرَأَيْتَ اِنْ رَضَعْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ تَكْفُفُ
 شَرَّكَ عَنِ الْمَكْرِ فَافْعَلْ صَدَقَ عَنْكَ عَلَى نَفْسِكَ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم سے پہنچے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا ایمان لانا اللہ پر **ف** جس سے معلوم ہوا کہ عمل کی
 حلق ایمان پر ہی ہوتا ہے اور اس کے وہ ایمان ہے جس کے سبب آدمی مسلمان ہوتا ہے اور وہ دل پر یقین و
 کرتا ہے اور زبان سے کہتا ہے شہادتین کا تولیقین دل کا ہے اور کہنا زبان کا عمل اور یہ ایمان میں اور
 اعمال و اہل نہیں میں جیسے نماز روزہ جہاد و غیرہ کیونکہ انکو آگے بیان کیا ہے اور اس سے یہ لازم نہیں آتا
 کہ اول اعمال کو ایمان نہ کہیں (لہذا سراج الوناج) **ت** اور جہاد کرنا اولیٰ راہ میں میں نے کہا کہ اس
 بردہ آزاد کرنا افضل ہے آپ نے فرمایا جو بردہ اس کے ملک کو عمدہ معلوم ہو اور جو کچھ قیمت بہاری ہو **ف**
 چاہے ہو کہ ایک ہی بردہ آزاد کرنا چاہے اور جو اس کے پاس کچھ روپیہ ہوں اور اس کے برے دو
 بردہ ہوں کسی ملک میں ہوں پر اعلیٰ بردہ ایک ہی آتا ہو تو دو کو لیکر آزاد کرنا افضل ہے ایک عمرہ جسے آزاد کرنے
 سے اور یہ قربانی کے خلاف ہے قربانی میں ایک سو فی تازی بکری و دو بلی بکری یا اسے بہتر ہے لہذا سراج الوناج
ت میں نے کہا اگر میں ہر ذکر سکون آپ نے فرمایا تو مدد کر کسی صانع کی لہذا سراج الوناج میں نے کہا بعض نسخوں
 میں بجا و صانع کے صانع ہے یعنی گلے والے اور بعض نسخوں میں صنایع ہے مگر صحیح صانع ہے صا و مہمل و حیر
 صورت میں صانع ہو صا و مہمل اور لون سے تو سننے سے ہو کہ مدد کر کسی کارگر کی جو تہہ کو نہایت اور زور دے کر
 ہو جیسے بڑھی یا لون یا زور دے وغیرہ کیونکہ یہ کیا میان حلال میں اور مراد وہ پیشہ والا ہو جسکو اس کی کمائی بسر
 نہ ہوئی ہو اور اس کے بچے بال و بہت ہوں جسکی پرورش اس کی کمائی میں و شواہد ہو تو اسکی مدد کرنا ثواب
 ہے اور جس صورت میں صنایع ہو صا و مہمل سے تو وہ ضیاع سے ہے جس کے معنی عیال کے ہیں یعنی جو عیال دار ہو
 مفلس ہو اسکی مدد کر اور جس صورت میں صانع ہو صا و مہمل اور غنی ہر معنی سے تو صانع نہیں یعنی کہ صانع ہونے
 چاندنی کے گلاسے والے کو کہیں گے پیر اسکی خدمت کو کوئی روح نہیں ہے اور امام نزدیکی سے اس مقام پر

ہی لفظوں کو نقل کیا ہے ایک صانع صاومہلہ اور نون ہی اور دو کے صانع صاومہلہ اور عین مہلہ یہ پہرہ کہا کہ
 صحیح علماء کے نزدیک صانع ہے صاومہلہ اور نون ہی اور قرینہ اسپرہ ہی کہ مقابلہ کیا اسکا اخرق و اور اخرق اور
 کہتے ہیں جس کوئی ہنر اور پیشہ نہ آتا ہو اور اب ظاہر ہے مجمع البحار میں ہی صرف دو لفظوں کو نقل کیا ہے پہرہ
 کہا ہے کہ بعضوں نے صانع صاومہلہ اور نون سے صحیح کہا ہے اور بعضوں نے دو وزن کو صحیح کہا ہے تو معلوم
 نہیں کہ سراج اللماع میں تیسرا لفظ صانع صاومہلہ اور عین مجرب ہے کہاں ہی نقل کیا ہے اور سید
 سہوہود الصواعق یا ضروری کر اوس کے لیے جو ہے ہنر مور (یعنی کوئی کام اور پیشہ نہ جانتا ہو اور سید
 کا محتاج ہو) میں کہا یا رسول اللہ اگر میں خود ناتوان ہوں مگر کام کر سکوں تو کیسی بیکار ہوں تاکہ نہ کرنا کسی سو بڑا کی کج
 ہی تیرا صدقہ ہے اپنی نفس پر **ف** جسے صدقہ دینے سے دوسرے کو فائدہ حاصل ہوتا ہے ہیطرح برائی کرنا
 سے نفس کو فائدہ حاصل ہوتا ہے دنیا میں آرام ملتا ہو اور آخرت میں ثواب ملے **عَنْ** ابی ذرٍّ **عَنْ**
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ خَجَّوْهُ خَيْرٌ أَمَّا قَالَ فُتُّعِيْلُ الصَّانِعِ أَوْ تَضَعُ لَاحِقُ حَمْتِ
 ابو ذرٍّ دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ الْمَلُوكُ لَهُ قَتِيحًا قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ دُرُّ الْوَلَدَيْنِ
 قَالَ قُلْتُ ثُمَّ أَيُّ قَالَ الْحَجَّادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَا تَوَكَّلْتُ أَسْتَعِينُكَ اللَّهُ أَرَأَيْتَ كَرَمِيْعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ سَمِعْتِ
 ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا کام افضل ہے (یعنی سب سے بڑا کہ ہے ثواب میں)
 آپ نے فرمایا نماز پڑھنا اپنی وقت پر میں نے کہا پھر کون سا آپ نے فرمایا نیکی کرنا مان بابت سے یعنی انور خوش
 رضی رکھنا اور اون کے ساتھ احسان کرنا اور اون کے دوستوں کے ساتھ بھی سلوک کرنا میں نے کہا پھر کون
 آپ نے فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں پہرہ میں نے زیادہ پوچھا چھوڑ دیا آپ کی رعایت کر کے (تاکہ آپ
 برابر نگذریں) **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ إِلَى
 الْجَنَّةِ قَالَ الْمَلُوكُ عَلَيْهِمْ قَتِيحًا قُلْتُ وَمَا ذَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ دُرُّ الْوَلَدَيْنِ قُلْتُ وَمَا ذَا
 يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ الْحَجَّادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَرَمِيْعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ سَمِعْتِ
 کون سا کام زیادہ نزدیک کرنا ہے جنت کو آپ نے فرمایا نماز پڑھنا اپنے وقت پر (یعنی اول وقت)
 میں نے کہا اور کیا اسے نبی اللہ کے آپ نے فرمایا نیکی کرنا مان بابت سے میں نے کہا اور ابی بنی اللہ کے آپ نے
 فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں **عَنْ** أَبِي عَمْرٍو الشَّيْخَانِي قَالَ حَدَّثَنِي صَاحِبُ هَذِهِ اللَّيْلِ

ماہینہ

الاعمال

والحجاء

معلوم ہے یہ بات کہ گہروالوں کے لیے بہتر ہونے سے سب لوگوں سے بہتر نہیں ہو سکتا اور ایسی ہی لوگ
 کچھ ہیں جسے زیادہ عالم سے نفرت کرنوالے اور کلمہ ہائے بہتین حالانکہ ممکن ہے کہ اور کوئی شخص اس کے ہمسایہ
 سے بھی زیادہ اس کی پرواہ نہ کرتا ہو یہ کلام ہے فقال کلام اس صورت میں یا میں سب سے افضل ہو گا اور باقی اعمال یا
 ہر نیک فضیلت میں پر بعض خاص صورتوں میں یا خاص شہدوں میں ایک عمل دوسرے سے زیادہ فضیلت کہہ کر
 اور غم کا لفظ جو بعضی روایتوں میں ہے اس کی ایک عمل کی دوسرے سے فضیلت میں مقصود نہیں بلکہ محض
 ترتیب فرمائی کے لیے ہے صبر کرم کَانَ الدِّينِ اَمْنًا اور قاضی غیاث نے جمع کے لیے دو وجہیں بیان کی ہیں
 ایک تو وہی وجہ جو پہلے مذکور ہوئی انہوں نے کہا کہ جواب میں اختلاف وجہ شکاک احوال کے ہے تو مبتلا یا آبا
 نے ہر ایک قوم کو وہ کام جو بہت ضروری تھا ان کے لیے یا جسکو انہوں نے عامل نہیں کیا تھا یا بچا یا تھا دوسرے
 یہ کہ اپنے مقدم کیا جہاد کو جو پر سب سے زیادہ جہاد کی بہت ضرورت تھی اس زمانے میں وجہ شروع زمانہ اسلام کے
 اور صاحب تحریر نے ایک وجہ بیان کی ہے اور دوسری یہ کہ کلام عرب میں ترتیب کو مقتضی نہیں اور یہ قول
 شافعی اہل عربیت اور جہول کے نزدیک ہر صاحب تحریر نے کہا صحیح یہ کہ جہاد کو اپنے مقدم کیا اس لیے کہ مراد آبا
 کی وہ زمانہ ہر جب جہاد کی بہت ضرورت ہو اور کافروں کا جوہم ہو جہاد اور موت تو جہاد و سب پر فرض ہو جاتا ہے
 اور جہاد میں فائدہ ہے تمام مسلمانوں کا اور جو تو دوسرے وقت میں ہی ادا ہو سکتا ہے انتہی اقبال النوری مختصاً
بَابُ بَيَانِ كَوْنِ الشُّرَكَاءِ اَعْظَمُ الدُّخُوْفِ بَيَانِ اَعْظَمِهَا اَيْدِيًا كَمَا شَرِكُوا فِي
بُرْكَائِهِمْ اَوْ اَمْرٍ اَوْ سِوَاكَ كَوْنِ سَائِكِهِمْ اَوْ اَمْرٍ اَوْ سِوَاكَ كَوْنِ سَائِكِهِمْ اَوْ اَمْرٍ اَوْ سِوَاكَ
 اللہ علیہ وسلم اَمَّا الدُّنْيَا اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ دَنًا اَوْ هُوَ حَافِلُكَ قَالَ
 قُلْتُ لَئِنْ اِنْ ذَلِكْ لَعَظِيْمٌ قَالَ قُلْتُ اَمَّا اَيْدِيًا اَمْ اَنْ تَقْتُلَ وَذَلِكْ مَخَافَةٌ اَنْ يُّطْعَمَ
 مَعَكَ قَالَ قُلْتُ اَمَّا اَيْدِيًا قَالَ قُلْتُ اَنْ تَزَالَ لِي حَلِيْلَةً جَارِلَةً ثُمَّ عِدَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سَعُوْدِي
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا گناہ اس کے نزدیک بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ کہ تو اس
 کا شریک یا بار و الا کسی اور کو بنا دے حالانکہ تجھے اتنے پیدا کیا (پھر تو اپنے صاحب پیدا کر دے کو جو بڑا کر دے
 کو مالک بنا دے یا کسی بڑا اندھیرے اور مالک اس کلام سے کیا ناراض ہو گا) میں نے کہا یہ تو بڑا گناہ ہے اب اس کے
 بعد کون سا گناہ ہے آپ نے فرمایا تو اپنی اولاد (لڑکا یا لڑکی) کو مار ڈالے اس جڑ سے کہ تیرے ساتھ روٹی
 کھا دیگا **ف** یعنی تو غفلت ہو اور تجھے خواہی اور اپنی بی بی کے کہا نیکی تکلیف ہو پھر تو یہ خیال کر کے کہ

سے مروی ہے جس چیز سے اس نے منع کیا ہے اور اس کا کرنا کبیرہ ہے اور یہی اختیار کیا ہے استاذ ابو اسحق نے اور
 قاضی عیاض نے یہ مذہب متفقین کا کہنا ہے اور دلیل اُن کی یہ ہے کہ ہر ایک مخالفت اللہ جل جلالہ کے نظر کرنے
 کبیرہ ہے اور جو سلف اور خلف اس طرف گئے ہیں کہ گناہ دقت کم ہیں ایک کبیرہ ایک صغیرہ اور یہ بھی
 ابن عباس سے مروی ہے اور کتاب اور سنت اور سلف اور خلف کے اقوال سے اس نے بہت دلیلین میں نام
 غزالی نے بسط میں لکھا ہے کہ صغیرہ اور کبیرہ میں جو فرق ہے اس کا انکار کرنا فقہ سے بعید ہے کیونکہ شرع کے
 مضامین سے یہ امر ثابت ہے اور اور لوگوں نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور بیشک اللہ جل جلالہ کی مخالفت خواہ کبیرہ
 چھوٹی ہو نہایت بُری ہے بہ نسبت اللہ کی جلال اور بزرگی کے پر بعضی مخالفت بعض سے بڑھ کر ہے اور اسید جو
 سے بعضی گناہ کبیرہ میں جو معاف ہو جائیں نہ ان اور شوکر اور حج اور عمرے اور وضو وغیرہ عبادات سے جو احادیث
 صحیحہ میں وارد ہے اور بعض ایسے ہیں جو معاف نہیں ہوتے پہلے اول قسم کے گناہ صغائر میں اور دوسرے قسم کے
 کبار جب یہ ثابت ہوا کہ گناہ دو قسم کے ہیں ایک صغائر اور ایک کبار تو اختلاف کیا علمائے اہل
 ضبط میں بڑا اختلاف ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے جس پر اللہ نے جہنم یا عصفیہ یا لعنت یا
 عذاب یا اور کوئی لفظ ماندا اسکے فرمایا ہے اور حسن بصری بھی ایسا ہی متقول ہے اور بعضوں نے کہا
 کبیرہ وہ گناہ ہے جس پر اللہ آخرت میں جہنم کا وعدہ کیا یا دنیا میں کسی سزا (حد) کا امام غزالی نے بسط
 میں کہا کہ عمدہ تعریف یہ ہے کہ جو گناہ انسان کرتا ہے اور کو ملکا سمجھ کر اور اُس کے ڈرنا نہیں نہ شرمندہ
 ہوتا ہے وہ کبیرہ ہے اور جس کو اس کو مذمت ہوتی اور آئندہ بچ کر کا خیال ہوتا ہے وہ کبیرہ نہیں ابن الصلاح
 نے کہا کبیرہ کچھ میں بڑے گناہ اور اس کی کسی نشانیاں ہیں ایک یہ اس میں حد ہو (جیسے زنا یا چوری یا
 شراب خواری یا تممت زنا یا زانیہ) دوسرے یہ کہ اس پر وعدہ ہو جہنم کے عذاب کی تیسرے یہ کہ اس کو کرنے
 والا کو فاسق کہا ہو چوتھی یہ کہ اس پر لعنت کی ہو صبیحہ لعنت کی ہے اللہ اس پر جو زمین کی نشانی
 مٹا دو۔ امام ابو نعیم بن عبد السلام نے کہا جب تو صغیرہ اور کبیرہ کو پہچاننا چاہتا ہے تو اس گناہ کی بُرائی میں
 غور کر اگر اس کی بُرائی اُن گناہوں کی بُرائی سے جو حکم حدیث میں تحریر ہے برابر یا زیادہ ہو تو وہ
 کبیرہ ہے ورنہ صغیرہ ہے تو جسے خداوند کریم کو برا کہنا یا اس کو رسول کو برا کہنا یا تو میں کی کسی بغیرہ کی
 کسی چیز کو یا کعبے میں نجاست لگائی یا قرآن کو اٹھا کر خیر گلہ میں پسند دیا تو اس سے بڑا کبیرہ ہے کیا
 حالانکہ شرع نے ان افعال کو کبیرہ نہیں کہا اسی طرح اگر کسی شخص نے ایک یا دو عورت کو بے حرمانی سے

کے نیلے یا کسی سلمان کو پکڑا خون کرنے کے لیے تو کچھ شک نہیں کہ اس کی برای یتیم کے مال کہنا جانے سے بڑھ گئی اور وہ کبیرہ سے پس بھی کبیرہ نہئے اسی طرح اگر کافروں کو مسلمانوں کے بال بچے عورتیں بنادین اور وہ جانتا ہے کہ کافر کو ستلہ نگر اور عورتوں کو بغیرت کریں گے تو اس کی برای میدان جنگ میں بہانے سے زیادہ ہے پس یہی کبیرہ ہوا اس طرح اگر کسی آدمی پر ایسا چوٹ باندھا جس کی وجہ سے جانتا ہے کہ وہ مارا جاویگا تو یہ ایک کبیرہ ہوا البتہ اگر اس کی وجہ سے ایک کھجور اس کی جاتی رہی گی تو وہ کبیرہ نہیں ہے اور شروع نے تصریح کر دی کہ پہلی گواہی اور یتیم کا مال کہا جاتا درنون کبیرہ گناہ میں پہر اگواں درنون کا مومن بڑا الفضل ہو تو ظاہر ہے کہ وہ کبیرہ میں اور جو نقصان بہت قلیل ہے جو جب بھی وہ کبیرہ میں تاکا ان گناہوں کی جرئت جاوے اور لوگ بذاوین جیسے شایب کا ایک فقرہ پتا کبیرہ ہے اگر چہ اس سے کوئی نہ نہیں ہوتا اسی طرح ناحق فیصلہ کرنا بھی کبیرہ ہے کیونکہ پہلی گواہی سبب سے ناحق فیصلہ کی پہر جب پہلی گواہی کبیرہ گناہ سے تو فیصلہ اور حکم ناحق کرنا ضرور کبیرہ ہوگا اور بعضے علما نے یہ تعلیف کی ہے کہ کبیرہ وہ گناہ ہے جس کا ساتھ کوئی وغیرہ یا حد بالاعتدال مذکور ہو پہر جو گناہ برای امین ایسے گناہ کے برابر ہو وہ بھی کبیرہ ہوگی۔ امام ابو الحسن داحی نے کہا صحیح یہ ہے کہ کبیرہ کی کوئی تعلیف نہیں بلکہ بعض گناہوں کو شروع نے کبیرہ کہا اور بعضوں کو صغیرہ اور بعض گناہوں کا ذکر شروع نے نہیں کیا اور ان میں کبیرہ بھی ہیں اور صغیرہ بھی اور حرکت بیان نہ کر سکی یہ کہ آدمی اور ان سب گناہوں سے بچو اس طرے کہ کہیں کبیرہ نہ ہوں اور یہ ایسا ہو جس سے شروع نے شہادت قدر کو اور ساعت سے کو چہ یا یا علما نے کہا ہے کہ صغیرہ بار بار کرنے سے کبیرہ ہو جاتا ہے اور حضرت عمر اور ابن عباس سے منقول ہے کہ توبہ اور استغفار کے ساتھ کوئی گناہ کبیرہ نہیں اور اصل (سینے بار بار کرنا) کے ساتھ کوئی گناہ صغیرہ نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ کبیرہ گناہ توبہ اور استغفار سے معاف ہو جاتا ہے اور صغیرہ اصراء کو کبیرہ ہو جاتا ہے ابن عبد السلام نے کہا کہ اصراء کی حد یہ ہے کہ اتنی بار اور گناہ کو کرے جس سے اس کی جلد پر وہی معلوم ہو اس طرح جب کسی صغیرہ گناہ ہوں کہ وہ سب مال کر کبیرہ کی برای کو پکڑا جائیو ابن الصلاح نے کہا اصراء یہ کہ گناہ کو کر کے اس سے باز نہ کیا قصہ نہ کرے بلکہ پہر کرنے کا یا ہمیشہ اس کو کرتا رہے مترجم کہتا ہے کہ اصراء کی تعلیف یہی صحیح ہے ورنہ بار بار کرنا اصراء نہیں اگر بار بار توبہ یا مذمت ہو گیا حدیث میں ہے کہ جس نے استغفار کیا اس کی اصراء نہیں کیا اگر چہ دن میں ستر بار وہی گناہ کرے +

تستر کرنا اس کے ساتھ یہ تو ظاہر ہے کہ سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے (و ستر نہ فرما کرنا مان باپ کی ف

حدیث میں عشوق کا لفظ ہے جس کے معنی کاٹنا اور نہ ماننا اور عاق او سکو کہتے ہیں جو اپنے باپ کی اطاعت پر
چوڑے نوڑے لے کہا جو عشوق شرع میں حرام ہے اسکی تعریف کم لوگوں کی ہے شیخ امام ابو
عبد السلام نے کہا میں نے عشوق والدین اور اُن کے حقوق میں کوئی عمدہ قاعدہ نہیں پایا اسلیے کہ باطن
علماء ہر ایک امر اور مہنی میں والدین کی اطاعت ضرور اور واجب نہیں البتہ جہاں بغیر مان باپ کی اجازت
کے درست نہیں کیونکہ ما باپ پر جہاں بہت گراں گذرتا ہے وہ دیکھیں لڑکے کے بعضی ہونے یا مارے
جانے سو اور اس سے انکو بہت رنج ہوتا ہے یہ ہر ایک شخص کو قیاس کر لینا چاہیے جسین جان جائیکا یا
اور کسی ضد کا خوف ہو ان اصلاح نے کہا جو عشوق حرام ہے وہ یہ ہے کہ کوئی کام ایسا کرے جس سے
والدین کو رنج ہو اور رنج بھی کیسا سخت بشرطیکہ وہ کام اسبغ شستن کے رو سے واجب اور فرض نہ ہو اور بعضی
نے کہا ہے کہ والدین کی اطاعت ہر ایک امر میں واجب بشرطیکہ وہ اگر گناہ ہو اور اُن کا خلاف کرنا عقوبت
ہے اور شتبہ کا مول میں ہی اون کی اطاعت بعض علماء نے وجہ کی ہے اور ہمارے علماء نے وجہ علم یا
نجات کر لیے سفر جائز کہا ہے بغیر مان باپ کی اجازت کردہ ہمارے اس کلام کے خلاف نہیں ہے جو ہم نے
بیان کیا۔ مگر ہم کہتا ہے کہ والدین کی اطاعت فرض ہے مثل اور الفرض کی گمراہی کی اطاعت اسکی
اطاعت پر مقدم ہے تو نہ ترک کیا جاوے فرض خدا کا اُن کے کہنے سے اور ترک کیا جاوے مباح اور سنون
اور متحب کیوں کہ فرض کا کرنا مقدم ہے اور جہاں کو جانا فرض عین نہیں ہے اسلیے جہاں باپ کی اجازت
کے جانا حرام ہے اور طلب علم فرض عین ہے اسی طرح کسب معیشت و علم پر پدرش اہل و عیال کے تو اس
میں اجازت اسکی ضرور نہیں پر جہاں تک ہو سکا اگر اُن کی خوشی کے ساتھ علم حاصل کرے اور روٹے
کھاوے تو بہتر ہے تا تیسری چھٹی گواہی دینا یا جھوٹ بولنا ف النور ہی نے کہا جہنم والدین
کی نافرمانی اور جہنمی گواہی دونوں کبیرہ گناہ ہیں پر وہ متحرک کو برابر نہیں ہو سکتی اس صورت میں تاویل
کرنا ہوگی کہ مراد وہ جہنم گواہ ہے جو کامزہ ہی ہو یا مراد وہ شخص ہے جو اس کام کو درست سمجھ کر بے یا
من کا لفظ محذوف ہے یعنی جہنم کی گواہی ہون میں سے ہیں اور یہی تیسری تاویل ہے کہ اس لیے کہ
جہنمی گواہی کو بیان کرنے سے یہ مقصود ہے کہ لوگ اس سے باز رہیں اور کفر کی برائی توہر ایک شخص کو معلوم
ہے یہ حدیث کا اطلاق یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہنمی گواہی ہر طرح سے کبیرہ گناہ ہے خواہ بڑے حق کے
فلیے ہر ایک چہرے حق کے لیے انتہی ت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ کے تھے آپ پیغمبر اور بار

خود گالی دی اپنی بان بپ کو انسان کی حرمت اور عزت خود اوس کا تہ میں ہے کسی کو گالی دینا بہت
 گالی کہا نکتہ بی حیاقت ہو نودی نے کہا اس حدیث معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص سب کو کسی کام کا تودہ
 کام اس کی طرقت مذہب ہو سکتا ہے اور یہ کام کا جو ذریعہ ہو وہ ہی مد ہے تشریحہ انکو کہ بچپنا اس شخص کے
 ہاتھ جو اوسکی شراب بنا ماسے یا تھیا بچپنا اوس شخص کے ہاتھ جو کہ ہاتھ ہے ناجائز ہوگا **باب**
 خیر الخیرین دیکھئے کہ لینے غرور اور غرور پندی کی حرمت اور اسکا بیان **عن** عبد اللہ
 بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل الجنة من کان فی قلبہ شیئ من
 ذکرہ من کبر فقال رجل ان الرجل یحب ان یتکبر کونہ حسنًا وکذا حسنہ قال
 ان اللہ جمیل یمحی الکبر انما کان الکبر من کبر الخلق وکرم الناس محمد بن عبد اللہ بن مسعود
 روایت ہر سال مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں نہ جاوے گا وہ شخص جس کے دل میں رتی برابر بھی غرور
 اور گھٹ ہوگا ایک شخص بولا ہر ایک آدمی جانتا ہے اسکا کبر اچھا ہو اسکا جوتا اچھا ہو (اور وہ سے
 تو کیا بھی غرور اور گھٹ ہے) آپ نے فرمایا اللہ جمیل ہے دوست رکھتے ہر حال کو **ف** یعنی اللہ جل
 سے زیادہ پاکیزہ اور خوش اور خوبصورت ہو تو وہ پسند کرتا ہے خوبصورتی اور پاکیزگی اور ستہرائی کو
 عمدہ کپڑے عمدہ جوتی جسدِ رحال میں وہ پہنتا اور زینت کرنا اور خوشبو لگانا یہ امر شیخ کے رویہ حلال بلکہ
 بہتر ہیں اور یہ چیزیں کبر اور غرور میں داخل نہیں اگر کسی آدمی کو شوق ہو لباس میں وہ دوسروں سے بہتر کپڑے پہنتا
 چاہے یا جو تاپہننا تو یہ بڑا نہیں بلکہ بہتر اور عمدہ ہے کیونکہ صفائی اور ستہرائی اور پاکیزگی اور حسن و جمال
 سب صفات میں اللہ جل جلالہ کے اور انسان کو بالطبع یہ امر مغرب میں پس انداز حاصل کرنا یا ان کا شوق رکھنا
 کسی طرح بڑا نہیں ہو سکتا اور ان کا شوق کبر اور غرور نہیں ہو سکتا بلکہ کبر کے وہ معنی ہیں جو آگے بیان ہوئے
 نودی نے کہا یہ جو اپنے فرمایا اسمعیل ہے پسند کرتا ہے جمال کو تو علما نے اسکو معنوں میں اختلاف کیا ہے بعض
 نے کہا اسکا معنی یہ ہے کہ اس کی ہر ایک صفت جمیل ہے اور ہر ایک کام جمیل ہے یعنی عمدہ اور بہتر اور اس کے
 تمام نام بہترین اور تمام صفات جمال اور کمال ہیں موجود ہیں الباقی قسم تشریحی نے کہا جمیل کے معنی طیل
 یعنی بزرگسا و خطابی نے نقل کیا کہ جمیل کے معنی نورانی اور روشن یعنی وہ مالک سے روغنی اور تازگی کا
 اور بعضوں نے کہا اسکا افعال جمیل ہیں کہ وہ نظر کرتا ہے اپنی بندوں پر رحمت کے ساتھ اور تکلیف دیتا
 ہے تھوڑے انسان کا مومن کی اور ثواب دیتا ہے بہت اور جمیل ایسا اسم ہے جو صحیح حدیث میں خدا کے

لیے آیا ہے پر یہ حدیث خبر واحد ہے اور اسما حسنیٰ کی حدیث میں بھی یہ اسم موجود ہے لیکن اسکو اسناد میں
 گفتگو ہے اور مختار یہ ہے کہ اسم کو جمیل بول سکتے ہیں اور بغیر علمائے اوس سے منع کیا ہے امام انحر بیٹ نے کہا کہ
 اسم جل جلالہ کے جو اسما اور صفات مندرجہ میں اور دیکھو میں ہم اون کا اطلاق کرینگے اور جن سے شرع نے منع
 کیا ہے اون کے اطلاق کو بائز میں گے اور جو اسما اور صفات مندرجہ میں نہیں آئے اون کی جواز اور عدم جواز
 کسی کا حکم نہ کرینگے اس لیے کہ شرع کے احکام نفس سے معارض ہو مین اور اگر ہم جواز یا عدم جواز کا حکم کر دیں
 تو ہم نے ایک حکم کیا بغیر شرع کے پھر اطلاق کے جواز ہو نیکی یہ یہ ضرور نہیں کہ وہ دلیل اقلینی ہو لہٰذا
 آیت یا حدیث متواتر (بلکہ وہ دلیل کافی ہے جو موجب ہوتی ہے عمل کو اگرچہ ظلم ہو موجب نہ ہو) یعنی خبر واحد
 کافی ہے (البتہ قیاس کو اس میں دخل نہیں ہو سکتا تمام ہوا کلام امام انحر میں کا اور ان کا وضع اور تہہ ہر
 ایک علم میں خصوصاً اس فن میں یعنی ظلم کلام میں تو انہما درجہ کا ہے اور یہ جواز ہونے کا کہ اسم جواز اور
 عدم جواز کے کیا حکم ذکرین گے حسب تک دلیل شرعی نہ ہو تو ہاں اسکی اوس مذہب پر جو مختار ہے اور صحیح
 ہے معتقدین کے نزدیک کہ اصل انبیاء میں یہ ہے کہ کوئی حکم نخب جاوے جب تک شرع وارد نہ ہو نہ علت نہ اثر
 نہ باعث کا کیونکہ اصل سنت کے نزدیک حکم شرع ہے اور ہمارے بعض علمائے کہا کہ اصل انبیاء میں یا
 ہے اور بعضوں نے کہا کہ اصل حرمت ہے اور بعضوں نے کہا کہ اصل تعلق ہے اور مختار وہی ہے جو پہلے ذکر ہوا
 اور اصل سنت و اختلاف کیا ہے کہ اسم تعالیٰ پر اون اسما اور صفات کا جو شرع میں وارد نہیں ہو کر
 اطلاق کیا جاوے یا نہ کیا جاوے بشرطیکہ وہ اسما اور صفات جمال اور جلال اور کمال اور مع کے ہوں
 تو بعضوں نے ان کا اطلاق جائز کہا ہے اور بعضوں نے منع کیا ہے جب تک کہ کوئی دلیل قطعی صریح آیت
 یا حدیث متواتر یا اجماع نہ ہو اور خبر واحد سے جو ہم یا صفت ثابت ہو اوس کے اطلاق میں اختلاف ہے
 قاضی نے کہا صحیح یہ ہے کہ اسکا اطلاق جائز ہے انتہی ما قال النودوی علی سبج الملج میں۔ ص ۷۷
 کہ اسم جل جلالہ کے اسما اور صفات میں وقف صحیح ہے یعنی جو اسما اور صفات مندرجہ میں وارد ہوئے
 ہیں اونہی کا اطلاق کرنا چاہیے اور اپنی طرف سے نئے نام اور صفات ترشہا بہتر نہیں گوارا ہے
 معنی عمدہ ہوں امام بیہقی کی کتاب الاسماء و الصفات اس باب میں نہایت عمدہ اور جامع کتاب ہے
ث عز و ار گھنڈ یہ ہے کہ انسان حق کو ناحق کرے (یعنی اپنی بات کے پچو سے یا نفسانیت سے
 ایک بات وہی ہو اور صحیح ہو اوسکو رو کرے اور نہ مانے) اور لوگوں کو حتمیہ بھیجے اور اپنی

اصل انبیاء میں یا صفت ہے

اسم جل جلالہ کے اسما اور صفات میں وقف ہے

نیکین عالی اور بلند اور معزز خیال کرے عین نفس پروری کرے یہ صفت ایسی بری ہے کہ انسان کو بہت
 ذلیل کرتی ہے اور لوگ اسے ناراض ہو جاتے ہیں اور اسے دشمن اور جانتے ہیں اس کم بخت صفت کی
 وجہ سے کچھ صفت ہی عذاب نہیں کہ جنت سے محروم ہو گا بلکہ دنیا میں ہی بڑی تکلیف اور مصیبت ہو گی جو
 شخص گنہگار ہے اور دوسری لوگ اور گنہگارین رہتے ہیں اور کسی ہوشیار اور سوادیا ذلیل کرتے ہیں
 اور اسکا سارا عز و ناک کی راہ نکل جاتا ہے حریف میں غمط الناس طار مہلہ سے مراد یہ ہے جسکے سینے کو گولہ
 کو حقیر جاننا اور صحیح مسلم کے سبب خون میں یہ لفظ یوں ہی ہے اور ابو داؤد نے بھی اسکا اسی طرح
 نقل کیا ہے لیکن ترمذی نے غمض صاومہ لے کر نقل کیا ہے اور غمض اسکا بھی یہی ہے **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مَثَقَالُ
حَبَّةٍ خَرَجَ مِنْ رِجَائِهِ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مَثَقَالُ حَبَّةٍ تَخْرُجُ مِنْ قَلْبِهِ
 ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں نہ جاویگا (یعنی جہنم
 کے لیے) وہ شخص جسکو دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہو اور جنت میں نہ جاوے گا وہ شخص جسکو
 دل میں رائی کے دانے برابر گنہگار ہو **ف** نووی نے کہا اسکی تاویل میں علماء کا اختلاف
 ہے خطابی نے دو وجہ میں بیان کی ہیں ایک یہ کہ مراد وہ شخص ہے جو ایمان لائے میں اتنا وراثت
 بھی غور کرے اور ایمان نہ لائے وہ جنت میں نہ گزرنے جاویگا جب اسکی حالت پر سے دوسرے ہم
 کہ جب لوگ جنت میں جاویں گے تو ان کے دلوں میں رائی کے دانے کو برابر بھی غور نہ ہوگا اس لیے
 کہ اللہ فرمایا ہے نکال لیا جہنم میں ان کے دلوں میں جو کچھ کہنا ہے تھی اور ان میں اور یہ دونوں دلیل
 بعد میں آئی کہ حدیث دارقطنی ہے کہ ہر کی طاعت میں لوگوں کو اس پر ہی بابت سے بچانے کے لیے
 اور ان دونوں تاویروں کی وجہ سے وہ مطلب فوت ہو جاتا ہے تو ظاہر یہ ہے جو قاصدی عیاض اور
 محققین نے اختیار کیا ہو یعنی مطلب یہ ہے کہ وہ جنت میں نہ جاویگا جب تک اسکا بدلہ نہ ملے با اگر
 اسکا بدلہ نہ ملے تو یہی بدلہ ہے کہ وہ جنت میں نہ جاوے اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ برہنہ گاروں کے ساتھ
 پہلی بار جنت نہ جاویگا **عَنْ** **عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ**
الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مَثَقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ رِجَائِهِ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں نہ جاویگا وہ شخص جسکو دل میں رائی کے برابر غور نہ ہو **بَابُ**

میں

اللّٰہ لَیْسَ عَلَیْکَ اَنْ مِّنْ حَمَاکَ لَا یَسِّرُ لَکَ بِاَللّٰہِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ اَنْ حَمَاکَ مِّنْکَ دَخَلَ النَّارَ
جو شخص شکر کرے، پاک سہو اور کمزور نہ ہو، حالت میں جاوے گا اور جو شکر کی حالت میں مروہ و ہنرمیں جاوے گا۔

نور
قلیبت

عن عبد الله قال روي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال أبو هريرة رضي الله عنه
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من مات ميتة جاهلية مات جاهل النار وقال

انکا و منقحانکم لا یبشرک یا اللہ شہیداً دخل الجنة ترجمہ عبد اللہ بن مسعود روایت ہر رسول
الصعلی امہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ایک روایت میں رسول الصعلی امہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے فرمایا

تھے جو شخص مر جاوے اور اللہ کا تہہ یکا و شرقیک کر تا ہو تو وہ بہنم میں جاوے گا عبداللہ بن مسعود فرمایا
میں کہتا ہوں جو شخص مر جاوے اور اللہ کا تہہ کسی کو شرقیک نہ کر تا ہو تو وہ نہشت میں جاوے گا

ایسا ہی ہے، صحیح مسلم کے الفاظ سنو: میں اور صحیح بخاری میں اور قاضی عیاض نے بھی ایسا ہی نقل کیا ہے اور بعض سنو: میں اس کے برعکس ہے۔ یعنی پہلے جلد کو ابن سعد کا کلام نقل کیا ہے اور دوسرے جلد

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور زبردستی کے کتاب بیع بین ایچ جین مین کی اس ہی نعل کیا ہے اور جو

[illegible]

وقت ایک جملہ یاد نہ ہوگا اور دوسرا یاد نہ ہوگا اس لیے انہوں نے اپنی طرف نسبت دیا وہ اس پر علم

عَاذَ بِكَ اللَّهُ قَالَ ابْنُ النَّجَّاحِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُجْتَبَى؟

فَقَالَ مَرَاتٍ لِأَيِّكُمْ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ
النَّارَ ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول

الصدوق دو باتین کون ہی میں جو واجب کرتا ہے جنت کو اور جہنم کو آپ سے فرمایا جو شخص مر جاوے اور وہ کسی کا ساتھ دیکھ کر یا نہ دیکھ کر تائب ہو تو جنت میں ملاوگا اور جو شخص مر جاوے اور وہ اس کا ساتھ کسی کو نہ دیکھ کر یا نہ دیکھ کر تائب ہو تو

وہ جنہم میں عاریکاف نودی پنہما س پر اجاہ ہر مسلمانوں کے لیکن مشرق کا جنہم میں جلا دے لیا کہ وہ جنہم میں جلا دیکھا اور پینہ
اسمین ہوئے کہ اور یہودی اور نصرانی اور رب پرست اور سب قسم کے کافروں کا بھی حکم سو ان میں کوئی فرق نہیں

وکے سب ہمیشہ جہنم میں رہیں گے سبط جو کافر ہوئے یا بغیر عذاب کے یا جو مخالف ہوئے اسلام
 کے یا جو اسلام کی طرف منسوب ہو بغیر انسان کہلاوے پر حکم کیا جاوے اور کسی کفر کا کسی امر کے
 انکار ہو اور جو بشر کثرت ہو موصوفہ ہو اور کجاہت میں جانا بھی یقینی ہے پہر اگر اوس سے کہیہ گناہ پر جس
 نہیں ہوا وہ تو پہلے ہی وہ میں جنت میں جاویگا اور جو کہیہ پر انصرار ہوا ہے تو وہ خدا کی مشیت پر
 ہی جاسے اور اسی معاف کرے اور سیدنا جنت میں لجاوے اور جاسے چند روز عذاب کر کے بہر ت
 میں لے جاوے لیکن وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَغِيَ اللَّهُ كَاشِرُكَ يَوْمَ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ
 لَغِيَكَ لَيْشُرُكَ يَوْمَ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت میں رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ سے بے اوس کے ساتھ کسی کو شریک مانتا ہو وہ جنت میں جاوے
 گا اور جو اس سے لے اور کسی کو اس کے ساتھ شریک کرتا ہو وہ جہنم میں جاوے گا **عَنْ** ابْنِ ذَرِّجَةَ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ أَنَا فِي جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَمَسَّ بِي أَنَّهُ مِنْ
 أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ لَغِيَكَ لَيْشُرُكَ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتُ وَإِنْ دَنَى وَإِنْ سَمَى قَالَ وَإِنْ
 دَنَى وَإِنْ سَمَى ترجمہ ابن ذریرہ سے روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبریل علیہ السلام سے کہ
 اور جو شخص میری کسی کو جو شخص تمہاری امت میں سے ہو گیا اور وہ اللہ کے ساتھ شریک نہ کرتا ہو گا تو جنت میں جاویگا میں نے کہا اگر
 وہ نہ کرے یا جو کسی کرے انہوں نے کہا اگر وہ نہ کرے یا جو کسی کرے تو وہی کہایہ حدیث دلیل ہے اصل سنت کو جس کے
 کہ کہیہ گناہ نہ کرنا یا ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیگا بلکہ جہنم میں یا تو بالکل جاویگا یا جاویگا تو چند روز کے بعد وہ ان سے نکال کر جنت
 میں جاویگا اور اگر اس کا بیان افضل کنوچکا ہو انتہی نہ کرنا اور جو کسی سے خاص کیا کہ یہ دونوں بڑے کہیہ گناہ ہیں اور نہ
 حق اللہ اور جو کسی حق العباد تو معلوم ہوا کہ جو شخص متقدم ہو اور اس گناہ میں مبتلا ہو جو حق العباد ہو تب بھی وہ ہمیشہ جہنم میں
 رہیں گے جو کہیہ کہیہ کہیہ ان سے نکال کر جنت میں نہ جاویگا **عَنْ** ابْنِ ذَرِّجَةَ قَالَ لَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ
 نَاظِرٌ عَلَيْهِ تَوْبَتُ بَيْضٍ لَمْ تَكُنْ لَهُ قَدْ أَهْوَانُهُ ثُمَّ لَيْتَهُ وَقَدْ اسْتَيْقَظَ فَجَسَّدَ إِلَيْهِ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ كَلَامَ
 إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ مَاتَ عَنِ الدُّنْيَا دَخَلَ الْجَنَّةَ فَلَمْ يَرْنِ دَنَى وَإِنْ سَمَى قَالَ دَنَى وَإِنْ سَمَى فَلَمْ يَرْنِ دَنَى وَإِنْ
 سَمَى قَالَ دَنَى وَإِنْ سَمَى فَلَمْ يَرْنِ دَنَى وَإِنْ سَمَى فَلَمْ يَرْنِ دَنَى وَإِنْ سَمَى فَلَمْ يَرْنِ دَنَى وَإِنْ سَمَى فَلَمْ يَرْنِ دَنَى
 ابْنِ ذَرِّجَةَ ترجمہ ابن ذریرہ سے روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دنیا سے توبہ کرے یا تو اپنے توبہ میں رہے یا

قوا پ جائے تھے میں بیٹا آپ کو پاس آپ نے فرمایا جو بنہ لاکہ الہامہ کہی بہر جاوی اسی عقدا و پر رینے
 اسکی توجہ پر (تو وہ جنت میں جاویگا میں نے کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے آپ نے فرمایا اگرچہ وہ زنا
 اور چوری کرے میں نے کہا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے آپ نے فرمایا اگرچہ وہ زنا اور چوری کرے تین بار
 ایسا ہی فرمایا چوتھی بار میں آپ نے فرمایا اگرچہ ابو ذر کی ناک میں خاک لگے **ف** یعنی ابو ذر کی ذلت
 ہو اس لیے کہ یہ امراؤں کی برائے اور مرضی کے خلاف تھا وہ گناہوں کی بڑی لغت کرتے تھے اور
 گنہگاروں کو اسکی محبت سے دو کچھ تھے اور یہ امراؤں کی بار بار چہنچہن سے معلوم ہوا کہ زنا اور چوری
 کرنے پر بھی وہ جنت میں نہ جاویگا گویا ان کو بڑا تعجب ہوا کہ اتنے بڑے بڑے گناہ کرنے پر بھی اسکو
 جنت ملے گی **ت** پہر نکلے ابو ذر اور وہ کہتے تھے اگرچہ ابو ذر کی ناک میں خاک لگے **ف** یعنی
 جو لفظ حضرت نے فرمایا تھا اسکی کو کتبہ جاتی تھی اور یہ اتنا محبت تھی ابو ذر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے ساتھ **باب** خذ زید قتل الکافر بعد قوله لا اله الا الله جب کافر لاکہ الہامہ کہی تھیں
 اسکا حوام سے **عن** انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لعنة
 الله على من قتل المؤمن بعد ما حدى يدي بالشيفت قطعها ثم لا ذم مني حتى
 فقال اسلمت لله افاقتله يا رسول الله بعد ان قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 لا تقتله قال فقلت يا رسول الله انه قد قطع يدي ثم قال فقلت ان قطعها
 افاقتله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتله فان قتلتها فانه بمن كرتك
 قبل ان تقتله قال قلت يا رسول الله اني قال ترجمه مقدار ابن اسود بن
 ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ اگر میں ایک کا دھمکے دوں وہ مجھ سے لڑے اور میرا ایک ہاتھ تلوار سے کاٹ ڈالے
 پہر مجھ سے ایک رحمت کی آڑ میں لے کر کہے میں تابع ہو گیا اسکا کہ میں اسکو قتل کر دوں جس پر
 یہ کہہ چکے آپ نے فرمایا تم قتل کرو اسکو میں نے کہا یا رسول اللہ اس سے میرا ہاتھ کاٹ ڈالا پہر آیا کہ نہ لگا
 کیا میں اسکو قتل کر دوں آپ نے فرمایا تم قتل کرو اسکو (اگرچہ تمہارا اس سے صدمہ پہنچا اور زخم لگا)
 اگر تو اسکو قتل کرے گا تو اسکا حال تیرا سا ہوگا قتل سے پہلے اور تیرا حال اسکا سا ہوگا جتنا کہ اس
 یہ کلمہ نہیں کہا تھا **ف** ظاہر حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تو اسکو قتل کرے گا تو وہ تیری مثل ہوگا
 یعنی وہ مسلمان ہوگا اور تو اسکی مثل ہو جاویگا یعنی صبیحہ وہ تھا اسلام لانے سے پہلے یعنی

اخبرنا

قال قال

کافر ہو جاوے گا اس میں یہ اشکال ہے کہ مسلمان چاہو کہ نہ والا اس گناہ سے کافر نہیں ہو سکتا خصوصاً اس صورت میں جب اس کو احتمال ہو کہ یہ دل سے مسلمان نہیں ہوا ہے بلکہ وہ ان بچانے کے لیے بہانہ کرتا ہے اور اس نے مسلمان کو زخمی ہی کیا ہو تو وہی کہا اس حدیث کے مطلب میں علمائے اختلاف کیا ہو سکتے ہیں۔
 محدث مغربی پر جو امام شافعی اور ابن قسطلانی منقول ہے کہ جب اوس نے لا الہ الا اللہ کہا اور سلام قبول کیا تو وہ تیری مشعل ہو گیا یعنی جان کی حرمت اور حفاظت میں چھوڑ دیا تھا اوس کے قتل سے پہلے اور تو نے جب اس کو قتل کیا تو تو اوس کی مثل ہو گیا یعنی تیری جان کی حرمت نہ رہی اور تیرا خون حلال ہو گیا جیسے اس کا حال تھا اسلام لانے سے پہلے فاسق عیاض نے کہا اس کا سہمی یہ ہے کہ تو اس کی مثل ہو گیا حق کی مخالفت میں اور گناہ کے ارتکاب میں اگرچہ تیری مخالفت اور گناہ اور اس کی مخالفت اور گناہ میں فرق ہے اُس کا گناہ تو کفر بت ہو چکا تھا اور تیرا گناہ فسق ہو چکا۔ پہر علامہ نے اختلاف کیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان چاہو میں یہ کیا کرے یعنی کسی کافر کو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد ماؤا لے تو اس کا کیا حکم ہے بعض لوگ کہتا ہیں کہ نہیں نہ منشاء ہے نہ دیت نہ کفارہ کیونکہ آگے کی حدیث میں آدیا گیا کہ اسامہ نے فیصلہ کیا تھا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اون کو قتل کیا نہ دیت لی اون سے نہ کفارہ اور نہ وجب کیا اور بعض ان کے نزدیک کفارہ وجب ہے لیکن مقاصد قطعاً ہر وجہ شبہ کے کیونکہ اس کو کافر سمجھا مارا اور یہ جنجال کیا کہ وہ کلمہ تعہد کہنے سے مسلمان نہیں ہو سکتا ایسی حالت میں اور دیت کو وجب نہ ہو میں امام شافعی کے دو قول ہیں پہر یہ لوگ اسامہ کی حدیث کا جواب دیتے ہیں کہ کفارہ فورا وجب نہیں اور دیت ہی اس کو سزا دینی گئی کہ اسامہ غفلت ہو گئے **عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمَّا مَعَهُ الْيَهُودُ وَالنَّاصِرِيُّونَ وَكَانَ حَلِيفًا لِّبَنِي دَهْشَادَ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بِدَلَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَدَّيْتُ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِمَّنْ لَكَ فَادُّنِي لَعَلَّكَ تَكْفِّرُ بِي** (یعنی ان کے امان میں آئے تھے اور ان سے عہد کر چکے تھے) اور یہ

کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہیں اگر میں نے وہ
ایک دفعہ فرمے یہ بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ عَبْدِ رَحْمَنِ وَهَذَا حَدِيثُ
ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ وَصَبَحْنَا الْحَرَاءَ
فَرَجَحْنَا بَيْنَهُ فَاذْكُرْتُ رَجُلًا فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَطَعَنَتْهُ فَوُكِّعَ وَفَتَنِي مِنْ ذَلِكَ
فَذَكَّرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَالَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَفَتَنَتْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السَّيْلِ قَالَ أَفَلَا
شَقَقْتَ عَنْ ذَلِكَ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا فَمَا ذَالَ يُكَيِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى مُمِيتُ الرَّسُولُ
يَوْمَئِذٍ قَالَ فَقَالَ سَعْدُ وَأَنَا وَاللَّهِ لَا أَهْتَلُ مُسْلِمًا حَتَّى يَفْتَلَهُ دُوَابُّ بَطْنٍ يُعْنَى اَسْمَاءُ
قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَلَمْ تَعْلَمْ اللَّهُ وَقَالُوا لَهُمْ حَتَّى لَا تَكُنْ فِي سَفَهَةٍ وَيَكُونَ لِلَّذِينَ كُلُّهُ يَلُو فَقَالَ
سَعْدُ قَدْ قَاتَلْتُ حَتَّى لَا تَكُونَ فِي سَفَهَةٍ وَأَنْتَ أَهْتَلُ بِكَ تَرْيِدُونَ أَنَّ ثَقَاتِلُو حَتَّى تَكُونَ
فِي سَفَهَةٍ **ترجمہ** اسماء بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکو ایک سرزمین پہنچا اس سر
زمین میں لشکر کے ایک ٹکڑے کو حبشین جا رسوا آدمی تک پہنچے تو میں اس صبح کو لڑنے کے حرکات سے جو چہ نہ میں
سے ہے حرکات مضمر جا ورنہ سچ (ایک قبیلہ ہے) پہر میں نے ایک شخص کو پایا اوس نے لاکہ الا اللہ کہا
میں نے سرچہ سر اوس کو مار دیا بعد اوس کے میرے دل میں یہ ہم ہوا (کہ لا الہ الا اللہ کہہ کر پرانا دوست تھا)
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا کیا اوس نے لا الہ الا اللہ کہا تھا اور تو نے
اُسے مار ڈالا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اوس نے بتیار سے ڈر کر کہا تھا آپ نے فرمایا کیا تو نے اُس کا
دل حیر کر دیا تھا تاکہ معلوم ہو تاکہ اُس کے دل نے یہ کہہ دیا تھا یا نہیں (مطلب یہ کہ وہ کمال بخیر
کہاں سے معلوم ہوا) پھر آپ بار بار بھی فرماتے یہاں تک کہ میں نے ان کو زکو کی رخصت میں اسیدین مسلمان
ہوا ہوتا (تو اسلام لائیکے بعد ایسے گناہ میں مبتلا نہ ہوتا کیونکہ اسلام لانے سے کفر کے اگلے گناہ معاف
ہو جاتے ہیں) سعد بن ابی وقاص نے کہا قسم خدا کی میں کسی مسلمان کو نہ ماروں گا جب تک کہ اس کا دلوں میں
یعنی اسماء نہ مارے (بطن تصغیر ہے بطن کی اور بطن کہتے ہیں پیٹ کو اسماء کو ذوالبطن اس لیے
کہتے ہیں کہ اوں کا پیٹ بڑا تھا) ایک شخص بولا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لو ان سے جیتک کہ نہ مارے
اور وہیں سب اسماء کے لیے ہو جاوے سعد نے کہا ہم نہ اسے (کافروں سے) اس لیے کہ نہ مارے ہو اور

تو اور تیرے ساتھی اس لیے لڑتے ہیں کہ خدا مہربان اور تعالیٰ نے فرمایا سورۃ انفال میں وَقَاتِلُوا
 هُم حَتَّى لَا تَكُونُ فِئْتَةً وَيَكُونَ الَّذِي يَزِيْرُ كَذَلِكَ لَكُمْ فُرْقَانٌ اَللّٰهُ لَوْ كَا فُرُوْنَ سے یہاں تک کہ خداوند سر پہ لینے اذکا
 زور ٹوٹ جاوے اور وہ ایمان میں غلبہ نہ ڈال سکیں) اور ہوا جو دوزخ میں اس کا اُس شخص کا مطلب اس
 آیت کے پڑھنے سے یہ تھا کہ مسلمان ہی اگر خدا و کربین تو ان سے لڑنا جائز ہے سعد نے اس کو الزام دیا
 کہ یہ تو اور خدا و کربان سے آپس میں لڑنا اور ہماری لڑایاں خدا و کربان کے لیے تھیں **عَنْ** اِسْمَاعِيْلَ
 بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْحَرَّةِ مِنْ جَهَنَّمَ فَكَانَ
 الْقَوْمُ يَهْمُ مَا هُمْ قَالَ لَوْ لِحَقَّتْ اَنَا وَرَجُلٌ مِّنْ اَكْبَارِ رَجُلًا فَمِنْهُمْ فَلَمَّا غَشِيَتْهُ
 قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَكَفَّ عَنْهُ لَمْ يَنْصَارِفْ وَطَعَنَتْهُ بِرُمْحَى حَتَّى قَتَلَتْهُ قَالَ فَلَمَّا
 قَتَلَ مَا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اِسْمَاعِيْلُ اَقْتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالِ لَا
 اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَمْ تَكُنْ مُنْعَوِّدًا اَنَّا قَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالِ لَا اِلٰهَ
 اِلَّا اللّٰهُ قَالَ قُلْتُ اَلَمْ يَكُنْ رُحَا عَلٰى حَقِّىْ ثُمَّ كَيْفَ اَقْبَلْتُ اَقْبَلْتُ قَبْلَ ذَلِكَ اَلَيْسَ
 ترجمہ اساتذہ زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم جو کہ کی طرف بھیجا جو ایک قبیلہ جو حبشہ
 میں سے ہر صبح کو وہاں پہنچ کر اور ان کو شکست دے میرے اور ایک نصاری آدمی نے ملکر
 ایک شخص کو پکڑا جب اس کو گھیرا تو وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا نصاری تو یہ سن کر اسے ہٹ گیا اور
 میں نے بہانے سے اس کو مارا یہاں تک کہ وہ مر گیا جب ہم لوٹ کر آئے تو نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو پہنچی (اور پہلی روایت میں ہے کہ اسامہ نے خود ذکر کیا تو شاید آپ کو پہلے خبر پہنچ گئی ہوگی پھر اسامہ
 نے ہی ذکر کیا ہوگا) اس وقت انہوں نے اسامہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اسامہ تو نے اس کو مار ڈالا لا الہ
 الا اللہ کہنے کے بعد میں نے کہا یا رسول اللہ اس نے اپنے تئیں بچانے کے لیے کہا آپ نے فرمایا تو نے
 اس کو مار ڈالا لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد پھر آپ بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ بیڑہ آرزو ولی کا شرف
 مسلمان نہوا ہوتا اس دن سے پہلے (تو یہ گن بھیج رہا تھا) **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّهُ حَدَّثَ
 اَبِيْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحِمْصِيَّ بَعَثَ اِلَى عَسْعَسِ بْنِ سَلَامَةَ رَمَنَ فِئْتَةٍ مِنَ الرُّمَّانِ
 فَقَالَ اجْمَعُوا لِيْ نَفْسًا مِّنْ اِخْوَانِكِ حَتَّى اَحْبِثَ فَمِنْهُمْ نَبِيعَتْ رَسُوْلًا اِلَيْهِمْ فَلَمَّا اجْتَمَعُوا
 جَاءَهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ وَبُرْسُ اَصْفَرُ فَقَالَ اَتَحْتَمِلُوْنَ اِيْمَاكُمْ فَمِنْهُمْ مَوْحِدٌ فَوْنٌ يَّهْ حَتَّى

وَقَاتِلُوا
 هُم حَتَّى
 لَا تَكُونُ
 فِئْتَةً

اخبرکم عن نسب سلم اوس صورت میں تو طلب صیاف ہی یعنی میرا ارادہ کچھ تھا سو اس کے حدیث بیان
 کروں تم سے تمہارا جو پیغمبر کی اور نودی کی کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نسخے میں لاکال لفظ نہیں
 ہے تو شاید مراد اذن کی وہ نسخے نہیں جو اونکو وشفق میں دستیاب ہوئے۔ نودی نے کہا بیان پر یہ
 اشکال ہوتا ہے کہ جب تک خود جس کے کہلا ہیجا کہ تم لوگوں کو جمع کرو۔ میں اُن سے حدیث بیان
 کروں گا پھر جب تم کو خود کیسے کہنے لگے کہ میرا ارادہ حدیث بیان کرنیکا نہ تھا اور اس کا رفع و طرح
 سے ہو سکتا ہے ایک تو یہ کہ لاکال لفظ زائد ہو اس صورت میں ترجمہ ہو گا جو اوپر مذکور ہوا بغیر مزہ
 تمہارا و پاس آیا اس ارادے سے کہ بیان کروں تم سے حدیث تمہارا پیغمبر کی اور طلب صیاف ہو گا
 گجیسے قرآن میں لاکال لفظ لَمْ یَعْلَمْ اَنْ اَلْکِتَاب - اور مَا سَتُکُنْ اَنْ اَلْاَشْجَادِ میں زائد ہے دوسرے یہ کہ لا
 کا لفظ زائد نہ ہو اور طلب یہ ہو کہ میں تمہارا خبری پاس آیا اور میرا ارادہ حدیث بیان کرنیکا نہ تھا بلکہ بڑی
 طرف سے بائیں کرنیکا پر میں اب اپنا ارادہ سے زیادہ حدیث بھی بیان کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اخیر تک خیر جاری میں ہے کہ شاید لاس پہلے ہمزہ
 استفہام مخدوف ہو یعنی میں تمہارا خبری پاس آیا اور یہ ہو سکتا ہے کہ میرا ارادہ حدیث بیان
 کرنیکا نہ ہو (یعنی میرا ارادہ ہے) واللہ اعلم **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں
 کا ایک لشکر مشرکوں کی ایک قوم پر بھیجا اور وہ دونوں ملے (یعنی آمناسنا ہوا میدان جنگ میں)
 تو مشرکوں میں ایک شخص تھا وہ جس مسلمان پر چاہتا اس پر حملہ کرتا اور مار لیتا آخر ایک مسلمان نے
 اس کی غفلت کو تاکا اور لوگوں نے ہم کو کہا کہ وہ مسلمان اسامہ بن زید تھو پھر جب اونہوں نے تلواریں
 اوپر سیدی کی نوادیں تھیں کہنا لا الہ الا اللہ لیکن انہوں نے مار ڈالا اسکو بعد اوس کے قاصد خوشخبر
 لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے اُس سے حال پوچھا اوس نے سب حال بیان کیا یہاں تک
 کہ اس شخص کو یہی حال کہا یعنی اسامہ بن زید کا آپ کو بلایا اور پوچھا تم نے کیوں اسکو مارا اس نے
 لے کہا یا رسول اللہ اوس نے بہت تکلیف دی مسلمانوں کو تو مارا فلاں اور فلاں کو اور نام لیا کہی پہونچو
 کا پھر میں اسے غالب ہوا جب اوس نے تلواریں کو دیکھا تو لا الہ الا اللہ کہنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا تم نے اسکو قتل کیا انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تم کیا جہاں دو گئے لا الہ الا اللہ کا
 جب وہ آویگا قیامت کو دن انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ کچھ میرے لیے بخشش کی آپ نے فرمایا تم

کیا جواب دو گئے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا جب وہ آئے کا قیامت کے دن بھر آپ نے
 اس سے زیادہ کچھ نہ کہا اور یہی کہتے رہے کہ تم کیا جواب دو گئے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا جب
 وہ آئے گا قیامت کے روز **بَاب** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
 وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا جو شخص مسلمانوں پر ہتیار اٹھاوے
 وہ مسلمان نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اِنَّهُ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ عبداللہ بن عمر سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتیار
 اٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں ہے **ف** نووی نے کہا جو شخص مسلمانوں
 پر ہتیار اٹھاوے ناقص بغیر کسی قسم کے تاویل کے لیکن اس فعل کو حلال نہ
 جانے وہ تو گنہگار ہے اور کافر نہ ہوگا اور جو حلال جانے وہ کافر ہے اور یہ
 حدیث محمول ہے حلال جانے والے پر یا مراد یہ ہے کہ وہ ہمارے عمدہ طریقے
 پر نہیں ہے انتہی **عَنْ** سَكْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ
 وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ سلمہ بن الاکوع سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر تلوار کھینچے
 وہ ہم میں سے نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ مَوْسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ ابو موسیٰ سے
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتیار اٹھاوے
 وہ ہم میں سے نہیں ہے **بَاب** قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ مَنْ عَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا ترجمہ جو شخص مسلمانوں کو فریب دے
 وہ مسلمان نہیں ہے **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا وَمَنْ عَشَّنَا فَلَيْسَ
 مِنَّا ترجمہ ابوسریحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا جو شخص ہم پر ہتیار اٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص

ہم کو دہوکا دیوے وہ ہم میں سے نہیں ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ
عَلَى صُفْرَةٍ طَعَامٍ نَادِي خَلِيكَ كَوْفِيهَا كُنَّا لَتَ أَصَابِيكَ بِكَلَامٍ فَقَالَ
مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ فَقَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
أَفَلَا جَعَلْتَهُ تَوَقُّ الطَّعَامِ كَمَا يَرَاهُ النَّاسُ مِنْ عَشٍّ كَلَيْسَ مِنِّي

ترجمہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک ڈھیر اناج کا راہ میں آپ نے پیر سے
ماہرہ اس کے اندر ڈالا تو انھیں یوں پر تری لگی آپ نے پوچھا اسے اناج
کے مالک یہ کیا ہے وہ بولا بانی بڑ گیا ہوا دوس پر یا رسول اللہ آپ
نے فرمایا پھر تو اس بیگی ہوئی اناج کو اوپر کیوں نہ رکھا کہ لوگ دیکھ
لیتے جو شخص فریب کرے دہوکا دیوے وہ جہم سے کم علاقہ نہیں رکھتا

بَابُ تَحْرِيمِ ضَرْبِ الْحَدِّ دُونَ شِقِّ الْجُيُوبِ وَالْإِعَارَةِ

يَدْعُو الْجَاهِلِيَّةَ كَالْبَيْتِ أَوْ كَالْزَيْبَانِ بِهَاتَمَانِ أَوْ جَاهِلِيَّةِ كَيْ

بَاتِينَ كَمَا حَرَّمَ **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْحَدَّ

أَوْ شَقَّ الْجُيُوبَ أَوْ دَعَا يَدْعُو الْجَاهِلِيَّةَ هَذَا حَدِيثٌ يَحْكِي

وَأَمَّا ابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ أَبِي نَجْرٍ فَقَالَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ **ترجمہ** عبداللہ

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے وہ شخص جو گاون کو پیٹے یا گریبانوں

کو نہاڑنے یا جاہلیت (کفر) کے زمانے میں کی باتیں کرے اور دوسری

روایت میں آؤ کے بدلے دے **ف** یعنی یوں ہے جو غصہ گولہ

کو پیٹے اور گریبانوں کو نہاڑے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے (یعنی

مصلحت کے وقت ہماری شریعت میں یہ سب کام حرام ہیں) **رَأَى اللَّهُ**

نہی

اہل

ہم میں سے نہیں ہے وہ شخص جو یہ کام کرے **باب** بَيَانُ غُلْظِ عَمْرِئِ بْنِ الْعَبَّاسِ جَنْجَلُ رِي سَخْتِ
 حَرَامٌ بِمَعْنَى حَدَّثَنَا أَنَّكَ بَلَغَهُ أَنَّ أَحَدًا لَا يَكُمُّ الْحَدِيثَ فَقَالَ حَدَّثَنَا سَمِعْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَسَاءُ ترجمہ حدیث کو نمبر پہنچا
 کہ فلاں شخص بات لگا دیتا ہے (یعنی چغلی کہتا ہے) انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 سنا آپ فرماتے تھے چغل جو حُزْبَتِ مِین نہ جاوے گا **ف** نووی نے کہا چغلی کہتے ہیں لوگوں کی بات
 دوسروں کو پہنچانا لڑائے اور فساد کرانے کو لیے امام غزالی نے احیاء العلوم میں کہا اکثر چغلی اُسکو
 کہتے ہیں کہ ایک کی بات دوسرے سے لگا دینا یعنی اُس شخص سے کہنا کہ فلاں شخص ایسا کہتا تھا اور حالانکہ
 چغلی کچھ بھی امر نہیں بلکہ ہر بری بات کا بیان کرنا چغلی سے خواہ اُسے اُس بات کہتے والے کو پہنچا ہو یا
 جسکو لیے کہی جاوے اوسکو پہنچا ہو یا اور کسی شخص سے کو پہنچا ہو اور یہ بیان خواہ زبان سے ہو یا اشارے
 اور کتاب سے سب چغلی ہیں داخل ہے تو تحقیق چغلی کی راز کا کہوں اسے اور پردہ فاش کرنا جو کسیکو
 ناگوار ہو پہلے اگر کسی شخص کو دیکھا اپنا روپیہ گارٹے ہوئے اور فز کر گیا اسکا دوسرے سے تو چغلی کی پہلے
 امام غزالی نے کہا اب جس شخص کے پاس کوئی چغلی کہا ورے اوسکو چھ ماہیں ضرور میں ایک توبہ لکاسر
 کی بات سچ نہ جائے کیونکہ چغل خرافات سے دوسرے یہ کہ اسکا کام سے اوسکو منع کرے اور برا کہے اوسکو
 تیسرے یہ کہ اس شخص کو برا جائے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بُرا ہے (یعنی چغلی کہا بیوالا) چوتھی یہ کہ
 اپنے بھائی پر جسکی چغلی اوس نے کہا لی ہے بدگمانی کرے یا چھوین یہ کہ اُس بات کا زیادہ تجسس نہ کرے
 اور اسکو دیر یا موت نہ کرے چھٹی یہ کہ خود چغلی خزانہ بنے یعنی اوس بات کو کسی اور سے نقل نہ کرے ورنہ خود
 اسی گناہ میں پھنسے گا جس نے چغل خزانہ کو منع کرتا تھا انتہی امام نووی نے کہا یہ سب اس صورت میں ہو
 ہے جب اس بات میں کوئی مصلحت شرعی نہ ہو لیکن اگر اوس کے فاش کرنے کوئی مصلحت ہو تو
 منع نہیں مثلاً کوئی کسیکو قتل یا عورت زہری کا ارادہ رکھتا ہو تو اوسکو مطلع کر دیوے یا امام یا حاکم سے
 کسی شخص کے فساد یا ظلم کو بیان کرے جس میں اور لوگوں کا فائدہ ہو تو یہ حرام نہیں ہے بلکہ بعضی صورت
 میں واجب ہے یا مستحب ہے مثلاً اگرچہ کہنا ہے اس بات کو دیکھنا چاہیے اگر اوس کا فاش کرنے میں یا امام
 یا حاکم سے کہیں عام کی جہالتی اور استغفرت ہو تو بیشک کہنا چاہیے اور جو کسی کا فائدہ نہیں صرف
 اوس شخص کا فساد ہے تو اسکا کہنا ضرور نہیں ہے پہلے نووی نے کہا جو فرمایا چغل جو حُزْبَتِ مِین نہ جاوے گا

(رحمت کی نگاہ سے) نہ لنگو پاک کرے لگا لگا ہوں گے اور انکو دکھ کا عذاب ہو گا آپ نے تین بار یہ فرمایا
 تو ابو ذر نے کہا بار بار دہرائے وہ لوگ اور نقصان میں پڑے وہ کون ہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ایک تو
 لٹکانے والا **ف** یعنی تہ بند یا یا جانے کو یا کرتے کو ٹخنوں سے پیچھے غور اور کھجکے پر اٹھ سوجھیں وغیرہ
 حدیث میں صاف آیا کہ اللہ تعالیٰ نذیکہ لگا اوس شخص کی طرف جو کپڑا اپنا لٹکا دے غور سے اور پیچھور
 کی فتید خاص کرتی ہے ازار لٹکانے والے کے عموم کو اور اس سے یہ بات نکلتی ہے کہ وہ سب اسی
 کے لیے ہیں جو غور سے لٹکا دے اور غور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت دی سے حضرت ابوبکر
 کو کپڑا لٹکانے کی کیونکہ ان کا یہ فعل غور کی راہ سے نہ تھا امام محمد بن حنبلہ نے فرمایا ہے کہ دوسری روایت
 میں حضرت نے صرف ازار لٹکانے کو بیان کیا اس لیے کہ اکثر لباس مسودت کا ازار ہی ہوتا
 اور متنیس کا بھی یہی حکم ہے اور یہ ایک حدیث میں صاف آگیا ہے جسکو ابو داؤد اور نسائی اور ابو
 ماجہ نے بسند حسن سالم سے روایت کیا انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 لٹکانا ازار میں ہے اور متنیس میں اور عثمان بن مین اور جو کوئی ان میں سے کسی کو لٹکا دے غور سے تو قیامت
 کے روز اللہ تعالیٰ اوس کی طرف نذیکہ لگا (نووی) **ف** دوسری احسان کے اسکو جتنا نیوالا
ف یعنی اوچھا مثل مشہور ہے خدا اوچھ کا احسان نہ کرادے جب کسی شخص سے کسی قسم کا سلوک
 کرے یا احسان تو قہدیب یہ کہ اس کا ذکر نہ کرے کسی طلبے میں اپنا احسان اور سپر نہ جباوی ورنہ
 نیکی برباد گنہ لازم ہو گا۔ **ف** تیسری جہولی قسم کہا کر اپنے مال کی نکاحی کرنے والا **ف** تیسری
 بے ایمان تاجردن کی عادت ہوتی ہے کہ اپنی مال کی خواہ مخواہ تعریف کرتے ہیں اگر خریدار کو اس کی
 قیمت میں یا خرید میں تردد ہو تو قسم کہا جیتے ہیں اور خریدار دھوکے میں آکر خرید لینا یہ **عکن**
 اِنَّ ذَرَعْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَلَاكَهُ لَا يَكُونُ مَعَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ لَمَّا كَانَ
 الَّذِي لَا يَطْطُرُ شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ وَالْمُنْفِقُ سَلَعَتَهُ بِالْحَبْلِ الْفَاجِرِ وَالْأَسْبَلُ إِذَا دَاكَا -
محبوب ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ بات
 نہ کرے گا قیامت کے روز ایک تو احسان جتنا نیوالا جو دیگر احسان جتنا دے دوسرا اپنا مال جلدانے والا
 جہولی قسم کہا کر تیسرے ازار لٹکانے والا **عکن** سَلِمَكَانَ جَهَنَّمَ لَمَّا سَمَا دُوقَالَ تَلَاكَهُ لَا
 يَكُونُ مَعَهُ اللَّهُ وَلَا يَطْطُرُ الْجَحِيمُ وَلَا يَكُونُ مَعَهُ وَلَا يَكُونُ مَعَهُ ابْنُ الْكَلْبِ مَرَّ حِمِيمٍ اس روایت

کہ تو میں آدمیوں کو اس بات سے گمان اور کھٹکھٹائی نہ کرے گا کہ ان کو عذاب کا عذاب ہے
 عَنْ ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکتبکم اللہ
 اللہ یوم القیامۃ من لا یحضر الیقین قالوا یوم القیامۃ قال نعم اللہ یوم القیامۃ
 کہ ان وقت تک کہ اب و حائل تک پہنچے تو تمہارے لیے عذاب ہے اور اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا میں آدمیوں کو عذاب سے ڈرانا چاہتا ہوں کہ وہ اس سے ڈر کر اپنے آپ کو عذاب سے بچ سکیں
 گا اور ان کو عذاب کا عذاب ہے ایک تو بڑا بڑا کریم والا دیکھو بادشاہ تھوڑا تیسرا محتاج مغرور
 ہر چند جہرام کا رسی اور چھوٹا اور غرور سے کچھ ہیں برا ہے لیکن ان قینوں ٹھنڈوں کے عقین نہایت
 بے سوچ سے کہ ماؤں بڑا بڑا ہے کہ جسے قتل کا مل ہو جاتی ہے اور شخصیت کم ہو جاتی ہے زنا اور حرام کاروں
 کرنا سراسر شرافت ہے اور باوجود بادشاہی اور حکومت کو جب کسی کا خوف اور ڈر نہیں ہوتا چھوٹ
 ہوتا بالکل بے گنجی سے اور باوجود گنگالی اور محتاجی کے گھنٹہ گنگا اور زعفران بے سامان بننا نہایت نامناسب
 ہے۔ قاضی عیاض نے کہا وہاں کی تخصیص کی یہ ہے کہ ان لوگوں کو ان گناہوں کی کوئی ضرورت اور
 احتیاج نہیں اگرچہ ان کے سینے میں کوئی معذرت نہیں ہے ان لوگوں کو تو بالکل سبط کا عذر نہیں ہو سکتا
 تو اب گناہ کرنا گویا خدا کی نافرمانی کرنا ہے اور خدا اور رب دوسری ہے اور ذلیل سمجھنا ہے خدا کے
 حکم کو **عَنْ ابی ہریرہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکتبکم اللہ**
اللہ یوم القیامۃ من لا یحضر الیقین قالوا یوم القیامۃ قال نعم اللہ یوم القیامۃ
 مکہ یا لکلا لا یحضر الیقین من ابن السبیل ورجل جائع رجلاً یسأل عن یحییٰ بن العیسیٰ یحذرنہ لک
 یا للہ لا یحذر ہذا یکتب لک وکان فصل فہو علی غنیمت ذلک ورجل جائع اماماً لا یحذر لک
 الا لک دنیا فان اعطاکہ منھا وانی وان لم یعط منھا لک یکتب لک ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں غنیمت بن غنیمت میں مذکور ہے گناہ اور کچھ دیکھو گناہ اور کچھ
 پاک کرے گا اور ان کو لیے بڑے درد کا عذاب ہے ایک تو وہ جو غنجل میں حاجت سے زیادہ بانی رکھتا ہو یا
 کو اس بانی سے روکے **ف** اور اور کہیں بانی نہ ہو کہ مسافر کے کام آئے تو وہی نے کہا اس فعل
 کی حرمت نہایت سخت ہے اور بہت برا کام ہے اس لیے کہ جانور و کمواسانی سے نہ روکنا چاہیے جو
 ضرورت سے زیادہ ہو پھر آدمیوں کو روکنا کیونکر درست ہوگا البتہ اگر کافر مسافر کو روکنا ہو تو اس کو

یوم القیامۃ

نکات

کا فر سے جو شکایت نہ تھی میں نے یہ لکھا کہ وہ سب یہ کہ تم میرے ہنر سے مراد بہت مدت تک نہ رہا ہر قسم کے یہ کہ اس کو مقرر
 کا بد نہیں تھا کہ جو نہ تھے جن میں بہت سے ہندو اے احسان کیا اور حکم کیا کہ جب کاغذ اسلام ہو گا وہ ہمیشہ
 جہنم میں رہے گا **عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْعَمَامِ أَنَّ بَايَع رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
ثَابِتَ الْخُثَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَاءَنَا عَلَى الْيَمِينِ بِمِلَّةٍ
غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا يَشْرِي عَنْ يَدٍ يَدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَيُؤْتَى عَلَى رَجُلٍ فَذَلِكَ رُفُوعُ شَيْءٍ كَالْيَمِينِ كَلَهُ تَرْجُمَةُ ثَابِتِ بْنِ خُثَامٍ سُرَدِثَ وَأَنَّهُمْ
زِيَارَتِ كِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْجُوهِ رَعْنَانِ كَسْتُمْ وَأَرَأَيْتُمْ فَمَا جَزَاءُ مَنْ جَزَاكُمْ كَسِيَاتِ
 پر اسلام کے سوا اور دین کی دشمنی ہوں کہ اگر میں اس کام کروں تو ضروری ہوں یا یہودی ہوں یا
 ہندو ہوں (جہاں) قسم تو وہ دوسیا ہی ہو گیا جیسا اوس نے کہا **ثَابِتُ** یعنی کہ فرما گیا یہ نذر اور تلقین
 کے طور پر ہے تو وہی ہے لکھا اگر اوس کے دین اسلام کے سوا اور دین کی عظمت ہے وہ تو ہا شبہ کا فر
 ہے اور جو اور دین کی عظمت نہیں بلکہ اسلام اوس کے دل میں راسخ ہے تو وہ کا فر نہ ہو گا اس صحت
 میں کفر سے مراد ناشکری ہے کہ وہ اسلام کا تقاضا ہی یہ تھا نہ ایسے بدتم کہا تا **ثَابِتُ** اور جس نے
 قتل کیا اپنے تئیں کسی چیز سے زودہ اسی کو عذاب دیا جاوے گا قیامت کو دن اور کسی آدمی پر وہ نذر پر کیا
 کرنا واجب نہیں جو اوس کے اختیار میں نہیں یا اوس کے ملک میں نہیں (جیسے مذکور ہے اور کسی کا
 پر وہ آزاد کرے گی) **عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْعَمَامِ أَنَّ بَايَع رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ فِدَاءٌ فِي مِلَّةٍ كَالْيَمِينِ وَلَعَنَ الْكُفْرَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسًا يَشْرِي
فِي الدُّنْيَا عَدَلَ يَدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ أَذْكَى دَعْوَى كَاذِبَةٍ لَيْتَ كَسْتُمْ فَمَا لَكُمْ يَوْمَ
اللَّهِ إِلَّا ذَلَّةٌ وَمَنْ جَاءَنَا عَلَى الْيَمِينِ فَاجْعَلْهُ تَرْجُمَةً ثَابِتِ بْنِ خُثَامٍ سُرَدِثَ وَأَنَّهُمْ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی پر وہ نذر پر کرنا واجب نہیں جو اوس کے ملک میں نہیں اور
 مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسے اس کو قتل کرنا **ثَابِتُ** تو وہی ہے لکھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
 مسلمان پر لعنت کرنا بڑا سخت گناہ ہے امام غزالی نے کہا کسی مسلمان پر یا کسی جاوید پر لعنت کرنا درست
 نہیں اس طرح اوس مسلمان پر جو فاسق ہو اسی طرح کسی عین کا فر پر چنا وہ زندہ ہو یا مر گیا ہو مگر اس کا فر
 جس کا کفر پر ناص سے ثابت ہو اور نہ ثابت کرنا درست ہے جس پر ابواب اور چیل وغیرہ اور لعنت کرنا کا فزون

[illegible]

الدِّينَ يَا لَوِ الْجَلِ الْفَاحِشِ مَرَحْمَةٍ اَبُو بَرَّةٍ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَسَاهَهُ تَمْرًا
 حَنِينَ مِیْنِ (قاصی عیاض نے کہا صحیح نہیں ہے بجا و حنین کے) آپ (فرمایا ایک شخص کو جو دعوی کرتا تھا
 اسلام کا دینے اور بتین مسلمان کہتا تھا) پیغمبر و ان میں سے ہے جب لڑائی کا وقت آیا تو یہ شخص غروب
 لڑا اور بھٹی ہوا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ (کس شخص کو) کہہ رہی ہیں کہ یہ اتنا وہ قویٰ ہے کہ جب لڑا اور مکیا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیغمبر میں کیا بعض مسلمانوں کو ہونے لگا ہوا ہے (کیونکہ ظاہر
 سے اس کا معنی ہونا یا جاتا تھا) انہیں خبر ملی کہ وہ مسلمان نہیں ہے مگر وہ ہے لیکن بہت سخت غصے سے
 جب رات ہوئی تو وہ جنون کی تکلیف برداشت نہ کر سکا اور اس نے اپنے یمنیں آپ مار لیا جب رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم انہوں کی خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا اللہ عزوجل سے میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ میرا
 اللہ کا بندہ اور ملکا ہیجا ہوا ہوں (اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بات آکھو بتلا دی تھی وہی صحیح نکلی) پھر آپ نے
 حکم کیا ہلال کو آتش منادی کر دی لوگوں میں کہ جنت میں نہ جاؤ گی کوئی شخص مگر وہی جو مسلمان ہو اور
 اللہ پر دے کہ اس دین کی نسبت آدمی سے **ہے** شخص متناقض تھا ہر مسلمان و مسلم کا فرار
 دوسرے اسلام کے لیے بہت کوشش کی لڑا اور بھٹی ہوا پھر ایمان نہ ہونے سے کوئی کوشش اس کی کام نہ آئی
 معلوم ہوا کہ غیر ایمان کے انسان کتنی ہی نیک باتیں کہے مسلمانوں کی مدد کے اسلام کو فائدہ پہنچا
 پر یہ بتی نہیں ہو سکتا **عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَتَى الْفُجَارَ وَابْتَدَأَ بِكَوْنٍ قَاتِلُوا أَهْلَ مَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفُجَارَ
 وَقَالَ الْفُجَارُ لَنَا الْمَعْسَرَةُ رَغِمَ ذِي الْأَعْمَابِ سَوَابِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَكِدُ
 لَكُمْ شَاخَةً وَلَا كَنْدَةً إِلَّا أَتَيْكُمَْا نَفَرًا يَسْبِيهِ فَقَالُوا مَا أَجَزَ وَمَا الْيَوْمَ
 أَحَدٌ كَمَا أَجَزَ فَلَاكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مَاتَ أَهْلُ الْفُجَارِ
 فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا صَاحِبُ ابْنِ الْفُجَارِ فَخَرَجَ مَعَهُ كَيْفَا وَقَدْ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا
 أَمْرٌ أَسْرَعَ مَعَهُ قَالَ خُذْ رَجُلًا جَرَّ حَاشِدًا نَكِدًا فَاسْتَحْلَ الْمَوْتَ فَوَضَعَ سَيْفَهُ
 بِالْأُفْرِزِ وَدُبَابَةً بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَ الْفُجَارِ رَجُلًا إِلَى
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الرَّجُلُ
 أَنِّي أَذْكُرْتُ أَنَّكَ مِنْ أَهْلِ الْفُجَارِ فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ فَقُلْتُ أَنَّكَ مِنْهُمْ فَخَرَجْتُ

کے دن کیا ہوتا اور اس وقت تک غنیمت تقسیم نہیں ہوگی حتیٰ یسین کر لوگ ڈر گئے اور ایک شخص ایک تسمہ یاد و
تسمے لیکر آیا اور کہہ لگا یا رسول اللہ میں نے خیر کے دن انکو پایا ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تسمہ یا
تسمہ انکار کے ہیں (یعنی اگر تو انکو داخل نہ کرتا تو یہ تسمہ انکار ہو کر قیامت کے دن تجھ پر لڑیا یا سچے عذاب
ہوتا اور التسمون کی وجہ سے) نووی نے کہا ان دونوں حدیثوں سے یہ احکام نکلتے ہیں ایک تو غفلت
یعنی چوری کا حرام ہونا مال غنیمت میں دوسرے کوئی فرق نہ ہونا غلیل اور شہر میں یہاں تک کہ ایک تسمہ
کی چوری بھی اتنی ہی حرام ہے جیسے یہ کہ جس غفلت کیا اور سکون نہ کہ میں نے جو چاہی یہ کہ جو کفر پر ہے
و جنت میں نہ جاوے گا اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا یا پھر یہ کہ بغیر ضرورت کو تسمہ کہا نام درست ہے
کیونکہ حضرت ابوذر غنیمت کہانی تھیں یہ کہ جس نے کچھ چوری کی غنیمت کو ال میں تو اسکو وہ چیز بھیہر دینا
اور داخل کر دینا واجب ہے اور جب وہ پیرہ سے تو اسکو نہ لین اور اسکا مال بخل اورین خدا وہ پیرہ سے
یا نہ پیرہ سے کیونکہ حضرت غنیم کے چور کا اور تسمہ کے چور کا مال بخلایا اور جو یہ واجب ہوتا تو آپ ایسا کرتے اور
وہ جو حدیث منقول ہے کہ جو شخص غنیمت کو ال میں چوری کرے اسکا اسباب جلاو اور اسکو مار دیا اسکی
گردن مارو تو ضعیف ہے اور اسکو ضعف کو ابن عبدالبر نے بیان کیا ہے طحاوی نے کہا اگر وہ حدیث صحیح
بھی ہو تو منسوخ ہوگی اور یہ اس وقت کا حکم ہے جب مالی سزا جائز تھی (یعنی اب شرعیات میں مال کی
سزا دینا جیسے جرمانہ منطقی جائز اور غیر نہیں ہے)۔ **باب** الذلیل علی ان قاتل نفسہ الذلیل
جو شخص خود کو قتل کرے وہ کافر ہوگا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ لَكَ فِي حَصْنِ حَوْصَيْنِ وَمَنْعَةٍ قَالَ حَصْنٌ كَانَ
لِدَوْسٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَاتَلَ ذَٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكِنَّهُ نَحَسَّ اللَّهُ لِلْأَنْصَارِ
فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ هَاجَرَ إِلَيْهِ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِوٍّ وَكَانَ
مَعَهُ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَاجْتَمَعُوا إِلَى النَّبِيِّ لَمَّا خَرَجَ فَاخْتَدَمُوا مَشَافِقَهُ لَمْ يَقْعُدْ لَهُ ابْنُ لَحْمٍ
فَتَشَبَّهَتْ بِهَا حَتَّى مَاتَ فَرَأَاهُ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرِوٍّ فِي مَنَازِلِهِ فَرَأَاهُ وَهَيْئَتُهُ حَسَنَةً وَرَأَاهُ
مُعْطِيًا يَدِيهِ فَقَالَ لَهُ مَا مَنَعَكَ بِكَ رُبُّكَ فَقَالَ عَفْرَى وَبِحَجْرٍ (النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)
وَسَمِعَ فَقَالَ مَا رَأَيْتُكَ مُعْطِيًا يَدَيْكَ فَقَالَ قَاتِلْتُ نَفْسِي مِنْكَ مَا أَفْسَدْتُ نَفْسِي
الطُّفَيْلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ فَإِنَّهُمُ الْمُرْسَلُونَ وَرَأَيْتُ مُحَمَّدًا وَآلَهُ كَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَاسْتِئْذْنِ الْأَمِيرِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمْرًا بِأَمْرٍ أَيْ بِأَمْرٍ أَمْرًا بِأَمْرٍ أَيْ بِأَمْرٍ أَمْرًا بِأَمْرٍ أَيْ بِأَمْرٍ أَمْرًا بِأَمْرٍ أَيْ بِأَمْرٍ
 كَمَا تَبَيَّنَ جَاهِلِيَّةَ كَيْسَ مَعْنَى (آپ) (قبول کیا) اوسوجہ سے کہ امددِ اعلیٰ نے انصار کے حضور میں یہ بات کہہ
 دی تھی (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس ہیں ان کی حمایت اور حفاظت میں) (توجہ سے)
 امددِ اعلیٰ علیہ السلام نے مدینہ طیبہ کی طرف سے ہجرت کی تو طفیل بن عمر نے بھی ہجرت کی اور ان کے ساتھ ہی ہجرت کی
 کی ہجرت مدینہ کی ہوئی (اور ان کو پیٹ میں غار میں پیدا ہوا) وہ شخص جو طفیل کے ساتھ آیا تھا ہوا
 ہوا اور تکلیف کے مارے اوسے چوڑی گالیاں لیکر اپنی انگلیوں کے چوڑکات ڈال دیا اور خن بہنا شروع
 ہوا اور دونوں ہاتھ سے یہاں تک کہ وہ مر گیا پھر طفیل بن عمر نے اوس کو جواب میں دیکھا اور اوس کی شکل اپنی
 شکل اپنے دونوں ہاتھوں کو چھپا کر دیکھا کہ وہ مر گیا کہ تیرے رب سے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اوس نے
 کہا بخشد یا مجھ کو اس لیے کہ میں نے ہجرت کی تھی اوس کی بغیر کہ طفیل نے کہا کیا وجہ ہے میں دیکھتا ہوں
 تو دونوں ہاتھ اپنے چھپائے ہوئے وہ شخص بولا کہ مجھے حکم ہوا اہم اسکو نہ بین سنو اور میں کے جسکو تو نے
 ہجو بخود بنانا پھر یہ جواب طفیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ فرمایا امداد کے دونوں
 ہاتھ کو بھی بخشدے ہیں جیسے تو نے اوس کے سارے بدن پر کر دیا اوس کے دونوں ہاتھوں کو بھی درست کر دو
ف نودی نے کہا اس حدیث میں دلیل ہے اوس شخص کے قاعدے کی حوالہ سنت (قرار دیا ہے کہ بخشد
 اپنے تئیں مارو اے باور کوئی گناہ کرے پھر بغیر توبہ کے مر جاوے تو وہ کافر نہیں ہے اور نہ یہ ضرور ہے
 کہ وہ جہنم میں جاوے بلکہ وہ خدا کی شفقت پر ہے اور اوپر یہ قاعدہ بیان ہے کہ چھپا ہے اور اس کی ناسبت ہوا ہے
 کہ گناہ گاروں کو عذاب ہوگا اور گناہوں سے نقصان پہونچتا ہے اور وہ ہے کہ جو کہتے ہیں ایمان کے
 ساتھ گناہوں سے ضرر نہ ہوگا بحقیقہ الامیار میں ہے کہ اس حدیث سے شرعی فضیلت ہجرت کی ثابت ہوئے
 اوس شخص کو اپنے مال کی نیت نہ ہوگی کہ حرام موت ہوئی اضطراب سے حرکت ہوئی ہوگی یا شاید مال کی
 نیت ہو کہ ہجرت کی برکت اور حضرت کی دعا سے اوس کی مغفرت ہو گئی **بَابُ فِي التَّجَاهِدِ**
تَكُونُ فِي الْقِيَامَةِ تَقِيصُ مِنْ قَوْلِهِ سَتَى هُنَّ لَا يَكْمَلْنَ اوس ہوا کہ بیان جو قیامت کے قریب
 چلے گی اورے جاوے گی ہر ایک غنیمت کو جس کے دل میں اتنی برابر بھی ایمان ہوگا **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ**
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَجْعَلُ رِجَالًا مِنَ الْكُفَرِ مِنَ الْحَيَاتِ

انہ قال

وكان

کہ اوس زمانے میں ایسے پہلی درجے فتنہ ہو گئے کہ ایمان بچانا مشکل ہو گا ایک ہی دن میں ایسا انقلاب آئے گا کہ جس کو آدمی جو من جو توں نام کو کا فر ہو گا کھٹکھٹا الاخیار میں سے کہ اس حدیث میں ان منادوں کی خبر ہو جو یزید اور سلطنت مروانہ کے زمانے میں واقع ہوئی اس حدیث میں ارشاد ہے کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہو سکے یہ کہ یسوی **باب** عَافَةُ الْيَوْمِ اَنْ تَحْجِطَ عَلَيْهِ مَوْتٌ كَوَاسِحِ اَعْمَالٍ مَثُ جَانِ سَوْدًا نَاجِيَةً **عَنْ** اَبِي بَرٍّ مَالِكٍ اَنَّهٗ لَمَّا كَانَ لَيْلَتِ هَذِهِ الْاَيَّةِ يَأْتِيهَا الدَّيْنُ اَمْسُوا اَلَا تَرْتَفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ فَيُوقَّ صَوْتُ الرَّبِّ اِلَى الْاُخْرَى الْاَيَّةِ جَلَسَ ثَابِتٌ بَنِي يَزِيدٍ وَقَالَ اَنَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ اَحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا اَبَا عَمْرٍو مَا شَأْنُ ثَابِتٍ اَتَشْكِلُ فَقَالَ سَعْدٌ اِنَّهُ لِحَارِىٌّ وَمَا عَلِمْتُ كَيْفَ يَشْكُرُ لَوْ قَالَ اَنَّا سَعْدٌ فَذَكَرَ كَيْفَ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ثَابِتٌ اَنْزَلَتْ هَذِهِ الْاَيَّةُ وَلَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ مِنْ اَرْفَعَكُمْ صَوْتًا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَذَكَرَ ذَلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ هُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ترجمہ ابن ابی شیبہ مالک سورہ ایت یہ آیت اور تری یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الخیر تک **ف** یعنی اسے ایمان والو! اپنی نہ کرو اپنی آواز میں نبی کی آواز سے اوپر اور نہ بولو اس سے زور سے جیسے بولتے ہو ایک دوسرے سے کہیں اگر ت نہو جو دین بہار سے عمل اور تم کو خبر نہ ہو تو ڈرا یا مومنوں کو بے ادبی سے حضرت کی صحبت میں ایسا نہو کہ بیبے ادبی تمام نیک عملوں کو مٹا دے **ف** تو ثابت بن قیس بن ہشام اسے گھر میں بیٹھ کر رہے اور کہنے لگے میں جہنمی ہوں رکھو کہ ان کی آواز بھٹ بند تھی اور وہ غیبی تہ نصاریٰ کے اس لیے وہ ڈر گئے اور نہ آئے رسول اللہ علیہ وسلم پاس آجے سعد بن معاذ سے پہچا کہ اے ابو عامر! ثابت کا کیا حال ہے کچھ بتا دو گیا ہے سعد نے کہا وہ میرا بھائی ہے میں نہیں جانتا کہ وہ بیمار ہے پھر سعد ثابت کو پاس آئے اور ان سے یہ بیان کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا ثابت نے کہا یہ آیت اور تری اور علم جانتے ہو کہ تم سب میں میری آواز اپنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تو میں جہنمی ہوں پھر سعد نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ فرمایا نہیں وہ جہنمی ہے **ف** کہیہ کہ اگر ان میں نہ ہو نا کچھ پڑا نہیں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بندہ ان

فی الاسلام اخذ بالاذل والاحقر ترجمہ عبدالعزیز بن سعد و روایت ہرم سے عرض کیا یا رسول
 اللہ کیا ہم سے مواخذہ ہوگا ہون کا ہون کا جہالت کے وقت میں کہ میں آپؐ کو نیا جس نیک کی اسلام
 میں اس جہالت کے کا ہون کا مواخذہ ہوگا اور جس برای کی اسلام میں اس مواخذہ ہوگا اگے (یعنی
 کفر) اور پچھلے (یعنی اسلام) دونوں وقت کے کا ہون کا **حکین** الاخصائش یحیٰی الا سناد و مثله
 ترجمہ دوسری روایت ہی ایسی ہی ہے **باب** ان کان الاسلام یعبدکم ما قبلہ من کذا
 النجی والنجیہ السلام اور حج سے اور ہجرت سے لگے گا ہون کا معاف ہے یا **حکین** ابن شماسہ
 ان حضرت قال حضرت عائشہ بن العاص وهو فی سیاقہ الموت یحییٰ طویلا و تحول و ترجمہ
 الخ حیدر جعل ابنہ یقول لکما یرحمتک یا ابتا اما انک انت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم یکن اما انک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکن قال فقلت یوحی فی قفا
 ان افضل ما عدت شجاعة ان لا الہ الا الله وان محمدًا رسول الله انی قد كنت علی
 اطباق ثلاث قد رایتہ وما احدث انک بعضا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرئی
 ولا احب الی ان اکوت قد اسمعت من من فقلت فلو مت علی تلك الحال لکانت من
 اهل النار فک جعل الله عز وجل الاسلام فی قلبی وقلت انک رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم
 فقلت انک رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقلت فلو مت علی تلك الحال لکانت من
 قال قلت اردت ان اشدک قال تشترط ماذا فقلت ان یغفر لی قال ما عملت ان
 الاسلام یغفرکم ما کان قبلہ وان الیوم یغفرکم ما کان فیکم فان الیوم یغفرکم ما کان
 قبلہ وما کان احد احب الی من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا اجل فی عینی
 منه وما كنت اظن ان املا عینی منه اجلا لک لک ولو کونت ان اصفه ما اطلقت
 لانی لکن املا عینی منه ولو مت علی تلك الحال لرجوت ان اکوت من اهل
 الجنة ثم ذلیک الشیء ما ادری ما حال فی فیما اذا انا مکت بلا نصیحتی ناکح
 ولا نار اذا ذکرتہمونی فمشئوا علی الثراب شاکم اقول حول قبری قد رما
 یحجر جرد ویقسمهم خلفها حتی استأنس بکم وانظر ما ادر اجمع بکم رسل ربی
 ترجمہ ابن شماسہ (عبدالرحمن بن شماسہ بن ذیاب) مہری روایت ہرم عمر بن عباس با گشت اور

فقلت و منه

من ان

بنا
تعالیٰ

سنا
سنا

وہ مرنے کے قریب فرود کی محبت و ریزاک اور نہ پیر لیا اپنا دیوار کی طرف الجھ بیٹے کہنے لگا باؤ آؤ کہو کیا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغمبر کی بیعت میں سے کیا نہیں ہونے اپنا ہاتھ مٹا دیا اور کہا کہ سب باتوں میں
 میں انھیں سب سے بہتر میں اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ کوئی سب سے بہتر نہیں سوا خدا کے اور محمد اوس
 کے پیچھے ہوئے ہیں اور میرے اور چہن چال کے سب سے بہتر میں ایک حال یہ تھا جو تو نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم سو زیادہ میں کہ سب سے بہتر تھا اور مجھے آرزو تھی کہ سب طرح میں قابو پاؤں اور
 ایک قتل کروں (مسافر اللہ) پھر اگر میں مرجاتا اس حال میں تو چہن چال میں ہوتا دوسرا حال یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ
 نے اسلام کی محبت میں تیرے دل میں آئی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باس آئی یا میرے کہا اپنا ہاتھ
 ہاتھ نہ دے گا کہ میں نے محبت کروں آپ نے ہاتھ نہ دیا میں نے اس وقت اپنا ہاتھ نہ دیا کہ میں نے سب سے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا تھا کہ اسے عمر و میں نے کہا میں نے ہاتھ نہ دیا تھا ہوں
 آپ نے فرمایا کیا شرط میں ہے کہ میں نے ہاتھ نہ دیا تھا کہ میں نے ہاتھ نہ دیا تھا کہ میں نے ہاتھ نہ دیا تھا
 اور عمر و نے میں نے جانا کہ اسلام اگر اذیت ہے پیشتر کے گناہوں کو اس طرح بھرتا گراؤ میں ہے پیشتر کے گناہوں کو
 کو اس طرح بھرتا گراؤ میں ہے پیشتر کے گناہوں کو اس طرح بھرتا گراؤ میں ہے پیشتر کے گناہوں کو اس طرح
 نہیں اور نہ میری نگاہ میں آپ کو زیادہ کسی کی شان تھی اور میں آنکھ ہر کہ آپ کو نہ کچھ سکتا تھا
 آپ کو احوال کی وجہ سے اور اگر کوئی انھیں آپ کی صورت کو پوچھے تو میں بیان نہیں کر سکتا کیونکہ میں
 انکھ بہر کہ آپ کو دیکھ نہیں سکتا تھا اور اگر میں مرجاتا اس حال میں تو امید تھی کہ چہن چال میں ہوتا بعد اوس کے
 چند اور چہن چال میں ہم کہ ہینٹا پڑا میں نہیں جانتا میرا حال کیا ہوگا اور جب وہ سب میں مرجائوں
 میرے جنازے کے ساتھ کوئی روئے چلائے والی نہ ہو اور نہ انگاہوں اور جب مجھے دفن کرنا تو مٹی ڈال دینا
 مجھے ہر چہ طرح اور میری قبر کے گرد کھڑے رہنا اتنی دیر تک جتنی دیر میں اونٹ کاٹا جاتا ہے ہوا اسکا
 گوشت بانٹا جاتا ہے تاکہ میرا دل پہلے تم سے (اور میں تمہاری سے گھبراہٹوں) اور دیکھ لوں یہ لوگوں
 کے دیکھوں کو میں کیا جواب دیتا ہوں **ف** یعنی نکر نکیر کر۔ نوحی نے کہا اس حدیث سے کہی باتیں
 معلوم ہوئیں ایک تو یہ جو مرنے کے قریب ہوا اسکو بتلی اور شفیع دینا چاہیے اور امید اور عفو اور خوشی
 کی باتیں اور حدیثیں سنا کر چاہیے جس کے عمر کے بیٹے نے کیا اور یہ خوب ہو بالانفاق دوسرے یہ کہ صحابہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کس قدر عزت اور حرمت کرتے تھے پس یہ کہ جنانہ سے کہ ساتھ رہنا

نیک کام کرے پھر مسلمان ہو جاوے **عن** حکیم جو حدیث کہ اَنتَ کَافِرٌ قَالَ لَیْسَ بِمَوْلٍ لِلّٰہِ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَدْرَاکَ کُنْتَ اَخْتَفْتُ بِہَا فَاَلْحَاحِلَیۃَ ہَلْ لَیْ ذِہِہَا مِنْ
 تَخَوُّعٍ فَقَالَ لَہٗ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَسَمَّیْتَ عَلَیْ مَا اَسَمَّیْتَ مِنْ خَیْرِ فَاَلْحَاحِلَیۃُ
 التَّوَعُّیۃُ ترجمہ حکیم بن خزام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا آپ مجھ پر مین جاہلیت کو زنا
 میں جہنم سے عبادت کے کام کیے یعنی نیک سمجھ کر گناہ سے بچنے کے لیے) اُنکا کچھ ثواب مجھ کو ملے گا (یعنی
 کفر کے زمانے کے نیک کام بیکار نہ جاویں گے) آپ نے فرمایا تو ہم سلام لایا اگلے دن سب نیکیوں پر جو کر
 چکا ہے **ف** یعنی جب تو مسلمان ہو گیا تو میرے کفر کے زمانے کی نیکیاں بھی بیکار نہ جاویں گی بلکہ اُن سب
 کا ثواب لیکھا لیتے اگر تو مسلمان نہ ہوتا اور کفر ہی پر رہتا تو میری سب نیکیاں ہٹ جاتیں یہی مطلب ہے
 حدیث کو کہتا ہے ادیہی قول ہے ابن ابی لوطی کہ کافر اگر مسلمان ہو جاوے تو اسکو وہ نیکی تمام
 جو کفر کے زمانے میں کیے ہیں انہوں نے اور خدا اور نبی پر ثواب دیکھا دلیل اس حدیث کہ کہ جب کو اقطنی فرمایا یہ
 خبر کہ یہی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کافر مسلمان ہو جاوے تو اسکا اسلام پہلا
 ہو اور اللہ تعالیٰ اسکی ہر ایک نیکی کو کچھ کا جو کر چکا ہے اور ہر نیکی کو سیٹ دیکھا جو کر چکا ہے اور اسلام کو بعد
 نیکی کرے گا تو ایک بدے جس کائنات سو تک ثواب لیکھا اور ہر نیکی کے بدلے ایک ہی برائی بھی جائیگی
 چرب خدا اور اسکو یہ سعادت کر دے تو ایک ہی نیکی جائیگی۔ امام ابو یوسف اور مالکی نے کہا ظاہر حدیث خلاف
 ہے اس نفا حد سے کہ جو مقرر ہو چکا ہے کہ کافر کا تقرب صحیح نہیں بلکہ اسکو نیکی پر ثواب بھی نہ ہوگا اور ایسا
 لانا اسکا اطاعت ہر نہ تقرب اسکو کہ تقرب کی شرط ہے کہ جس سے تقرب کرتا ہے اسکو پہچانے اور وہ کفر
 کی حالت میں خلیفہ کو برا بھلا بتاتا رہتا اس صورت میں حدیث کی تاویل کرنا ضروری ہی مطلب ہے کہ کفر کے باوجود جو نیکیوں کے تہلیل کی وجہ
 سے نیری طبیعت نیک ہو گئی اور کچھ کام کرنے کی عادت پیدا ہوئی پھر اس عادت اور طبیعت سے وہ نیکیاں نہ ہوں گے بلکہ
 جاوگی جو کچھ نیک کاموں کی طاعت ہے یا مطلب ہے کہ ان نیکیوں کی وجہ سے تو بہت ہی ہوا تقریباً ہے جو اسلام
 کی حالت میں ہی باقی ہے یا یہ مطلب ہے کہ اسلام کی حالت میں سمجھو کہ نیکیوں کا ثواب اور اس سے زیادہ دیکھا
 کہ نہ کہ پہلے ہی نیک کام کر چکا ہے اور جب کافر کو نیک اعمال کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگی تو ثواب
 زیادہ ہو نا بعد نہیں تمام ہوا ظلام مالوری کا قاتنی عمل اس نے کہا اسکو حدیث کہا مطلب حدیث کا تاہم یہ کہ لگی
 نیکیوں ہی کی برکت ہو خدا نے نیچے اسلام کی ہدایت کی اور نیکیاں اور اعلیٰ میں دلیل میں حسن فائست اور

اعادت کی انجام میں آتے ہیں لیکن صحیح وہی ہے جو ابن ابطال وغیرہ نے کہا کہ حدیث محمول پہ ظاہر میں ابطال
 نے کہا امد کو اختیار ہے کہ اپنے بندوں پر جتنی چاہے اور سطح چاہے عنایت کرے اور کہے اوس میں اعتراض
 کی مجال نہیں اور فقہائے جو کہا ہے کہ کافر کی عبادت صحیح نہیں اور اگر وہ اسلام لاو تو اس عبادت کا نتیجہ
 نہ ہوگا اور کا مطلب ہے کہ دنیا کے احکام کے ساتھ اس کی عبادت صحیح نہیں اور آخر کا ثواب امد کو اختیار
 ہے اب اگر کوئی یوں کہنے لگے کہ آخرت میں ہی اور سب پر ثواب نہ ہوگا تو اس کا قول دیکھا جاوے گا اس صحیح
 حدیث سے اور کفار کے بعض افعال کا تو دنیا میں ہی اعتبار ہوتا ہے خود فقہائے کہا ہے کہ اگر کافر کی حالت کفر میں
 کوئی کفار جو صحیح ظہار وغیرہ کا کفارہ واجب ہو یہ وہ اوس کو ادا کر دے کفر کی حالت میں تو کافی ہو جائیگا
 اور اسلام لانے کے بعد دوبارہ کفارہ دینا لازم نہ ہوگا اور نہ تلافی کیا ہے شافعی نے کہ اگر حالت کفر میں
 جنب ہو چکرے غسل کر لیا کفر سے کی حالت میں بعد اوس کے مسلمان ہوا تو دوبارہ غسل کرنا ضروری ہے یا نہیں
 اور تیار بعض اصحاب نے اس میں سب لکھا ہے اور کہا ہے کہ کافر کی ہر ایک طہارت صحیح ہے غسل ہو یا نہ ہو
 ہو یا نہ ہو اور اسلام لانے کے بعد اوس کی طہارت سے غار چرینا درست ہے اتنے ماقال النودی سے ترجمہ
 کہتا ہے کہ اسلام لانا ایک ایسی بڑی نعمت ہے خدا کی جس کے مقابلے میں اور کوئی نعمت نہیں تو جہان میں
 اس نعمت کی وجہ سے وہ کفر حاصل ہونے بعد نہیں اور کافر کے نیک اعمال جو مستجاب تھے میں تو وہ اسی وجہ
 سے کہ اس کی موت کفر پر چڑھی ہے اور اعتبار جائزہ کلمہ ہے جو جب خاتمہ نیک ہوا اور انسان کفر کو چھوڑ کر
 مسلمان ہو گیا تو امد تعالیٰ اس کی نعمت کو عمل نیک کرے گا اور اس کے نیک کاموں پر ضرور سے ثواب دیگا
 دو سیکرہ کہ اگر رسول امد صلی اللہ علیہ وسلم کفر کی نیکیوں کو اسلام لانے کے بعد لغو کر دیتے تو لوگوں کو ہرگز
 ہوتا اور اسلام کی طرف رغبت گہمت جانی جالانکہ اصل مقصود آپ کا یہ تھا کہ لوگوں کو اسلام کا شوق پیدا
 ہو سیکرہ جو اپنے فرمایا کہ اسلام لانے سے کفر کے گناہ تو سب مٹ گئے اور کیا باقی ہیں وہ ہرگز تلف نہ ہو
 سچان امد خداوند کریم کی عنایت اور محبت اپنے بندوں کے ساتھ کہیں ہی امد تعالیٰ ہر ایک بندہ کو ایمان کی
 بہت نعمتیں اور مہالادیں مسلمان کا خاتمہ بخیر کرے **عَنْ** حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ قَالَ لَيْتَ لِي
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ آدَابُ أُمُورًا كُنْتُ لَعَنْتُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ
 مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاةٍ أَوْ مِلَّةٍ رَحِمَ اللَّهُ أَحِبُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَلِمَةً أَسْلَمْتُ عَلَيْهَا مِنْ خَلْقٍ بَرِحَ عَلَيْهِمْ بَرِيَّةٌ أَمْوَالُكُمْ أَمْوَالُكُمْ أَمْوَالُكُمْ

صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ آپ کیا سمجھتے ہیں جو نیک کام میں بن جائیے گے زمانے میں کہ میں جس حد تک دیکھتا ہوں
 کا آزاد کرنا یا نانا کرنا اور ان کا ثواب چھو کر ہوگا آپ فرمایا تو میں سلام لایا اسی نیک پر جو پہلے کر چکا ہے یعنی وہ
 نیک قائم ہے اب اس پر سلام زیادہ ہوا) **عَنْ** حُكَيْمِ بْنِ حُزَيْمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَشِدَّ
 كُنْتُ أَفْعَلُهَا فِي الْحَاجَةِ قَالَ هَشَامُ بْنُ مُثَنَّى أَتَيْتُ رِبْعًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ اسْكُنْتُ عَلَى مَا اسْكُنْتِ لَكَ مِنْ الْحَيْرِ فَقُلْتُ فَوَاللَّهِ لَا ادْعُ شَيْئًا مَنَعْتُهُ فِي الْحَاجَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
 لَأَكْفَعَكَ فِي أَمَلِكُمْ مِثْلًا تَرْجُمُهُ طَبْرُ بْنُ حَزَامٍ نَهَى يَارَسُولَ اللَّهِ كَيْ كَامٍ مِنْ بَنِي حَبَشَةٍ عَلَيْهِ
 زَمَانٌ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ شَامٌ نَهَى يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى فَرَمَا يَارَسُولَ اللَّهِ لَاحِ
 اَنْ نَكُونُ بِرَجُلٍ كَيْ كَمِنْ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ يَارَسُولَ اللَّهِ تَوَسَّمْ خَدَاكَ بِرَجُلٍ (نَبِي) كَامٍ مِنْ بَنِي حَبَشَةٍ عَلَيْهِ
 كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ لَانْ كَا (تَا كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ لَانْ كَا) كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ
 عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ حُكَيْمَ بْنَ حُزَيْمٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رِبْعًا مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ
 مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أَنَّ حُكَيْمَ بْنَ حُزَيْمٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رِبْعًا مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ
 بَنِي حَبَشَةٍ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ
 تَبِي هَرَاهُونَ نَهَى يَارَسُولَ اللَّهِ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ
 لِي دِي عِدَّةِ اَوْسٍ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ
ف نَزِي نَهَى يَارَسُولَ اللَّهِ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ
 نَهَى يَارَسُولَ اللَّهِ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ
 اِسْلَامُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ
 مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ
بَابُ صَدَقَاتِ الْيَمَانِ وَحَلَا جِبَةِ اِيْمَانِ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ
 قَالَ لَمَّا تَرَكْتُ الْاَذْنَ اَمْنًا وَرَكْعَةً يَلْبَسُوْنَ اِيْمَانًا نَهَى يَارَسُولَ اللَّهِ كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوا اَيُّهَا لَا يَكْفِيكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ
 هُوَ كَمَا تَقُولُونَ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لَمَّا قَالَ لَا يَكْفِيكَ يَا بَنِي كَيْ كَرْتَاهُ مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ

عَنْ حُكَيْمِ بْنِ حُزَيْمٍ
 أَنَّ رِبْعًا مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ
 مِثْلُ كَيْ كَرْتَاهُ

حَدَّثَنَا

اخْلَعُوا

نَهَى يَارَسُولَ اللَّهِ

لکھوا عظیم **ترجمہ** عبدالعزیز سعودی روایت ہے کہ جب آیت تری الذین آمنوا وکملوا دینکم لعلکم تقاتلوا
 اختیار کیا یعنی جو لوگ ایمان لائے پہلے انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ عظیم نہیں کیا (یعنی گناہ میں پہنچو)
 انکو اس پر اور وہی ہیں راہ پانہوالے تو بہت گران گزری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر انہوں
 نے کہا یا رسول اللہ ہم میں سے کون ایسا ہے جو عظیم نہیں کرتا اس پر غصہ ہو رہا ہے (یعنی گناہ نہیں کرتا) رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کا یہ مطلب نہیں جو یا تم خیال کرتے ہو بلکہ عظیم سے مراد وہ ہے جو حضرت
 لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اوشیئ منی سے مراد شرک کر اللہ کے ساتھ نہ ہو نہ کہ شرک بڑا عظیم ہے **ف**
 تو عظیم سے مراد شرک ہی اس صورت میں آیت کا یہ مطلب ہو گا کہ لوگ ایمان لائے پہلے انہوں نے شرک نہیں کی
 تو انکو اس پر اگر چہ وہ اور گناہوں میں جو شرک سے کم ہیں پہنچ گئے مگر جو عظیم گناہ کی روایت میں بیان
 کی ہے یہ آیت تری الذین آمنوا وکملوا دینکم لعلکم تقاتلوا کے اصحاب کا یہاں ہے جو کون ایسا ہے جس نے اپنے نفس پر
 عظیم کیا تو یہ اللہ کے لئے یہ آیت اوفاری کہ شرک بڑا عظیم ہے تو صحابہ نے عظیم سے مراد ہر ایک گناہ کو سمجھا
 ہوا اسوجہ سے کہ آیت ان میں پوری ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ مراد عظیم سے مراد ہر
 نہیں ہے بلکہ خاص ایک عظیم جو سب سے بڑا ہے یعنی شرک جو جبہ لقمان نے اپنے بیٹے کو کہا کہ شرک بڑا عظیم ہے
 خطابی نے کہا صحابہ پر یہ آیت اسوجہ سے گران گذری کہ عظیم کے ظاہری معنی ہی ہیں کہ لوگوں کے گناہ بابت اور
 گناہوں میں جب مثلاً ہونا انہوں نے خیال کیا کہ یہی ظاہری معنی ہے مراد ہر گناہ اور اصلی معنی عظیم کا یہ ہے کہ ایک
 چیز کو اس کے پہنچ کر دوسری جگہ سے لے کر لیا گیا ہے یا کہ اس پر جس شخص نے اللہ کے سوا اور کسی کی پرستش کے
 تو وہ بڑا عظیم میں سب ظالموں کو احمد پیشہ کو یہ بات معلوم ہوئی کہ سوا شرک اور گناہ کے سوا اور کسی
 نہیں ہوتا اور لقمان اچھے عظیم گزری ہیں اور خدا نے کیا حکمت ہے کہ وہ نبی تھے یا نہیں امام ابوہامی
 نقلی نے کہا وہ بالاتفاق حکیم تھے مگر حکمران کے کہا گودہ ہی تھے اور کس نے انہیں نہیں کہا اور لقمان
 کے بیٹے کا نام جبکہ انہوں نے فیضیت کی تھی انہوں نے کہا شرک و اللہ اعظم (لہذا) **عَنْ**
 الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَالَ لَقَدْ تَلَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
بَابُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 بَيَّانَ عِبَادَةِ اللَّهِ تَعَالَى الْحَقَّ حَدِيثُ النَّفْسِ وَالْخَوَاطِرِ بِالْقَلْبِ إِذَا لَمْ يَشْفَعْ رِجْلَانِ أَنَّ تَعَالَى لَمْ
 يَكُنْ إِلَّا تِلْكَ الْوَسِيلَةُ وَبَيَّانَ حُكْمِ الْخَيْرِ بِالْحَسَنَةِ وَالْبُشْرَةِ بِالْمَعْنَى جَوْسُورَ آتِي مِنْ جِبْنٍ نَاكِحٍ

نبیوں اور پیغمبروں کا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ہی تکلیف دی ہے جس کی طاقت ہر انسانی اور گناہ کا
 نقص کرنا کیونکہ حکم بہت ہے **عَنْ** ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ لَمَّا بَيْنَ لَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَمَّا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدِّلُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ ثُمَّ أَوْحَىٰ وَلَا يُحَاسِبُكُمْ
 بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ خَبِيرٌ قَالُوا فَالْتَمَعْنَا ذَلِكَ
 عَلَى أَصْحَابِكَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْ
 بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَى الْوَكْبِ فَقَالُوا أَيْ رَسُولُ اللَّهِ كَلِمَاتُ الْأَحْمَالِ مَا لَطِيفُ الصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّلَاةِ
 وَالطَّلَعِ قَمَرٌ وَكَذَلِكَ أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْأَبْرَارُ وَلَا تُطِيعُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنْزَلْتُ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْبَيْتِ لَا تَقُولُوا كَمَا سَمِعْتُمْ مِنْكُمْ سَمِعْتُمْ وَأَعْيَبْتُمْ بَابُ قَوْلُوا
 سَمِعْتُمْ وَأَطَعْتُمْ عَنْكَ ذَلِكَ رَبُّكَ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا عَنْكَ رَبُّكَ وَإِلَيْكَ
 الْمَصِيرُ كَلِمَاتُ الْقُرْآنِ هَذَا الْقَوْلُ دَلَّتْ بِهَا السُّنَنُ أَنَّ اللَّهَ فِي تَرْجُمَاتِهَا بَيْنَ الرَّسُولِ وَالْمَلَائِكَةِ
 الْبَرِيَّةِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمَلَائِكَةِ كُلِّ أَمْرٍ بِاللَّهِ وَمَلَكُوتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا تَقْرُبُ بَيْنَ
 أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا عَنْكَ رَبُّكَ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ
 تَسَبَّحَ اللَّهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَسَبَّحًا لَا دُشْعَبًا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
 رَبُّنَا لَا تُؤَاخِذُنَا إِنْ دَشِينَا أَنْزَلْنَا فَالْغَمَّ رَبُّنَا وَلَا تُنْجِلْ عَلَيْنَا أَهْرَافَ مَا جَعَلْتَهُ
 عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ نَعَمْ رَبُّنَا وَلَا تُنْجِلْنَا مَا لَا هَافَةَ لَنَا يَمِ قَالَ نَعَمْ وَأَعْمَعْنَا
 وَأَعْفَيْنَا وَأَرْحَمْنَا أَنْتَ مُؤَلَّانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ رَمَى
 أَبُو بَريرة سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اترتی تھی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاٰجِعُوْنَ
 اَلْاَرْضُ خِیْرٌ مِّنْ سَمٰوٰتِہِمْ کَا سَمٰوٰتِہِمْ اَوَّلٰی اَرْضٌ مِّنْ اَرْضِہِمْ اَوَّلٰی اَرْضٌ مِّنْ اَرْضِہِمْ اَوَّلٰی اَرْضٌ مِّنْ اَرْضِہِمْ
 کُوْیَہِمْ اَوَّلٰی اَرْضٌ مِّنْ اَرْضِہِمْ اَوَّلٰی اَرْضٌ مِّنْ اَرْضِہِمْ اَوَّلٰی اَرْضٌ مِّنْ اَرْضِہِمْ اَوَّلٰی اَرْضٌ مِّنْ اَرْضِہِمْ
 تُوْکُوْا اَنْ تَقُوْلُوْا کَمَا قَالَ اَهْلُ الْبَیْتِ لَا تَقُوْلُوْا کَمَا سَمِعْتُمْ مِنْكُمْ سَمِعْتُمْ وَاَعْيَبْتُمْ بَابُ قَوْلُوا
 سَمِعْتُمْ وَاَطَعْتُمْ عَنْكَ ذَلِكَ رَبُّكَ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ قَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا عَنْكَ رَبُّكَ وَإِلَيْكَ
 الْمَصِيرُ كَلِمَاتُ الْقُرْآنِ هَذَا الْقَوْلُ دَلَّتْ بِهَا السُّنَنُ أَنَّ اللَّهَ فِي تَرْجُمَاتِهَا بَيْنَ الرَّسُولِ وَالْمَلَائِكَةِ
 الْبَرِيَّةِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمَلَائِكَةِ كُلِّ أَمْرٍ بِاللَّهِ وَمَلَكُوتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا تَقْرُبُ بَيْنَ
 أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا عَنْكَ رَبُّكَ وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ
 تَسَبَّحَ اللَّهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَسَبَّحًا لَا دُشْعَبًا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ
 رَبُّنَا لَا تُؤَاخِذُنَا إِنْ دَشِينَا أَنْزَلْنَا فَالْغَمَّ رَبُّنَا وَلَا تُنْجِلْ عَلَيْنَا أَهْرَافَ مَا جَعَلْتَهُ
 عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ نَعَمْ رَبُّنَا وَلَا تُنْجِلْنَا مَا لَا هَافَةَ لَنَا يَمِ قَالَ نَعَمْ وَأَعْمَعْنَا
 وَأَعْفَيْنَا وَأَرْحَمْنَا أَنْتَ مُؤَلَّانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ رَمَى

مَرْجُوْعَل

گھنٹنوں پر اور گھنٹہ گئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں نے اس کی کڑی سختی کی ہے اور یہ جو صدقہ
اب آپ پر یہ آیت اتری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سختی نہیں کی (یعنی اپنے دل پر ہمارا زور نہیں چلیا
کہ بے شیطانی دوسو سال تک نہ آئے پادین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو ایسا کہ عیسوی
پہلو دونوں کتاب والوں (یہود اور نصاریٰ) نے کہا کہ حبیہ کا حکم سننا اس عہد اور نافرمانی کی (یعنی ہم نے
تیرا حکم سننا پر ہم اور پھر سل نہیں کریں گے) بلکہ یوں کہو سننا ہم نے اور مان لیا سختی ہو کہو اسے ہمارے مالک
تیری ہی طرف ہمارا ہے یہ سنکر صحابہ نے کہا سننا ہم نے اور مان لیا بخند بے ہوش مالک ہمارا تیری ہی
طرف ہمارا ہے جب لوگوں نے یہ کہا اور اپنی زبان سے نکالا اس کے بعد ہی یہ آیت اتری اس کے بعد
وَمَا أَتَىٰكَ الْكَلْبُ مِنْ نَّبِيٍّ إِلَّا كَانَ مِنْكُمْ أَوْ كَانَ مِنْكُمْ أَوْ كَانَ مِنْكُمْ أَوْ كَانَ مِنْكُمْ أَوْ كَانَ مِنْكُمْ
ایمان لائے نہ تو یہ بھی سب ایمان لائے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے
رسولوں پر ہم ایسا نہیں کرتے کہ ایک رسول کو مانیں اور ایک کو نہ مانیں (عیسیٰ و یہود اور نصاریٰ نے کیا)
اور کہا انہوں نے ہم نے ماننا اور مان لیا بخند بے ہوش مالک ہمارے مالک تیرا ہی پادین ہے کہ جانتے ہیں
انہوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل و کرم سے) اس آیت کو دینی (اور ان کے دلوں کی طرف سے)
منوخ کر دیا اور یہ آیت اتاری اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا اگر اس کی طاقت کو مافوق کرسی کو اسی کے
نیکیاں کام آئیں اور اس پر اس کی برائیوں کا بوجھ ہوگا اسے مالک ہمارا کہ اگر ہم رسول بنا دیں
مالک نے فرمایا اچھا) اسے مالک ہمارے مت لاؤ ہم پر ایسا بوجھ جیسے لاؤ تھا تو سنو اچھا ہوں پر لاؤ یہ ہم پر اور
نہو سکا انہوں نے نافرمانی کی (مالک نے فرمایا اچھا) مالک ہمارا مت لاؤ ہم پر ایسا بوجھ جیسے لاؤ تھا تو سنو اچھا ہوں پر لاؤ یہ ہم پر اور
انہیں مالک نے فرمایا اچھا۔ اور عاف کر دے ہماری خطائیں اور بخند ہو کہو اور ہم کر سہ تو ہمارا مالک ہمارا
ہماری اور لوگوں پر جو کافر ہیں۔ پروردگار نے فرمایا اچھا **ف** ایسی خداوند کریم نے اپنے فضل سے
اپنے عزیز بندہ کی سب دعائیں قبول کیں اور سخت احکام جو ان سے نہ ہو سکتے اسلام میں انہا دیے اور
دین کو اسان کر دیا اور وہ حکم ہی اٹھا دیا جو پہلے دیا تھا کہ دل کے خیال پر ہوا خدہ ہوگا اب اگر کسی کے دل
میں گناہ کا خیال آئے تو بہت تک اس گناہ کو کہے نہیں وہ کہنا نہ دیا گیا امام ماضی نے کہا وہ ان کے بعد
نافی کفر الایہ کے منوخ ہونے میں یہ اعتراض ہے کہ نسخ و مان ہوتا ہے جب کہ حکم اور پہلے حکم میں جمع
نہ ہو سکا اور ایمان جم ممکن ہے اس طرح کہ پہلی آیت عام ہو ہر ایک کے کو دوسو سال اور خیالوں کو جو اختیار میں

میں ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک قسم کا برا خیال اور ارادہ جو دل میں پیدا ہو وہ معاف ہو کیونکہ
 کافروں حدیث میں عام ہے ہر ایک خیال ارادے کو برا نہیں ہے کہ وہ خیال اور ارادہ دل میں جھگیا ہو یا نہ جھگیا ہو اور یہی
 دین کے نام پر بہت مدت تک ہر طرح سے معاف کیا گیا ہے اس حدیث کے لیے اور یہی شرف خاص کیا گیا ہے اس حدیث
 سے بظراف اور اعلیٰ امتوں کے کہ ان کو دل کے خیال پر بھی مواخذہ ہوتا تو جس قسم کا خیال ہو اور وہ دلی ہو
 میں ہے وہ معاف ہو اور جن خیال کی وجہ سے نہ انسان مرتد ہو گا نہ گنہگار ہو گا نہ کوئی عبادت اوس کی وجہ سے
 باطل ہوگی نہ کوئی حلال یا حرام اوس کے پڑے گا نہ اوس کی نعم کا کوئی امداد نافذ ہوگا اور ولایت کرتی ہیں
 اس پر حدیث میں جو اسباب میں آئین ہیں اور ان کے الفاظ بہت ہیں اب جو بعض علماء سے منقول ہے کہ خیال
 دو طرح کے ہیں ایک تو وہ جو دل میں آیا اور چلا گیا اوس پر مواخذہ نہیں اور یہی خیال حدیث سے مقصود ہے اور
 ایک وہ خیال جو دل میں جھگیا اور مضبوط ہو گیا اور عقیدہ کے طور پر ہو گیا اوس پر مواخذہ ہوگا اور وہی ہے جو
 نہیں اس حدیث سے تو اس فرق کی کوئی دلیل نہیں نہ ایسی تاویل کی ضرورت ہے کیونکہ حدیث عام ہے شامل
 سے دونوں قسم کے خیالوں کو اور اگرچہ خیال دل میں جم جاوے پر آخر وہ خیال ہے رہیگا خارج دین اس
 کا وجود اس حال کی طرح نہ ہوگا پھر اوس کا مواخذہ کس وجہ سے ہوگا تو اس تاویل اور تکلف کی کوئی وجہ نہیں اور
 حکام نبوی کے خاص کرنے کی کوئی علت نہیں اور کوئی ضرورت نہیں کہ اس پر وہ بات جو زمین جو اس نے
 نہیں فرمائی اور بندوں پر نگاہ لازم کرین اور ان پر مواخذہ کہ نہیں اور اس میں جو بشریت کو دوسرا
 ہے اور بعض فرق کرنے والوں نے یہ کہا کہ جو خیال دل میں جم جاوے اوس پر تو عمل کیا گیا اب وہ عمل نہ کیے
 گئے ہیں کیونکہ داخل ہوگا جو مقصود ہے اس حدیث سے اور یہ قول عقل سے بہت بعید ہے کیونکہ عمل اور حکم تو
 خیال نفسی سے مقابل ہیں اور یہ دونوں ہم ہیں عفو کی اور کوئی عرب کا نہ ہو والا یہ مطلب اس حدیث سے نہ
 سمجھے گا جو ان لوگوں نے سمجھا اور اس سے معلوم ہو گیا کہ جن لوگوں نے یہ فرق کیا ہے ان کا قول باطل ہے
 اور ان کے پاس کوئی دلیل نہیں بلکہ جرح ہے جس کی کوئی ضرورت نہیں اور جب پیچ رسول نے ہم سے
 بیان کیا کہ اس پر عمل جلالہ کسی خیال پر مواخذہ کرے گا جب تک اس پر عمل نہ کرے تو قصد اور عزم اور بقا
 اور نیت اگر فرض کیا جاوے کہ خیال سے زیادہ آہن جب یہی اوپر مواخذہ نہ ہوگا کیونکہ یہ چیزیں عمل نہیں ہیں
 اور مواخذہ عمل ہے ہر نامہو اس میں کوئی اہل لسان یا اہل شرع میں کو خلاف نہ کرے اور ان حدیثوں سے
 یہ بات ثابت ہے کہ مواخذہ ہمیں ہوتا مگر عمل سے اور یہی دلیل وہ ہے جو ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ اگر

اقتدار کے ایک نئی کانچہ اوس کو نکرے تو اس کے لیے ایک نئی لکھیگا اور ابوسریرہ کی رویت ہو کہ اگر برائی
 کو نچنے کے لیے ایک نئی لکھو کیونکہ اس کے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر برائی کا اقتدار ہے اندوسریرہ کے تو
 ایک نئی کا ثواب ہوگا اور یکھ امر مسلم ہو کہ جس نے اقتدار کی برائی کا یا غم کیا یا نیت کی یا اسوہ کیا تو اس کے
 برائی پر عمل نہیں کیا پھر اس کو ایک نئی کا ثواب دیگا چہ جاسکے کہ برائی کا مواخذہ ہو اس صورت میں جن کو
 نے ارادہ اور غم اور نیت وغیرہ میں فرق کیا ہے اس کے کوئی فائدہ نہیں اور نیت ہی اہل کلام نے یہ کہا ہے کہ
 غم پر مواخذہ اور عتاب ہوگا مثلاً کوئی غم کرے کسی بغیر کی تو میں کا یا کسی کتاب آسمانی کی تخریر کا تو
 وہ غم کرے ہی کا فر ہو جاوے گا اگرچہ کوئی فعل مجھ سے اور کوئی بات زبان سے نہ نکالے اور یہ گمان آکا
 غلط ہے سب کوئی دلیل عقل یا نقل نہیں کیونکہ وہ غایت چلوغذ سے کے لیے فرار دی گئی ہے علیٰ محکم
 ہے اور ایسا غم کرنے والے نے نہ عمل کیا نہ حکم تو یہ کہنا کہ اس سے مواخذہ ہوگا بلا دلیل ہے بلکہ مخالفت
 ہے دلیل صریح اور واضح کے اور اول لوگوں نے کہا ایسا کہا تو انکو ایک شبہ ہوا وہ یہ کہ اس شخص نے غم
 کیا اس امر کا جو جائز نہیں اور یہ سب سے مواخذہ کیا حالانکہ یہی نئی غلطی ہے اس لیے کہ اس نے بیشک غم کیا
 اس کا جو جائز نہیں لیکن جو جائز نہیں وہ وہ کام ہے جبکہ اس نے غم کیا تھا نہ خود یہ غم و ایک شیطان
 دوسرے ہو اس لیے کہ وہ شریعت اور دوسرے معاف ہو جب تک اس پر عمل یا حکم نہ ہو اور صرف غم نہ عمل نہ
 حکم باتفاق اہل امت اور اہل شرع اور یہی معنی ہے میں سلف صالحین اس حدیث کو اور رحم کرے اللہ
 شافعی پر کیونکہ انہوں نے اپنی کتاب میں حکم نامہ ہے کہا ہے کہ جب خیال کو زبان بیان نہ کرے وہ دل
 کا دوسرے جو معاف کیا گیا ہے آدمیوں کو اور جس نے ناول کی ہے اس میں وہ صواب پر نہیں جیسو
 احادیث میں ناول کرنے والا صواب پر نہیں تو اس سب تقریر یہ بات معلوم ہوئی کہ اس امت کو ورجح
 معاف ہو جو اگلی امتوں پر تھا یعنی دل کے غم پر ان سے مواخذہ ہوتا تھا اور دل کے خیالوں پر خواہ
 وہ جم گئی ہوں یا جمعی ہوں اور مدت تک رہیں یا تھوڑی دیر میں یہ سب قسم کے خیالات سمجھو معاف
 کیے گئے اور انکو یہ دونوں وجہ سے عذاب ہوگا اور اس مسئلہ میں ہماری تقریر طویل ہو گئی اور یہی
 بحث اوسکی کتاب دلیل الطالب علیٰ راجح المطالب میں ہے اور دیکھو کسی دوسرے کی کتابوں میں چھکونہ
 لے گی انتہے نووی نے کہا امام ہاندری نے کہا قاضی ابوبکر بن الطیب کا مذہب یہ ہے کہ جب شخص کسی گناہ
 کا ارادہ دل سے کرے اور اپنے نفس کو اس پر مضبوط اور مستعد کرے تو گناہ کا ہوگا اور یہ حدیث اور اس

قسم کی دوسری حدیثیں محمول ہیں اور بھی خیالوں پر جدول میں گذرین اور چلے جاوین اور بھی نہیں اسکیو
 تم کہتے ہیں اور تم اور عزم میں فرق ہے اور حدیث میں تم کا لفظ وارو ہے یہ مذہب ہے قاضی ابو بکر کا اور
 مخالفت میں اس کے اکثر فقہاء اور محدثین اور انکی دلیل ظاہر حدیث ہے قاضی عیاض نے کہا اکثر سلف اس
 اہل علم فقہاء اور محدثین قاضی ابو بکر کے مذہب کی طرف گئی ہیں کیونکہ دوسری حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے
 کہ اعمال میں پورا اخذ ہوگا لیکن انہوں نے کہا ہے کہ یہ مواخذہ اس الی پر نہ ہوگا جسکا قصد کیا تھا کیونکہ
 وہ برائی تو اس کی ہی نہیں بلکہ خود اس عزم پر ہوگا اس لیے کہ انہوں نے خود ایک برائی سے بچ کر وہ اس کی
 کو کرتا تو وہ سرگناہ اور بکھرا جاتا اب اگر برائی کو پہنچو دیا تو ایک نیکی کہی جائیگی جیسے حدیث میں وارد
 ہے کیونکہ اس نے چوڑا باب اللہ کے ڈر سے اور مجاہدہ کیا نفس امارہ سے اور نیکی سے لیکن وہ تم جو معاف
 ہے اور عزم میں برائی نہیں کہی جاتی ہے وہ وہ وسوسہ ہے جو بے اختیار دل میں گذرتا ہے نہ اسکا عزم ہوتا
 ہے نہ نفس میں وہ جتنا ہے اور بعض شک میں نے اس میں اختلاف لکھا ہے کہ اگر اس نے برائی کو چوڑا دیا تو کوئی
 سے شرم کر کے خدا کے خوف سے تو اس کو نیکی کا ثواب نہیں ملے گا کیونکہ اس نے برائی کو چوڑا کیا ہے نہ خوف خدا
 ہے اور صفت ہے اسکی کوئی دلیل نہیں تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا امام نووی نے کہا کہ قاضی عیاض کا
 کلام بہت اچھا ہے کیونکہ شرع کے اور لغو و لالت کرتے ہیں اسپر کہ جو عزم دل میں جم جاوے اور سپر
 مواخذہ ہوگا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ جانتے ہیں برائی پسینا مسلمانوں میں انکو دکھ کی مار ہے اور فرماتا
 ہے جو تم گمان کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتا ہے اور اس باب میں بہت سی آیات ہیں اور لغو و شرعیہ
 اور اجماع علماء سے یہ امر مسلم ہے کہ حد کرنا اور مسلمانوں کو حقیر جاننا اور انکی برائی کا خزانہ ہونا حرام ہے
 حالانکہ یہ سب قلوب کو اعمال میں مترجم کہتا ہے مولانا ابیطیب کی تحقیق بہت عمدہ ہے اور موافق ہے
 ظاہر حدیث کو اور ایک جماعت سلف کی اسی طرف گئی ہے اور امام نووی اور اکثر متاخرین نے اسکا
 خلاف کیا ہے بدلیل دوسری آیات اور احادیث کو اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی غلطی اور باطل خیال سے
 دعا کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل توفیق دیوے اس مسئلہ میں صحاب بیان کرے کہ میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ خیال
 و عزم کے ہیں ایک تو خیال اور برائی کا جسکا کہنا زبان سے کرنا ناہقہ باذن سے شرع میں منع ہے جس
 ضیعت یہ چوری۔ ماننا۔ یا شراب حذران گناہوں کا اگر کوئی قصد کرے پھر خواہ وہ قصد دل میں جم جاوے
 یا نہ جمے یہ عزم اور اس سے مواخذہ ہوگا جب تک وہ گناہ بکریے اور جو بکریے گا اللہ کے ڈر سے اس سے باز ہوگا

تو اس کے لیے ایک نیکی بھی جاوے گی اور یہی منظور ہے البتہ یہ کہ حدیث کا جو آئی ہے اور ایک وہ
خیال جو خود شرع میں ایک گناہ عام کیا گیا ہے جیسے شرک کا اعتقاد حسد بغض مسلمان کی بدخواہی کبر
مخوت بخرص طمع اس قسم کے خیال جب دل میں جم جاوین اور عقیدہ کی طرح ہو جاوین تو وہ گناہ ہمین
اون پر مواخذہ ہوگا البتہ اگر دل میں گزیرن اور گذر کر چلے جاوین تو خداوند کریم سے امید ہے کہ وہ مواخذہ
نہ کرے گا اور اگر یہ خیال گناہ نہ ہوتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اون کو پناہ نہ مانگتے اور نفس کے پاک
کرنے کی دعا فرماتے اور ایک بڑی خرابی یہ ہے کہ اگر اس قسم کے خیال گناہ نہ ہوں اور ان پر مواخذہ نہ
ہو تو شرک کا اعتقاد کہنہ والا یا صفات اللہ کا انکار کرنے والا یا منافق جس نے زبان سے کوئی بات نہیں
نکالی مواخذہ وار نہ ہوگا اگرچہ اس کا خاتمہ ہی شرک اور کفر اور لفاق پر ہو حالانکہ اس کا کوئی مسلمان قائل
نہیں ہوا اور سہمیں یہ ہے کہ ایک تو سو سو سو ہو جو دل میں گزرے اور چلا جاوے یا سیاہ ہو جیسے بہتے
پانی پر بچا ہوا پانی اور بگئی اس سے پانی کی صفعت نہیں بدلی اور وہ پاک کا پاک اور صاف کا صاف
ہے اور ایک اعتقاد ہے کہ ایک خیال دل میں آوے اور مضبوط ہو جاوے اور ہم جاوے خواہ انسان اس
کو منہ سے نکالے یا نہ نکالے پہر یہ خیال نفس کی صفعت ہو جاتا ہے اور اعمال قلبیہ میں گنا جاتا ہے اور اسلی
مثال ایسی ہے جیسے پانی میں نجاست گرے اور اس کو نہ پاک بدلو دار کر دے اور یہ خیال حقیقت خارج
کے اور اعمال کی طرح خارج میں موجود ہے کیونکہ وہ صفعت ہر نفس کی اور نفس خارج میں موجود ہے اور آخر
قلب ہی زبان کی طرح ایک عضو ہے بھر زبان سے نکلی ہوئی بات تو خارج میں موجود ہو اور قلب کی صفعت
موجود نہ ہو یہ کیسے ہو سکتا ہے پس صریح میں جو کلمہ تکلف لفظ دار ہے اس سے یہ خیال نکل گیا کیونکہ
عمل قلب ہے اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ اس صورت میں جو پری باز نہا کا بھی خیال اگر جم جاوے تو وہ بھی
نفس کی صفعت ہو جاوے گا پہر چاہیے کہ اس پر ہی مواخذہ ہو حالانکہ اس پر ہم کہہ چکے کہ ان گناہوں کے
خیال پر مواخذہ نہیں تو ہم یہ جواب دیں گے کہ بیشک اگر یہ خیال نفس میں جم جاوے تو نفس کی ایک صفعت
ہوگا بشرطے زنا اور جو پری کا مفہوم یہ خیال نہیں کہہا بلکہ جو ارجح سے جو افعال کیے جاتے ہیں انھو
زنا اور جو پری کہہا بضاعت ہے اعتقادی اور سیدنی اور غور اور لفاق اور حسد اور بغض کے کہ ان کا مفہوم نفس
کی صفعت کو قائم کیا اور جب زنا اور جو پری کا مفہوم عمل طبع ہوا اس صورت میں اس عمل کا انتساب نفس
کی صفت ہوگا کیونکہ ایک عمل دعا مانگنا ساتھ قائم نہیں ہو سکتا نہ ایک عرض دو موضوع (محل) میں ہو

جاسکتی ہے پس ان گناہوں میں تاکہ تم میں سے کوئی ایک عمل مراد ہوگا یعنی عمل جارحہ اور جلیب وہ گناہ جارحہ
 سے نہ کرے گا اور ان کے خیال پر خواہ وہ کسی طرح کا ہو مواخذہ طہوگا اب اگر فرض کیا جاوے کہ ایک شخص سلام
 لانے کے بعد گونگا ہو گیا اور اس نے اپنا دل اسلام کے عقد و ن کی پیہر کہ کفر کے عقیدہ و ن پر جمادیا لیکن
 کوئی عمل کفر کا نہ کیا اور زبان تو کام ہی کی نہی کہ اس سے کفر کا کلمہ نکلاں تو کیا اس سے مواخذہ نہ ہوگا اور
 اس کو کفر کے عقیدہ پر غدا ب نہ ہوگا حالانکہ ظاہر حدیث ہے جو جیسے نکلتے ہیں اس کے موجب چاہو مواخذہ
 ہو مگر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خود حدیث ہی اس بات پر ناظر ہے کہ اس سے مواخذہ ہوگا کیونکہ
 اس کا کام نہ کرنا حرف خدا کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ زبان اس کی گونگی ہو گئی اور جو وہ بولتا ہوتا کفر
 کی بات زبان سے نکالنا اللہ تعالیٰ بجاوے حکم ایک قسم کے باطل و سوسون اور خیالوں سے اور پاک کر دے
 ہمارے نفس کو بے عقدا اور بری صفات سے **عَنْ** يَارَبِّ الْعَالَمِينَ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ ذَا لَمْ يَتَّخِذْ عَمَلًا ثَبَتَ بِهِ أَنْفُسُهُمَا مَا لَمْ
 يَفْعَلْ بِهِ **وَمَنْ تَرَكَ كَلِمَةً بِهٖ تَرْجُمَهُ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ
 نے ہر شخص پر میری امت کو دل کی باتوں کو جب تک اون پر عمل نہ کرے زبان میں نہ نکالے **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ
 لَا يَسْتَأْذِنُ لَكَ تَرْجُمَهُ قَدْرَهُ وَدُوسَرَى رُوِيَ هِيَ اِیْسَى هِيَ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا يَتَّبِعُهَا عَلَيْهِ قَالَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَبَهَ لَهَا سَيِّئَةً وَانْتَبَهَ لَهَا سَيِّئَةً فَلَمْ يَفْعَلْهَا فَادَّبَتْهُ بِهَا حَسَنَةً اِنْ عَلِمَهَا
 فَانْتَبَهَ لَهَا سَيِّئَةً **وَمَنْ تَرَكَ كَلِمَةً بِهٖ تَرْجُمَهُ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے
 فرمایا جب میرا بندہ برائی کا قصد کرے (دل میں) تو مت کہہ کہ جو میرا کردہ برائی کرے تو ایک برائی کچھ لو
 اور جو نیکی کا قصد کرے لیکن کہ نہیں تو ایک نیکی اس کے لیے کہہ لو اور اگر کرے تو دس نیکیاں کہو۔
عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا هَمَّ
 عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَفْعَلْهَا فَادَّبَتْهُ بِهَا حَسَنَةً اِنْ عَلِمَهَا فَادَّبَتْهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ
 سَبَّحَانَ رَبِّهِمْ اِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَفْعَلْهَا فَادَّبَتْهُ بِهَا حَسَنَةً اِنْ عَلِمَهَا فَادَّبَتْهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ
وَمَنْ تَرَكَ كَلِمَةً بِهٖ تَرْجُمَهُ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے فرمایا جب میرا
 بندہ قصد کرے نیکی کرے لیکن کہ نہیں تو ایک نیکی اس کے لیے کہہ لو اور اگر کرے تو دس نیکیاں کہو۔

نما

باری تعالیٰ
 عزوجل

وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَكَفَّرَ بِعَمَلِهَا أَلَمْ يَكُنْ بِإِنْ عَمِلَهَا كَبَبَتْ مَرْجُمَةً أَوْ بَرِيَّةً سَوْدِيَّةً
 ہے رسول امیر علی وسلم نے فرمایا جو شخص قصد کرے نیکی کا اور نہ کرے اسکو تو اس کے لیے ایک نیکی
 بھی جانی ہے اور جو شخص قصد کرے نیکی کا اور کرے اسکو تو اس کے لیے وہ سات سو نیکیوں تک کہی
 جانی ہیں اور جو شخص قصد کرے برائی کا پھر نہ کرے اسکو تو وہ نہیں کہی جانی اور جو کرے تو کہی جانی ہے
عَنْ اَبِي عَتَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ رَوَى عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ وَجَلٍ قَالَ رَأَى
 اللَّهُ تَعَالَى كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالْأَسْوَآتِ ثُمَّ بَيَّنَّ ذَلِكَ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا
 اللَّهُ لَهُ عِنْدَ حَسَنَةٍ كَامِلَةً فَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ
 إِلَى سَبْعِينَ أَلْفَ مِثْقَلٍ وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 عِنْدَهُ كُفْرَةً كَامِلَةً وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ
مَرْجُمَةً عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول امیر علی وسلم نے روایت کی ہے اپنے پروردگار
 سے فرمایا جو شخص قصد کرے نیکی کا اور نہ کرے اسکو تو اس کے لیے ایک نیکی
 نہیں اور جو کرے اسکو تو اس کے لیے پوری ایک نیکی کہیگا اگر قصد کرے نیکی کا اور کرے اسکو تو اس کے لیے سات سو نیکی
 تک اور زیادہ بھی جاوے گی اور اگر قصد کرے برائی کا پھر اسکو نہ کرے تو اس کے لیے ایک پوری نیکی کہی
 گا اور جو کرے تو اس کے لیے ایک ہی برائی نہ کہیگا **ف** اس حدیث میں بات معلوم ہوتی ہے کہ نیکی
 کے دو چند ہو چکی کوئی انتہا نہیں سات سو تک اور اس سے زیادہ بھی دو چند ہوتی ہے اور یہی مذہب صحیح
 اور معتد ہے اور ماوردی نے بعض علما سے نقل کیا ہے کہ یہ دو چہرہ نہ ہونا سات سو سے زیادہ نہیں بتا
 اس حدیث میں اس قول کی غلطی ثابت ہوئی (نوی) **عَنْ** الْجَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ تَمَّارٍ فِي هَذَا
 الْإِسْنَادِ مَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَكَأَنَّهَا هَذَا اللَّهُ لَا يَكْبَلُكَ عَلَى اللَّهِ أَكْثَرُ
 ترجمہ دومبری روایت میں یہی ہے جسے اور پگندری امتا زیادہ ہے کہ اگر اس میں ای کو کرے تو ایک
 برائی بھی جاوے گی اور اسکو بھی اللہ تعالیٰ سیٹ دیگا اور کوئی تباہ نہ ہوگا خدا کے پاس مگر جس کے قسمت
 میں تباہی ہے **بَابُ** بَيَانِ التَّوَسُّطِ فِي الْإِيمَانِ وَمَا يُؤْتِيهِ مَنْ وَجَدَ هَاوِسًا
 کا بیان اور جب دوسو سے آگے نہ گیا کہ **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ جَابِرٌ نَاثِرٌ مِنْ أَصْحَابِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ أَنَّكَ تَجِدُ فِي النَّاسِ مَا تَعْلَمُ

فَلَنْ

سات سو

لَحَدَّثَنَا ابْنُ شَيْبَةَ قَالَ رَوَى عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ذَلِكَ صَرِيحُهُ أَكَلِيمَانَ تَرْجِمَهُ
 ابوہریرہ سے روایت ہے کہ لوگ صحابہ میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے پوچھا کہ ہمارے
 دونوں میں وہ وہ خیال کہہ سکتے ہیں جبکہ بیان کرنا ہم میں سے ایک کو بڑا گناہ معلوم ہوتا ہے (یعنی اُس خیال
 کو کہ ہم نہیں سکتے کیونکہ معاذ اللہ وہ خیال کفر یا فسق کا خیال ہے جس کا منہ سے نکالنا مشکل معلوم ہوتا ہے) آپ
 نے فرمایا مگر ایسے دوست ہوتے ہیں لوگوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا یہ تو عین ایمان ہے **ف** یعنی
 تم اُس وسوسہ کو برا جانتے ہو اور ایسا برا کہ زبان سے اُس کا نکالنا پسند نہیں کرتے تو معلوم ہوا کہ تمہارا ایمان
 کامل ہے اور شیطان کا زور پتھر نہیں چلتا ورنہ اُس وسوسے کو دل میں جمادیتا اور رفتہ رفتہ زبان سے بھی سکو
 نکالنے لگتے اور شیطان وسوسہ اُسی کے دل میں ڈالتا ہے جبکہ گمراہ کرنے سے ناہید ہو جاتا ہے اور کافر
 کے ولیمین وسوسہ ڈالنے کی کیا ضرورت ہے وہ تو اُس کے قابو میں ہے جس طرح جانتا ہے اُس سے کہہ سکتا ہے
 تو مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وسوسہ کا سبب ایمان ہے یا وسوسہ نشانی ہے فاعل ایمان کی اور اسی قول کو
 اختیار کیا ہے قاضی عیاض نے (لازمی) **عَنْ** ابْنِ شَيْبَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 لَحَدَّثَنَا ابْنُ تَرْجَمَهُ ابوہریرہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ ثَلَاثُ خُفَرٍ الْإِيمَانُ تَرْجِمَهُ مَبَاهِدُ بْنُ سَعْدٍ
 روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا وسوسہ کو اپنے فرمایا یہ تو زبانِ ایمان ہے **عَنْ** ابْنِ
 هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا كِبْرَالَ النَّاسُ يَحْتَكِلُونَ حَقِّي يُقَالُ
 هَذَا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ خَلَقَ اللَّهُ فِيهِمْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَكَلِمَةً أَمِنْتُ بِاللَّهِ تَرْجِمَهُ
 ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ نہ لوگ پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ ہر گز
 کوئی اللہ سے تو سب کو مہیا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا پھر جو کوئی اس قسم کا فسفہ دل میں پادے تو کوئی ایمان نہ
 میں اللہ پر **ف** اور دوسری روایت میں ہے چنانچہ مانگے اللہ سے کہ بار بار سے مطلب یہ ہے کہ اگر
 وسوسا اس امر شبہ کو دل سے نکال دے اور اُس کا خیال چھوڑ دے اللہ سے دعا کرے اُس کے وہ ہونے کے
 لیے آمناں باری نے کہا خاصہ حدیث سے یہ بات نکلتی ہے کہ ایسے وسوسوں کو دور کر دیوے اور نہ کی طرف
 خیال چھوڑ کر اور اللہ سے چاہ مانگ کر اور یہ ضرور نہیں کہ اُس وسوسہ کو بغور افسوس کر دے لیکن اس سے باطل کی
 اصل یہ ہے کہ خیالات دو قسم کے ہیں ایک تو وہ جو دل میں جے نہیں ہوں ہی یکایک آگئے اور ان کا علاج

تو یہی ہے جو حدیث میں مذکور ہے اور کسی ہی خیال کو دوسرے کہتے ہیں اور ایک مہجول میں چھ جا رہی ہے
تو دفع نہیں ہوتے بغیر غور اور فکر اور استدلال کے (نویس) مگر حتم کہتا ہے کہ جو علاج حدیث
میں مذکور ہے وہی دوزن و تم کے دوسروں کا علاج ہے اور اگر نظر اور استدلال میں ٹپن تو اور زیادہ
دوسرے پیدا ہو جاتے ہیں جن کا دور کرنا اخیر میں محال ہے چنانچہ ہے اور اس کلام کی وہ شخص تصدیق کرے گا کہ جس
فلسفہ انہی اور حکمت اور کلام کا ذائقہ اچھی طرح چکھتا ہو اور اس کو دقائق اور دقائق میں ایک مدت تک
نظر اور فکر اور غور و خوض کیا ہو تو میں نے اپنی عمر کے ایک حصہ کو اس میں صرف کیا اور بعد اس کے معلوم ہوا
کہ بعد نظر اور استدلال کو سوت و وسقہ حیران اور پریشان زیادہ ہوتی جاتی ہے اور کوئی دلیل
کسی عوامی پر نفس یا معارضہ مخالف نہیں ہوتی الا باشارہ اللہ سید بطرے کے شکلیں کے اما سوت
جیسے امام غزالی امام آدمی ابن عربی امام فخر الدین رازی وغیرہم نے اپنی آخر عمر میں رجوع کیا طرف کتا
رسدت کی اور اعراض کیا ان دسواں اور خیالات عقل سے جنہیں شیطان نے چھپا دیا تھا یہ کچھ یاد ہوا
میں نے جس کو چاہا ہے بندوں میں ہو اور اللہ قادس ہے ہر شے پر اور اسی کی پناہ مانگتا ہوں کہ شیطان کے
مشر سے امام غزالی رازی نے کہا کہ انتہا عقل دوڑے گی یہ ہے کہ اخیر میں عقل ٹک جاتی ہے اور اس کو
حیرت ہو جاتی ہے اور بہت لوگوں نے جو اس میں کوشش کی وہ آخر گمراہ ہو گئے اب اسی سلفہ کو کچھ حدیث
میں مذکور ہوا کہ اللہ نے سب کو پیدا کیا پھر اللہ کو معذرا کہ کسی نے پیدا کیا یہ کتنا بڑا شہ شیطان کا ہے
جس کا حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ وہ سب پر یا ممکن اگر ممکن ہے تو اس کے وہ طریق ہی ایک خالق ضرور ہو اور جو
وہ سب پر تو اس کے وجہ کو ثابت کرنا چاہیے پھر سب اس کا وجہ ثابت ہوا تو اس کی توحید کو ثابت کرنا
چاہیے اب حکم اور شکلیں کچھ جو وقت میں خدا کے وجہ اور وحدت کو ثابت کرنے میں پیش آئیں ہیں
حکمت اور کلام کی کتابوں کو دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وجہ انکو دیکھو اور ان میں وجہ خود کر
تو یہی نتیجہ سب سے پہلے کہ کوئی بات دل میں نہیں جیتی اور بار بار فکریں سے نہایت اور شکوک گہرے
ہیں آخر یہ ختمہ ظاہر ہے کہ یہی معلوم ہوا ہے کہ خداوند کریم کے وجہ اور وجود اور وحدت کو ان نظریات
سے ثابت کریں جو خدا نے اپنی عنایت سے ہر آدمی کے دلیں رکھیں ہیں اور یہ بنیاد دلائل کو جو تکلیف
اور حکما سے قائم کریں ہیں ایک نظم پور دین حکما اور تکلیف کے دلائل ایسے ہیں جس پر منہوشی پھول
کونلا میں جو شہادت پاتا ہے پھول کی نہیں بعوض اوس نفیر اور یہ انتہا خوشی کے جو پھول سے نکلتے

حالات

۱۰

کو حاصل ہوتی ہے اس ضمنی پہلو سے ایک طرح کی تشویش اور حیرت پیدا ہوتی ہے بہت فطری دلائل
 خدا کے بچانے کے ہیں جنہیں ذرا سی غور کرنے کے بعد خدا کا یقین ہو جاتا ہے اور اس کے تمام صفات
 کا ثبوت بھی اچھی طرح سے حاصل ہوتا ہے اور ان دلائل محدود و مشہد عقیدہ کی احتیاج نہیں رہتی جنکو
 فلاسفہ اور حکمین نے قائم کیا ہے اور ہم نے ان دلائل میں کو کچھ دلیلون کا بیان اور پر کیا ہے اور جو خدا
 چاہے تو ہم اس باب میں ایک جداگانہ مفصل سا لکھیں گے بڑی عمدہ دلیل خدا کے بچانے کی یہی
 کہ کسی کا رخسار یا باغ یا مکان کا عمدہ کیا خراب انتظام ہی بدون ایک منتظم کے نہیں ہوتا پھر اتنی
 بڑی دنیا کا انتظام حسین ہزاروں عالم مثل ہماری زمین کے ہیں اور ان سب کی حرکات اور سکانات
 اور پیداوار اور دلیل و نہار کا بدون ایک حاکم نہ بدست منتظم کے جو کسی کا محتاج نہ ہو کیونکہ ہوسکتا ہے اور جو
 شخص یہ سمجھتا ہے کہ یہ انتظام خود بخود ہو رہا ہے وہ اپنے عقل اور بصیرت سے کام نہیں لیتا ورنہ کچھ عقل مند لوگ
مَا لَكُمْ أَنْ تَرْجِعُوا بِصَلَاتِكُمْ أَنْ تَرْجِعُوا إِلَى اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْكُمْ أَمْ لَكُمْ عَيْنٌ لَمْ يَبْصُرْ أَمْ لَكُمْ أَلَانٌ لَمْ يَلْمَسْ أَمْ لَكُمْ يَدَانِ لَمْ يَمْسَسَا أَمْ لَكُمْ سُرَّتَانِ لَمْ يَمْلِكَا أَنْ يَقُولَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ أَمْ أَنْتُمْ خَائِدُونَ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ **وَلَا تَتَّبِعُوا الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَلَكِنِ اتَّقُوا اللَّهَ وَاللَّهُ يَخْتَارُ**
ذَكَرَ بَعْضُهُمْ ذُنُوبَهُمْ لِلرَّحْمَنِ ثُمَّ يَدْفَعُهُمْ سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ أَوْ مَضَاعَ كُفْرِهِمْ وَلَهُمْ فِيهَا عَذَابٌ عَظِيمٌ
 نے فرمایا شیطان تم میں سے ایک سے پاس آتا ہے پہر کرتا ہے کہ میں نے آسمان پیدا کیا کس زمین پیدا کی تو وہ
 کہتا ہے اللہ پیدا کیا پہر شیطان کہتا ہے اللہ کو کس نے پیدا کیا جب یا شبہ تم میں سے کس کو تو کہہ نہیں
 ایمان لایا اللہ پر اور اوس کے رسول پر **فَإِنْ يَدْعُوا إِلَىٰ نَارِ الْاُولَىٰ فَلَا تَنصُرْ لَهُمْ شَيْئًا وَلَا تَتَّبِعُهُمْ تَافَهُوا**
 پہلے گئے کو کچھ نقصان نہیں ہوا اگر پہلے بدل میں آدو تو اسکا ایک علاج اور ہے وہ یہ کہ اوس مردود
 شیطان سے کہے کہ خدا تو سب کا پیدا کرنے والا ہے اور خدا اوس کو کہتے ہیں جسکا پیدا کرنے والا اور کوئی نہ
 ہو یہ تو برا یہ بچپن کہ خدا کو کس نے پیدا کیا بڑی نادانی اور حماقت ہے **عَلَىٰ رَأْسِ هَرَجَةٍ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ **وَلَا تَتَّبِعُوا الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَلَكِنِ اتَّقُوا اللَّهَ وَاللَّهُ يَخْتَارُ**
حَتَّى يَقُولَ لَهُ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ **فَإِذَا بَلَغَ ذَلِكَ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ لَعَلَّكَ تَكُنَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ**
 ترجمہ الہم یہ یہ سو مدیت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان تم میں سے ایک سے پاس آتا ہے
 پہر کہتا ہے کس نے یہ پیدا کیا کس نے یہ پیدا کیا یہاں تک کہ یوں کہتا ہے کہ اچھا میرے خدا کو کس نے پیدا کیا ہے
 تم میں سے کسی کو ایسا شبہ ہو تو پناہ مانگے اللہ کی شیطان سے اور باز رہنا ایسے خیال ہو

یعنی پرخیاں چوڑی اور کسی کام میں مصروف ہو جاؤ اور سمجھ لے کہ شیطان کا دوست ہے اور وہ اگر نہ چاہتا ہو
 (نوی) **عَنْ** ابُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَقُلْ
 فَيَقُولَ مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا يَقُولُ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ **سَبَّحَ**
 ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان بندہ کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے
 کس نے پیدا کیا یہ کس نے پیدا کیا بھی بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گذری **عَنْ** ابُو هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُنْ مِنَ النَّاسِ قِيَالًا لَوْ كُنْتُمْ عَرَفْتُمْ الْعِلْمَ حَتَّى يَقُولُوا هَذَا اللَّهُ
 خَلَقَنَا مَنْ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ وَهُوَ أَحَدٌ يَبْدُو رَجُلٌ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَدْ سَأَلَنِي آتَمَانُ
 وَهَذَا الثَّلَاثُ أَوْ قَالَ سَأَلَنِي وَاحِدٌ وَهَذَا الثَّلَاثُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تم سے علم کی باتیں پوچھتے ہیں گے یہاں تک کہ یہ کہیں گے اللہ نے تو ہم
 کو پیدا کیا ہے اللہ کو کس نے پیدا کیا راوی نے کہا ابو ہریرہ احمدیث کو بیان کرتے وقت ایک کا ماتہ پکڑو
 ہوئے تھے انھوں نے کہا یہ کہا اللہ اللہ اوس کے رسول بے مجہد آدمی یہی پوچھ چکے ہیں اور یہ قیاسی
 یا یون کہا ایک آدمی پوچھ چکا ہے اور یہ دوسرا ہے **عَنْ** مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ لَا يَكُنْ
 مِنَ النَّاسِ قِيَالًا لَوْ كُنْتُمْ عَرَفْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ كَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَا
 وَكَانَ قَدْ قَالَ فِي أَحَدِ الْحَدِيثِ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے ابو ہریرہ پر
 مروی ہے اوس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سنا وہ میں نہیں ہے لیکن اخیر حدیث میں یون ہے
 کہ سچ کہا اللہ اور اوس کے رسول نے **عَنْ** ابُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ قَالَ ابُو هُرَيْرَةَ
 وَسَلَّمَ لَا يَكُنْ مِنَ النَّاسِ قِيَالًا لَوْ كُنْتُمْ عَرَفْتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ كَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لَا
 اَلْحَمْدُ لِلَّهِ فِي شَرِّ الْأَعْرَابِ فَقَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا اللَّهُ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ قَالَ فَبَيَّنَا أَنَا فِي
 بَيْنَهُمْ فَوَمَا هُم بِهِ لَقَدْ قَالَ فَوَمَا قَوْمًا صَدَقَ حَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ترجمہ ابو ہریرہ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا اے ابو ہریرہ لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں گے (دین کی باتوں)
 یہاں تک کہ یون کہیں گے بھلا اللہ تو یہ ہے اب اللہ کو کس نے پیدا کیا ایک بار ہم مسجد بن میں بیٹھتے تھے اتنے
 میں کچھ لوگ گنوار آئے اور کہنے لگے اے ابو ہریرہ بھلا اللہ تو یہ ہے اب اللہ کو کس نے پیدا کیا یہ سنکر ابو ہریرہ
 نے ایک مٹی بہ لنگر بیان انکو مارا پتھر اور کہا اٹھو اٹھو مجھ کہا تھا میرے دوست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

يَقُولُ

يَقُولُ كَذِبًا مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا يَقُولُ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ

عَنْ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ

قَالَ يَسْتَلِ

وَحَصْمٌ رَجُلٌ عَبْدُكَ قَالَ لَيْسَ فِي يَمِينِهِ قَالَ إِذَا يَذْهَبُ بِهَا فَالْأَمْرُ
لَكَ الْإِذَاكَ قَالَ لَكَ قَامَ لِحَالَةٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَسْخَعِ أَرْضًا
ظَلَمَ لِقَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْكَ عَصْبَانِ قَالَ رِثَاقِي فِي رِثَائِهِ رَجُلٌ عَبْدُكَ
مَرْجُمٌ دَالِ بْنِ حَجْرٍ سَ رَوَايَتِ هِ مِنْ رَسُولِ الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسَ نَهَا اتْنِ مِنْ دَوْخِمْ أَوْ لَظِ
هُوَ كَابِثِ مِنْ كَيْسِ لَيْكٍ بُولَا اسْنِ سِيرِي نَزِينَ هِ مِنْ لِي هِ جَابِلِي كُزْنَانِ مِنْ اِدْرُوهِ امْرُؤُ الْعَقِيرِ
بَنِ عَابِسِ كَنْدِي تَهَا اِدْرَا سَا حَرْفِيَتِ بَعِي بَنِ عَبْدِ اَن تَهَا اَبْنِ فَرْنَا يَرْسِ بَاسِ گَوَاهِ مِنْ دِه بُولَا نَهِيَن اَبْ
سَ فَرْنَا يَرْجُو اِدْرَا اسْنِ كِي تَسْمِ هِ دِه بُولَا بَا رَسُولِ الْمَدِينَةِ تَوْ دِه مِرَا مَالِ اِدْرَا لِيكَ (تَسْمِ كِهَا كُ) اَبْنِ فَرْنَا يَرْسِ
مِيَنِ هِ بُولَا سَنَ تَرْسِ لِيَعِ جِبِ دِه اَهْمَا تَسْمِ كِهَا نِيَكُو تَوْ رَسُولِ الْمَدِينَةِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ فَرْنَا يَرْجُو كَسِي كِي
نَزِينَ ظَلَمِ سَ مَارِيُو سَ تَوْ اِدْرَا اِسْ خِطْمِ مَوَكَا جِبِ دِه اِسْ مَوَلِيكَ اِسْحَا قِي كِي رَوَايَتِ مِيَنِ بَعِي بَنِ عَبْدِ اَن
هِي **ف** يَارْفَنَا سَ اَوْرَنَمِي كِي رَوَايَتِ مِيَنِ بَا رَمُوحِ سَ قَاضِي عِيَا ضِ نَ كِهَا مِجْهِي اِسْحَا قِي كِي تَوْتِ
هِي بَعِي بَعْدَانِ يَا سَ مَثَنَا سَ اَوْرِي هِي قَوْلِ هِي دَاظْنِي اَوْرَعْدِ الْغَنِي بَنِ سَعِيدِ اَوْرَا بُولُضِرِ بَا كُولَا كَا اَوْرَا
اِبْنِ يُولُضِرِ نَ تَابِجِ مِيَنِ اِيَسَا هِي لُكْهَتِ هِي لِيَكِنِ اِيَكِ جَاعَتِ حَافِظَ نَ اُنْ مِيَنِ سَ مِيَنِ حَافِظِ اَبَا الْقَاسِمِ
بَنِ عَسَا كُزْشَقِي اَوْرَا كُو عِيَدِ اَن بَحْسَرِ بَا رَمُوحِ اَوْرَعِيَنِ اَوْرَشَدِ يَدِ اَلِ رَوَايَتِ كِيَا كِه اَنوِي نَ كِهَا اَن
حَدِيثُونِ كُو كِي سَالِ مَعْلُومِ هُو كِي اِيَكِ تَوِي كِه قَاضِي نَ يَادِه حَقْدَارِ هِي بَسْنَبِتِ غَيْرِ قَاضِيَنِ كِه دَوْرِ مَكْرِي كِه
جِبِ مَدِي عَلَيْهِ نَكْرَا اَوْرَعِي بَاسِ گَوَاهِ نَهُونِ تَوْ مَدِي عَلَيْهِ رِشْتِمِ هِي قِيَسِرِي يَكِ گَوَاهِ مَقْدَمِ مِيَنِ تَقْضِي بَرَا وَر
جِسْ كِي بَاسِ گَوَاهِ نَهُونِ جِيرِ اَوْرَا سَكُو دَلَا دِي جَاوِيَكِي غَيْرِ رِشْتِمِ كِه خُطْمِي يَكِ مَدِي عَلَيْهِ اَكْرَا فَا نَسِ هُو تَبِ هِي اَسْر
كِي قِسْمِ مَقْبُولِ هِي اَوْرَا مَطَالِبَا اَوْرَا سَ سَا قَطِ مَوَجَاوِيَكَا بَا خُجُونِ يَكِ اَكْرَا مَدِي بَا مَدِي عَلَيْهِ اِيَكِ دَوْرِ مَكْرِي كُو مَقْصُوتِ
كِه دَوْرِ ظَلَمِ بَا فَا جِرِ كِه مِيَنِ تَوْ مَوَافَقِ دِه نَهَوَكَا رَجُوشِي يَكِ اَكْرَا وَا رِثَتِ كَسِي جِيرِ نَا دَعُوِي كِرِ اَن پَرِ مَرْثَتِ كِي
طَرَفِ سَ اَوْرَا حَا كُمِ رِيَا تِ مَعْلُومِ هُو اَكِه اَسْكَا مَوْرَثِ مَرُگِيَا هِي اَوْرَا سَا مَدِي كِه اَوْرَا كُوِي اَسْكَا وَا رِثَتِ نَهِيَن
هِي تَوَا اَوْرَا سَكُو فَيْصِلِ كِرَا وَا رِثَتِ هِي اَوْرَا سَا تِ يَكِ مَدِي اَوْرَا سَا وَا رِثَتِ هِي اَوْرَا مَرْثَتِ مَرُگِيَا هِي گَوَاهِ لِيَنَا خُضْرِ
نَهِيَن اَوْرَا حَا كُمِ كُوِيَا مَعْلُومِ نَهُونِ تَوْ پَهْنِ وَا رِثَتِ كُو ثَبُوتِ بَرَا گَوَاهِ لِيَنَا چَا سِي هِي پَرِ دَعُوِي كِه ثَبُوتِ
اَسْتَنْتِ مَقْصُرِ **بَابُ** اَلَّذِي لَعَلَّ عَلَى اَنْ مَن فَضَدَ اَلْحَدَّ مَالِيَعِيَرِ بِغَيْرِ حِيْنٍ كَانَ اَلْفَا صِدِّ
مَهْدِي دَلَالِهِمْ وَنَحْنُ هِي اَوْرَا قِيْلَ كَانَ فِي النَّارِ اَوْرَا مَن قِيْلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدُ رَجُلٍ مَخْضُوعٍ يَرَا

مالِ ناحق چھینا جائے تو اس کا خون لٹو ہے اور جو بار اجاب و جہنم میں جاویگا اور مال الا اگر اپنے مال بچانے
میں ماراجاو کر وہ شہید ہو سکے۔ اَبی ہریرۃؓ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَكَ نَجْلٌ فَمِنْ يَدٍ أَخَذْتَهُ مَالِي قَالَ فَلَا تَقْطَعُ مَا لَكَ قَالَ
أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتَنِي قَالَ فَإِنَّهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتَنِي قَالَ فَكُنْتُ شَهِيدًا لَكَ لَا أَزِيدُكَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ
قَالَ الْفَوْزِيُّ الْمَثَرُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا
یا رسول اللہ آپ کی فرمائے ہیں اگر کوئی شخص آئے میرا مال (ناحق) لینے کو آپ نے فرمایا است و اپنا
مال اوکو پہر اوس نے کہا اگر وہ لڑے مجھ سے آپ نے فرمایا تو نبی اس سر ٹپر اوس نے کہا اگر وہ مجھ کو مار دے
آپ نے فرمایا تو شہید ہے پہر اوس نے کہا اگر میں اسکو مار دوں آپ نے فرمایا وہ جہنم میں جاویگا
یعنی وہ مستحق ہو احکم کا کیونکہ وہ ظالم تھا پہر یا اسکو بدلا ملیگا اس ظلم کا اور جہنم میں جاویگا یا اللہ تعالیٰ
معاف کر دو گا اور اس فعل کو غلال جاننا ہوگا تو وہ کافر ہے وہ تو بیشک جہنم ہی میں جاویگا اور یہ جواب ہے
فرمایا اگر تو ماراجاوے تو تو شہید ہے یعنی تجھ کو ثواب شہیدوں کا سادلیگا اگرچہ دنیا کے حکام میں شہید نہ ہوگا
کیونکہ شہید تین قسم کے ہیں ایک تو وہ جو کافروں کے ساتھ جہاد میں ماراجاوے کسی سبب سے تو شہید
ہے دنیا اور آخرت دونوں کے احکام کے رد میں جو دنیا میں یہ حکم ہے کہ اوکو غسل دینگے نہ او سپر نماز پڑھے
اور آخرت میں اوکو دیکھ شہیدوں کا ملیگا دوسری وہ جو آخرت کو ثواب کو رد میں شہید ہے
پہر دنیا کے حکام میں شہید نہیں جیسے طاعون سے مرنے والا یا سیٹ کی بیماری سے یا سرطان گر کر یا حوا اپنے
مال کے بچانے میں ماراجاوے جو شہید کا لفظ احادیث میں وارد ہوا ہے تو ایسے شہید کو غسل
دینگے اور او سپر نماز پڑھیں گے اور آخرت میں اوکو ثواب شہیدوں کا سادلیگا پہر ضرور نہیں کہ پہل
متر کے شہیدوں کے برابر ہے تیسری وہ جو دنیا کے حکام کے رد میں شہید ہے پہر اوکو آخرت میں
شہادت کا ثواب یا پورا ثواب نہ ملوگا جیسے وہ شہید جو بغضیت کو مال میں خیانت کرے اور مثل اوس کے
جنگو کہا کہ وہ شہید نہیں ہیں پہر چونکہ اس متر کا شہید کافروں کے جنگ میں مارا گیا اوکا حکم دنیا
میں شہیدوں کا سا ہوگا نہ اوکو غسل دینگے نہ او سپر نماز پڑھیں گے پر آخرت میں اوکو پورا ثواب
نہ ملیگا۔ شہید کو شہید اس لیے کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہے اور اوکی روح جنت میں حاضر ہے بر خلاف
اور امور ات کہ وہ قیامت کے دن جنت میں جاویں گے یہ قول بعض میں شمیل ہے اور ابن الانباری نے

کہا اس لیے کہ شہید کے لیے اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کے شہادت لے کر گواہی دی ہے جنت کی اور بھونڈے نے کہا اس لیے کہ شہید جان نکلنے وقت اپنی درجے اور مرتبے کو دیکھ لیتا ہے اور بھونڈوں نے کہا اس لیے کہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں اس کی روح لیجانے کو اور بھونڈوں نے کہا اس لیے کہ اس کی ایمان اور حسن خاتمہ پر لوگ گواہ ہیں ظاہر کے روبرو اور بھونڈوں نے کہا اس لیے کہ اس کا خون اور زخم اوس پر گواہ ہیں کیونکہ وہ اُسے کا قیامت کے دن اور اس کا زخم تازہ ہوگا خون بہتا ہوگا اور انہری وغیرہ ایک اور قول نقل کیا کہ اس کو شہید اس لیے کہتے ہیں کہ وہ گواہ ہوگا قیامت کو دن اور امتوں پر پراس صورت میں اس کی تحصیص کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ ہمارے پیغمبر کی ساری امت گواہ ہونگی اور رسول پر اتنے ماقال النودی رحمہ عن ثابت مولى محمد بن عبد الرحمن انه لما كان بئین

عَبْدُ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَوَصِيْنٌ عَنِ سَهْلِ بْنِ سَفْيَانَ مَا كَانَ تَكْتُمُ وَالْقِتَالُ فَضْرِكُ حَالِدِ بْنِ
الْعَاصِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو كَوْعَطُ حَالِدِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مَا لَيْلَهُ فَهُوَ شَهِيدٌ كَرَّمَ رَحْمَةً نَابَتْ سَوْدُ
هِيَ جَوْمُولَةٌ تَهْتَمُّ بِرَبِّهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو وَرَحْمَتُهُ بِنِ الْبِ سَفْيَانَ مِنْ فَنَادُوا
تُودُونَ بَسْتَدُوهُ لَيْسَ كُوْفَالِدِ بْنِ الْعَاصِ سَكْرُ سَوَارِ هُوَ أَوْ عَبْدُ الْعَمْرِ بْنِ عَمْرٍو بَاسْ كُنْ أَوْ رَاكِبُ
نَهْجًا يَا عَبْدَ الْعَمْرِ بْنِ عَمْرٍو نَبْهَ مَعْلُومٌ نَهْنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ جَوْفُضَ مَا رَاكِبُ
أَبْنَاءُ مَا لَيْلَهُ كَيْلُوهُ شَهِيدٌ هِيَ فَبَيْنَ كَوْنِ ظَالِمٍ ظَلَمَ سَهْلًا مَا لَيْلَهُ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ هِيَ يَهْدُوهُ
أَوْ سَهْلًا أَوْ رَاكِبُ تَوْهْ شَهِيدٌ هِيَ أَوْ رَاكِبُ أَوْ ظَالِمٍ كُوْمَا لَيْلَهُ تَوْهْ جَهَنَّمَ مِنْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ
رَوَيْتُ مِنْ كَزْرٍ أَوْ سَهْلًا نَبْهَ كُنْ مَا لَيْلَهُ انْ حَرْثِيْنَ سَوَا سَخْشٍ كَا قَتْلُ كَزْرٍ دَسْتُ تَوْهْ مَا لَيْلَهُ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ
جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ
مَا لَيْلَهُ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ
سَهْلًا أَوْ رَاكِبُ هِيَ سَهْلًا جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ
مَا لَيْلَهُ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ
جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ
كُوْمَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ ابْ جَوْنِ مَا لَيْلَهُ

فَعَمَّ

فِي النَّارِ

مِثْلَ اَنْ اَصْلُ كَجَمْعٍ خَرَجَ كَه عَلَى اِجْلَالٍ فَتَقَطَّ فَمَنْ كَامُنْتُ بِسَائِلِيسَ نَبِيهِ شَيْئًا ثُمَّ اَحَدَ
 حَصَاةً فَذَكَرَ حَرْبَهُ عَلَى رَجُلِهِ فَيُصِخِّرُ النَّاسَ يَتَّبَاعُونَ لَا يَكَادُ اَحَدٌ يُؤْذِي الْاَمَّا نَحْنُ
 يُقَالُ اِنْ رَفِيْنَا فَمَلَاكَ لَحْلًا اَمِيْنَا جَعَلِيْ يُقَالُ لِلرَّجُلِ مَا اَجْلَدَ مَا اَظْرَفَ مَا اَعْقَلَهُ
 وَمَا اَوْفَقَ لَيْسَ بِمُقَالٍ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ تَزِيْنُ الْاِيْمَانَ وَلَقَدْ اَوْعَىٰ زَمَانٌ وَمَا اُبَالِيْ اَرِيْكُم
 مَا بَعِثْتُ لَكُمْنَ كَانَ مُسْلِمًا لِّئِنْ دَعَا عَلَىٰ دِيْنِكُمْ وَ لَكُمْنَ كَانَ نَصْرًا لِّئِنْ اَوْفَعُوْهُ لَكُمْنَ دِيْنَكُمْ
 عَلَى سَاعَتِهِ وَاَنَا الْيَوْمَ مَرْتَمَاكُمْ اَبَا رِيْعٍ مُّنْكَمُ الرَّاْ ذَلَالٌ اَوْ مُلَاكٌ مَّرْحَمَةُ حَدِيْفِ بْنِ اِيْمَانَ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے (امانت کو باب میں) دو حدیثیں بیان کیں ایک
 تو میں نے دیکھ لی اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں حدیث بیان کی ہم سے (یہ پہلی حدیث ہے) کہ امانت کو گولہ
 کے دونوں کی طرح پورا تری ہر اور دونوں نے حاصل کیا قرآن کو اور حاصل کیا حدیث **ف** نووی نے کہا
 ظاہر ہے کہ امانت کو دو کیفیت مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو دی اور وہ اقرار جو اس کے لیا اہم
 ابو الحسن واحدی نے اس آیت میں اَنَا نَاوُضُّنَا اَلَا نَا نَا نَا عَلَى الشُّمُوْبِ وَالْاَرْضِ وَجِبَالِہِ کی تفسیر میں کہا ابن عباس
 نے کہا امانت اللہ تعالیٰ کے وہ فرائض ہیں جو اس نے فرض کیے اپنے بندوں پر اور جن نے کہا امانت
 نے مراد میں ہے اور دین سب امانت ہے اور ابو العالیہ نے کہا امانت سے مراد امر اور نواہی مراد ہیں اور
 مقاتل نے کہا امانت سے عبادات مراد ہیں واحدی نے کہا اکثر مفسرین کا یہی قول ہے تو امانت اس کے
 کے نزدیک عبادات اور فرائض ہیں جن کے ادا کرنے سے ثواب ہوتا ہے اور نہ کرنے سے عذاب ہوتا ہے اور
 صاحب تہذیب نے کہا کہ حدیث **ف** سے مراد وہی ہے جو اس آیت میں اَنَا نَاوُضُّنَا اَلَا نَا نَا نَا اور وہ یہو
 ایمان ہے تو جب ایمان انسان کے دس میں خوب جا ہو گا اوس وقت وہ کاملیت کو پورا کرے گا اور اس کے
 ادا کرنے میں کو شرف کرے گا اتنے مترجم کہتا ہے کہ امانت اور ایمان کا وہ ایک ہی اور شرف میں ایمان
 اور امانت لازم فرم کر دین میں ایمان ہی ہے اور جو کون دین ایمان کہتا ہے وہ نہیں اور مراد امانت سے یہ
 ہے کہ دل میں ایک طرح کی پاکیزگی اور صفائی اور بچائی ہو اور انصاف و رستی کوٹ کوٹ کر بہی گئی
 ہو جو دل زمانہ جاہلیت میں ایسے ہو انہوں ہی بنے سلام کو سمجھ کر قبول کیا اور شر کو کفر کو چھوڑا پھر قرآن
 اور حدیث کو حاصل کرنے سے سوا دوسرے اور نہ زیادہ اور چڑھ گیا آئینہ صاف تھا اوس پر اوصیل ہوئی اور جن گولہ
 میں امانت تھی مگر اور حقیقت ہے اور ان کا خمیر ہوا تھا اور پھر مفرک اور کفر کی تاریکی چھائی ہوئی تھی یہی وجہ ہے

سے اڑھ جاوے گا مگر کہیں کہیں ہزاروں لاکھوں میں ایک آدمہ شخص ایماندار خدا ترس عبادت گزار گناہات
دار ہوگا لوگ اُسکو مشہور کرینگے کہ ایک وہ شخص امانت دار ہے ایسا زمانہ اب موجود ہے کہ کوئی کسی پر ہر دسا
نہیں کرتا جسکو روپیہ و دوہے غم کر جاتا ہے امانت کا ادا کرنا تو کیا **ت** اور یہاں تک کہ لوگ ایک شخص
کو کہیں گے وہ کیسا ہوشیار اور خوش مزاج اور متمند ہے (یعنی اس کی تعریف کرینگے) اور اس کے دل میں
راہی کے واسطے برابر بھی ایمان نہ ہوگا **ف** یعنی چونکہ ساری دنیا میں بے ایمانی پھیل جا رہی تو ایمان
کی قدر اور منزلت بھی دل و خصل جاوے گی تعریف بھی کرینگے تو بے ایمانوں کی تین نے اپنی آنکھوں سے
یہ حال حیدر آباد میں دیکھا ہے وہ لوگ جو مسیح سلمان کہلاتے ہیں ذرے ذرے فائدہ کے واسطے بدیز
بے ایمان لوگوں کی تعریف کرتے ہیں انکی خوشامد کرتے ہیں اور جو شخص دین کی تائید کرے اُسکو ان بڑا مانو
کے خوش کرنے کے لیے بلاتے ہیں لا حول و لا قوۃ بحسب توحدا کی مارا ایسے نام کے مسلمانوں پر پڑی ہے کہ
وہ علاوہ کج حکومت میں نہ رہنے کے اُسکی نگاہ میں ایسے ذلیل اور خوار ہو گئے ہیں کہ سوا بدی گری سخت
گاری خائمانی کے اور کوئی کام اون سے نہیں لیا جاتا اور ایک زمانے میں مسلمان تمام قوموں کے
مستراح تھے انکا تعجب اور دناں ایسا تھا کہ کافران کے نام سے لڑتے تھے ہر ایک مسلمان خدا کے
احکام پر اپنی جان نثار کرنے کو فخر جانتا تھا۔ بین لغات رہ از کجاست تا بجا۔ **ت** پہر فخر
کے کہا میرے اوپر ایک زمانہ گزر چکا ہے جب میں بے کہن کو ہر ایک سے معاملہ کرتا (یعنی لین دین) اس لیے کہ
اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسکا دین اُسکو بے ایمانی سے باز رکھتا اور جو نصرانی یا یہودی ہوتا تو حاکم اُسکو بڑا
سزا باز رکھتا **ف** چونکہ امانت اور ایمانداری کا زمانہ تھا اس لیے مسلمان تو سب امانت دار تھے
اون کو بخوف و خطر معاملہ ادا لین دین کرنا پسند نہ تھا تو ڈرتے ہی نہیں اور یہودی یا نصرانی ہجو
بے ایمانی بخوتے ڈر کے مارے اوجو کرتے تو ایماندار حاکم موجود تھے جو انکو سزا دیتے اور بے ایمانی سے
باز رکھتے اور سزا پسند نہ ہو کر دلا دیتے وہ ہرگز نہ بتا **ت** لیکن آج کے دن تو میں تم لوگوں کو
کبھی معاملہ بخون کا البتہ فلان اور فلان شخص سے کروں گا **ف** چند لوگوں کا نام کیا جو
ایماندار ہوں گے باقی لوگوں کا بھروسہ نہیں اور جب لوگ بے ایمان ہو تو حاکم ہی ویسے ہی ہونے پر
وہ رشوت خوار اور ظالم ہونگے علاوہ حق کو ناحق کرنے میں اور غریب عاکیا کو ستانے اور انکا حق تلف
کرنے میں ہر سب سے بڑا حاکم سے بھی امید نہیں رہتی کہ وہ بے ایمان کو سزا دے گا اور حق نہ ڈھونڈے گا۔ قاضی عیاض

نیکیاں سیٹ دیتی ہیں برائیوں کو **فت** بعض لوگوں نے کہا ہاں ہم نے سنا ہے حضرت عمرؓ نے کہا تھا
 تم فتنوں سے وہ فتنہ سمجھتے ہو جو آدمی کو اوسکو گھر بار اور مال اور ہسٹو مین سے ہٹا دینے کہتا ہاں
 حضرت عمرؓ نے کہا ان فتنوں کا کفارہ تو نماز اور روزہ اور زکوٰۃ سے ہو جاتا ہے لیکن تم میں سے کس نے
 سنا ہے اور فتنوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دنیا کی موجودگی کی طرح اسٹڈ کر آؤں گے **ف**
 حضرت عمرؓ کی مراد فتنوں سے وہ فسادات ہیں جو آئندہ آپؐ کی امت میں ظاہر ہونگے اور ان میں آپس میں
 سمانوں کے کشت و خون ہوگا یا اگر اسی پہیلے گی **فت** خذیفہ نے کہا یہ سب لوگ چپ
 ہو رہے ہیں کہ میں نے سنا ہے حضرت عمرؓ نے کہا تو نے سنا ہے تیرا باپ بہت اچھا تھا **ف**
 جس کے لطف سے تجھ سا لڑکا پیدا ہوا حدیث میں لدا بوک ہے اور یہ ایک کلمہ ہے صوح کا عرب لوگوں کی
 عادت ہے جب کسی کی تعریف کرتے ہیں تو اسکو کہتے ہیں کیونکہ باپ کی نسبت کرنا خدا کی طرف اس
 کی بزرگی بیان کرنا ہے جیسے کہ تیری بہت امداد و ناکتہ امداد صاحب بخریے کہا جب لڑکے کی کوئی
 چھی بات دیکھتے ہیں تو یہ کلمہ کہتے ہیں یعنی تیرا باپ بڑا عمدہ تھا جس نے ایسا لڑکا پایا (نودی)
فت خذیفہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے ہیں فتنہ دلوں
 پر ایسے آؤنگے ایک کو بعد ایک جیسے جو ریے کی نیکیاں ایک کو بعد ایک ہوتی ہیں **ف** حدیث میں
 کا تفسیر عود عود عود ہے اسکو تین طرح پڑتا ہے ایک عود عود انصم عین دال پہلے سے دوسری عود
 عود الفتح عین دال پہلے سے تیسری عود عود ابنت عین دال معجبہ سے صاحب بخریے حضرت اول
 وجہ کو بیان کرتے ہیں اور قاضی عیاض نے تینوں وجہوں کو ذکر کیا ہے لیکن اول وجہ کو اختیار کیا ہے
 کہا کہ ہمارے شیخ ابو الحسن بن سراج نے دوسری وجہ کا اختیار کیا ہے اپنا تینوں وجہوں کا ترجمہ الگ
 الگ بند کر دیا ہے پہلی وجہ کا ترجمہ یہ ہے کہ فتنے دلوں میں ایک کے بعد ایک آتے جاؤں گے
 جیسے جو ریے کی نیکیاں (یعنی کاٹیاں) ایک کو بعد ایک لگائی جاتی ہیں یعنی بوریہ بننے والا
 جیسے ہلر ایک تیلی لیتا ہے اوسکو بٹن کر پھر دوسری تیلی بنتا ہے اسی طرح برفتنہ ہی ہونگے کہ پہلو ایک
 دوسرے جے گا پھر دوسرا قاضی عیاض نے کہا کہ سیرے نزدیک حدیث کا مطلب یہی ہے اور سیاق اور
 تشبیہ اس پر دلالت کرتی ہے۔ دوسری وجہ کا ترجمہ یہ ہے کہ فتنہ دلوں کے ایک جانب میں انکر چپک
 ہاؤنگے جیسے بوریہ یا سونو دالے کے پہلو سے چپک جاتا ہے اور عود عود کے پینے ہو کر کہ بار بار دہری فتنہ آؤنگے

تیسری وجہ کا ترجمہ یہ ہے کہ فتنہ دلوں پر آویٹنے اور چپکین کے بورے کی طرح خدا کی پناہ خدا کی پناہ
 اور فتنوں کی مہنی خدا کو بچا دے ان فتنوں کی (نوفی) پہ جس دل میں وہ فتنہ چڑھا دیگا (یعنی سماج و
 گنا اور بیٹہ جاویگا) تو اس میں ایک کا لادع پیدا ہوگا اور جو دل اس کو نہ مانے گا (اور قرآن اور حدیث پر قائم رہے گا)
 اس میں ایک سفید نورانی وجہ ہوگا یہاں تک کہ اسی طرح کا لے اور سفید دہر ہوئے ہوتے وقت تم کے دل ہو جاؤں
 گے ایک ترخا صنفیدل چھو پھر کچھ (جس میں کوئی چیز رنگ نہیں سکتی تیرے شبیہ کی دوسری کی صاف چھو پھر
 سے یعنی جیسے اس تم کا پھر صاف دغون ہو پاک ہوتا ہے ویسا ہی یہ دل ہی ان فتنوں کی الائش سے
 پاک اور صاف ہوگا) دوسرے کا لاسفیدی مائل (یعنی پہورا) اور نہ کسی کو نہ کی طرح جو نہ کسی جہی بات کو اچھا
 سمجھو گا نہ برے کو برا اپنی خواہش کی تابع ہوگا **ف** حدیث میں مراد کا لفظ ہے اور بعضوں نے اس کو
 مرثا ڈاڑھا ہے راوی نے خود اسکی تفسیر آگے بیان کی ہے اور کہا ہے کہ اسود مراد اسے یہ مراد ہے کہ سفیدی
 کا غالب ہونا سیاہی میں قاضی عیاض نے کہا ہمارے بعض مشائخ کہتے تھے کہ اس میں غلطی ہوئی ہے یعنی مرثا
 البیاض نے اسود میں اور یکاے شدت کے شبہ کا لفظ صحیح ہے یعنی سیاہی مائل سفیدی کے کیونکہ جو سیاہی
 میں سفیدی غالب ہو اس کو ربہ نہیں کہتے بلکہ بلق کہتے ہیں اگر بدن میں ہو اور آنکھ میں ہو تو حور کہتے
 ہیں اور ربہ تو وہ ذری سی سفیدی ہے جو سیاہی میں ملی ہوئی ہے جیسے شتر مرغ کا رنگ ہوتا ہے اور سیاہی
 اس کو ربہ کہتے ہیں اور عبید نے ابو عمرو کی نقل کیا کہ ربہ وہ رنگ ہے جو سیاہی اور خاک کے بچ میں ہوتا ہے
 ابن درید نے کہا ربہ تیرہ رنگ کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ جس سیاہی میں تیرگی بجا دے اور بھینچا
 کے معنی اور نہ اسکی تفسیر یہی آئے آتی ہے قاضی عیاض نے کہا مجھ کو ابن سراج نے کہا کہ لکھنویا اور اسکی سیاہی
 کی تشبیہ نہیں بلکہ ایک دوسرے کا بیان ہے اس کا اوصاف میں سے ہے وہ دل زدنا ہو گیا ہے جیسے
 کونہ اور نہ جاتا ہے پھر اس میں پانی نہیں رہ سکتا اس طرح اس دل میں کوئی بہتری اور بہلائی اور حرکت
 کی بات نہ رہیگی اور اس کا بیان کیا کہ نہ وہ پہلی بات کو پہلی سمجھے گا تیری کو بری قاضی عیاض نے کہا جو دل
 پہلی بات کو نہ جھنڈے دے اس کو شہرت دی اور نہ کرے کی حسین پانی نہیں ٹہرنا صاحب تخریر نے
 کہا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جیسا دی اپنی خواہش کی پیروی کرتا ہے یا گناہوں کا مرتکب ہوتا ہے تو یہ ایک
 گناہ کے کرنے سے اسکی دل میں تاریکی آتی جاتی ہے پھر وہ فتنوں میں پڑ جاتا ہے اور اسلام کا نور بالکل اسکی
 دلیلیں خست ہو جاتا ہے اور دل مثل اور نہ ہے کوزے کی اولٹ جاتا ہے یعنی جیسے کوزہ کو اور نہ دلوں کو اس

شروع ہوا تھا (مذکورہ) تو خوشی ہو غریبوں کے لیے **ف** اسلام شروع ہوا مدینہ کی پہلی
 پہلے اون لوگوں کے شروع ہوا جو مدینہ منورہ میں کہ معظمہ کی ہجرت کر کے آئے تھے اور وہ غریب مسافروں پر اپنے
 وطن چھوڑ کر آئے تھے اور پھر ایسا ہی ہو جاویگا یعنی اخیر زمانے میں اسلام سب سے ستمی و ستمی پر مدینہ میں آ جاویگا
 اور ساری دنیا میں پھر کار زور ہوگا جو مسلمان ہوں گے وہ کافروں کے دوسرے مدینہ میں بہاگ کر آ جاویں گے
 قاضی عیاضؒ نے کہا اسطرح حدیث کا یہ ہے کہ پہلے اسلام شروع ہوا تھا چند معدود لوگوں کو پھر اخیر زمانے
 میں ہی اسطرح گھٹ کر تھوڑے لوگوں میں رہ جاوے گا اب یہ جو فرمایا طوبیٰ ہو غزاکے لیے تو طوبیٰ کے معنی
 خوشی اور سرور اور نون نے طوبیٰ سے جنت کو مراد لیا ہے بعضوں نے اُسے جنت کو جنت میں ہو اور
 یہ سب معنی بن سکتے ہیں (نودی) **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَذَبَ مَنْ كَذَبَ
 لَنَا اَلَا نَسْأَلُكُمْ بَلَى اَعَزَّ مِنْكَ اَنْ يَكُوْنُ لَكَ رِجَالٌ مِّنَ الْمَسْجُوْدِيْنَ كَمَا نَا سِرُّ
 الْحَبِيَّةِ فَنُفِخَ فِيْهِمْ فَجَاءَ عِبَادُكَ مِنْ رَّوْمٍ هُوَ رَسُوْلُ الْمَدِيْنَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرِيَا بِاسْمِ اللَّهِ
 اَلْغَرْبِ مِيْنِ اَوَّلِ بَرْغِ غَرْبِ هُوَ جَاءَ جِيْسَ شَرْعٍ مِيْنِ تَمَا اَوَّلِ سَمْتِ كَرُوْنِ سَمْدُوْنِ رَكْعَةٍ اَوَّلِ دِيْنِ
 كَبُوْجِ مِيْنِ اَوَّلِ بَرْغِ جِيْسَ سَابِ سَمْتِ كَرَا بِيْ سَوَاخِ مِيْنِ (دہلوی) **ف** جلا جاتا ہے قاضی عیاضؒ نے
 کہا اسکا مطلب یہ ہے کہ ایمان اول اور آخر دونوں زمانوں میں اسی حال پر ہوگا کیونکہ اول زمانے میں جو سچا
 ایمان دار تھا وہ مدینہ میں جلا آیا یا تو ہجرت کر کے اسکو وطن بنا لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت
 کو اور آپؐ کی خدمت حاصل کر لیا کہ ایسا ہی خلفائے زمانے میں رہا اور ایسا ہی اوس کے بعد جو عالم اپنی وقت
 کے پیشوا اور امام گزشتے ہیں وہ حدیث حاصل کر نیکی لیے مدینہ میں آئے اور ہماری زمانے تک یہی لوگ ہیں
 جاہلین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کے لیے اور وہ ان کے اور مشاہد اور آثار سے کثرت
 حاصل کرنے کے لیے تو مدینہ میں نہ آویگا مگر وہی جو مومن ہوگا انتہی سراج الودج میں ہوگا کہ شاید یہ وقوعہ
 قیامت کو قریب ہوگا اور اس حدیث میں یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اسلام اخیر زمانے تک رہوگا اور وہ غریب ہو
 جاویگا اور زمین میں سب سے کم آ جاویگا اور یہ وقت ابھی تک نہیں آیا باوجود اسکو اسلام غریب ہو گیا اور کسی غریب
 دوسری روایت میں ہے عمر بن عوفؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یوں سب سے کم آ جاویں آ جاویں
 گا جیسے سناپ اپنی بل میں سما جاتا ہے اور دین حجاز سے اس طرح بندہ جاویگا جیسے کبری پہاڑ کی چوٹی سے
 اور دین شروع ہوا ہے غریب سے اور پھر ایسا ہی ہو جاویگا جیسے شروع ہوا تھا تو خوشی ہو غزاکے لیے اور غزاکے

وہ ہیں جو سد مارچ گمیری سنت کو جب لوگ بگاڑیں گے اور سکوروایت کیا اور سکوزندگی مرقاۃ میں سے
 کہجاز عرب کو اوس ٹکڑے کا نام ہے جس میں مکہ اور مدینہ ہے اور اس کے گرد کی بستیان اور یہ بات تو بعضوں نے
 کہا کہ باقی جاتی ہے اس مانے میں اس لیے کہ تمام دنیا کے شہر بھر گے ہیں مدینہ سے اور سو قوت میں دیکھت
 گیا ہے حجاز کی طرف اور حجاز سے اوس مبارک ٹکڑے کی طرف جبکہ میں کہتے ہیں کیونکہ میں سے ایک جماعت
 پیدا ہوئی بل حدیث کی جنہوں نے سد مارچ سنستون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنگ لڑگوں نے
 بگاڑ دیا تھا اور اب تک بعض لوگ اُن میں سے کہیں میں باقی ہیں یا تو سکوداؤن میں سو کر اور ہمارا خضر اون کے
 ساتھ کہ مقرر حکم کہتا ہے کہ مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ اخیر زمانے
 میں اسلام کا تزلزل شروع ہوگا اور حاجی کا فخر مسلمانوں کے اور غالب ہے جو جاوین گے یہاں تک کہ تمام ملک
 اور بلاد کا فزون کی حکومت میں آجاوین گے اور سب جگہ کا فزون کا نور ہو جاوینگا اور آخر پھر دوشیہ ہوگی کہ اور
 مدینہ جہان سے اسلام شروع ہوا تھا مسلمانوں کے پناہ کی جگہ ہوگی اور یہ امر کچھ ظاہر ہو چکا ہے اور کچھ باقی
 ہے شے پہلے جو ملک مسلمانوں کے قبضے سے گیا وہ اندلس ملک تھا جہان کی مسجدین اور مدینہ مسلمانوں
 کے بنوائے ہوئے اب تک یادگار ہیں اور ایک مسجد قرطبہ میں اتنی بڑی ہے کہ ویسی مسجد دنیا میں اور کہیں
 نہیں پڑھیں پڑھیں ہے کہ نصاریٰ نے غالب کر اوس جگہ کو گر جا کر دیا ہے اور گدگد شے پچاس سال سو نو ہجرت جلد
 جلد مسلمانوں کا تزلزل ہو رہا ہے اور انکی حکومتیں برباد ہوتی جاتی ہیں کہ اگر ایسا ہی رہا نہ اندھا ہوتا ہے تو
 بہت قریب زمانوں میں مسلمانوں کی حکومت صرف مکہ معظمہ اور مدینہ میں رہ جاوے گی وہ ملک جہان صمدہ برحق
 مسلمان ہو اور رہتے تھے اور کا فزون کا نام دشان تک تھا اب وہاں پر کا فزا و شاہ ہیں اور مسلمان
 ذلیل اور خوار پہلے ہندوستان کی نثری مدینہ اور زرخیز ولایت مسلمانوں کے قبضے سے کلکھوٹا رہی کے
 قبضہ میں آئی پہاڑی چند ہی روز گذرے کہ کا شفر کو چین کے بت پرستوں نے چہرین لیا اور بخار اور خوجا
 اور وسط ایشیا کے ملک کو روس کے نصاریٰ نے دبا لیا اور بلقان اور اتر بوسنیا اور صربیا اور جہاں سودجو
 روم کے سلطان کے نزدیک تھے وہ خود مختار ہو گئے اس طرح یونان کا حاکم نصرانی پادشاہ خود مختار
 ہو گیا اب ہر وقت میں جب میں اس حدیث کی تفسیر لکھ رہا ہوں مرد اور ترکاؤنوں کا ملک جس سے نصاریٰ نے
 دبا لیا ہے اور اس کی نظر افغانستان پر بھی ہے اور آذربائیجان کے نصاریٰ افغانستان پر
 دعویٰ کر رہے ہیں اور ولایت مصر کو سلطان روم کے اختیار سے نکال کر وہاں اپنا اقتدار چاہا ہے اور

جزیرہ عرب کی بنا و رشل عدل اور سکون وغیرہ کے اپنے قبضے میں کیے ہیں اب جو دو سلطنتیں نام کہیں باقی ہیں
یعنی روم اور ایران کی وہ بھی انصاری ہو خائف اور لرزان ہیں اور افریقی کی مرضی کے موافق انتظام کرنے
ہیں حدود و تشریح کا نام و نشان نہیں منق و مخبر کا علی الاعلان بازار گرم ہے اب وہ زمانہ بہت قریب معلوم
ہوتا ہے جب نام کے بجز یہی مسلمانوں کی سلطنت اور حکومت نہ ہوگی اور وہ سب گفتار کی رعایا بن کر بیٹھیں
اور جو سچے مسلمان ہوں گے وہ ان کی حکومت سے ہواگ کہ کہ اور مدینہ میں دم لین گے اور سوت اس حدیث کا
پورا طور پر ظہور ہو گا اور کوئی کہے کہ اور مدینہ میں تو اس وقت خود بدعات کا زور ہے اور قرآن و حدیث
کی نشر و ترویج کی نسبت یطین ہیں جو مانع ہوتے ہیں پھر اسلام کے مستمسک ہو کہ اور مدینہ کی طرف کیا مراد ہوگا
تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان مشیاطین کا زور کہ اور مدینہ میں ہے الحال ہے جبکہ سچے اور سچے مسلمان ساری دنیا
میں پھیلے ہوئے ہیں پھر جب یہ سچے مسلمان کا فردان ہو گا کہ اور مدینہ میں جا کر جن میں گے تو ان کی طبیعت
کی اچھی طرح خبر لینے اور اس وقت میں ہی انہی کے ساتھ کتاب اور سنت کو پیر دی حرمین میں ان کے
ہونگے اور بدعات کی سرکوبی ہو جائیگی جو کوئی زندہ رہے گا وہ اس کو دیکھ گا انشاء اللہ تعالیٰ تم کو
ابن کھریجہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان لا یضمان لکبار ذلک المذیذہ کما
تاکسروا الخبیکہ۔ الی الخجیہ ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان
سمت کر مدینہ میں اس طرح سچے سچے سانپ سمٹ کر اپنی بل میں سما جاتا ہے **باب**
ذہاب الاضمان اخذ المؤمنان خیر زمانے میں ایمان کا سمٹ جانا عن انکس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی لا یقال فی الاضمان اللہ اللہ ترجمہ انس روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک زمین میں اللہ کہہ جاتا ہے **ف**
پھر جب کوئی اللہ کا نام لینے والا نہ ہوگا اس وقت قیامت قائم ہوگی تو وہی نے کہا مراد یہ ہے کہ قیامت اُسی
وقت ہوگی جب لوگ بدترین مردہ جاوینگے جسے دوسری رویت میں ہے اور میں لپیٹ سے ایک ہوا آویگی
قیامت کو قریب تو سب میں مر جاوینگے اوس ہوا سے یہ بات کہ زمین میں کوئی اللہ کا نام نہ لے والا نہ ہوگا پہلے
جبکہ قیامت سے بعد مومن ہوتی تھی پر اس نے میں اسکی تصدیق ہو گئی اور حدیث پر کمال یقین ہو گیا ہمارے
زمانے میں اللہ کے منکر بہت ہیستہ جاتے ہیں اور کوئی اللہ کا نام لےو تو اوپر نہ تو ہیں پھر قیامت کو قریب
کہ محبت ہی قسم کے منکرین یعنی دوسری اور پچری مردہ جاوین گے اور اللہ کو ماننے والے سب اوٹھ جاوین گے

عَنْ النَّبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَهْتُمُوا بِالسَّاعَةِ عَلَى أَحَدٍ يَهْتُمُ

اللَّهُ اللَّهُ ترجمہ النہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت تا مرنے تک ہر کوئی اور شخص

پر جو اللہ اللہ کہتا ہوگا (مگر جب وہ مرے گا سوقت قیامت ہوگی) **باب** جواز الایستسارۃ لایک

لِلْخَائِفِ جَوْزُ قَرْضِ مَا يُوَافِقُ غَرَّتِ بَايَانُ جَانِسٍ تَوَهُ انہ ایمان کو چھو سکتا ہے **عَنْ** حَدَّثَنَا

قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ احْضُرُوا لِي كَيْفَ لَا يَكُونُ قَالَ فَقُلْنَا

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَافُ عَلَيْكَ وَنَحْنُ مُتَابِعُونَ السَّيِّئَةِ إِلَى السَّيِّئَةِ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ

أَنْ تَبْذُلُوا قَالَ فَاثْبُلْنَا حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِثْلَ الْبَصَلِ **ترجمہ** خذینہ سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھو اپنے فرمایا گنو گئے آدمی سلام کے فائل میں پہنچو کہا یا رسول اللہ کیا

آپ ذکر میں ہم پر کوئی آفت آئے سے دشمنوں کی وجہ سے (اور ہم چہ سو آدمیوں سے لیکر سات سو تک ہیں

ف میں ہمارے قہر اور اس سے ہر چہ ہم کو دشمنوں سے کیا خوف ہے آپ کیوں ڈرتے ہیں بخاری کی

روایت میں ایک ہزار پان سو ہیں اور ایک روایت میں پان سو ہیں اور اس اختلاف کو یوں رفع کیا

ہے کہ عورتیں بچے سب ملا کر ایک ہزار پان سو ہوں گے اور مرد چہ سو سات سو ہوں گے اور اڑنے کو قابل

پان سو ہوں گے سبھان اللہ صحابہ کرام کے دل ایسے مضبوط تھے کہ صرف چہ سو سات سو آدمیوں

پر انکو دشمنوں کا ڈر نہ تھا اور ایک یہ زمانہ ہے کہ صرف ہندوستان میں سات کروڑ مسلمان ہیں اور سات

دینیا میں تو میں کروڑوں کم نہ ہونگے پہر ہی اپنے دشمنوں سے ایسا ڈرتے ہیں جبکی انتہا نہیں **ت** آپ

نے فرمایا تم نہیں جانتے شاید بلا میں چڑھاؤ خذینہ سے کہا پہر ایسا ہی ہوا ہم بلا میں چڑ گئے یہاں تک کہ بعض سے

سے نماز بھی چپکے سے پڑھتے **ف** یہاں دشمنوں میں ہوا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے

بعد ظاہر ہوئے اور مسلمان آپس میں لڑنے لگے پہر ایسی مصیبت آئی کہ نماز پڑھنا دشوار ہو گیا ایک ایک ٹکڑے

میں نہا آخر گہری میں پڑھنے لگے اور مسجد میں جماعت موقوف ہو گئی یہ سہارنہ میں مسلمان ایک سو

کے پہر دشمن ہو گئے ہیں کہ ایک جماعت کی مسجد میں دوسری جماعت والا نماز نہیں پڑھ سکتا حالانکہ نماز ایسی

عبادت ہے کہ یہود اور نصاریٰ بھی اوس سے منع نہیں کرتے اور میں نے ایک یہودی سے پوچھا کہ تم تمہارے گرجا میں

نماز پڑھتے ہیں اوس سے کہا شوق سے پڑھو کیونکہ اگر جاذبہ کا گھر ہے کسی کے مکان میں پہر جو جاسے حسین خدا کو یاد

کرے اور اوس کی مذہبی کرے اس سے کہ یہودیوں کا تو یہ خیال ہوا کہ یہاں ان کی یہ کیفیت کہ اگر ان کی

میں کوئی ایسا خلاف کرو تو پھر اسکو اپنی مسجد میں آنے نہیں دیتے لاحول ولا قوۃ الا باللہ تعالیٰ فرماتا ہے ادرک
 زیادہ ظالم کون ہو جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کی یاد ہو کسی کو روکے تمام اہل قبلہ کو لایعظم ہے کسی شخص کو خواہ
 وہ کتنا ہی مخالف ہو مسجد میں آنے سے اور ہمیں نماز پڑھنے سے منع نہ کریں یہاں تک کہ شیعہ اور خارجی اور
 معتزلے کو بھی منع کرنا اور نماز سے روکنا نادرست ہے **باب** تَلَفْتُ قَلْبِي مِنْ خُفَاتٍ عَلَى اِيْمَانِهِ
 لِيُضَعِفَهُ وَاللّٰهُ عَنِ الْقَطْعِ بِالْاِيْمَانِ مِنْ عَيْنٍ دَلِيلٍ قَاطِعٍ جَوْشَنُ صَنِيفِ الْاِيْمَانِ مَوَاسِكَ دَلِّمَانَا
 اور جب تک ایمان کا یقین نہ ہو کسی شخص کو مومن نہ کہنا **عَنْ** سَعْدِ بْنِ ابْنِ وَقَّاصٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ
 اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ سَمَّا ذَلَّلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعْطِ وَلَا اَنْتَ اَنْتَ مَوْحِيٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَوْسَمُ النَّاسِ اَنْ لَا تَكُنْ اَوْسَمُ وَلَا تَكُنْ اَوْسَمُ وَلَا تَكُنْ اَوْسَمُ وَلَا تَكُنْ اَوْسَمُ
 الرَّجُلُ وَغَيْرُكَ اَحَبُّ اِلَیَّ اَمَّا اَنْتَ اَنْ تَكُنْ اَوْسَمُ فَالْاَوْسَمُ اَنْ تَكُنْ اَوْسَمُ فَالْاَوْسَمُ اَنْ تَكُنْ اَوْسَمُ
 ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ اہل باطن تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ فلا یز
 کو تو کہیو وہ مومن ہے آپ فرمایا یا مسلمان ہے **ف** نیز تو اسکو یقیناً مومن کہیے کہتا ہے شاید اسلام
 تو قیون کہ وہ مومن ہے یا مسلم ہے تو اس سے تو اس کے ایمان کا انکار نہیں نہ کہتا بلکہ منع کیا آپ نے اسکو
 یقیناً مومن کہنے سے یہ وجہ ہے کہ اسکا ایمان و دلیل یقینی سے ثابت نہوا ہوگا دوسرے یہ کہ ایمان الیٰہی عمل
 قلبی ہے اور اسکا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے پر غائب اسلام کے کہ وہ ظاہری زبان سے اقرار کرے سو اور صاحب
 تحریر نے کہا کہ اس میں اشارہ ہے اس شخص کے مومن نہ ہونے کا حال انکہ اس میں اشارہ ہے اس کے مومن نہ
 کا کیونکہ آگے آپ نے فرمایا کہ بعض شخص کو میں زیادہ چاہتا ہوں پر دیتا اور کو مومن ایسا نہ ہو وہ جہنم میں لے جاتا
 کرنا یا جلد سے اس صریح سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ایمان اور اسلام میں فرق ہے اور اس مسئلہ میں بڑا
 اختلاف ہے اور کچھ بیان اسکا اور پھر گزر چکا اور اس میں اشارہ ہے اس مذہب کی طرف جو حق ہے کہ فقط زبان
 سے اقرار کر لینا کافی نہیں جب تک دل سے یقین نہ ہو اور اگر امیہ اور بعض حریص کہتے ہیں کہ صرف زبان
 سے اقرار کر لینا کافی ہے حالانکہ یہ صاف غلطی ہے اور خلاف ہے مسلمانوں کے اجماع کے اور خلاف ہے اولیائے
 اواحدیث کو جن سے منافقوں کا کفر ثابت ہوتا ہے حالانکہ منافقوں کا یہی حال تھا کہ وہ دل سے یقین نہ
 رکھتے تھے پر زبان سے اقرار کرتے تھے (نزدی) **ت** میں نے تین بار یہی کہا کہ وہ مومن ہے جو آپ نے
 ہر بار یہی فرمایا مسلمان ہے پھر آپ فرمایا میں ایک شخص کو دیتا ہوں حالانکہ وہ مسر کو اس کے زیادہ چاہتا ہے

کہی اور ٹھننے میں اور ہمارے پیغمبر کو شک نہیں ہوئی تب آپؐ اور ان گناہ غلط کرنے کے فرمایا کہ حضرت
 ابراہیم علیہ السلام پیغمبر تھے اور پیغمبر ہی کیسے خلیل اللہ پر اگر انکو شک ہوتی تو چھوڑ دیتی نہ ہی شک ہے فی اور حضرت
 ابراہیم علیہ السلام کو آپؐ اپنے اوپر قدم کیا بر طریق تواضع اور ادب کے اور شاید اس وقت تک آپ کو معلوم نہ ہوا
 ہوگا کہ آپؐ سب نبیوں سے درجہ میں زیادہ ہیں پھر اختلاف کیا ہے علمائے کتب حضرت ابراہیم کو شک تھی تو
 انہوں نے خدا سے درخواست کیوں کی کہ چھوڑ دے تو کیونکر جلا دیگا مردوں کو بیان کیا ہے کسی وجہ سے
 کو لیکن ظاہر یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مردوں کی جی اور ٹھننے پر یقین تھا پرا انہوں نے چاہا کہ اور
 زیادہ دل کو اطمینان ہو جاوے اور یہ اس طرح ہے کہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دلائل سے علم حاصل ہو چکا
 تھا کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو جلا دیگا لیکن انہوں نے اپنی آنکھ سے اس امر کو نہ دیکھا تھا سو سہل انہوں نے چاہا کہ
 علم استدلالی سے بڑھ کر یقین حاصل ہو اور وہ مشاہدہ سے ہوتا ہے کیونکہ علم استدلالی میں شک کو باقی رہتا
 ہیں پھر مشاہدہ سے وہ سب شک کو مٹ جاتے ہیں یہ مذہب ہے امام ابو منصور ازہری کا دوسری وجہ یہ ہے کہ
 حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا درجہ خدا کے پاس آنا چاہا کہ خدا انکی درخواست قبول کرتا ہے یا نہیں اور
 اس صورت میں اولم توفیق کے یہ معنی ہوں گے کیا تجھ کو یقین نہیں اس بات کا کہ تو میرا دوست ہے اور
 تیرا مرتبہ اور درجہ میرے نزدیک بڑا ہے تیسری وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے یقین کو بڑھا
 چاہا اگرچہ پہلے ہی انکو یقین تھا اور شک بالکل نہ تھی پردہ علم لغت میں تھا انہوں نے چاہا کہ اس سے بڑھ کر یقین
 یقین کا درجہ حاصل ہو چوتھی وجہ یہ ہے کہ جب انہوں نے مشرکوں پر دلیل قائم کی کہ میرا بعد و کار جلا نا کہ
 اور ماتا ہے تو خدا سے چاہا کہ اہل امر کو دکھلا دو تا انکی دلیل صاف ثابت ہو جاوے اور بعضوں نے اور چوتھیں
 بیان کی ہیں پردہ ظاہر نہیں میں امام ابو الحسن صدیقی نے کہا اختلاف کیا ہے لوگوں نے کہ حضرت ابراہیم علیہ
 السلام نے یہ سوال کیا تو اکثر لوگوں نے کہا ہے کہ انہوں نے ایک مرد اور جانور دریا کے کنارے دیکھا جس نے
 سے درندہ اور پرندے اور دریا کے جانور کہا ہے تھے انکو یہ خیال آیا کہ اس جانور کے ٹکڑے کیونکر اٹھا ہوتے
 اور ان کے دل کو شوق ہوا کہ مردے کا جی اٹھا دیکھیں اور انکو شک تھی لیکن انہوں نے یہ بات
 چاہی کہ انکو دیکھ لیں جس پر وہ یقین پڑے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجنبت کو دیکھیں اور خدا
 دیدار کی طالب ہیں حالانکہ انکو یقین ہے ان سب کا اور شک نہیں ہے اور میں انتہے
 اور رحم کرے اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر وہ پناہ چاہتے تھے مضبوط سخت کی وجہ

مَکَمِّنَ اَنْ تَنبَکِرَ مِنْ اَیَّامٍ مَّثَلُهَا مِنْ عَمَلِ الْبَشَرِ اِنَّ اِلَہَکَ اَلَّذِی
اَوْفَقَکَ فِیْہَا اَحْزَنَ اِلَیْکَ عَزَّ وَجَلَّ وَارْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَکْثَرُھُمْ نَافِعًا لَّکُمْ اَلْفِیضُ جَمِیْعٌ

اور یہ ہے جو
اس کا سوا
اور نہیں

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک پیغمبر کو وہی چیز ہے بلکہ میں جو اس کے پہلو
دوسرے پیغمبر کو مل چکا ہے پھر ایمان لائی اور سپرد آدمی لیکن جبکہ جو عجزہ ملا وہ قرآن ہے جو اللہ نے ہر پیغمبر
پاس (ایسا معجزہ کشفی کو نہیں ملا) اس لیے میں سب کے سب کہ میں نے ہر پیغمبر کو دیا ہے اور پیغمبروں کو
ہر پیغمبر کو ان میں سے زیادہ ہونے کی قیاست کر دینا ہے نیز یہ معجزہ قرآن ایسا گہلا معجزہ ہے جو پہلے
کسی پیغمبر کو نہیں ملا اس لیے ہر پیغمبر کی تابع زیادہ ہوں گے یا قرآن ایسا معجزہ ہے جس میں عجزہ غیر کا نسب نہیں ہو
سکتا برخلاف اور عجزوں کے کہ ان میں سے عجزہ کا نسب ہو سکتا تھا اس لیے ہر پیغمبر کو دیا گیا ہے کہ وہ زیادہ
ہونے کا یا دوسرے پیغمبروں کے معجزے کے مقابلے کا زمانہ گذر گیا اور میرا معجزہ جو قرآن ہے قیاست تک باقی ہے اور وہ
معجزہ جو سوا ہے کہ قرآن کے طرز بیان اور اس کی مضامین اور بلاغت اور عریکے حالات اس کے ہر ایک کو سوا کر دیا
کہ کوئی اس کی مثل ایک سوا ہی بنا سکے اگرچہ وہ سب جمع ہوں تب بھی نہیں ہو سکتا ادا کر تیرہ سو برس کے بعد
نہر اردن قرآن کے مخالفین ہونے کے کسی سے یہ نہ ہو سکا کہ اس کے مقابلے کی ایک سرت بنانا ہمارے لئے
میں بعض نیکو عاقل کے دشمن ہندی بہائی ایسے نکلیں جو قرآن کی عربیت کو فصیح نہیں جانتے اور اس پر
اعتراض کرتے ہیں کوئی ان سے پوچھے کہ تم نے عربی زبان میں کیا بابت پیدا کی ہے اور نہ تو وہ جواب دیتے
ہو یا نہیں تو جواب ملتا ہے کہ نہیں سچاں اللہ میندگی کو ہی نہ کام ہوا بڑے بڑے عرب کے اہل زبان تو قرآن کو
سن کر حیران ہو گئے ادا ایمان لائے اور آج تک اس کی فصاحت اور بلاغت اور طرز بیان ہمیشہ میں نیکو افراد کرتے
ہیں پر یہ کہ لکے لوٹے یا ہندی بوڑھے کو سٹ جنکو کوئی مسلمان کی حکومت میں ٹکے کو نہ پوچھے مسلمانوں کے
مصلحت بن کر بیٹھے ہیں اور یہ اصلاح کرتے ہیں کہ حدیث اور قرآن کو سن کر میں لا حول لا قوہ ہے پھر جو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں فرمایا کہ مجھ سے بدتر کو میری پیروی کرنے والے زیادہ ہوں تو قیامت میں
یہ بھی آپ کا ایک معجزہ ہے کہ نہ کہ آپ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے اسلام کو کسی رذوق بخشی کہ مغرب سے مشرق
تک پھیل گیا اور بڑی ولایتیں مسلمانوں نے فتح کیں اور حبشی سید آپ کی تہی دوسری اللہ تعالیٰ نے کر دیا
خدا کا شکر ہے اس کی نعمتوں پر جو بے انتہا ہیں۔ اے خطیبے تو نے پہلا اسلام کو ترقی بخشی تھی اور مخالفین کو
زیر کیا تھا یہی ہی اس زمانہ میں ہی اسلام کی مدد کرو۔ اپنے سچو دین اور سچے پیغمبر کی طفیل سے مسلمانوں

کی افواہ کی زبان میں سیکھتے ہیں نہ اور زبانوں میں اسلام کی کتابوں کا اور قرآن کا ترجمہ پہلانتے ہیں ہاں
بڑے سچ کی بات ہے کہ انصار کو سنے اپنی وطنیت کی یہ سطر قرآن کا ترجمہ انگریزی اور فرانسیسی اور جرمنی زبانوں
میں کیا ہے مسلمانوں کو یہ توفیق نہیں کہ وہ قرآن کا اور دین کی کتابوں کا ترجمہ غیر زبانوں میں خصوصاً
کافروں کی زبانوں میں کر کے اوس کے ہزاروں لاکھوں سختی کافروں میں پہلادین تاکہ وہ سچ دین غیریت
وقف ہو ان آسمان کے پناہ دین الیائے غریب کر دیا ہے کہ غافل آدمی اگر ذرا بھی اپنے عقل سے کام لے کر تو کہہ
بروزین انہو معلوم ہوتا ہے تین خدا کا ایک خدا اور ایک کے تین ایسی ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں
ان ہی پھر کہنا کہ جس خدا کے بیٹے میں باوجودیکہ عین کہتا ہے اور پتہ ہے اور گھٹے ہے اور سوتے ہے اوس کے
بھی زیادہ خلافت عباس اور عبدالمعز عقیل ہے تو یہی وہ دعوت کہ نوروں کو عقلمند اور توفیق دین میں ہی
پہلادیتا ہے اسلام کا نور دین ایسا صاف اور کھرا اور بے لوث ہے کہ جو چین واسے ایک سچی ذراعت کو جس
سکھو اور آسمان اور زمین اور سب مخلوقات کو پیدا کیا کسی اور کی جستش نہیں اور اس نیک نیتی کی بات
عقل سلیم کے خلاف نہیں جیسے اور دینوں میں باہمی جاتی ہے پہلے یقین ہے کہ اگر مسلمان انصاری
کی نسبت انہو بیار دین کے پہلادے میں غیر عشیرہ ہی کو شش کرین تو اس کا انصاری کی کوشش سے
کہیں زیادہ ہوگا اور چونکہ اس مانے میں لوگوں کا رجحان عقل کی طرف زیادہ ہے پس اس میں کوئی شک نہیں
کہ وہ سب دینوں میں اسلام کو ترجیح دیں گے اور شرک و کفر کو چھوڑ کر خدا پر حق کی توحید کے قائل ہونگے جو سب
سے اعلیٰ مگر اسلام کا ہے اب یہ دعوت مخالفت طور پر ہو سکتی ہے کہ لوگ قرآن اور حدیث کا ترجمہ کافروں
کی زبانوں میں کرین کہ اسلام کی حقیت کو دلائل عقابیلہ اور مذہب کو ہدایت صاف طور پر لکھ کر ایک
قوم کے کافروں میں پہلادین کہ کافروں کی زبان سے لکھ کر ان کے ملک میں جا کر زبانی ہند اور نصیحت
اور دعوت کریں و لکھا **سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ رَأَيْتُ رَجُلًا قَدْ أَهْلَ حُرَّاسَانَ سَأَلَ السُّعْتِيَّ فَقَالَ**
يَا أَبَا جَرَّحٍ إِنَّ فِيكَ لَمِنْ أَهْلِ حُرَّاسَانَ يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ إِذَا شَأْنِي أَمْسَتْ ثُمَّ تَرَى وَجْهَهُ ثُمَّ كَالْبُرْ
بَدَسَتْ فَقَالَ السُّعْتِيُّ جَلَسْتُ أَبَوَيْ دَعَا بَرَّ أَيْ مَوْسَى عَزَّابِي أَنْ رُؤُوسَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَأَلَّمْ قَالَ ثَلَاثَةٌ كَوْنُ أَحْسَنَ مِنْ دِينَ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْكُتَابِ أَمَّنْ بِكَ بَيْتُهُ وَأَذْرَكَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَا مَنَّ بِهِ وَأَشْعَرَهُ وَصَدَّقَهُ فَكَهْ أَجْرَانِ وَعَبْدٌ مُّغْلَبٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ
عَلَيْهِ حَقَّ سَيِّدِهِ بَلَدَهُ أَجْرَانِ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أُمَةٌ مُّغْدَاةً فَا حَسَنَ غَدَاةً كَرَّادَهَا

وَرَأَى فِي الْكَلْبِ نَارًا مِثْلَ نَارِ الْفِئَةِ لَا تَأْكُلُ مِنْ أَطْعَمَةٍ وَلَا تَشْرَبُ مِنْ سَائِغٍ وَكَانَ يُنَادِي بِهَا فَطَافَ مِنْهَا عَلَى الْخَلْقِ إِلَى يَوْمِ الْبَرَّةِ الْأَمَّةِ

[illegible]

شریعت محمدی کے اوپر ہر وی کر نیکیے قرآن اور حدیث کی توحید حضرت عیسیٰ علیہ السلام اگرچہ پیغمبر بن براون کی
 پیغمبری کا زمانہ تھا مگر پیغمبر کے ظہور پر ختم ہو گیا اب جو وہ دنیا میں آئیں گے تو ہماری پیغمبری کی امت میں شریعت ہو
 قرآن اور حدیث کے موافق عمل کر نیکیے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود نبی ہی نہ ہو سکتے
 ہو گئے اور قرآن اور حدیث کے احکام نکالیں گے اور کسی مجتہد کے تابع نہ ہوں گے اور یہ بات بعید از عقل ہے کہ
 پیغمبر کے ایک مجتہد کا مقلد ہو اور باطل ہے وہ خیال خفیه کا کہ عیسیٰ علیہ السلام امام ابوحنیفہ کے مذہب کے پیغمبر
 ملکہ ایسے خیال میں تو ہمیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکلفی سے اور جن خفیه نے ایسا خیال کیا ہے اور ان کے علماء
 محققین نے رد کیا ہے اور جو خفیه مذہب کو علماء نے اسکا باطل قرار دیا ہے اسکی طرح یہ قول کہ امام مہدی
 علیہ السلام ابوحنیفہ کے مقلد ہوں گے یا حضرت خضر علیہ السلام ابوحنیفہ کے شاگرد تھے یہ سب خرافات میں جنہیں
 ایک یل بنی کتاب وسنت یا عقل سلیم سے نہیں اور ان کے علماء کو جنہوں نے سب سمجھ کر بوجھ بستی اور
 باتوں کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ ہم ان باتوں پر غور کرتے ہو جاتے ہیں انہیں اللہ جل جلالہ سے اسید کو حضور
 مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں قرآن اور حدیث کے پیرو اور تابع ہوں گے اور ان کے
 کے بعد اور حادوں ہوں گے اور مجتہدین کے خلفاء باطل اور تباہی کے اور جو منصب مقلد اور کاتبانہ
 کے بعد دلیل اور خوار ہوں گے اور انکی تکرار سے متعلق کیے حادوں کے اور سب اہل ان ایک ہی راہ پر ہوں گے
 زندہ ہو گا ان میں سے واحد ہمارا اس کی امامی تصدیق کرے گا اور ہمارا سلام آندون حضرت کی خدمت
 میں پہنچا دیا اور ہماری ہی اور کہ نفس انکی اپنے سے نہیں آدھ میں ایک طرف دیکھا دیکھی اور ہمارا
 بہر دس تو باطل ہمارا خداوند پرستہ جو ہمارا مالک ہے زندگی اور موت کو بعد اور بکواسکی غلامی اور بندگی
 سے دنیا اور آخرت میں اسے ہمارے صاحب ہو گا۔ خداوند ہوا اپنی غلامی میں قبل نما اور ہمارا دل اپنی یاد
 میں لگا دے اور کہنا کر دے جسے عشق اور محبت میں آمین یا رب العالمین **عَنْ جَابِرِ بْنِ**
عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَيْفَ قَالَ كَالْبَيْتِ مِمَّنْ أَمْسَى يَتَذَكَّرُ
عَنْ أَشْعَثِ طَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ قِيَسَ بِنَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ كَيْفَ قَالَ أَمْسَى لَمْ تَعَالَ صَلَ
أَنَا كَيْفَ قَالَ لَا إِنَّ بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ أَمَّا أَنْتُمْ كَمَا اللَّهُ هَاهُنَا الْأَمَّةُ شَرْحِلَهُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ
 سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا
 رہے گا (کا فو ان اور مخالفوں سے) حق پر قیامت تک غالب ہو گا پیغمبر بن مریم علیہ السلام ان کے

[illegible]

وہ کہتا ہے کہ میں نے اسے دیکھا ہے۔

زمین کی حرکت کو پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ مقصود وہ حرکت ہے آفتاب کی جو اوس گنڈال میں ہر جیسے کاپی سے منتقل
ہے اور قنارہ اور قنارہ نے کہا کہ آفتاب چلا جا رہا ہے ایک سیوا زمین تک دوسری نے کہا ہوا اسکا ٹھہرنا
اس وقت ہوگا جب دنیا ختم ہوگی ہر اس صورت میں حدیث کا مطلب خریف ہے نہ زمین نہ آسمان کی حدیث
سے روز قیامت العرش جانا اور سجدہ کرنا ثابت ہوتا ہے تو یہی نے کہا کہ ایک عمت معسرین ظاہر حدیث کی طرف
گئی ہے واقعی نے کہا اس صورت میں ہر روز آفتاب ڈوبتا ہے تو تحت العرش ٹھہرتا ہے یہاں تک کہ وہ
طلوع کرے گا مغرب کرے گا اس میں یہ اشکال ہے کہ آفتاب کا غروب تو ہر ساعت اور ہر خطہ جاری ہے اس کو کہیں
اشکال کہ ہے اور اس کے اطراف جو اپنے رہنما والوں کے ساتھ گھومتے ہیں ہر ایک کے افق مختلف ہیں ہر غروب ہوتا ہے
ایک قوم پر اور طلوع ہوتا ہے دوسری قوم پر اور ایک جگہ پر غروب ہوتا ہے اور دوسری جگہ پر نہیں ہوتا اور
اگر افق سے افق حقیقی مراد ہو جسکی وجہ سے زمین کے برابر دو حصے ہوجاتے ہیں ایک افق قاعی اور ایک شمالی تو
یہ اشکال رفع ہو جاوے گا و اللہ اعلم بحمدہ و صلوات اللہ علیہ وسلم۔ انہوں نے کہا کہ اگر اس کا
رسول حزب جاتا ہے آپ فرمایا یہ چلا جاتا ہے یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر غروب کرے تاکہ اس کو دیکھ
سجدہ میں گرے (اس سجدہ کا مفہوم اللہ ہی جانتا ہے ہم پر اسکی مثال میں رہتا ہے یہاں تک کہ اسکو علم ہوتا
ہے اونچا ہوجا اور جا جہاں سے آیا ہے وہ لوٹ آتا ہے اور اپنے ٹھکانے کی جگہ پر ٹکاتا ہے پھر چلتا رہتا ہے
یہاں تک کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر غروب کرے تاکہ اپنے آگے اور پیچھے نہ رہتا ہے یہاں
تک کہ اوس کو کہنا جاتا ہے اونچا ہوجا اور لوٹ جا جہاں سے آیا ہے وہ ٹکاتا ہے اپنی ٹھکانے کی جگہ سے
پھر چلتا ہے اسی طرح ایک بار اسی طرح چلیگا اور لوگوں کو کوئی فرق اوس کی جال میں معلوم نہ ہوگا یہاں تک
کہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ پر آوے گا غرض کہ تے ہوتے اوس کو کہا جاوے گا اونچا ہوجا اور لوٹ چیم کی
خوابت ہو جائے تو ڈوبتا ہے وہ ٹکرا کر چیم کی طرف سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو یہ
آب ہوگا یعنی آفتاب کا چیم سے ٹکنا یہ اس وقت ہوگا جب کہ ایمان لانا فائدہ مند لگا جو پہلے سوا ایمان
نہ لایا ہو یا اوس نیک کام نہ کیے ہوں اپنے ایمان میں حکم کی اور کائنات اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وسلم قال یومئذ ترون ان قد هب هذال الشمس فینفخ معنی حیاتیہ ابن علیہ ترجمہ
اور دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے جیسا اوپر گزری عن ابنی ذر قال دخلت المسجد
فلما عابہ الشمس قال یا ابا ذر هل تدري ان

تَدْرُ هَبْ مُهْدِي الشَّمْسُ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحْكَمُ قَالَ زَانِمَا تَنْ هَبْ فَتَسْتَأْذِنُ فِي
 السُّجُودِ كَيْفَ ذَنْ لَهَا وَكَأَيُّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا اذْجِئِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ قَالَ تَنْطَلِعُ مِنْ مَغْرِبِهَا
 قَالَ ثُمَّ قَرَأَ فِي قُرْآنِهِ عَنِ اللَّهِ ذَلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا بِرَحْمَةِ الْبُزْزِ رَوَايَتِ هِرْمَنِ مَسْجُودِهَا
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر تہجد آفتاب ڈوب گیا تو آپ نے فرمایا اسے ابوذرؓ جانتا
 ہے یہ آفتاب کہاں جاتا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا وہ جاتا ہے
 اور اجازت مانگتا ہے سجدہ کی پھر اس کو اجازت ملتی ہے ایک بار اس سے کہا جاؤ گا لوٹ جاؤ گا نہ آیا
 ہے تو وہ کل آوے گا پھر یہاں کی طرف سے پھر عبد اللہ کی قرات کو موافق یوں پڑھا وہ اسے مستقر ہا میں
 مقام ٹھہر گیا ہے آفتاب کو عینِ اُریٰ ذکرِ قائل سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
 قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَدًا الشَّمْسُ لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا حَتَّى الْعَرْنِ مَرْجَمَةُ الْبُزْزِ رَوَايَتِ
 ہے میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسی آیت کو آفتاب چلا جا رہا ہے اپنی ٹھہرنے کی جگہ پر
 جانے کے لیے آپ نے فرمایا اب اس کے ٹھہرنے کی جگہ عرس کے تے ہے **ف** یہ آفتاب کا چلا جانا ایک
 فضا میں جو بیدار ہے اور جب مقدار کو مبالغہ اس کے کوئی نہیں جانتا فلسفہ جدید کے موافق ہے وہ یہ
 کہتے ہیں کہ آفتاب جب بارے نظام کا مرکز ہے ہم انہیں سیاروں کے ایک حرکت تدبیر کی کر رہا ہے ایک نقطہ
 کی طرف سے بعد کو اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا اور جب یہ حرکت ختم ہوگی تو ضرور ایک انقلاب عظیم
 اس نظام شمسی میں واقع ہوگا اور شاید وہی انقلاب ان مشرعوں میں قیاس سے تعبیر کیا گیا ہے و اللہ اعلم
بَابُ بَدَأَ التَّوْحِيدَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اب اس بات کا بیان شروع ہوا
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی برآمد کا بیان اور **عَلَى** عَالِيَةً اَللَّهِ كَالْتِ كَانِ اَوَّلًا مَا
 بُدِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ اَللَّهِ الصَّادِقُ فَخَرُّوا لَكَ فَكَانَ لَا يَبَايَ
 اَوْ كَوْنًا اَلَا جَلَدَتْ فَيَقُولُ كَانِ الصُّبْحُ ثُمَّ سَبَّحَ إِلَيْهِ الْخَلْقُ اَوْ كَانِ يَجْلُو اَوْ جَارِحًا اَوْ يَجْعَلُ
 فِيهِ وَهُوَ التَّحْدِثُ اَللَّهِ اَلَا كَانِ لَعَدَدٍ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ اِلَى اَهْلِهِ وَتَبَسُّمٌ وَذَلِكَ لَمْ يَكُنْ جَمَلًا
 خَدِجِيَّةً فَيَسِّرَ وَذَلِكَ لِيَاخُجِي لِيَكُنْ اَلْحَقُّ هُوَنِي اَوْ جَارِحًا اَوْ يَجْلُو اَللَّهِ فَكَانَ اَمْرًا قَالَ
 مَا اَنَا بِأَرِي قَالَ فَكَأَنِّي نَفْطِي عَنِّي بَلَمَ مَنِي اَلْمُجْهَدُ كُنْتُ اَسْأَلُكَ فَقَالَ اَمْرًا فَقُلْتُ مَا اَنَا
 بِأَرِي قَالَ فَكَأَنِّي نَفْطِي اَللَّهِ عَنِّي بَلَمَ مَنِي اَلْمُجْهَدُ ثُمَّ اَسْأَلُكَ فَقَالَ اَمْرًا بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي

اَللَّهِ اَلَا كَانِ لَعَدَدٍ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ اِلَى اَهْلِهِ وَتَبَسُّمٌ وَذَلِكَ لَمْ يَكُنْ جَمَلًا
 خَدِجِيَّةً فَيَسِّرَ وَذَلِكَ لِيَاخُجِي لِيَكُنْ اَلْحَقُّ هُوَنِي اَوْ جَارِحًا اَوْ يَجْلُو اَللَّهِ فَكَانَ اَمْرًا قَالَ
 مَا اَنَا بِأَرِي قَالَ فَكَأَنِّي نَفْطِي عَنِّي بَلَمَ مَنِي اَلْمُجْهَدُ كُنْتُ اَسْأَلُكَ فَقَالَ اَمْرًا فَقُلْتُ مَا اَنَا
 بِأَرِي قَالَ فَكَأَنِّي نَفْطِي اَللَّهِ عَنِّي بَلَمَ مَنِي اَلْمُجْهَدُ ثُمَّ اَسْأَلُكَ فَقَالَ اَمْرًا بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي

مراقبہ کیا ہو اور جو کسی بیہوشی کی تہائی میں کسب ہو رہا ہے کیونکہ دل خالی ہوتا ہے مشاغل سے تو
 ہر موقع مناسب ہے ایک طلب کی طرف بخوبی متوجہ ہونیکا اور ہر ایک مبتدی کو حالت سہمراق پیدا کر سیکے
 لیے اول تہائی ضرور ہے پھر جب قوت حاصل ہو جاتی ہے اور ہر ایک مکمل ہو جاتا ہے تو تہائی کی ضرورت
 نہیں رہتی وہ لوگوں میں بیچھے کرے ایک ہی طلب کی طرف اپنی دکاندہ پوری طرح لگا سکتا ہے اس لیے بعد از
 نبوت کے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو تہائی کی ضرورت نہ تھی **ت** آپ حرا کی غار میں کسی ایسی تھیں
 کہ تہائی نہ تھی باہر ایک کتبہ جلے جلے ایک پہاڑ سے کہ تین میل پر جو شخص کہہ سنا کہ جاؤ تو بائیں
 ہاتھ پر پڑتا ہے اب وہ ان ایک قبر بنا ہوا ہے اور اس پہاڑ کو جبل نور کہتے ہیں **ت** وہ ان عبادت کیا
 کرتے کسی کہی رات ان تک اور گہم میں نہ آئے اپنا توشہ بنا تہ لجا تے پھر حضرت ام المؤمنین صدیقہ باس لوث
 کرتے وہ اور توشہ اوتھا ہے تیار کر دینیں یہاں تک کہ ایک ہی ایسا آپ پر وحی اوتری (اور آپ کو وحی کی
 توقع نہ تھی) آپ اس حرا کی غار میں پہنچے کہ فرشتہ آپ پاس آیا اور اس نے کہا یہ وہاں فرمایا میں پڑھا ہوا
 نہیں آپ فرمایا اس فرشتہ نے مجھے پکارا دیا کہ وہ تہا گیا بائیں تہا گیا **ت** یعنی خوب
 ہی دبوچا نور سے اور ظاہر یہی کہ حضرت تہا لگی ہو گئے کیونکہ فرشتوں کو خداوند تعالیٰ نے بہت طاقت
 دی ہے اور وہ تہا نہیں رہے غلامانے اختلاف کیا ہے کہ یہ فرشتہ کون تھا اکثر یہ کہتے ہیں کہ حضرت
 جبریل علیہ السلام ہی کیونکہ وحی کا کام انہی کو ہے اور بعضوں نے کہا اسرئیل تھے اور یہ جو حضرت جبر
 فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں اس سے یہ عرض ہے کہ میں کوئی کتاب نہیں پڑھی یا میں انہی طرح پڑھ نہیں
 کیونکہ امی ہونا دوسرے کے پڑھنے سے پڑھنے کا مانع نہیں اور بعضوں نے کہا کہ اس فرشتے نے ایک صحیفہ
 کا ایک ہاتھ میں دیا تھا جب آپ نے فرمایا **ت** پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہہ اڑے میں نے کہا میں پڑھا ہوا نہیں
 اس کے پھر مجھے پکارا اور دبوچا یہاں تک کہ تہا لگا پھر چھوڑ دیا اور کہہ اڑے میں نے کہا میں پڑھا نہیں
 لے پھر جب کو پکارا اور دبوچا یہاں تک کہ تہا لگا **ت** اس میں جو ہے یہ مقصود تھا کہ نور بلکہ آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کے تاج پر شریف میں سرایت کرے اور آپ کا دل خوب متوجہ ہو اور یہ جو صبح بار بار لیر
 کیا **ت** پھر چھوڑ دیا اور کہا اقرأ باسم ربک الذی خلقک خیر تک یعنی پڑھ اپنا مال کا نام لیکر جس نے تجھ کو
 پیدا کیا آدمی کو خون کی پہنٹکی سے پڑھ اور تیرا مال ٹہری عزت والا ہے جس نے سکھایا یا تم سے سکھایا
 آدمی کو وہ جنہیں جانتا تھا **ت** اس صریح صاف معلوم ہو کہ سب سے پہلے جو سورت قرآن کی

اوتری وہ یہی سورت ہے اور یہی صحیح ہے اور اتفاق ہے اس پر جو ہر سلف اور خلف کا اور بعض لوگ کہا
 کہ سب سے پہلے سورہ مدثر اوتری ہے پر وہ قول صحیح نہیں ہے اور بعض لوگ اس حدیث سے دلیل کی ہے
 کہ سب سے پہلے سورہ کاخ نہیں کیونکہ یہاں سب سے پہلے ذکر نہیں کیا اس کا جواب یہ ہے کہ شاید یہ سب سے پہلے
 کو اوتری ہو جیسے باقی سورت بعد اوتری (نودی) **ف** پر نگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
 اور آپ کے مونڈے اور گردن کے بیچ کا گوشت پٹر کر رہا تھا اور خوف سے چونکہ یہ وحی کا پہلا مرتبہ
 تھا اور آپ کو عادت نہ تھی اس واسطے کہ یہاں تک کہ پہنچ کر حضرت خدیجہ کے پاس آ کر آپ نے
 فرمایا مجھے ڈھنڈپ ڈھنڈپ دو (کپڑوں سے) انہوں نے ڈھنڈپ دیا یہاں تک کہ آپ کا ڈھنڈپا رہا اس
 وقت آنحضرت نے فرمایا اے خدیجہ مجھے کیا ہو گیا اور سب حال بیان کیا اور کہا مجھ پر اپنی جان
 کا ڈر ہے **ف** قاضی عیاض نے کہا یہ فرمانا آپ کا اسوجہ سے تھا کہ آپ کو شک تھا کہ اللہ کے پیغمبر
 میں ملک آپ کے کہ شاید اتنا بڑا بوجہ آپ کے اٹھانے کے اور جان نکل جاوے کیونکہ وحی کی سختی
 سے بہت شقت ہوتی ہے یا یہ خیال اس وقت تک ہو جاتا تھا اب میں نبوت کی بشارت میں ہوں مگر
 اور فرشتے کی آواز آپ نے سنی پر اس سے ملاقات نہیں کی تو آپ کو خوف ہوا شیطان کا چرب
 فرشتے سے ملاقات ہو گئی اس وقت کو کسی طرح کا شک نہیں رہ سکتا اور کہ شیطان کے غلبہ کا ڈر سکتا
 ہے۔ **ف** نودی نے کہا دوسری تاویل ضعیف ہے کیونکہ حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہ
 فرشتہ کی ملاقات کے بعد فرمایا **ف** خدیجہ نے کہا مگر نہیں آپ خوش ہو جیسے سب سے پہلے اللہ کی
 تعالیٰ آپ کو کہی رسول اللہ کہے گا یا کہی بخیر رہ نہ کرے گا آپ تو اللہ کی قسم تھے کہ جوڑے ہیں سب سے
 بولتے ہیں بوجہ اٹھاتے ہیں (یعنی عیال اور اطفال و یتیم اور یتیم کے ساتھ ملا کر کہتے ہیں اکا
 برا اٹھاتے ہیں) اور نادار کے لیے کوئی کرتے ہو اور خاطر داری کرتے ہو مہمان کی اور بھی آنحضرت نے
 (جیسے کوئی فرض نہ ہو گیا یا مفلس نہ ہو گیا یا ادھر کوئی تباہی آئی) مدد کرتے ہو لوگوں کی **ف** شہابی
 آفتیں کہیں اس لیے کہ جو آفتیں ناخ کی وجہ سے آدین جیسے کوئی افضول فرجی سے مفلس ہو جاوے یا غلام
 کرے اور بے مین جاوے تو اس کی مدد کرنا ضرور نہیں سبحان اللہ بی نبوتی اس لیے عیسٰی حضرت
 خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا نہیں جو اپنے خاوند کو مصیبت کی وقت میں تسلی اور تسخیر دیتے اور ہر ایک
 معاملہ میں صلاح نیک دیکھ کر حضرت خدیجہ کی عقل مند رہی اور دانا رہی اور یہاں تک کہ اس سے خدا کے ثبوت

کے لیے صرف یہی ایک حدیث کافی ہے خطاب و محلی گفتگو کا یہ ہر کہ آپ کے اخلاق اور عادات اور خصال تو
 نہایت عمدہ ہیں۔ مگر جبکہ خدا ہی آپ سے خوش ہے اور خلق خدا ہی رہی ہے پہر آپ پر آفت انا عطر
 کے خلاف ہے۔ سنا ہے کہ ہماری شریعت میں اور نیز اگلی شریعتوں میں جب غور اور غور کرو تو معلوم
 ہوتا ہے کہ گناہ دو قسم کے ہیں ایک قسم تو وہ جو خلق سے تعلق نہیں رکھتی صرف خدا سے تعلق رکھتے ہیں جو
 شرک کرنا کفر کا اعتقاد رکھنا اور دوسرے وہ جو خلق سے تعلق رکھتے ہیں جنکی وجہ سے خدا کی مخلوق کو تکلیف
 ہوتی ہے نہ کہ یہی وجہ ہے تقریباً اکثر گناہ جیسے ساری اسی قسم کے ہیں جیسے زنا اور چوری اور ظلم اور سب و
 خواری وغیرہ اور اتفاق بخوبی وغیرہ پہر جو شخص دونوں قسم کے گناہوں سے پرہیز کرتا ہو اور بعض
 اس کے وہ ٹیکیاں کرتا ہو جن سے خدا خوش ہوتا ہے اور خدا کی مخلوق بھی خوش ہوتی ہو وہ کامیاب و نصیب
 میں پہنچتا ہو اور جو تو روز بروز بڑھتی جاوے گی اور وہ ہمیشہ اپنے نیک اعمال کے ثمر سے اور ان کے
 ثمر سے ہوتا ہو اور جس بار سے کہ تو حقیقت میں ایک گناہ ایک سچ ہے جو ان کی زندگی کو خراب دیتا
 ہے اور بیش کرا اور تلخ بنا دیتا ہے اسے جو ہر تمام شریعتوں نے اتفاق گناہ سے منع کیا ہے مثلاً جو شخص کھانا
 کرے گا اور اپنی جوار و بچوں کو نہ دے گا اور نہ دینے کے حق اچھی طرح ادا کرے گا تو اس کے سبب اسکو دشمن
 بنوا دیتا ہے اور جو کھانے کو سبب کا اس کے جان و مال کو نقصان پہنچا دین کے جو شخص سدا کر گیا وہ اپنے
 نامہ و اپنے تئیں نقصان پہنچا دین کا جو ظلم کرے گا لوگ اس کے دشمن ہو کر اس کے بدل لیں گے اسی طرح سارے
 گناہوں کا حال ہے کہ انجام ان کا اندھ اور سچ ہے جو جو شخص گناہ کو لذت سمجھ کر کرتا ہے وہ انجام میں
 اور بار بار کہیں نہیں آتا اگر وہ غور سے فکر کرتا تو اسکو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ گھری بہر کی لذت اور
 بے انتہا تکلیف کے ساتھ جو آگے اتیر دلی ہے کہ حقیقت میں کہتی زنا کے وقت جو ایک آدھ کھلہ لذت
 ہوتی ہے اسکی کیا بیا طہی و معاذ اللہ ان آفتوں کے سامنے جو زنا کو نبوالے کو مانگے بلکہ پیش آتی ہیں کئی
 شریف آدمی اس کے آئینہ کا بڑا گھڑتین رو اور نہیں ہوتا کوئی اس کے ہمسایہ رہے کو پسند نہیں کرتا خبر
 زنا کی اور عورت کا اگر شوہر ہے تو وہ اس کے خون کا پیاسا میں جاتا ہے اور جب تم پاتا ہے اسکو قتل کرتا ہے
 اور جو شوہر نہیں تو بہو اور عزیز و اقارب بنا تے رشتہ دارے دشمن ہوتے ہیں اس کے مارنے کی فکر میں رہتے
 ہیں اور اگر فرزند کریں کہ وہ عورت خود زانیہ ہو اور اسکو مانتے بشیروا لے ہی نہیں یا ہوں پر بارہ ماہ میں
 بہن یہ نقصان ہے کہ اس شخص کو زنا کی عادت پڑ جاتی ہے پہر ایک عورت سے اس نفل کے کرنے پر مستعد ہوتا

ہے اور نقصان پاتا ہے دوسرے کسی بی بی اور بی بی کے عزیز و اقارب اس کو دشمن بنجاتے ہیں اور انفراسیو
 بکر درخشاوند اپنی بی بی کے ہاتھوں میں دیتے ہیں اور اگر یہ بھی نہ ہو تو زانیہ عورتوں کے ساتھ برکام کرنے
 سے انسان کو طرح طرح کی بیماریاں جیسے آتشک سوزاک جذام وغیرہ امراض غریبہ لاحق ہوتے ہیں جنکا اثر
 کسی پشت تکب و لادین بھی چلا جاتا ہے اور جب کو یہ بیماریاں لاحق نہ ہوتی ہیں اس کی تو زندگی سے موت بہتر
 معلوم نہ ہوتی ہے معافہ اے ایک آن کے مرنے جو حلال طور سے بھی ممکن ہے ساری عمر کے لیے یہی سخت تکلیف
 اوٹھانا عاقل کا کام نہیں اس لیے سے کوئی یہ نہ سمجھو کہ گناہ سے بچنے کا فائدہ صرف دنیا کی زندگی ہی میں ہے
 نہیں بلکہ آخرت کا فائدہ اس کے سوا ہمیں اور جو بیان اور پرہیز لے کیا اس کے یہ غرض ہے کہ بعض لوگ جو
 کو پوری سمجھ نہیں وہ خیال کرتے ہیں کہ گناہوں سے بچنا دنیا میں کوئی سنجیدہ نہیں بلکہ اوسمہج صرف آخرت
 ہی کا فائدہ ہے حالانکہ یہ خیال نری حماقت اور سفاهت کا خیال جو شریعت اور مذہب پر چاہتا اور پوری
 باتوں کو بچپن اور نیک سون کو کرنا دنیا اور آخرت دونوں کو درست کرتا ہے اور یہ مذہب اور شریعت
 پر چلنے سے انسان آخرت کو غدا ہون سے بچوگا واپس ہی دنیا کی آفتوں اور رنجوں سے بھی محفوظ رہیگا
 اگر کوئی یہ کہنے کہ دنیا میں اچھے آدمیوں پر بڑی بڑی جیتیں اور تکلیفیں ہوں ہیں میں اور بہت سہو
 کار ہوں مے ساری عمر چین اڑایا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ چین اور مصیبت نظام ہمنیوں کی نظر میں
 ہے و حقیقت بدکاروں کو کوئی چین نہیں اور نیکوں کو کوئی رنج نہیں نیک شخص پر کیسے ہی آفت آوے پر
 اس کا دل اپنی بے قصوری و برپا کی کا تصور کر کے خوش ہے اور انجام اس آفت کا حسرت ہو اور بدکار کا دل
 وقت قلب میں ہے کیسے ہی عیش کے سامان اس کو باطن میں پریش دل میں اطمینان اور سکون نہیں گناہ
 کی فکر و اندھے کا خوف لگا ہوا ہے تو یہ سامان سبچ ہے ھٰذَا مَا لَمْ يَكُنْ لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَئِنْ شَاءَ اللَّهُ
 پہر مذہب آپ کو درہن نفل با پس لے گئیں اور وہ مذہب کے چپاز و بہائی تھے اور کیونکہ وہ نفل کے بیٹھے
 اور نفل سدا کے اور مذہب غمید کی بڑی نہیں اور غمید اس کے بیٹھے تھے تو وہ اور مذہب کے باطن ہی بہائی
 تھے اور جاہلیت کے زمانے میں وہ نصرانی ہو گئے تھے اور عربی مکہ جانتے تھے تو انہیں عربی میں مکہ تھی
 جتنا اور منظور تھا **ف** صحیح بخاری میں ہے کہ عمر ان مکہ جانتے تھے اور انہیں مکہ عمر ان میں کہتے تھے
 تو وہی نے کہا دونوں صحیح ہیں اور حال ہے کہ وہ نصاری کے دین کو خراباقت ہو اور انہیں مکہ غریب سمجھتے
 تھے کہی رسکو عمر ان میں بگھتے تھے کہی عربی میں **ت** اور بہت بڑھتے تھے اور کی بیانی جاتی رہی تھی

۴۰۰
ابا سلمہ
ن
فقال

ہن ہوں ہی عن عی یقول سالت اخی بقران انزل قبل قال یا بھما اللہ انزل
فقلت او اقر ان فقال سالت عمار بن عبد اللہ اخی بقران انزل قبل قال یا بھما اللہ انزل
فقلت او اقر قال جابر احدثنا عنک ما حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
جاؤت ہجرا شہرا فلما قضیت جوارى کرکے ماسد بطنک بطن الودی فتوڈیت
فتظرت اماحی دخلنی وعن یحیی عن شمسائی فلم ار احدا ثم خذتک فظرت فلم ار
احدا ثم توڈیت فرغت راسی فاذا هو علی العرش فی العواء یعنی جہنم میں تھکا ہوا
کھفہ شدیدہ فانکیت خدیجۃ فقلت دترونی فک توڈی قصبو علی ماء فانزل اللہ
تعالی یا بھما اللہ ثم فکان ردو ذلک فکنت ویتا بک کطقت ترجمہ میری سرور سے میری سرور سے
سے پوجا سب پہلے قرآن میں سو کیا اور ترا انہوں نے کہا یا بھما اللہ فرمیں گے کہا یا اقر انہوں نے کہا میں
نے جابر بن عبد اللہ سے پوجا قرآن میں سو پہلے کیا اور ترا انہوں نے کہا یا بھما اللہ فرمیں گے کہا یا اقر انہوں نے
کہا میں تم سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بیان کی تھی آپ نے فرمایا
میں حرام میں ایک جہنم تک کہ جب میری میت نہی کی پوری ہو گئی تو میں اور ترا اوروادی کے اندر چلا
کسی نے مجھ کو آواز دی میں نے سانس اور پیچہ اور دوا پہنے اور بائیں دیکھا کوئی نظر نہ آیا پھر کس نے مجھ کو آواز
دی میں نے دیکھا کسی کو نہ پایا پھر کس نے مجھ کو آواز دی تو میں نے سر اوپر اٹھایا دیکھا تو وہ ہوا میں ایک تخت
پر میں بیٹھ گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر دیکھ کر رزہ چڑھ آیا سخت (ہمیت کو مارے) تب میں خدیجہ پاس
آیا اور میں نے کہا مجھ کو کپڑا اور ڈھانڈو کپڑا اور ڈھانڈو دو انہوں نے کپڑا اور ڈھانڈا اور پانی میرے اور ڈھانڈا اور بیت
دور کرنے کے لیے) تب اللہ تعالیٰ نے یا یتیمین اور تارین یا اٹھا اللہ فرمے فکان ردو ذلک فکنت ویتا بک فظرت
(انکا ترجمہ اور گریا) عن عی یقول سالت اخی بقران انزل قبل فاذا اھو جاکل علی عرش
بکین التکا وکرا ان جہن ترجمہ یکے بن الی کثیر سے اسی اسناد سے روایت ہے ترجمہ ہی جہاں پر گزرا ہن
میرے کو وہ ایک تخت پر تین زمین اور مسان کے پیر میں باب کہ انزل اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقرآن الصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمان پر پتر لیت لجا بار (یعنی معراج)
اور نمازون کا فرض ہونا ف نوڈی نے کہا یہ نہایت بڑا باب ہے اور میں اسباب میں مختصر مختصر کرتا
اپنے اپنے موقع پر بیان کر دیکھا اور کافی عیاض سے معراج کے بار میں چند فقرے بہت عمدہ لکھی ہیں انہوں نے

نے کہا لوگوں نے خنثیات کیا ہے کہ یہ معراج کس حالت میں تھا تو بعضوں نے کہا کہ یہ سب خواب تھا اور جو حق ہے اور اکثر سلف اور تخرین نے اسکو اختیار کیا ہے فقہاء اور محدثین اور تکلمین میں یہ وہ یہ ہو کہ معراج بیداری کی حالت میں تھا اور آپاں جو جسم کے ساتھ تشریف لے گئے تھے اور خنثیات میں اس امر پر دلالت کرتی ہیں اور ظاہر ہو عدول کرنے کے لیے کوئی وجہ نہیں اور یہ محال ہے تاکہ تاویل کی احتیاج ہو اور شریک معراج کی رویت میں کمی جگہ و کم کیا ہے جنہر انکار کیا ہے علماء نے اور امام مسلم نے اس پر تنبیہ کی ہے اور کہا کہ شریک نے اس معراج میں تقدیم اور تاخیر اور کمی اور بیشی کی ہے ایک دن میں یہ کہ وہ معراج کو نبوت سے پہلے نقل کرتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے معراج کم سے کم نبوت کے پندرہ مہینوں کے بعد واقع ہوا اور عربی نے کہا معراج شامیوں میں شب کو بیع الثانی میں ہجرت سے ایک سال پہلے ہوا اور نہری نے کہا معراج نبوت کے پانچ برس بعد ہوا اور ابن اسحاق نے کہا معراج اوسوقت ہوا جب اسلام مکہ میں پہلے گیا تھا اور عرب کے قبیلوں میں اور ان سب قولوں میں نہری اور ابن اسحاق کا قول زیادہ ٹھیک ہے اس لیے کہ سب باتفاق کہا ہے کہ حضرت خدیجہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی نماز فرض ہوئے کے بعد اس بات میں خنثیات نہیں کہ حضرت خدیجہ ہجرت سے تین سال پہلے گئے گسین اور بعضوں نے کہا پانچ سال پہلے دوسرے کہ علماء نے اتفاق کیا ہے اس امر پر کہ نماز معراج کی رات کو فرض ہوئی ہے اور معراج نبوت سے پہلے کیونکر ہو سکتا ہے اور یہ جو شریک کی روایت میں ہے وہ آپ سوتے تھے اور دوسری روایت میں ہے کہ میں سو اُور جا گئے کہے بچپن ہنا خانہ کعبہ باسحق اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوئی کہ معراج خواب میں ہنا کیونکہ یہ حالت اوسوقت کی ہے جب آپ باسحق فرشتہ آیا اور حدیث میں اسکا کہان ذکر ہے کہ سارا قصد خواص میں گزارا تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا فردی نے کہا شریک کے سوا معراج کی حدیث کو حافظوں اور عالموں نے روایت کیا ہے جو حدیث ابن شہاب اور ثابت بن ابی اور قتادہ بن انس سے اور انہوں نے شریک کی بات میں بیان نہیں کیا اور شریک اہل حدیث کو نزدیک حافظہ نہیں تھے مگر کہتا ہے کہ جن لوگوں نے معراج کا حالت بیداری میں جسم کے ساتھ انکار کیا ہے انکا انکار دو وجہ سے ہے ایک تو یہ کہ ہفتہ تیز حرکت قیاس میں نہیں آتی کہ داکھون کروڑوں برس کا فاصلہ ایک جسم تھوڑے زمانے میں طے کرے اور پھر اسکو اجزا میں اتصال قائم رہے دوسری یہ کہ کہ آسمان مثل یاز کے چمکوں کے ایک رات اور دوسری رات ہوئے ہیں اور وہ پٹنوں اور جڑے کو قابل نہیں ہیں۔ دوسرا شبہ تو صرف ظاہر ہے

کی تقلید سے پیدا ہو گیا تھا کیونکہ اوس نے آسمان ٹھوس اور سخت ایک ایک شے ہونے کے لئے اور ہر شے کا
 بہر نظام مسلمانوں نے عربی زبان میں نقل کیا اور وہی مسلمانوں میں شائع ہوا حالانکہ خود حکمائے اس نظام
 کو باطل کر دیا اور ہتھکڑیوں کا جسم ایسا سخت کہ جس میں کوئی چیز نہ نہ سکے غلط ہوا اور ثابت ہوا کہ اگر
 ہزار مار مار کر اور اجسام ان آسمانوں میں جو فضا کی طرح معلوم ہوتا ہے پیرا کر تے ہیں یا اگر گویا اس میں
 جاوے کہ آسمان ٹھوس اور سخت اجسام میں تو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ اول میں دروازے اور کھڑکی
 نہیں ہیں اور جو یہ بھی فرض کیا جاوے تو یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ وہ پتھر اور چٹان کے لائق نہیں ہیں
 جو دلیل اگلے حکمائے آسمانوں کے نہ پتھر پر قائم کی ہے وہ کئی جگہ سے ممکنہ و شہ ہے اور اس کے مقدمات
 ممنوعہ ہیں اب رہا پہلا امر تو اس کا جواب یہ کہ صرف قیاس میں نہ آئے ہو کوئی امر محال نہیں ہو سکتا
 خود زمین کی حرکت کو دیکھو اٹھاون ہزار میل ایک گھنٹہ میں طے کرتی ہے پتھر تو پتھر کو گولے سے ایک
 سو بیس گنا جلد جا رہی ہے پرند زمین کے اجزاء میں تفرق ہوتا ہے اور نہ ہر کوئی قسم کی پریشانی پہی
 تیز حرکت سے محال ہوتی ہے اور جن لوگوں کے نزدیک آفتاب متحرک ہے اور زمین ساکن ہے تو
 آفتاب زمین سے دس کروڑ میل کے فاصلہ پر ہونے سے اس کا مدار ساٹھ کروڑ میل کا ہوا اور ساٹھ کروڑ
 پچھتیم کروڑ تو ہر ایک سمت میں اڑ مانی کروڑ میل آفتاب کی حرکت ہوئی حالانکہ اس قدر تیز حرکت سے بھی
 نہ آفتاب کا جرم ہٹتا ہے نہ اوس کے اجزاء میں تفرق ہوتا ہے اس سے بھی زیادہ تیز حرکت کو دیکھو
 روشنی جو آفتاب سے ہم ہم تک پہنچتی ہے اس کی حرکت ایک دقیقہ فی سہ سو بیس ایک کروڑ بیس گنا میل ہے اگر
 کوئی کہے روشنی ایک عرض ہے جو دوسرے جسم سے قائم ہے اور کلام جاہر کی حرکات میں ہے تو اس کا جواب یہ ہو کہ
 خیال ہی غلط ہے کہ روشنی عرض ہے بلکہ روشنی ایک جسم ہے جو چھوٹے چھوٹے اجزاء سے مرکب ہے اور وہ اجزاء
 بہایت تیزی کے ساتھ روشنی عرض ہے بلکہ روشنی ایک جسم ہے جو سب طرف پھیل کر جاتے ہیں یہ جب حرکت کی تیزی کی کوئی انتہا
 نہ نکلی اور نہ جسم کی سختی کی اس صورت میں خداوند کریم قادر مطلق کی قدرت کا کمال سے کچھ بعید نہیں ہے کہ وہ
 ایک جسم کو سختی سے تیز روی عنایت فرماوے گو ہماری قیاس اور عادت سے بعید ہے جو جہل سے اپنی قیاس
 سے معراج کو بعید سمجھ کر اس کا انکار کیا اور حضرت صدیق نے عقل سلیم سے کام لیا اور معراج کی تصدیق
 کی و ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء **عَنْ** اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللہ عَنْہُ قَالَ لَمَّا رَوَدُّنَا الْبَعْلَ بَصَعَ حَافِرٌ كَاغِدٌ

کے دروازے پر پہنچے اور ہانڈ دینے سے یہ معلوم ہوا کہ انسان کو اپنی چیزوں کی احتیاط اور حفاظت ضرور ہے اور یہ توکل کے خلاف نہیں) پہرین سجد کے اندر گیا اور دو رکعتیں نماز کی پڑھیں بعد اوسکو باہر نکلا تو حضرت جبریل علیہ السلام دو پہرین لیکر آئے ایک میں شراب تھا اور ایک میں دودھ لپیٹا تھا حضرت جبریل نے کہا تم نے فطرت کو اختیار کیا **ف** نووی نے کہا اس روایت میں اختصار ہے اور یہ ہے کہ جبریل علیہ السلام نے آپ کو اختیار دیا کہ ان دونوں برتوں میں سے جو چاہیں اختیار کریں آپ دودھ پسند کیا جیسو دوسری روایت میں ابوہریرہ کے صاف موجود ہے کہ آپ کو الہام ہوا دودھ کے اختیار کرنا اور فطرت سے مراد اسلام ہے تھامست ہے اور حضرت جبریل کے کہنے اسلام کی علامت کو اور اسے استقامت کو اختیار کیا اور دودھ اسلام کی علامت ہے جو ہوا کہ وہ پاکیزہ ہو اور پاکیزہ انجام ہے اور شراب تو سب ناپاک کیوں کی جڑ ہے اور حال اور حال دونوں میں برائیاں پیدا کیے والے ہیں۔ انتہہ متعظیم کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ فطرت سے مراد ایمان لغوی معنی کا ہے یعنی مہدائش اور آفرینش اور مقصود یہ ہے کہ دودھ فطری ہے انسان کی حیوانی پیدا ہوتا ہے تو اسکی پرورش بغیر دودھ کے ممکن ہے اور دودھ وہ غذا ہے جو نہایت مقوی میرے لعل الحزم عنہ کو بڑھانے والا ہے جو پرورش کرنے والا ہے اور جسم میں نہایت اور پاکیزہ دونوں موجود ہیں اور وہ فطری ہے یعنی پیدا ہونے سے خداوند کریم نے اس کو بنایا انسان کی صفت کو اس میں درخشاں نہیں برخلات شراب کے کہ اس میں غذا نیست ہے جو انسان کے جسم میں پرورش کے لیے کافی ہے نہ وہ فطری ہے بلکہ انسان کی ترکیب اور صفت سے تیار ہوا ہے اور بقدر نفع و ضرر سے حاصل ہوتی ہے اور سے زیادہ ضرر اور نقصان پیدا ہوتا ہے **ف** پہر جبریل ہمارے ساتھ آسمان پر چڑھا (جس میں پہر چڑھے) تو فرشتوں کو کہا دروازہ کھولنے کے لیے انہوں نے پوچھا کون ہے جبریل نے کہا جبریل ہے اور انہوں نے کہا تمہاری سالہ دو ستر اکون ہو جبریل نے کہا جبریل علیہ السلام میں فرشتوں نے پوچھا کیا وہ بلا کے گوتے جبریل نے کہا ان بلا کے گوتے **ف** نووی نے کہا ایمان کو کوئی باتیں معلوم ہو سکتی ایک ہے کہ جبریل ان دالہ اندر سے پوچھے کہ ان سے تو اس کے جواب میں اپنا نام بیان کرے نہ یہ کہ میں کہے کیونکہ اسکی مخالفت آئی ہے اور میں کہتا ہے فائدہ ہے کہ اس میں دروازہ میں تیسری کہ دروازوں پر محافظہ رکھ کر پار میں **ف** پہر دروازہ کھول لگیا ہمارے لیے اور یہی آدم علیہ السلام کو دیکھا اور انہوں نے عرض کیا کہ اور میرے لیے دعا کی بہتری کی **ف** مرحبا وہ لفظ ہے جو کہو جس کے لوگ مہمان کے ایک وقت سے آتے ہیں یعنی ہم اچھے فراخ اور کھانہ چاہتے ہیں آئے اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی شخص ملاقات کو آئے اسکی خاطر داری

کرنا اور کشادہ پیشانی سے ملنا اور اسکی تعریف کرنا بے شک وہ معز و نہر ہو درست ہر اور یہ طریقہ ہے انبیاء کا **فصل**
 پہر جبریل ہمارے ساتھ چڑھے دوسرے آسمان پر اور دروازہ کھلوا یا فرشتوں نے پوچھا کہ انہوں نے کہا جبریل
 فرشتوں نے پوچھا تمہارے ساتھ دوسرا کون شخص ہے انہوں نے کہا محمدؐ میں فرشتوں نے کہا کیا انکو
 حکم ہوا تھا بلکہ جبریل نے کہا ہاں انکو حکم ہوا ہے ہر دروازہ کھلوا تو میں نے دونوں خالہ ادبہائیوں کو
 دیکھا یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو ان دونوں نے مرجا کہا اور میرے لیے بہتری
 کی دعا کی پہر جبریل ہمارے ساتھ تیسرے آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھلوا یا فرشتوں نے کہا کون ہے جبریل
 نے کہا جبریل فرشتوں نے کہا تمہارے ساتھ دوسرا کون ہے جبریل نے کہا محمدؐ میں فرشتوں نے کہا کیا انکو
 پیغام کیا گیا تھا بلکہ ان کے لیے جبریل نے کہا ہاں انکو پیغام کیا گیا تھا پہر دروازہ کھلوا تو میں نے حضرت یوسف
 علیہ السلام کو دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسکو (کا آؤا حصہ لکھ دیا تھا انہوں نے مرجا کہا مجھ کو اور نیک عا
 کی پہر جبریل ہمارے ساتھ چڑھے آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھلوا یا فرشتوں نے پوچھا کہ انہوں نے کہا جبریل پوچھا
 تمہارے ساتھ دوسرا کون ہے کہا محمدؐ میں فرشتوں نے کہا کیا انکو ان کے گئے ہیں جبریل نے کہا ہاں انکو
 گئے ہیں ہر دروازہ کھلوا تو میں نے اور میں علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مرجا کہا اور اچھی دعا دی مجھ کو
 اللہ جل جلالہ نے فرمایا ہم نے اوٹھالیا اور میں کو اونچی جگہ پہنچا (تو اونچی جگہ پہنچا جو تھا آسمان مراد ہے)
 پہر جبریل ہمارے ساتھ پانچویں آسمان پر چڑھے انہوں نے دروازہ کھلوا یا فرشتوں نے پوچھا کون کہا
 جبریل پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے کہا محمدؐ میں فرشتوں نے کہا کیا وہ بلائے گئے ہیں جبریل نے
 کہا ہاں بلائے گئے ہیں ہر دروازہ کھلوا تو میں نے حضرت زین علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مرجا کہا اور مجھ کو
 نیک دعا دی پہر جبریل ہمارے ساتھ چھٹے آسمان پر چڑھے اور دروازہ کھلوا یا فرشتوں نے پوچھا کہ
 کہا جبریل پوچھا اور کون ہے تمہارے ساتھ انہوں نے کہا محمدؐ میں فرشتوں نے کہا کیا خدا نے انکو پیغام
 بھیجا ان کے لیے جبریل نے کہا ہاں بھیجا ہر دروازہ کھلوا تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا
 انہوں نے کہا مرجا اور اچھی دعا دی مجھ کو پہر جبریل ہمارے ساتھ ساتویں آسمان پر چڑھے اور دروازہ
 کھلوا یا فرشتوں نے پوچھا کون ہے کہا جبریل پوچھا تمہارے ساتھ اور کون ہے کہا محمدؐ میں فرشتوں نے
 پوچھا کیا انکو ان کے گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں انکو گئے ہیں ہر دروازہ کھلوا تو میں نے حضرت ابراہیمؑ
 علیہ السلام کو دیکھا وہ نیک لگا کے پہنچا تو میں نے اس کو یہ معلوم ہوا کہ نیک کی طرف پہنچا کہ

بیٹھنا درست ہو) اور انہیں ہر روز ستر ہزار فرشتے جاتے ہیں جو پہر کبھی نہیں آتے **ف**نا بیت محمود ایک
 گہرے کھوکھلے پتھر کے انعاموں کے اوپر اس کو محمود اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ آباد رہتا ہے ہر روز ستر ہزار فرشتے
 وہاں عبادت کر لیتے آتے ہیں جو پہر کبھی نہیں آتے اس سے معلوم کرنا چاہیے کہ فرشتے کتنو بے حساب ہیں
تپہر چہر بیکل جھبکوسرہ منہی پاس لے گئے **ف**سدرہ منہی ایک جنت ہے جہاں ساتوں آسمانوں
 کے اوپر وہ حدیث فرشتوں کے جہان کی یا حدیث ان کے علم کی اس کے آگے کا علم سوا خدا کے کیا نہیں ہے
 ابن عباس نے کہا اس کا نام سدرہ منہی سیلیہ ہے کہ لکھ لکھ کا علم وہاں تک ختم ہو گیا اور اس کے آگے کوئی
 نہیں رہتا سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عبداللہ بن مسعود سے منقول ہے کہ اس کو منہی اس لئے کہ جہنم میں
 کہ جو اوپر سے اترتا ہے وہ وہاں آکر ٹھہر جاتا ہے اور جو نیچے سے چڑھتا ہے وہ وہاں تک جاتا ہے یعنی خدا
 کا حکم **ت**اوس کے تپے اتنے اتنے بڑے تھو جیسے راتھی کے کان اور اوس کے جیسے تھو قلد (ایک بڑا گہرا
 جس میں دو شک یا زیادہ پانی آتا ہے) پہر جب اوس جنت کو اللہ کے حکم سے ڈھانچا تو اس کا حال ایسا ہو
 گیا کہ کوئی مخلوق اس کے خوبصورتی بیان نہیں کر سکتا **ف**یعنی جب اللہ جل جلالہ کی خاص تجلی اس جنت
 پہنچی تو اس بزرگ روپ ہی میں گیا اور حسن جمال اس کا نظر ہو گیا جس کی تعریف بیان نہیں ہو سکتی چہر
 مخلوق کی کیا جمال جو اپنے خالق ذوالجلال کی تعریف کر سکا **ت**پہر اللہ جل جلالہ نے ڈھانچے کے دل
 میں جو کچھ والا اور چپکاس نمازین ہر رات اسی میں مجھ پر فرس کیں جب میں وہاں ہوا تو اسے حضرت سکر
 علیہ السلام پہنچا تو انہوں نے پہچان لیا کہ یہ بزرگ اس کی تعریف کیا نہیں ہو سکتی پر میں نے کہا کیا جا
 نمازین میں کیں انہوں نے کہا پہر لوٹ جاؤ اپنے بزرگ کے پاس **ت**اس جنت
 ثابت ہوتا ہے عقیدہ ہفت ہست کا کہ خدا اس کے اپنے عرش پر آسمانوں کے اوپر چور فلوت جاسے کہ
 کیا بنے ہوں گے **ت**اور تخفیف چاہو کیونکہ تھاری ہست کو ان کی خاصیت ہے جو ان کے اپنے جہان میں
 ہر سکیل کو آزمایا ہے اور ان کا امتحان لیا ہو میں ہست کیا اپنے بزرگ کے پاس **ت**نور
 نے ہتھام پر یہ تاویل کی ہے کہ میں لوٹ گیا اوس مقام پر جہاں میں نے خداوند کریم سے باتیں کی تھیں
 اور پھر عرض کیا دوبارہ اور نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے وہاں سے لوٹ کر آنا
 یہ تاویل مردود ہے اور نوری نے تائید میں نے تائید کی ہے کہ یہ تاویل کی جو خداوند کریم کی ہست اور
 مکان میں ہستہ خیال کرتے ہیں اور علامہ حلی نے اسے اس لئے کہ جب میں نے وہاں سے لوٹ کر آنا

[illegible]

نے وہاں کے کلید بردار کو کہا کہ ہول اوس پوچھا کون ہو جب ریل نے کہا خبر ریل پوچھا اور بھی کوئی تیرے ساتھ ہے
 جبریل نے کہا ہاں محمد بن پوچھا کیا وہ بلا کے گئے کہا ہاں تب اوس نے دروازہ کھولا جب ہم آسمان کے اوپر
 گئے تو ایک شخص کو دیکھا جسکی وہ اپنی طرف ہی ٹہنڈ تھی (روحون کے) اور بائیں طرف ہی جہنم تھی
 عجیب اپنی طرف دیکھتے تو ہنستے اور جب بائیں طرف دیکھتے تو رونے اور سنے مجھے دیکھا کہ کہا رجا اور کجخت
 نبی اور نیکہ بیڑ میں سے جبریل سے پوچھا یہ کون ہو اور انہوں نے کہا یہ آدم علیہ السلام ہیں اور یہ جو لوگوں کے
 جہنم ادن کے واسطے اور بائیں ہیں یہ اونکی اولاد ہے تو وہ اپنی طرف دیکھ کر کہتے ہیں جو جنت میں جاوینگے
 اور بائیں طرف دیکھ کر کہتے ہیں جو جہنم میں جاوینگے اسلیئے وہ جب وہ اپنی طرف دیکھتے ہیں تو خوشی کے
 مارے جھنڈ پڑتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو رنج کے مارے لڑتے ہیں **ف** رضی عنہ
 نے کہا اس مقام پر یہ مشکل ہوتا ہے کہ کافروں کی روحن جو جنت میں رہتے ہیں جو ساتویں میں ہیں
 یا اس کے نیچے رہتے ہیں اور وہ سنوں کی روحن جو جنت میں آ رہے ہیں یا ان میں بہرہ روحن آدم
 علیہ السلام کے پاس کیونکہ جمع تھیں اور اسکا جواب یہ کہ شاید حضرت آدم علیہ السلام کے پاس ان کو
 پیش ہو چکا ایک وقت معین ہوا اور رسول اللہ علیہ وسلم اتفاق ہو کر وقت و مکان پوچھ تو ان کو
 اودھکایا اور یہ بھی استعمال ہے کہ کافروں کا جہنم میں اور وہ سن اور کجاست میں رہنا ہمیشہ نہ ہو بلکہ خاص
 ایک قسم میں رہنا ہو جیسے قرآن میں ہے کہ صبح اور شام جہنم کے سامنے وہ کیر جا رہے ہیں اور حدیث میں ہے
 کہ صبح کے سامنے اسکا ٹھکانا جنت میں پیش کیا جاوے گا اور اس سے کہا جاوے گا کہ تیرا یہ ٹھکانا ہے یہاں تک کہ
 اللہ تعالیٰ پہنچاؤں تو تب کو اس جگہ اور یہ بھی استعمال ہے کہ جنت حضرت آدم علیہ السلام کی اپنی طرف ہو
 اور جہنم بائیں طرف واللہ تعالیٰ اعلم **ف** پھر آئے فرمایا جبریل علیہ السلام کہ ہول دیکھو چڑھے یہاں تک کہ
 آدھرا آسمان پر پہنچے اور اسکی چوکیا رہی کہ دروازہ کھول اوس نے یہی کہا جس پر پہلے آسمان کے
 پیکیدار نے کہا تھا یہ دروازہ کھولا انسان مالک ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے آسمان پر حضرت آدم
 اور ادریس اور عیسیٰ اور اسحاق علیہم السلام کی ملاقات کی اور یہ بیان نہیں کیا کہ ان میں سے ہر ایک
 کون سے آسمان پر ملا رہا تھا کہا کہ آدم سے پہلے آسمان پر ملاقات ہوئی اور اس پر ہم سے چہرے آسمان پر ہوئی
 جب جبریل اور آپ حضرت ادریس کے پاس سے گزرے تو انہوں نے کہا رجا اور نبی صالح اور بائیں صالح آپ
 سے پوچھا یہ کون ہیں جبریل نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں آپ جہنم حضرت سوسا علیہ السلام پر گزرا اور انہوں

نے کہا حرب ایضی صالح اور بہائی صالح میں نے پوچھا یہ کون ہیں انہوں نے کہا یہ سب علیہ السلام ہیں
 بہرین حضرت عیسیٰ پر سگندرا انہوں نے کہا حربا ایضی صالح اور بہائی صالح میں نے پوچھا یہ کون ہیں انہوں
 نے کہا عیسیٰ میں مریم کے بیٹے بھتیجین حضرت ابراہیم پر سگندرا انہوں نے کہا حربا ایضی صالح اور بہائی صالح
 میں نے پوچھا یہ کون ہیں انہوں نے کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام میں **ف** نودی نے کہا اس رویت
 میں جو ابراہیم علیہ السلام کی ملاقات چٹے آسمان پر مذکور ہے یہ مخالف ہے اس روایت کے جو پہلو گزی جبر
 میں ابراہیم علیہ السلام کی ملاقات ساتویں آسمان پر مذکور ہے تو اگر معراج دوبارہ ہوا اس صورت
 میں کوئی اشکال نہیں سلیو کہ ایک بار چٹے آسمان پر ملے ہوں اور دوسری بار ساتویں آسمان پر اور
 جو ایک ہی بار ہوا ہو تو شاید ابراہیم علیہ السلام چٹے آسمان پر ملے پہر ساتویں پر پہی آپ کو ساتھ چل گئے
 ہوں والہ اعلم **ت** ابن شہاب کو کہا مجھ سے ابن حزم نے بیان کیا کہ ابن عباس اور ابوہریرہ انصاری
 (علمای مالک یا ناہت) دونوں کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہر میں چڑھا گیا ایک تہا
 بلند مقام پر وہاں میں سنتا تھا عقون کی آواز **ف** جو فرشتوں کے کہتے تھے قاضی عیاض نے کہا یہ
 فرشتوں کا یا تو اللہ کے احکام اور وحی کو بتایا وہ لوح محفوظ پر نقل کرتے تھے قاضی عیاض نے کہا یہ
 دلیل ہے اہلسنت کو مذہب کی کو وحی اور تقادیر سب اللہ تعالیٰ کی کتاب لوح محفوظ میں ہے میں اس کو چاہیں قلوب
 سے۔ اور وہی جائز ہے اسکی کیفیت کو جو آیات اور احادیث صحیحہ میں وارد ہو وہ اپنے ظاہر پر محمول ہے
 پر اسکی کیفیت و صورت اور جس کو خدا ہی خوب جانتا ہے یا وہ شخص جانتا ہے یا جو خدا بہرہ و واسطے
 فرشتوں اور پیغمبروں میں سے اور جو لوگ اس قسم کی آیتوں یا حدیثوں کی تاویل کرتے ہیں اور ظاہر کو انکو
 بہرہ نہیں دے وضعیف النظر ہیں اور وضعیف الایمان سلیو کہ جب شریعت معتبرہ میں یہ امور وارد ہیں اور
 عقل محال نہیں ہیں تو ان میں تاویل کی کیا ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ کرتا ہے جو چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے
 جیسے چاہتا ہے اور یہ کہنا ایک حکمت الہی ہے جس سے وہ غیب کی باتیں اپنے بندوں کو بتانا چاہتا ہے
 ورنہ وہ خود بے پروا ہے کہتا ہوں کہ اور اسکو یاد رکھنے کے لیے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ قاضی نے کہا ہاں
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اس مقام تک جانا اور ساری پیغمبروں کے تقاضوں و آگے بڑھ جانا دلیل ہے ہمارے
 پیغمبر کی فضیلت کی اور پیغمبروں پر اور ہمارے ایک روایت حضرت علی سے معراج میں کی ہے اوسمیں یہ ہے
 کہ جب پہل علیہ السلام آپ کے ساتھ چلے رہا تھا کہ پردے کو بائیں ہاتھ دے وہاں سے ایک فرشتہ نکلا جبریل نے کہا

رکھتا تھا جہاں تک اسکی نگاہ پہنچتی تھی مجھ کو اس سپہ سالار کیا یہ ہم چلے یہاں تک کہ پہلا آسمان پر آئے جبریل
 نے دروازہ کھلوا یا فرشتوں نے پوچھا کہ کون ہے کہا جبریل کہنا تھا اسے ساتھ کون ہے کہا محمد کہنا انہوں نے
 کیا ہوائے کوئی مین وہ جبریل نے کہا ان میں دروازہ کھلوا اور فرشتوں نے کہا ہر حسابدار کہ ہوا پکا تشریف لانا
 پہر ہم آئے آدم علیہ السلام اور بیان کیا حدیث کا پورا قصہ اور ذکر کیا کہ آپ اور دوسرے آسمان پر ملاقات کی عیسیٰ
 اور یحییٰ علیہما السلام اور عیسیٰ آسمان پر پوسٹ علیہ السلام اور جو تھی آسمان پر ادریس علیہ السلام اور یونس علیہ
 السلام پر بارون علیہ السلام پر کہا کہ ہم چلے یہاں تک کہ پہنچے آسمان پر پہر پہنچے وہاں حضرت موسیٰ نے انکو
 میں نے سلام کیا انہوں نے کہا ہر حسابدار کہ ہوا پکا تشریف لانا اور نیک نبی حب میں آگے بڑھنا تو وہ روکنے لگے آواز آئی اور
 موسیٰ کیوں نہ ہو انہوں نے کہا اور پروگرا اس لڑکے کو تو نے میرے بعد پیہر کیا اور اسکی است میں سخت ہیں
 زیادہ لوگ جاوین گئے میری است ہو (تو حضرت موسیٰ کو پہنچا ہوا اپنی قوم پر حال لکھ انکی تعداد بہت تھی چنبی
 ادن میں کم تھے ہمارے پیہر کی است ہو) پہر آپ نے فرمایا ہم چلے یہاں تک کہ ساتویں آسمان پر پہنچے وہاں
 میں نے امیر اسم علیہ السلام کو کہا اور بیان کیا اس حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں
 چار ہزار تین دیکھیں جس مددۃ البقیۃ کی طرف سے نکلتی تین دن دو ہزار تین تو کہلین تین دن اور دو ہزار تین تو کہلین تین دن
 میں نے کہا اسے جبریل نے پہنچا یہی ہیں انہوں نے کہا تو کہلین تین دن دو ہزار تین تو کہلین تین دن اور
 کہلے یہ تین دن اور فرات میں تین دن ایک دریا ہے ملک فرات میں جسکا طول تین ہزار میل کے قریب ہو
 اور قسار دے پائے سخت مہر اسی دریا کے کنارے واقع ہے ملک صحر کی شادابی اور سرسبز نری اسی دریا کے
 حسیب یہ دریا آفتابا ہے اور پانی اسکا چڑھتا ہے تو تمام ملک سیراب ہو جاتا ہے اور فرات وہ دریا ہے جو عراق
 عرب میں واقع ہے شہر کوفہ جواب بالکل اوجاڑ ہے اسی دریا کے کنارے واقع ہوا اور واقعہ کربلا اسی دریا کے کنارے
 واقع ہوا تھا پانی اسکا نہایت شیریں اور صاف اور ناضج ہے۔ قاضی عیاض نے کہا اس حدیث سے معلوم
 ہوتا ہے کہ مددۃ البقیۃ کی طرف میں ہے کہ تین دن اور فرات اسکی طرف سے نکلتی ہیں تو وہی نے کہا یہ کچھ ضرور نہیں
 اسلیو کہ احتمال ہے کہ مددۃ البقیۃ کی طرف سے یہاں دو دن دریا نکلتے ہوں پہر چلے گئے ہوں جہاں تک اسکا
 جانا اور زمین پر نہوار ہو کہ ہوں اور یہ امر نہ ظناں شرع ہے نہ ظناں عقل ہے اور ظاہر حدیث سے ہی یہی معلوم
 ہوتا ہے تو اسی کی قطعاً جائیداد **ت** پہر اٹھا یا گیا میرے لیے بہت مہمور میں نے کہا اور جبریل نے کہا اور انہوں
 نے کہا یہ بیت المعمور ہے ہمیں ہر روز ترتر از فرشتے جاتے ہیں جو پہر کہی اور میں نہیں آتے ہیں یہی ادن کا

اختیار آیا ہے بہر میرے پاس دو برتن لائے گئے ایک میں شراب تھا اور ایک میں دودھ دونوں میرے سامنے رکھے گئے
 میں نے دودھ کو پینے کیا اور زانیہ ایک کیا تم نے خدا نے تمہیں ایک رشتہ پر لگایا اور تمہاری بہن پر
 تمہاری بہن پر لگی ہے میرے اور پچاس نازیرین مرض میں میری روز بھر بیان کیا سارا قصہ اخیر تک **عن**
 مَالِکِ بْنِ صَعْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ كَرِهَ اللَّهُ زَادَ فِيهِ مَا نَبِيُّكَ
 بَطَسَتْ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِكَةٍ حِكْمَةً وَإِنَّمَا فَتَقُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَى مَوَاقِ الْبَطْنِ فَعَسَلُ يَمْلِكُ دَفْعَهُ
 فَتَقُ مِنْ ذَهَبٍ حِكْمَةً وَإِنَّمَا فَتَقُ مِنَ الْخَيْرِ إِلَى مَوَاقِ الْبَطْنِ فَعَسَلُ يَمْلِكُ دَفْعَهُ
 وہی حدیث جو اوپر گزری اتنا زیادہ ہے کہ میرے پاس ایک طشت لایا گیا سونیکا جو بہن اس پر تھا حکمت اور
 ایمان کے بہرے پر لگایا سینے سے لیکر پیٹ کے نیچے تک اور وہ لایا زہم کے بانی سے اور بہن لایا حکمت اور ایمان
عن قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو عَجْرَةَ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَعَثَ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُسْرِيَ بِهِ فَقَالَ مُوسَى أَدْمُ
 طَوَالَ جَعْدُكَ مِنْ رَجَالِ شَنْوَةَ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي السَّلَامِ جَعْدُكَ مِنْ رَجُلٍ مَرْتُوعٍ كَمَا ذَكَرَ مَالِكُ
 خَازِنُ جَعْدُكَ وَذَكَرَ الذُّخَالُ مَرْتُوعٍ قَتَادَةُ مَرْتُوعٍ هُوَ مَيْسَرٌ أَبُو الْعَالِيَةِ كُتِبَ لَهُ كِتَابٌ فِيهِ
 حدیث بیان کی تمہارے پیغمبر کے چچا زاد بھائی نے بعثوعب۔ عبد بن عباس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے ذکر کیا معراج کا تو فرمایا موسیٰ علیہ السلام ایک بزرگ آدمی تھے گویا شند، وہ ایک نبیلہ ہے عرب بن کے آدمی اور
 موسیٰ علیہ السلام نے کہا مال دے سنا کہ وہ اور بیان کیا مالک کا جو اور وغیرہ جنہم کا اور ذکر کیا دجال کا **عن**
 قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَجْرَةَ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَرْتُ لَيْلَةً أُسْرِيَ لِي عَلِيٌّ مُوسَى بْنُ عِصْرَانَ رَجُلٌ
 أَدْمُ طَوَالَ جَعْدُكَ مِنْ رَجُلٍ شَنْوَةَ وَكَانَتْ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ مَرْتُوعٍ لَخْلَخَتْ إِلَى الْخَمْرَةِ
 وَالْبَيَاضِ سَيْطَانُ السَّيِّئَاتِ وَاللَّيْلَةُ لَيْلَةُ الْإِسْرَاءِ اللَّهُ أَيْبَاهُ فَلَا رَكْنَ
 فِي مَرَاتِبِهِ مِنَ الْفِتَنِ قَالَ كَانَتْ قَتَادَةَ يُعَافِرُهَا أَنْ تَبِيَّ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَقِيَ مُوسَى
 عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرْتُوعٍ قَتَادَةُ مَرْتُوعٍ هُوَ مَيْسَرٌ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةَ وَادَّهَنُونَ كَمَا حَدَّثَ بَيَانُ كِي حَمْدِ
 تمہارے چچا کے بیٹے نے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس ات مجھ کو معراج ہوا
 میں نے ابن عمران پر زراہ ایک بزرگ آدمی تھے گویا شند مال دے سنا کہ وہ آدمی ہوتے ہیں اور میں نے چچا

عسی بن یزید کو وہ سیانہ قدر ہے اور رنگ ان کا سرخ اور سفید تھا اور بال اوکے سبب چہرہ ہوئے تہو **ف**
 سبط کے معنی سید اور صاف حسین جمید کی نہ ہو اور اوپر کی رو بہت بین ہو کہ ان کے بال گہونگر تھے تو جو
 اسکا یہ ہو کہ گہونگر دو قسم کے ہیں ایک تو سخت گہونگر جیسے جیشیوں کے بال ہوتے ہیں اسکو عزیز بین قسط
 بولتے ہیں اور ایک ہلکا گہونگر جو سید اور صاف ہو تو ہیں اور صرف کناروں سے ہوا زحمیدہ ایسے بالوں کو
 سبط کہہ سکتے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ پہلی حدیث میں جو بکے لفظ گہونگر بال مراد نہیں ہیں بلکہ جعد
 جعد جسے شقیق ہے یعنی بدن کا گٹھا اور سخت اور ٹھوس ہونا اور دلیل اسکی یہ ہے کہ حضرت سید
 کی صفت میں ایک روایت میں جبکہ لفظ آیا ہے حالانکہ دوسری روایت میں ہو کہ ان کے بال سید ہے
 صاف تہو **ف** اور وہاں لے گئے پیکر مالک جنم کے داروغہ اور دجال دن الشانیوں میں جو انہیں
 دیکھا میں توست شک کر آپ کی ملاقات میں ہو سو علیہ السلام **ف** یہ استفہام دہر آیا کہ یہ فلا
 مکن فیہ فرقہ تہو تہو یہ سب کی تفسیر قتادہ نے ہی کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ بن جبریل
 نے ہیں اور یہی اختیار کیا ہے ایک جماعت نے جیسے مجاہد اور کبھی اوسدی وغیرہ نے تو ایت کی معنی انکے
 مذہب پر یہ ہوں گے کہ شک است کر تو اپنی ملاقات میں ہو سو علیہ السلام ہو اور جمہور علماء کے نزدیک آیت
 کے یہ معنی ہیں کہ است شک کر موسیٰ کو کتاب مبنو میں اور یہی مذہب ہے ابن عباس اور قتال اور زجاج کا یہ
 آیت سورہ الم تنزل السجدہ پارہ (۲۱) میں ہو اور شروع اس آیت کا یہ ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوسٰی الْكِتٰبَ
 اَمْرِتُكَ **عَنْ** اِبْرٰهٖمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَرَّ بِوَادِیْ کَادَزَقَ فَقَالَ
 اٰی وَادٍ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا وَاَدِیْ کَادَزَقَ قَالَ کَافٍ اَنْظُرْ اَلَا مُوسٰی عَلَیْکَ السَّلَامُ هَابِطًا مِّنْ
 السَّمَٰوٰتِ وَکَیْجُوْا اِلَی اللّٰهِ بِالْکَلْبِیَّوْ فَخَرَّ اَفْی عَلٰی نَبِیِّہٖ هَرَمَیْ فَقَالَ اِنَّ نَبِیِّہٖ هٰذَا قَالَوْا نَبِیُّہٗ
 کَیْجُوْا قَالَ کَافٍ اَنْظُرْ اَلَا یُوْسُفُ لَمْ یَمُتْ عَلٰی کَافٍ حَمْرٌ اَسْجَعَدَ عَلَیْکَ رَجُلٌ مِّنْ مُّوْسٰی
 عَظَمَ نَافِیْ حَمْلَہٗ وَسَلَّوْا لَیْکَ قَالَ اِبْرٰهٖمَ حَبْلٌ فِیْ حَدِیْثٍ قَالَ لُحْشِیْمٌ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَیْفَا حَمْرٌ
 سہا لہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی ازرق پر گزرے تو پوچھا یہ کون سی وادی ہے
 یوں کہ کہا وادی ازرق اپنے فرمایا گویا میں ہو سو علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں وہ اتر رہے ہیں چوٹی سے
 راوانہ سے لیک پکار رہی ہیں ہم آپ ہر شاکی چوٹی (بکری) پر آئے (وہ ایک پہاڑ ہے شام اور مدینے
 کے درمیان) پوچھا کہ کونسی ٹیلہ ہے تو گویا نے کہا یہ شاکی ٹیلہ ہے آپ نے فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں پریش

عبد اللہ بن عباسؓ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاکر اور مدینہ کی پہچان ایک آدمی پر
 گذری آپؐ پہچان کر کون سی وادی ہے لوگوں نے کہا وادی اترق آپؐ فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں سوئے
 علیہ السلام کو پہچان کیا ان کا رنگ اور بالوں کا حال جو یاد نہ آوے وہ بن ابی ہش کو (جو وادی پر ہی پیش
 کا) اور انکلیان اپنے کانوں میں کہہ رہے ہیں آواز سے لبیک کہہ کر اس وادی میں پہچان
 رہی میں عبد اللہ نے کہا یہ ہم چلے یہاں تک کہ ایک ٹیکڑی پر آئے آپؐ فرمایا یہ کون سا ٹیکڑہ ہے لوگوں نے کہا
 ہرث کا یا لفت کا آپؐ فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں یونس علیہ السلام کو ایک سرخ اونٹنی پر ایک جھوٹے صوف کا
 پتے ہوئے اور انکی اونٹنی کی نکیل کھجور کے چہال کی ہے اس وادی میں لبیک کہتے ہوئے جا رہے ہیں **عَنْ**
مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ بَنِي عَبَّاسٍ فَذَكَرْنَا لِلنَّبِيِّ قَالَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ
قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ نَمْعَهُ قَالَ ذَاكَ وَلَكِنَّهُ قَالَ أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَأَنْظَرُوهُ إِلَى صَلَاحِهِ
وَأَمَّا مُوسَى فَجَعَلْ أَدَمُ جَعَلَ عَلَى جَبَلٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ مَجْلِبَةٍ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا اتَّخَذَ
فِي الْوَادِي نِيلَجِي تَرْجَهُ مجاہد روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس کے پاس بھیجے تھے لوگوں نے ذکر کیا
 وصال کا اور کہا کہ اس کے دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر کا لفظ لکھا ہوگا ابن عباس نے کہا یہ تو میں نے نہیں
 سنا لیکن آپؐ فرمایا ابراہیمؑ تو ابیہ بن صیر تم اپنے صاحب کو دیکھتے ہو (یعنی میری شاہد بہر صورت
 میں) اور موسیٰؑ ایک شہنشاہ بن گندم رنگ گہو رنگ مال والا ملاکٹھی ہوئے بدن کے سرخ اونٹ پر سوار ہیں
 جسکی نکیل کھجور کے چہال کی ہے گویا میں انکو دیکھ رہا ہوں جب اترتے ہیں وادی میں تو لبیک کہتے
مِنْ عَنِ جَابِرِ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَضَ عَلَيَّ الْكَنَنِيُّ إِذَا فَادَا أَمَّا
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَصَرَفَ عَنِ الرَّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شُعُوَّةٍ وَذَكَرْتُ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَادَا
أَقْرَبَ مِنِّي ذَاكَ بِمِثْقَلِ عُرْوَةٍ بَنِي مَسْعُودٍ وَذَكَرْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَادَا أَقْرَبَ
مِنِّْي أَيْتُ بِمِثْقَلِ كَاهِبٍ كَمِثْقَلِ نَفْسِهِ وَذَكَرْتُ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَادَا أَقْرَبَ
مِنِّْي ذَاكَ بِمِثْقَلِ كَاهِبٍ وَفِي ذِكْرِي ابْنِ نُوَيْسٍ وَحَيْثُ بَنِي خَلِيفَةَ تَرْجَهُ جابر روایت
 ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے سامنے لائے بغیر موسیٰ علیہ السلام تو بیچ بیچ کے آدمی
 تھے (یعنی نہ بہت سوئے نہ بہت دلبلے گول بدن کے تھے) یا بلکہ بدن کے کم گوشت صیر کثرت زورہ
 (ایک قبیلہ ہے) کے لوگ ہوتے ہیں اور میں نے دیکھا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو میں سب زیادہ آگے

مشاہیر بن سعد کو پاتا ہوں اور میں نے دیکھا ابراہیم علیہ السلام کو سب سے زیادہ ان کے مشابہت
 صاحب میں (آپ کو اپنے تئیں فرمایا) اور میں نے دیکھا جبریل علیہ السلام کو (آدمی کی صورت میں)
 سب سے زیادہ مشابہت ان کے وحیہ میں اور ابن عمر کی روایت میں ہے وحیہ بن حنیفہ **عن** ابی ہریرہ
 قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ سَعَيْنَ اسْرِي فِي كَيْفِيَّتِ مُوَلِّى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَعْتَهُ النَّبِيُّ ﷺ
 اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ فَادَّاهِلَ كَحَيْثُ قَالَ مُصْطَرِبٌ رَجُلٌ لَّنَا مِثْلُكَ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ قَالَ وَ
 لَقِيْتُ عِيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَعْتَهُ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالَ فَادَّاهِلَ كَحَيْثُ كَانَتْ كُحُوجُ
 مَرْيَمَ كَأْسِ يَعْزُفُ الْحَمْدَ قَالَ وَدَرَأَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَآدَامَ اشْبَهَ وَلَكِنْ هِيَ قَالَ فَكُنْتُ
 يَا نَبِيَّ بْنَ فَرَّاحٍ هَمَّا لَنْبٍ وَفِي الْاَخْرِ حَمُودٌ قِيلَ لِي خُذْ اِكْبَحْمَا فَنَعْتُهُ فَخَذْتُ اللَّبَنَ فَكُنْتُ
 فَقَالَ هَذِي مِثْلُ الْفِطْرَةِ اَوْ اَصْبَحْتَ الْفِطْرَةَ اَمَّا اَنْتَ كَوَلَّخْتُ الْخَمْرَ غَوَتْ اُفْعُكُ مَرْجُمٌ
 ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آپ کو معراج ہو کہ میں موسیٰ علیہ السلام کو ملا ہوا ہوں
 نے ان کی صورت بیان کی میں خیال کرتا ہوں آپ پرین فرمایا (یہ شک ہے راوی کو) وہ بنو حیرے سے
 بسیدہ بان اے جیسے شبنود کے لوگ بنو حیرہ میں اور فرمایا کہ میں عیسیٰ علیہ السلام کو ملا ہوا ہوں آپ نے
 ان کی صورت بیان کی وہ میانہ فام سے ہے سرخ رنگ جیسے وہی کوئی حمام سے نکلا دیکھنے اس پر توتا نہ اور خوش رنگ
 ہے) اور آپ نے فرمایا میں ابراہیم علیہ السلام کو ملا تو میں ان کی اولاد میں سے زیادہ اور ان سے مشابہت
فتب ایک ہزار بیت میں موسیٰ علیہ السلام کی نسبت مضرک لفظ آیا ہے یعنی برگزشت اور دوسری
 روایت میں مضرک کا معنی کم گوشت تو دونوں میں تضاد ہے ہوا قاضی عیاض نے کہا کہ مضرک کی تشا
 میں راوی کہ شک ہے تو صحیح دہی شرب کی روایت ہے اور نووی نے کہا تھا رض بن علی کہ مضرک بمعنی لغت میں
 بلکہ کم گوشت کے بھی آئے ہیں آپ ہی ابن سکیت اور صاحب محل اور زبیری اور جریر نے کہا ہے اور
 عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت اس روایت میں ہے کہ انکار رنگ سرخ رہتا اور ابن عمر کی روایت میں ہے کہ وہ
 گندم رنگ تھی اور بخاری نے ابن عمر سے نقل کیا کہ انہوں نے سرخ رنگ کا انکار کیا بلکہ قسم کھائی کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کو سرخ رنگ نہیں فرمایا اور یہ راوی کا شبہ ہے قوش یا احمر کے لفظ کہ
 حضرت آدم مراد ہو اور گندمی صرف نہ ہو بلکہ گندمی اور سرخ کے بیچ میں ہو اور یہ جو حدیث میں ہے جیسے
 حمام سے ابھی کوئی نکلا تو یہ دنیا کے لفظ کا ترجمہ ہے اور دیکھو دوسرے مشتق ہیں جس کے معنی خاک

میں چہا یا اور یہاں یا حمام مراوے یا غار اور قنات اور طلب یہ کہ ان کا رنگ روپ آیا تھا جیسا بھی
 کسی چیز کو اندر سے نکالیں جب پھر وہ پانہ پڑی ہو اور گرد و غبار نہ لگا ہو **ت** آپ (فرمایا) پھر یہ پانیس دو
 برتن لائے گئے ایک میں دودھ تھا اور ایک میں شراب اور مجھے دیکھا گیا جبکہ چاہو پندرہ لوہے سے دو
 کا برتن لے لیا اور دودھ پیا اوس نے کہا (یعنی اوس نے شستوئے جو یہ دونوں برتن لیکر آیا تھا) تم کو راہ ملی
 فطرت کی یا تم ہو چنگے فطرت کو (اوسکی تفسیر اور پر گزرجی) اور جو تم شراب کو اختیار کرتے تو تمہاری
 است گمراہ ہو جاتی ہے **ف** یعنی ساری ہست جیو یہود اور نصاریٰ سب کے سب گمراہ ہو گئے اب تمہارا
 کا یہ حال ہے کہ اون میں بہت فرق ہے ہن پر جو فرقہ سب میں اچھا خیال کیا جاتا ہے یعنی برہمن شیشٹ وہ
 بھی حماقت میں گرفتار ہو اور دین کی پہلی اصل یعنی توحید ہی کو نہیں سمجھتا مسلمانوں میں اگرچہ بہت
 گمراہ فرقے ہیں اور ہزاروں لاکھوں اور عین نصاریٰ کی طرح سچی توحید پر قائم نہیں شکر میں گرفتار ہن
 پر ایک فرقہ انکا توحید اور اتباع سنت میں نہایت مضبوط ہے اور وہ ہمیشہ قائم و خیز ہیں کوشن اس
 فرقہ کی شہرت میں خدا کا نام دگا رہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
 اَرَانِي لَيْكَةِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا اَدَمَ كَأَحْسَنِ اَنْتَ دَائِحِ اَنْتَ رَجُلٌ مِّنْ اَدَمَ الرَّجُلُ كَيْلَةُ
 كَأَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَأَيْتُ مِنَ الْبَرِّ قَدْ رَجَلَهُمَا فَيَعْنِي تَقَطُّرُ مَاءٌ مِّنْكَ عَلَى رَجُلَيْنِ اَوْ عَلَى عَوَاتِقِ
 رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلَهُ مِنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ اِذَا نَا
 بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَخْوَ الْعَيْنِ اَلَيْسَ كَاَنْتَ عَابَةً طَائِفَةً فَسَأَلْتُ مِنْ هَذَا فَقِيلَ هَذَا
 الْمَسِيحُ الدَّجَالُ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ایک نے ات
 دیکھائی دیا کہ میں کہنے کے پاس ہوں میں نے ایک آدمی دیکھا گیہوان رنگ جس کو تو نے بہت اچھی کہوین رنگ
 کے آدمی دیکھے ہوں اوس کے کند ہوں تک بال ہن میں جس کو تو نے بہت اچھو کند ہوں تک کو بال دیکھے ہوں اور بال ہن
 میں کنگھی کی ہے ارن میں سے بانی ٹپک رہا ہے (یعنی ارن میں تری اور تازگی ایسی جیسی ان بالوں میں
 ہوتی ہے جو بانی بہرے ہوں) اور حقیقت ارن میں سے بانی ٹپکتا ہے (اور نہ کہ وہیے ہو دو آدمیوں پر یاد و آؤنٹو
 کے کند ہوں پر اور طواف کر رہا ہے کہ عکبر کا میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ مسیح بن یسے برلم کے
 علیہما السلام **ف** قاضی عیاض نے کہا اگر یہ قصہ بیدار ہو کا ہے تو ہی کو ہی اشکال نہیں اسلیو کہ حضرت
 معیسی علیہ السلام زندہ اور سلامت ہیں پھر طواف کرنے میں کیا استبعاد ہے اور اگر یہ خواب کا قصہ ہے جس میں

اصل اللہ علیہ وسلم نے امکین لوگوں کے پیچھے میں سے جو دجال کا ذکر کیا تو فرمایا کہ اس جملہ اہل کانا نہیں ہے **ف**
 معاذ اللہ اس کی تو انہیں صحیح اور سالم ہیں اور ہر طرح کے عیب اور نقص سے اور وہ پاک ہو ہر طرح کے غفل اور
 نقصان سے **و** اس سے دجال کا نام ہے وہ بنی الکعبہ کا اسکی کافی الکعبہ جیسو پہ لانا گور (دین ہی ایک کہی
 نشانی ہے اس بات کی کوہ مردود ہوتا ہے خدائی کے دعویٰ میں اسے نہ لیا ایک اسے خراب میں میں گجے
 کے پاس دیکھا ایک شخص گیدوان رنگ جیسو بہت اچھا کوئی گیدوان رنگ کا آدمی اوس کے پیٹے موٹے ہونے سے
 اور بالوں میں کنگھی کی ہوئی تھی سر میں سو پانی ٹپک رہا تھا اور اپنے دونوں ہاتھ آدمیان کے موٹے ہونے پر
 رکھی ہوئے طواف کر رہا تھا خانہ کعبہ کا میں نے پوچھا یہ شخص کون ہے لوگوں نے کہا یہ سید بن مریم کے بیٹے علیہ السلام
 اور ان کے پیچھے میں نے اور ایک شخص دیکھا جو سخت گہو گر بال والا وہ بنی الکعبہ کا لانا تھا میں نے پوچھا دیکھ
 میں اون سب میں ابن قطن اس سے زیادہ مشابہ ہو رہی اپنے دونوں ہاتھ دو آدمی کے موٹے ہونے پر کہی
 ہوئے طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے کہا یہ سید دجال ہے **عَنْ** جَرِيرِ بْنِ
 اَبِي رَسُوْلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَللّٰهَ عَلَيْهِ سَلَامٌ قَالَ رَاَيْتُمْ عِنْدَ الْكَعْبَةِ رَجُلًا اَدَمَ سَبَطَ التَّلَاقُفَ اَضْمًا
 يَدًا عَلٰى رِجْلَيْنِ يَسْكَبُ رَأْسَهُ اَوْ يَقَطُرُ رَأْسُهُ فَمَالَتْ مِنْ هَذَا فَقَالُوا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ
 اَوَ اَلَيْسَ هُوَ مِنْكُمْ عَلِيْهِ السَّلَامُ كَايْدُ رِيٍّ اَوْ فَلَكَ غَالٍ قَالَ ذَاكَ اَيْتٌ وَرَأَيْتُكَ اَحْمَرَ جَعَلَا لَهَا
 اَعْوَدَا الْعَيْنِ الْيَمْنَى اَشْبَهَ مِنْ رَأَيْتُ بِرَأْسِ فَطْرَيْنِ فَمَالَتْ مِنْ هَذَا فَقَالُوا اَلَيْسَ هُوَ الَّذِي جَاءَ
 عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ سَمِعَ رَوَايَتِ رَسُوْلٍ اَصْحَمَ اَصْحَمَ عَلَيْهِ سَلَامٌ لَمْ يَفْرَأْ يَمِيْنُ لَمْ يَكُنْ كَيْفَ
 رَنُكٌ تَهَا اَوْ سَكَبَ اَلْبَالُ فَنُكِرَ مَوَ كَيْفَ وَدُنُوْنِ نَاهٍ وَرَأْسُهُ مَوْنِ بَرَكِيْنِ تَهَا اَوَ اَسْكُرَ مَوْنِ بَرَكِيْنِ
 بَرَكِيْنِ تَهَا مِيْنِ لَمْ يَفْرَأْ يَمِيْنُ لَمْ يَكُنْ كَيْفَ وَدُنُوْنِ نَاهٍ وَرَأْسُهُ مَوْنِ بَرَكِيْنِ تَهَا اَوَ اَسْكُرَ مَوْنِ بَرَكِيْنِ
 نَهِيْنِ كَوْنِ سَا لَفْظَ كَمَا پَرَا نَكِيْجِيْنِ مِيْنِ لَمْ يَفْرَأْ يَمِيْنُ لَمْ يَكُنْ كَيْفَ وَدُنُوْنِ نَاهٍ وَرَأْسُهُ مَوْنِ بَرَكِيْنِ
 كَمَا سَبَّ زَيْدٌ مَشَابَهٌ اَوْ سَمِعَ فَنُكِرَ مَوَ كَيْفَ وَدُنُوْنِ نَاهٍ وَرَأْسُهُ مَوْنِ بَرَكِيْنِ تَهَا اَوَ اَسْكُرَ مَوْنِ بَرَكِيْنِ
عَنْ جَرِيرِ بْنِ اَبِي رَسُوْلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كُنَّا بَيْنَ قُرَيْشٍ وَبَنِي نَضْلٍ اَتَيْنَا
 بَكِيَّتَ الْمُعْتَقَةِ فَطَفِقَ نَحْنُ اَحْبَرُهُمْ عَنْ اَيَّاهِمْ وَاَنَا اَنْظُرُ اِيْنَهُمْ تَرَجُّمَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَ رَوَايَتِ رَسُوْلِ
 رَسُوْلِ اَصْحَمَ اَصْحَمَ عَلَيْهِ سَلَامٌ لَمْ يَفْرَأْ يَمِيْنُ لَمْ يَكُنْ كَيْفَ وَدُنُوْنِ نَاهٍ وَرَأْسُهُ مَوْنِ بَرَكِيْنِ تَهَا اَوَ اَسْكُرَ مَوْنِ بَرَكِيْنِ
 نَهِيْنِ كَوْنِ سَا لَفْظَ كَمَا پَرَا نَكِيْجِيْنِ مِيْنِ لَمْ يَفْرَأْ يَمِيْنُ لَمْ يَكُنْ كَيْفَ وَدُنُوْنِ نَاهٍ وَرَأْسُهُ مَوْنِ بَرَكِيْنِ تَهَا اَوَ اَسْكُرَ مَوْنِ بَرَكِيْنِ

بیت
فقلت

اور کہنے بیت المقدس کو **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْتَانَا أَتَاكُمْ رَأَيْتُمَا الْخُوفَ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا أَجَلُ آدَمَ سَبَطَ الشَّعْرَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ يَطْفُرُ رَأْسُهُ مَاءً أَوْ يَجُرُّ رَأْسُهُ مَاءً فَلَمْ يَزَلْ هَذَا بَرٌّ مِنْهُ حَتَّى دَخَلَتْ أَلْفُ نَفْسٍ فَإِذَا أَجَلُ أَحْمَرَ حَتَّى جَعَلَ الرَّاسُ أَعْوَدَ الْعَيْنِ كَانَ عَيْنُ عَصَبٍ كَمَا فَتَحَ فَلَمْ يَزَلْ هَذَا كَالْوَالِدِ الْجَالِ أَقْرَبَ النَّاسِ إِلَيْهِ شَبَّهَ ابْنُ قَطَنِ تَرْجَمَهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِقًا فَرَسَاتِهِ مِنْ سَوَادِهَا تَتَنَبَّهْنَ مِنْ يَدَيْهِ نَتْنَيْنِ وَكَيْفَ طَوَّافٌ كَرَاهِيُونَ خَائِفُونَ كَوْنَهُ أَوْ رَأَيْتُ نَفْسًا كَوْنَهُ دُكْبًا وَكَوْنَهُ مَرْثًا أَيْ كَالْإِبِلِ جَبْزُهُمْ سَبَّحَ مَرْثًا بِلَيْلٍ كَلْبًا يَابِسًا يَبْتَهِمُ بِيَدَيْهِ يَكُونُ يَدَا لُكُونٍ كَمَا يَدِيرُ بَكْمَ بَيْتِهِمْ يَدِيرُ بَيْنَ جِلْدِ وَطَرْتٍ وَبَيْنَ لُكَا وَابِكِ شَحْرُ كَوْنِهِ سَبَّحَ مَرْثًا وَكَوْنَهُ كَانَا كَرِيًا أَوْ كَيْفَ الْكَلْبُ يَبُولُ الْكَلْبُ سَبَّحَ مِنْ كَلْبٍ يَكُونُ يَدَا لُكُونٍ يَدِيرُ بَيْنَ جِلْدِ وَطَرْتٍ وَبَيْنَ لُكَا وَابِكِ شَحْرُ كَوْنِهِ سَبَّحَ مَرْثًا وَكَوْنَهُ كَانَا كَرِيًا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْخَجَرِ وَفَرَّقَيْنِ لَسْتُ أُنْفِي عَنْ مَسْرَأَى فَسَالَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِهِ لِلْعَدَسِ لَمْ أَتَبَّحْ أَذْكَرُ بَيْتُ كَرْمِيَّةٍ مَلَأَ كَرْمِيَّةً فَطَقَ قَالَ فَرَفَعَهُ اللَّهُ إِلَى نُظُرِ الْيَسَاءِ لَوْ أَنَّ شَيْئًا أَكَلَتْهُمُ مَعَهُ وَكَانَ الْيَسَاءُ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ أَهْلِ نَبَاكَ فَإِذَا أَمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَيُّ الْيَسَاءِ قَالَ فَذَلِكَ حَتَّى جَعَلَ كَانَهُ مَعَهُ جَاءَ شَوْعًا وَذَلِكَ عَسَى يَرَوْهُ يَرَوْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَيُّ الْيَسَاءِ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ شَبَّهَ عَزْرَةَ بْنَ مَسْعُودٍ الْفَقِيهَ وَذَلِكَ إِذَا أَوْرَجَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَيُّ الْيَسَاءِ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ شَبَّهَ النَّاسِ بِهِ حَلِجًا كَرْمِيَّةً يَفْعَلُ نَفْسًا كَانَتْ الصَّلَاةُ كَمَا كَانَتْ حَتَّى كَانَتْ فَكَافَرَتْ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لِي قَاتِلُ الْعَمَلِ هَذَا مَا لَكَ صَاحِبُ النَّارِ فَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ الْقَتْلُ الْيَسَاءُ فَقَدْ أَيْ بِاللَّحْظِ تَرْجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَأْمُرُ نَفْسًا تَتَنَبَّهْنَ مِنْ يَدَيْهِ نَتْنَيْنِ وَكَيْفَ طَوَّافٌ كَرَاهِيُونَ خَائِفُونَ كَوْنَهُ أَوْ رَأَيْتُ نَفْسًا كَوْنَهُ دُكْبًا وَكَوْنَهُ مَرْثًا أَيْ كَالْإِبِلِ جَبْزُهُمْ سَبَّحَ مَرْثًا بِلَيْلٍ كَلْبًا يَابِسًا يَبْتَهِمُ بِيَدَيْهِ يَكُونُ يَدَا لُكُونٍ كَمَا يَدِيرُ بَكْمَ بَيْتِهِمْ يَدِيرُ بَيْنَ جِلْدِ وَطَرْتٍ وَبَيْنَ لُكَا وَابِكِ شَحْرُ كَوْنِهِ سَبَّحَ مَرْثًا وَكَوْنَهُ كَانَا كَرِيًا أَوْ كَيْفَ الْكَلْبُ يَبُولُ الْكَلْبُ سَبَّحَ مِنْ كَلْبٍ يَكُونُ يَدَا لُكُونٍ يَدِيرُ بَيْنَ جِلْدِ وَطَرْتٍ وَبَيْنَ لُكَا وَابِكِ شَحْرُ كَوْنِهِ سَبَّحَ مَرْثًا وَكَوْنَهُ كَانَا كَرِيًا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْخَجَرِ وَفَرَّقَيْنِ لَسْتُ أُنْفِي عَنْ مَسْرَأَى فَسَالَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِهِ لِلْعَدَسِ لَمْ أَتَبَّحْ أَذْكَرُ بَيْتُ كَرْمِيَّةٍ مَلَأَ كَرْمِيَّةً فَطَقَ قَالَ فَرَفَعَهُ اللَّهُ إِلَى نُظُرِ الْيَسَاءِ لَوْ أَنَّ شَيْئًا أَكَلَتْهُمُ مَعَهُ وَكَانَ الْيَسَاءُ فِي جَمَاعَةٍ مِنْ أَهْلِ نَبَاكَ فَإِذَا أَمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَيُّ الْيَسَاءِ قَالَ فَذَلِكَ حَتَّى جَعَلَ كَانَهُ مَعَهُ جَاءَ شَوْعًا وَذَلِكَ عَسَى يَرَوْهُ يَرَوْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَيُّ الْيَسَاءِ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ شَبَّهَ عَزْرَةَ بْنَ مَسْعُودٍ الْفَقِيهَ وَذَلِكَ إِذَا أَوْرَجَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَيُّ الْيَسَاءِ أَقْرَبُ النَّاسِ إِلَيْهِ شَبَّهَ النَّاسِ بِهِ حَلِجًا كَرْمِيَّةً يَفْعَلُ نَفْسًا كَانَتْ الصَّلَاةُ كَمَا كَانَتْ حَتَّى كَانَتْ فَكَافَرَتْ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لِي قَاتِلُ الْعَمَلِ هَذَا مَا لَكَ صَاحِبُ النَّارِ فَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ الْقَتْلُ الْيَسَاءُ فَقَدْ أَيْ بِاللَّحْظِ تَرْجَمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَأْمُرُ نَفْسًا تَتَنَبَّهْنَ مِنْ يَدَيْهِ نَتْنَيْنِ وَكَيْفَ طَوَّافٌ كَرَاهِيُونَ خَائِفُونَ كَوْنَهُ أَوْ رَأَيْتُ نَفْسًا كَوْنَهُ دُكْبًا وَكَوْنَهُ مَرْثًا أَيْ كَالْإِبِلِ جَبْزُهُمْ سَبَّحَ مَرْثًا بِلَيْلٍ كَلْبًا يَابِسًا يَبْتَهِمُ بِيَدَيْهِ يَكُونُ يَدَا لُكُونٍ كَمَا يَدِيرُ بَكْمَ بَيْتِهِمْ يَدِيرُ بَيْنَ جِلْدِ وَطَرْتٍ وَبَيْنَ لُكَا وَابِكِ شَحْرُ كَوْنِهِ سَبَّحَ مَرْثًا وَكَوْنَهُ كَانَا كَرِيًا أَوْ كَيْفَ الْكَلْبُ يَبُولُ الْكَلْبُ سَبَّحَ مِنْ كَلْبٍ يَكُونُ يَدَا لُكُونٍ يَدِيرُ بَيْنَ جِلْدِ وَطَرْتٍ وَبَيْنَ لُكَا وَابِكِ شَحْرُ كَوْنِهِ سَبَّحَ مَرْثًا وَكَوْنَهُ كَانَا كَرِيًا

کرتا

نفس جلد الله عليه

پاتا ہوں اور دیکھا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے ناز پر رہے زمین سے زیادہ مشابہ اوں کے مہاروی
 صاحب ہین آپ اپنے تئیں فرمایا پھر ناز کا وقت آیا تو میں نے امامت کی (اور سب پیغمبروں کے لیے
 پیچھے ناز پڑھی) جب میں ناز سے فارغ ہوا تو ایک بولنے والا بولا اے محمد یہ مالک پہنچن کا دار و ندۃ اس کے سلام
 کر دین کے اوس کے طرف دیکھا تو اس نے خود پہلے سلام کیا **ف** قاضی عیاض نے کہا ان پیغمبروں کو
 ناز میں جگہ نکل گئی اوس کو اوپر ہم بیان کر چکے ہیں اور کبھی ناز سے ذکر اور دعا مراد ہوتی ہے یا اور کوئی آخرت
 کا عمل اب اگر کوئی کہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت موسیٰ کو قبرین ناز پڑھتے دیکھا اور پھر بیت
 المقدس میں ان کے ساتھ ناز پڑھی پھر آسمان پر اوں سے ملے کیسی ہو سکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے قبرین جو
 آپ نے دیکھا یہ معراج سے پہلے تھا اور بیت المقدس میں ان کے ساتھ ناز پڑھی معراج کی رات میں پھر حضرت
 موسیٰ آپ سے پہلے آسمان پر چلے گئے یا ناز آسمانوں سے لوٹنے کے بعد پڑھی ہو اور اللہ اعلم **عَنْ**
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أَسْرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فَجَاءَ
فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ إِلَيْهَا أَيُّهَا النَّبِيُّ مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُفَضُّ مِنْهَا أَوَّلُهَا يَنْتَعِلُ مَا يَجِبُ
بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُفَضُّ مِنْهَا قَالَ إِذْ نَعَسْتُ السِّدْرَةَ مَا يَنْتَعِلُ قَالَ لَمْ أَشَأْ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَكُلُّهُ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ رَسُولٍ إِلَى الْمَقَرَّةِ
وَعُظْمَى لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمْ بِاللَّهِ مِنْ أَمْتِهِ شَيْئًا الْفَجَاءَتْ تَرْجُمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ مِنْ بَيْتِ حَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوا تو آپ سدرۃ المنتہی تک پہنچے اور وہ پچھرا آسمان میں ہوا **ف** نووی نے کہا
 سب نخلوں میں یوں ہی ہے کہ سدرۃ المنتہی چبے آسمان میں ہو لیکن اوپر گزرا اس کی روایات میں کہ سدرۃ
 المنتہی ساتویں آسمان کے اوپر ہے قاضی عیاض نے کہا یہی صحیح ہے اور اکثر کا قول یہی ہے اور ممکن ہے جمع
 کرنا اندرونوں روایتوں میں اس طرح کہ سدرۃ المنتہی کئی چھوٹے آسمان میں ہو اور ڈالیان اوسکی ساتویں آسمان کے
 اوپر ہو سیکر وہ نہایت بڑا درخت ہو اور غلیل یہ کہا سدرۃ المنتہی ایک درخت ہے ساتویں آسمان میں
 جو سایہ کرے آسمانوں پر اور جنت پر **ف** زمین سے جو چڑھتا ہے وہ یہیں اگلے ٹھہرتا ہے پھر لے لیا جاتا ہے
 اور جو اوپر سے اوترتا ہے وہ بھی یہیں ٹھہرتا ہے پھر لے لیا جاتا ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب سدرۃ المنتہی کو پڑھتا
 تہیں وہ چہرہ میں جدائی نہیں تہیں عبداللہ نے کہا یعنی تنگے سونیکر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکان تیز
 چہرہ دی لیکن ایک اور پانچ ناز میں دوسرے سورہ البقرہ کی اخیر آیتیں قیصر اللہ نے بخشہ یا ایک آیت میں اس

شخص کو شرک نہ کرے اللہ کے ساتھ باقی تمام کتابہ کر تھو لے گناہوں کو **ف** سینے اور بڑے بڑے
 کبیرہ گناہوں کو اور طلب یہ کہ جو شخص اس امت میں سے ہو اور وہ شرک میں گرفتار نہ ہو تو وہ ہمیشہ جہنم
 میں نہ رہیگا بلکہ یہی نہ کہی ضرور بخیر جاویگا اور یہ مراد نہیں ہے کہ اسکو عذاب بالکل نہ ہوگا کیونکہ اور بعض خاص شرعیہ
 اور اجماع امت سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ بعض موحیدین کو جو گنہگار ہونگے عذاب یا جاویگا اور احتمال ہے
 کہ یہاں بعض خاص لوگ مراد ہوں جنکو سب گناہ بخشہ دیے جاویں گے اور انکو بالکل عذاب نہ ہوگا۔ یا اللہ تو اپنے
 عنایت اور کرم سے ہر کوئی ان لوگوں میں کر دے اور ہمارا گناہوں کو بخش دے اور جیسا تو نے اب تک ہر کوئی شرک
 سے بچا لیا ہے ویسا ہی خاتمہ بھی ہمارا توحید پر کر اور مست مبتلا کر ہر کوئی شرک میں بیشک تو سب اختیار کرتا
 ہے **بَابُ مَعْنَى قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَقَدْ رَاَهُ نَزَاةً يُؤْخَذُ فِي سِكِّينٍ** اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ جل شانہ کو معراج کی رات میں دیکھا تھا یا نہیں **ف** قاضی عیاض نے
 کہا سلف اور خلف کو اختلاف کیا ہے اس امر میں کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ جل شانہ
 کو معراج کی رات میں دیکھا تھا یا نہیں تو حضرت عافصہ نے انکار کیا ہے دیکھو کہ جیسے جو اس کتاب
 میں اور سنو روایت ہو اور ایسا ہی منقول ہو ابو ہریرہ اور ایک جماعت صحابہ سے اور وہی مشہور ہو ابن مسعود
 سے اور سیوط لکھی ہے ایک جماعت محدثین کی اور متکلمین کی اور ابن عباس سے یوں روایت ہو کہ
 آپ اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور ایسا ہی منقول ہو ابو ذر اور کعب سے اور حسن بصری اس بات کی قسم کرتا
 ہے اور ایسا ہی مروی ہو ابن مسعود اور ابو ہریرہ اور امام احمد بن حنبل سے اور اصحاب مقالات و امام ابو
 الحسن اشعری انکو جتنا سے نقل کیا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کو دیکھا اور ہمارے بعض مشائخ نے اس مسئلہ میں
 توقف کیا ہے اور کہا ہو کہ دیکھو پر کوئی صاف دلیل نہیں لیکن دیکھنا جائز ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ویدار دنیا
 میں ممکن ہے اور حضرت موسیٰ کا درخوست کرنا دیدار کے لیے یہی دلیل ہے امکان کی اسلیو کہ نبی اس امر کی
 درخواست کرے کہ کچھ اللہ تعالیٰ کی نسبت محال ہو اور اختلاف کیا ہو علماء نے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
 نے حق تعالیٰ کو دیکھا یا نہیں اور قاضی ابوبکر نے کہا کہ حضرت موسیٰ اور ہمارے پیغمبر علیہما السلام دونوں نے
 حق تعالیٰ کو دیکھا ہو اس طرح علماء نے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ میں کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
 نے حق تعالیٰ سے کلام کیا ہے معراج کی رات کو نہا واسطہ یا نہیں اور اشعری اور کچھ جماعت متکلمین

کے نزدیک کلام کیا ہے اور بعضوں نے اس قول کی نسبت دی جعفر بن محمد اور ابن مسعود اور ابن عباس کی طرہ
 اسی طرح علماء نے اختلاف کیا ہے اس آیت کے معنوں میں کفر و کفر کی لینے پہنزدیک ہو اور اوتر آیا
 اور بعضوں نے کہا یہ نزدیک ہو جبریل علیہ السلام سے ہے یا سدرۃ المنتہی سے اور ابن عباس اور محمد
 بن کعب اور جعفر بن محمد وغیرہم سے منقول ہے کہ یہ نزدیک ہو نا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا عزوجل سے
 ہے اس صورت میں نزدیک ہونے کی تاویل کرنا چڑھے گی اور مراد قرب یہ ہوگی کہ خدا کی بزرگی آپ پر ظاہر
 ہوئی اور انوار معرفت کھل گئے اور غیب کے اسرار معلوم ہو گئے اور قاب قوسین امداد دینی کی بھی تاویل
 کرنا ہوگی اور ایسی ہی تاویل کیجاوے گی اور حدیث میں کہ جو شخص ایک بالشت مجھ سے نزدیک ہوتا ہے
 میں ایک تہاں سے نزدیک ہو جاؤں تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا اور لیکن صاحب تحریر نے تو یہی فتیہ کیا
 ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا عزوجل کو دیکھا اور کہا کہ اس امر پر بہت سی دلیلین ہیں پرچہ انہی سے
 محبت لانے میں جو قوی ہیں ایک حدیث ہے ابن عباس کی انہوں نے کہا کیا تم تعجب کرتے ہو اس بات سے
 کہ گفت ابراہیم کو ملی ہو اور کلام موسیٰ کو اور دیدار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عکروہ سے روایت ہے ابن عباس سے
 سوال ہوا کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے انہوں نے کہا مان اور شبہ ہی باہنا و منقول ہے
 اور انہوں نے قتادہ سے اور انہوں نے انس سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اور حسن قسم کہا کہ
 تجھے اس بات پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے اور اہل کتاب میں حدیث ہے ابن عباس کہ
 اور ابن عباس عالم ہیں اس مسئلہ کو اور مشکل مسائل میں لوگ ان کی طرہ رجوع کرتے ہیں اس لئے اس
 مسئلہ میں انہی کی طرہ رجوع کیا اور ان کے پوچھا ہی کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے اور انہوں
 نے کہا مان دیکھا ہے اور حدیث حضرت عائشہ کی حدیث نہیں کرتی کیونکہ حضرت عائشہ نے برون نہیں کہا کہ
 میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرماتے تھے میں نے نہیں دیکھا اپنے پروردگار کو جبکہ انہوں نے
 اپنی رائے بیان کی ان آیتوں پر خیال کر کے و کا کان لکھتے ان پیکر اللہ تعالیٰ و خیر و من و کفر و عیال
 زُخُولاً اور لکھتے کہ ان انصاف اور صحابی جب کوئی بات کہہ اور دوسرے صحابہ اسکی مخالفت ہوں تو اسکا قول حجت
 نہیں ہے اور جب صحیح ہو گئیں روایتیں ابن عباس سے دیدار کے اثبات میں تو حضور پر غایت کرنا ہوا اسلئے
 کہ یا عقل سے معلوم نہیں ہو سکتا بلکہ حضور ہی سننا شروع سوا دیکھ کوئی نہ سمجھ کہ ابن عباس نے یہی اپنی رائے کو جانتا
 سوا دیدار کا ثبوت کیا معمر بن شداد نے کہا جب اختلاف بیان کیا گیا حضرت عائشہ اور ابن عباس کا وہ مٹا ہی میر

اس لیے ٹھیک ہے کہ توفیق کیا جادو جب تک دلیل قائم نہ ہو اور میں یہ نہیں کہتا کہ دیدار الہی جائز نہیں بلکہ
کلام اس میں ہر کہ آیا دیدار ہوا یا نہیں اور حدیث موقوف اس باب میں محبت نہیں ہو سکتی جب اس کے خلاف
دوسری حدیث موقوف ہو اور یہ مسئلہ عقل اور اجتہاد سے معلوم نہیں ہو سکتا بلکہ سماع جاپیے رسول
الہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بیان پر کوئی سماع مرفوع نہیں ہے انتہی مختصر **عَنْ** الشَّيْخِ كَاتِبِ
قَالَ سَكَتَ زَيْدُ بْنُ حَبِشٍ عَنْ حَوْلِ اللَّهِ نَحْنُ لَمْ نَكُنْ قَاتِيَهُ وَتُسَيِّنُ أَوَّلَ مَا قَالَ أَخْبَرَنِي
ابْنُ مَعْرُوفٍ أَنَّ الشَّيْخَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
جَنَاحَ تَرْجُمَةٍ سَيَّامَانِ ثِيَابَانِ مِنْ رَوَايَتِ هَرَمِينَ نَزَلَ مِنْ جَبِشٍ وَبِهِمَا اسْمُ امْتِ كَوْفَكَانِ فَاب
فَوَسَّيْنِ أَوْ أَوْسَنِي بَحْرَهُ كَمَا يَفْرُقُ دُكَّانِ كَمَا يَأْسُ مِنْ نَزْدِيكَ اَوْنَهُنَّ نَ كَمَا تَجِبُ سَوْعِدًا
بَنِ مَسْعُودَةَ بَيَانِ كَمَا كَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَ فَضْلُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَوْفَكَانِ اُنْ كَ
جِبْرِيلَ سَوَابِزُهُنَّ فَيَسْأَلُنَ كِي مَصْلِي صَوْرَتِ بِرَدِّهَا دَرْدَا وَتُكَلِّمُنَ سَ تَوَانِ كَوَالْفَرَّابِ دِكْهَا كَرَفَر
تَهْ عَمَّا بَنِي مَسْعُودَ وَبِهِ جَوَّاسِ حَمِيدُ كَ رَادِي هِنِ ثَبْرَ عَالَمِ هِنِ اسْمُ اسْتِ كَمَرِّ مَعَارِضِ هِنِ اسْمَا
قَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ كَ قَوْلِ كَ لُودِي نَ كَمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودَ كَمَا هِيَ نَزْبُ هِنِ كَمَا رَأَى اسْمُ اسْمِ
جِبْرِيلَ بِنِ لَيْكِنِ كَلْفَرِ مَفْصَرِ بِنِ اسْمُ طَرَفِ لُكُو هِنِ كَمَا رَأَى كَ بَنِي سَعْدِ كَمَا حَضَرَ سَجْدًا وَتَعَالَى كَا هِيَ بَلَدِ
لُكُونِ نَ اُتْمَلَاتِ كَمَا هِيَ بَعْنُونِ نَ كَمَا تَبْنِي بِرَدِّ دُكَارِ كُو اسْمِ دَلِ كِي اَكْمَهْ سَ وَكَمَا اَوْعِيضُونَ
نَ كَمَا ظَاهِرِ كِي دُونِ اَكْمَهُونِ سَ وَكَمَا اَمَامِ اَبُو بَكْرٍ دَا حُدِي نَ كَمَا يَ بَيَانِ هِنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَ دِيَارِ اَلْهِي كَا مَعْرَاجِ كِي رَاثِ مِ بْنِ عَبَّاسٍ اَوْ اَبُو ذَرٍّ اَوْ اَبُو سَهْمٍ تَبْنِي سَ كَمَا كَا اَبُو
خُذَاتَعَالَى كُو اسْمِ دَلِ هِنِ وَكَمَا اَدْرِيَهُ وَكَمَا وَحْيِيَّتِ صَحِيحِ دِكْهَا تَهَا اسْمُ طَرَفِ كَ اَللَّهُ تَعَالَى نَ اَكْمَهْ كَلْفَرِ
دَلِ مِ بْنِ مِ بِدَا كَرْدِي بَادِ كَ بَنِي كِي قُوْتِ دَلِ مِ بْنِ دَالِدِي اَوْ اسْمِ دِكْهَا لِيَا مِ مِ اَكْمَهْ سَ وَكَمَا تَبْنِي مِ بْنِ
اَكْمَهْ جَمَاعَتِ مَعْفَرِ بِنِ كِي اسْمُ طَرَفِ كُتِي هَ كَ اَبِ نَ اَنِي ظَاهِرِ كِي اَكْمَهُونِ هِنِ خُذَاتَعَالَى كُو دِكْهَا اَوْ
مِ بْنِ قَوْلِ هَ اَنَسٍ اَوْ عَمْرُو اَوْ حَسَنٍ اَوْ سَبِيحِ كَا (نُودِي) **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مَا كُنْتُ
اَلْفَوْادُ مَا رَأَى قَالَ رَأَى جِبْرِيلَ كَلْفَرِ مَاسْتِ جَنَاحِ تَرْجُمَةٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودَةَ
كَمَا يَحْجُزُ تَعَالَى نَ فَرَمَا يَا كَلْدَبَ اَلْفَوْادُ مَا رَأَى يَفِيضُ جِبْرِيلُ نَزْدِيكَ دَلِ نَ جِبْرِيلُ كَمَا رَأَى
جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَا دِكْهَا هَ اَبِ نَ وَكَمَا اَدْنِ كُو اَدْنِ كَ جِبْرِيلُ (۶۰۰) بِسْمِ اللَّهِ

فَنَاقَلَتْ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَا تَدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ
 الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ أَوْ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ
 اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا إِلَى قَوْمٍ إِنَّهُ عَلَىٰ حَكِيمٍ
 قَالَتْ وَمَنْ دَعَاكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّنْ كِتَابَ اللَّهِ
 فَقَدْ أَخْطَأَكُمْ عَلَى اللَّهِ الْعَزِيزِ وَاللَّهُ يَقُولُ لَا يَكْفِيهَا الْقَوْلُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ
 رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا يَبْلُغُ رِسَالَتَكَ قَالَتْ وَمَنْ دَعَاكُمْ أَنَّهُ يُخْبِرُ بِمَا يَكُونُ
 فِي غَيْبٍ فَقَدْ أَخْطَأَكُمْ عَلَى اللَّهِ الْعَزِيزِ وَاللَّهُ يَقُولُ قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ
 دَكَاةً مِنْ الْعِيقِ إِلَّا اللَّهُ تَرْجُمَهُ مَسْرُوقٌ مِنْ بَكِيهٍ لُكَايُ هُوَ تَهَا حَضَرَتْ عَائِشَةُ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْسَ بَاسِ انْهَوْنَ لَمْ يَكُنْ لَهَا سِوَهُ (يَكْنِيَتْ هُوَ مَسْرُوقٌ) كِي ثَمِنْ بَاتِينَ هَمِنْ
 حَوْكُوِي اِدُنْ كَا قَا فُلْ هُوَ اسْ نِي بَرَا جُوثْ بَا نَدَا خَا بِرَمِنْ نِي كَمَا وَهْ ثَمِنْ بَاتِينَ كُونْ سِي هَمِنْ
 انْهَوْنَ نِي كَمَا لَ اَكْبِي (يُ) حَوْكُوِي سَجَّهْ كَهْ حَضَرَتْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي اِبْنُ رَبِّ كُو دَكِيهَا
 اِدُسْ نِي بَرَا جُوثْ بَا نَدَا مَسْرُوقٌ نِي كَمَا مِينَ تَكِيهٍ لُكَايُ تَهَا يَسْمُكُ مِينَ بَجِيهٍ كِيَا اِدْرَمِينَ
 نِي كَمَا اَسْمُ الْمُؤْمِنِينَ فَرَا بَجِيهٍ بَا تْ كَرْنِي دُو اِدْرَعْلَدِي مَسْ كَرُو كِيَا اَسْمُ تَعَالَى نِي نَهِيو
 فَرَا يَا وَ لَقَدْ رَاَهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ وَ كَلَفَتْ رَاَهُ نَزْلَهُ الْخَبْرِي حَضَرَتْ عَائِشَةُ نِي كَمَا اِسْمُ اسْتَمِينَ سَب
 سِي بِيْهِي مِينَ نِي اِنْ آتِيوْنَ كُو رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِي بُو جَا اِتْبِي سِي فَرَا يَا رَاوَا
 آتِيوْنَ مِينَ حَضَرَتْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِينَ نِي اِنْ كُو اَنَكِي اَصْلِي صَوْرَتِ بَرْنِينَ دَكِيهَا سُوَا
 بَارَكِي جَا كَا فَرَا اِنْ آتِيوْنَ مِينَ هِي مِينَ نِي دَكِيهَا اَكُو دُو اِتْرَسِي تَهِي اَسْمَانْ سِي اِذْرَانْ كِي
 تَنْ وَ تَوْشِي كِي بَرَا كِي نِي اَسْمَانْ سِي زَمِينَ تَكْ سُو كْ دِيَا تَهَا بِرْ حَضَرَتْ عَائِشَةُ نِي كَمَا كِيَا تَوْرِي
 نَهِيْنَ سَمَا اَللَّهُ تَعَالَى فَرَا مَا هِي لَمْ تَدْرِكْ لَمْ اَلْأَبْصَارُ وَ هُوَ يَدْرِكُهَا لَمْ اَلْأَبْصَارُ وَ هُوَ يَدْرِكُهَا لَمْ اَلْأَبْصَارُ وَ هُوَ يَدْرِكُهَا
 نَهِيْنَ سَمَا اَللَّهُ تَعَالَى فَرَا مَا هِي لَمْ تَدْرِكْ لَمْ اَلْأَبْصَارُ وَ هُوَ يَدْرِكُهَا لَمْ اَلْأَبْصَارُ وَ هُوَ يَدْرِكُهَا
 عَلَى كَيْفِ تَكْ فَ بِيْهِي اَمِيْتُ سُوْرَةُ النِّعَامِ مِينَ هِي (۱۳) رُكُوْعِ مِينَ تَرْجُمَهُ اِسْمَا يَهِي اِسْمُو
 نَهِيْنَ اِلَا كَسْتِي اَنَكْمِينَ اِدْرُو هِ بَا سَكْنِي هِي اَكْمُونْ كُو اِدْرُو هِ بَسِيْدِ جَانَا تَهِي خَبْرُو اِرْ - اِدْرُو
 اَمِيْتُ شَرْيِي (۵) رُكُوْعِ مِينَ هِي تَرْجُمَهُ بَرِي اَمِيْتُ كَا يَهِي سِي اِدْرُو كِي صَدْرِيْنَ كِي

کہاں اوندے گرانے خدا تعالیٰ ہم کو اور ہر طریقہ کے لوگوں کو ایسے خیا لوں سے بچا دے (سراج
 النور) **اعلم** کہ داؤد علیہ السلام کا اسناد بخود نبی ابن علی علیہ السلام وذاذ قالک ولو
 کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا شکیا تمہارا نزل علیہ لکن ہذا الایۃ فاذا
 نقول للذی انعم اللہ علیہ وانا نعمت علیہ امینک علیک ذواتہ واثق
 اللہ وطمحی فی نفسک ما اللہ مبدئہ وختی الناس واللہ احق ان یخشاہ رحمہ
 داؤد نے اسی حدیث کو روایت کیا جیسے اوپر گذری اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چہاٹنے والے ہوئے تو چہاٹتے اس آیت کو اور اقول
 یاقدمی لیسلم اللہ علیہا خیرک **ف** یہ آیت سورہ احزاب کے پانچویں رکوع میں ہے ترجمہ اسکا
 یہ ہے اور جب تو کہنے لگا اس شخص کو جس پر اللہ نے احسان کیا اور تو نے احسان کیا رہنمائی دے
 اپنے پاس اپنی جو رو اور ڈرا اللہ سے اور تو چہاٹتا تھا اپنے دل میں ایک چیز جو اللہ سے کہو لاچاتا
 ہے اور ڈرتا تھا لوگوں سے اور چاہتے تھے اللہ کو زیادہ ڈرنا پہر جب زید تمام کرچکا اس عورت
 سے اپنی غرض سمجھنے وہ تیرے نکاح میں دی اسلیو کہ مسلمانوں پر حج نہ ہو اپنی سے بالکل
 کی جو روں سے نکاح کرنے میں جب وہ تمام کرین اور اس کی اپنی غرض اور ہے اللہ کا حکم
 کرنا۔ مراد اس شخص سے زید بن حارثہ۔ جو بے پالک تھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 انکی بی بی زینب تھیں جو آپ کی بہو بی بی کی بیٹی تھیں جب زید سے انکی نہ بنی تو پہلے اپنے
 زید کو نصیحت کی پر دل میں آپ کے یہ خیال تھا کہ اگر زید انکو چھوڑ دے گا تو میں ان سے نکاح
 کر لوں گا اپنے یہ خیال اپنے دل میں رکھا اسلیو کہ اگر فرار منافق بدگوئی نکیرین کو محمد اپنے بہو سے
 نکاح کرنے کے فکر میں ہیں اللہ تعالیٰ نے اس ارادے کو ظاہر کر دیا اور نکاح زینب کا آپ سے
 کر دیا اور کافروں کی طعن و تشنیع کو لغو کر دیا اور فرمایا کہ سے پالک دراصل بیٹا نہیں ہے
 جو اسکی جو رو باپ لے دے پر حرام ہو۔ اس آیت میں چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ
 نے نصیحت کی اور الزام دیا کہ تو لوگوں سے ڈرتا ہے حالانکہ اللہ سے زیادہ ڈرنا چاہیے
 اور آپ کے دل کی یہ بات کہو آپ چہاٹنا چاہتے تھے فاش کر دیا پس اگر آپ کوئی آیت
 معاذ اللہ چہاٹتے تو اسکو چہاٹتے **عن** مکرر و فی قال سالت عائشہ هل

رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبُّهُ فَقَالَ كُنْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَدْ كُنْتُ شَعْرِي لِمَا عَلَّمْتَنِي
 وَسَأَلَ الْحَدِيثَ يَقْتَضِيهِمْ وَحَدَّثَ بِشَيْءٍ دَاوُدَ الْكَلْبُ وَأَطْلُو ترجمہ سرون سے روایت ہو مبین
 ام المؤمنین عائشہ سے پوچھا گیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے انہوں نے کہا سبحان اللہ
 میری بروہین کلمہ ہے ہو گئے (اس بات کو سننے سے) اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح لیکن روایت
 داؤد کی (جو اوپر گزری) بڑی اور پوری ہے **عَنْ** مَسْرُودٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ كَأَيْدِي
 قُلْتُ قَالِي نَحْنُ دَنِي فَتَدَلِّي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ وَأَوْذَى فَأَوْذَى الرَّعْبَ لِي مَا أَوْذَى تَالَيْتُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُ بِرَيْلٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرَّجَالِ وَإِنَّهُ أَكَاوُفِي
 هَذِهِ الْمَسْجِدِ فِي صُورَتِهِ الْبَاقِي هُوَ صُورَتُهُ كَسَلِ أَفْقَ السَّمَاءِ ترجمہ سرون سے
 روایت ہو مبین نے حضرت عائشہ سے کہا (مخبر تو کہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی
 کوہنیں دیکھا پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول کیسے ہے تَمَوَّذِي فَتَدَلِّي فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ كُنْتُ كَأَوْفِي
 اِلَى عَجَبِهِ مَا كُنْتُ اَوْفِي اَنْهَوْنَ نے کہا اس آیت سے توجہ رکھیں مراد مبین رہے عیضہ آپ کے پاس مردوں
 کی صورت میں آتے تھے اور اس مرتبہ خاص اپنی اصلی صورت میں آئے تھے تھوڑا کن رہے آسمان
 کا پھر گیا **ف** اس صورت میں آیت کو سمجھنے یہ ہو گئے کہ پھر نزدیک ہوا جبریل اور قریب
 آگیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رہ گیا فاصلہ دو کمانوں کا یا اس سے بھی نزدیک اور بعضوں نے
 نوٹس سے ذرا مراد لیا ہے تو سمجھنے یہ ہو گا رہ گیا فاصلہ دو تہ کا یا اس سے بھی کم یعنی آپ
 میں اور جبریل میں اتنا قرب ہو گیا بعد اس کے اللہ نے اپنی نبی کی طرف وحی کی جو وحی
 ک **عَنْ** الْأَنْبِيَاءِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كُنْتُ آيَةً
 دَكَبْتُ قَالَ كُنْتُ كُنْتُ اَرَاكَ ترجمہ ابو ذر سے روایت ہو مبین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پوچھا کیا آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا آپ نے فرمایا وہ تو نور ہے میں اس کو دیکھتا ہوں
ف نور ہی نے کہا یعنی محراب اور اس نور ہے اور سمجھنے یہ ہے کہ نور کی وجہ سے میں اس کو
 دیکھتا ہوں سکا کیونکہ جب نور بہت ہوتا ہے تو آنکھ چکا چو بند ہو جاتی ہے اور کچھ دیکھائی نہیں دیتا
 عرفان کے نزدیک اس حدیث کو سمجھنے میں کہ اللہ تعالیٰ جیسا نہ نور ہے اور ظاہر ہے یعنی اسی کی وجہ
 سے سب کی ہستی اور نمائش ہے جیسے قرآن میں ہے اَنَّهُ نُورٌ لِّلْعَالَمِينَ وَآلُ الْاَوْفَى اَلْاَمْرِ يَوْمَئِذٍ

قَالَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِيْنَ
 ہجو کٹرے ہو کر پانچ باتیں سنائیں آپؐ فرمایا اے جل جلالہ نہیں سونا اور سونا اوس کے لائق نہیں رکھو کہ
 سونا آلات اور اعضاء کے بدن کی تمکادٹ سوتا ہے اور خدا تعالیٰ پاک ہو نہ کہن سر و سرکہ یہ کہ سونا
 غفلت ہو اور وہ مثل موت کو ہے اور خدا تعالیٰ پاک ہے اس کے چکا تا ہے ترانہ کو اور انچا کرتا ہے
 اوسکو **ف** بندوں کے اعمال اور رزاق کے تولنے میں نوری نے کہا یہ تیشیل ہے خدا کی تقدیر
 کے ترازو سے تولنے کے ساتھ سراج الودج میں ہے کہ یہ تیشیل نہیں ہے بلکہ حقیقہ خدا تعالیٰ ایسا
 ہی کرتا ہے اور یہی ہے مذہب کا اس قسم کی آیات اور احادیث میں اور تیشیل کے لائق ہے پچھلے
 لوگ ہوئے ہیں شکی بات کا کچھ اعتبار نہیں **ف** اوٹھا یا جاتا ہے اوسکی طرف رات کا عمل و
 کے عمل سے پہلے اور دن کامل رات کے عمل سے پہلے **ف** بنو رات میں جو اوسکو بندے
 نیک کام کرتے ہیں وہ دوسرا دن گذرنے سے پہلے فرشتے اوس کے پاس ٹہٹھالے جاتے ہیں اس طرح
 دن میں جو کام کرتے ہیں وہ رات گذرنے سے پہلے شام ہے کہ خدا کے پاس لے جاتے ہیں - اس
 حدیث کو صاف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ بہت فوق میں ہے اور یہی مذہب ہے یہ
 سلف کا رضی اللہ عنہم **ف** اوسکا پردہ نذر ہے **ف** نوری نے کہا پردہ لغت میں
 آزاد اور اوٹ کو کہتے ہیں اور یہ شان ہے اور اجسام کی جو مجموعہ زمین اور خدا تعالیٰ پاک ہے جبریت
 اور تجدید سے اس صفت میں پردے سے مراد روکنے والا ہے اوسکو دینار سے یعنی نور اوس کے دیکھنے
 کا مانع ہے کس لیے کہ نور سے آنکھ بچا جو نہ ہو جانی ہے سراج الودج میں ہے کہ اس تاویل کی ضرورت
 نہیں بلکہ سلف کا یہ قول ہے کہ جو کچھ شریعت میں آیا ہے اوس کو چلانا اسی طرح جیسے آیا اور اوسکی
 کیفیت بیان نہ کرنا اوس میں تاویل اور تیشیل اور تشبیہ کرنا متحرجم کہتا ہے کہ متاخرین
 جیسے نوری اور سیوطی اور ابن حجر عسقلانی اور ملا علی قاری اور شیخ عبدالحق دہلوی نے پچھلے
 متکلمین کی تقلید کر کے اس قسم کی آیات اور احادیث میں اکثر ایسی تاویلات کی ہیں جو سلف کے
 طریقے کے خلاف ہیں اسی حدیث میں دیکھیے حجاب کی جو تاویل کی ہے وہ اس بنا پر کہ حجاب
 شان ہے اجسام کی حالانکہ ابھی تک یہ امر ہے مفریت سے ثابت نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ جبریت
 پاک ہے چہرہ اور آثار اور لوازم جبریت کا کیا ذکر ہے **ف** ابو بکر کی روایت میں ہے کہ پردہ ہلکا

اگر کسی گروہ کو ہول دیکھ اوس پہ کو اللہ اور اس کی شعا میں جلا دین مخلوق کو جہان تک اوس کی نگاہ پہنچتی
 ہے **ف** اوس کی نگاہ تو تمام خلق تک پہنچتی ہے پہر اگر وہ اپنا حجاب اٹھائے تو اوس کے روئے
 مبارک کے تجلے کے سامنے کچھ نہ بڑھے اور سب جگہ فاک ہو جاوین تو فی نے اس مقام پر کچھ بڑھ سکے
 کی تقلید سے وجہ کی تاویل ذات ہوئی ہے اور یہ غلط ہے حق تعالیٰ کے لیے وجہ اور دید اور عین اور مقیم
 وغیرہ حقیقت ثابت ہیں آیات اور احادیث سے اور سلف سے ان میں کسی قسم کی تاویل نہیں کی کہ حضرت
 بلکہ تاویل طریقہ ہے چلیے مستعد اور معتزلہ کا قدیم اللہ تعالیٰ اور بعض علمائے اہل سنت خداوند پر رحم کرے
 اس گمراہی میں پہنچ گئے وہ بھی لگے تاویل کرنے اور سلف کے طریقہ کو بہول گئے اللہ تعالیٰ اوں کی
 خطا معاف کرے **ع** اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى رَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى رَسُوْلِكَ
 يَا رَّبِّعِ كَلِمَاتٍ ثُمَّ دَكَّرَ بِمَقْبَلِ حَدِيثٍ اَوْفَى مُعَادِيَةٍ وَكَهْرِيْدٍ كَسْرٍ مِنْ خِلَافِهِ
 وَفَالِ حِجَابِهِ التَّوَدُّعُ ترجمہ اعمش سے اسی طرح دوسری روایت ہے مگر اسمین با پنج باتوں کے بدل
 جابراین میں اور مخلوق کو مذکر نہیں اور کہا کہ حجاب اسکا نور ہے **ع** اَوْفَى مُوَسَّحِي رَضِيَ اللّٰهُ
 عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ یَا رَّبِّعِ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا یَنَامُ وَ لَا
 یَتَبَخَّرُ لَکَ اَنْ یَنَامَ یَخْفُوعُ الْقَسْطُ وَ یَخْفُوعُ دُرُّهُمُ اَلِیْسَ عَمَلُ الْمُتَّحَارِ بِاللَّیْلِ عَمَلُ اللَّیْلِ
 بِاللَّهْآءِ ترجمہ ابو موسیٰ رحمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر جا ر
 باتیں بیان کیں یہ کہ اللہ تعالیٰ نہیں سوتا اور نہ اوس کے لائق ہے سونا اور نہانا ہے وراؤ کو اور چہ بکاتا
 ہے اور نہا یا جاتا ہے اوس کی طرف دن کا عمل رات کو اور رات کا عمل دن کو **بَابُ** اِقْبَابِ
 اَرْبَعَةِ لَوُؤْمِیْنِ فِی الْاَحْضَادِ لِرَجُلٍ مِّنْ مَّجَانِسَہِ وَتَعَالٰی اللّٰهُ تَعَالٰی کا دیدار مومنوں کو آخرت
 میں ہوگا اسکا ثبوت **ع** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَبِیْسٍ عَنْ اَبِیْہِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْہُ عَنِ الرَّسُوْلِ
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فَوْقِہُمَا اَنْیْتُہُمَا مَا فَوْقِہُمَا جَنَّتَانِ مِنْ دُخَانِ
 اَنْیْتُہُمَا مَا فَوْقِہُمَا اَمَّا بَیْنُ الْقَوْمِ وَ بَیْنِ اَنْ یَنْظُرُوْا اِلَیْہِمْ فِیْہِمْ اَمَّا
 اَلْکِبَآءُ عَلٰی وَجْہِہِمْ فِیْ جَنَّتِہِ عَلٰی **ع** ترجمہ عبد بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو جہنمیں چاندی کی ہونگی اوس کو برتن اور سب چیزیں چاندی کی ہوں گی
 اور دو جہنمیں سونے کی ہوں گی اوس کے برتن اور سب چیزیں سونے کی ہوں گی اور لوگوں کو اپنی پروردگار

یَابِیْعِ قَالِ

الْخَبَرِ

کے دیکھنے میں کوئی آڑ نہ ہوگی جنت العدران میں سوا ایک بزرگی کی چادر کے جو خدا کے منہ پر ہوگی
ف بہ جریبہ استعالیٰ اس عاجز کو اپنے مونہ سے اودھنا دے گا تو سب سب اس کی رومی مبارک
 کو دیکھیں گے اور اس دیدار سے ایسی خوشی حاصل ہوگی جسکی حد نہیں نڈاسکا بیان ہو سکتا ہے
 تو دوسری نے کہا تمام اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا دیکھنا ممکن ہے محال نہیں ہے
 اور انہوں نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ آنحضرت میں مومنین اور سکودیکھیں گے اور کافر اس نعمت
 سے محروم رہیں گے اور معتزلہ اور خوارج اور بعض جریبہ نے یہ گمان کیا ہے کہ خدا کو اس کے
 مخلوق میں سے کوئی نہ دیکھے گا بلکہ خدا کا دیکھنا محال ہے عقلاً اور یہ ایک خطائے صریح اور بظہر
 قبیحہ ہے کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور سلف است سہ یہ امر ثابت ہو کہ آخرت میں مومنوں
 کو خدا کا دیدار حاصل ہوگا اور اس حدیث کو قریب میں صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت کیا ہے اور قرآن کی آیتیں اسباب میں مشہور ہیں اور بدعتیوں نے جو اوپر اقرار فرما
 کیے ہیں وہ بھی اس سنت کی کلام کی کتابوں میں ان کے جواب سمیت مذکور ہیں اور یہ کہ
 ان کے بیان کرنے کی ضرورت یہاں معلوم نہیں ہوتی لیکن دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیکھنا
 تو ہم بیان کر چکے کہ وہ ممکن ہے یہ جہود سلف اور خلف کا یہ قول ہے کہ یہ دنیا میں واقع نہ ہوگا اور
 امام ابو القاسم فقیر نے ابو بکر بن نورک سے نقل کیا ہے کہ اس سلسلہ میں امام ابو الحسن اشعری کے
 یہ قول ہیں ایک تو یہ کہ دنیا میں خدا کا دیدار واقع ہوا تو سب یہ کہ اس کا وقوع نہیں ہوا پہلا اہل
 حق کا مذہب یہ ہے کہ رویت الہی (خدا کا دیدار) ایک نعمت ہے جسکو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں
 میں پسند کر دیکھا اور اس کے لیے اتصال اور مقابلہ وغیرہ ضرورت نہیں اور ہمارے دیکھنے میں
 یہ باتیں اتفاقاً باہمی جاتی ہیں نہ یہ کہ دیکھنے کی شرط میں اور شک میں ہے اس کے کھلے دلائل حزب
 بیان کیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دیدار سے یہ لازم نہیں آتا کہ خدا تعالیٰ ایک جہت میں ہو بلکہ
 مومنین اور سکودیکھیں گے بغیر جہت کے جس طرح اسکو جانتے ہیں بے جہت انتہی سولانا ابو بکر سلیم
 اللہ تعالیٰ نے سراج الومج میں لکھا ہے کہ بدعتیوں نے جو کچھ شبہ خدا کی رویت میں کیے ہیں
 ان کے سب کے جوابات دونوں اماموں کی تصانیف میں موجود ہیں (یعنی امام حافظ شیخ الاسلام
 ابن تیمیہ اور امام حافظ شیخ الاسلام ابن قیم قدس سرہما کی تصانیف میں) اور ہم نے بھی

اور ان کو اپنی بعض کتابوں میں بیان کیا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا دیدار دنیا میں تو وہ ممکن ہے برواقع
 نہیں ہوا لیکن یہودی سیدارسی میں البتہ خواب میں واقع ہوا ہے جیسا کہ ہم نے ریاض الراض اور نقصار
 میں ایک جماعت علماء اور کسب سرفصل کیا ہے یا اللہ تو کبھی بھی شرف کر اپنے دیدار سے اور یہ جو
 نووی نے کہا کہ خدا کا دیدار بغیر حجت، کمزور گنا جیسے اسکا علم بے حجت کہ ہے یہ متکلمین کا طریق ہے
 اور اہل حق کا یہ مسلک نہیں ان کے نزدیک تو اس قسم کے لصوص کو ظاہر معنی پر کہنا جائز ہے بغیر
 تاویل اور تفسیل کے اور حدیث صحیحہ میں یہ امر موجود ہے کہ خدا کہان ہی آپ نے بوجہ یہی نووی ہی اور
 ایک حدیث میں ہے کہ آپ نے اشارہ کیا انگلی سے آسمان کی طرف اسی طرح اسباب میں بہت
 آیات اور احادیث ہیں جن سے خدا کا علو اور فوقیت علی العرش اور آسمان میں ہونا پابجا جاتا
 ہے یہ قول نووی کا ان ہی کیا مناسبت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ رحم کرے اس آدمی پر جو انصاف کرے
 اور تاویل اور تکلف کو دے نہ ہو مگر ترجمہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو بے حجت خیال کرنا یہ جہم اور
 سبت ہے اور مقررہ کا طفیل ہے ورنہ سلف علماء اور اہل حدیث سب خدا کو بہت فوق میں سمجھتے
 رہے اور حنا بلکہ جہم اللہ کا یہی قول ہے یہ جب خدا تعالیٰ ایک جہت میں ہوا تو اولیٰ رویت ہی
 ایک جہت میں ہو سکتی ہے اور متکلمین نے جو ایک رویت بلا حجت بلا مسکن نکالی ہے یہ درحقیقت
 لغوی رویت ہے اور ان کے عقیدے اور منکرین رویت کو عقیدہ زمین غور کرنے سے کچھ فرق نہیں
 ملے گا کیونکہ منکرین رویت کو آدمی رویت کی لغوی کی ہے جو ظاہر متعارف ہے یعنی ایک چیز کو ایک چیز
 کے سامنے ہونا ایک مکان میں ہونا راسی اور مرئی میں ایک طرح کی نسبت مقابہ ہونا مرئی کا ایک جہت
 میں ہونا راسی سے نہ اس رویت کی جسکو متکلمین نے اختراع کیا ہے اور ان متکلمین نے بہت سے
 مسائل میں اسی قسم کی تاویلات کی ہیں جو درحقیقت انکار میں لصوص کے خدا اور لوگوں کی خطا
 حاف کرے اور ہم نے ان میں سے مسئلہ استوار کو بہت تفصیل سے اپنی کتاب انتہائی المستوا
 میں بیان کیا ہے **عَنْ** جَعْفَرِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مُبْدِنُ دُونَ مُنْهِنَا
 أَرْبَعًا كَمْ يَقُولُونَ أَلَمْ تَبَيِّنْ لَنَا هَذَا أَلَمْ تَبَيِّنْ لَنَا الْبَيْتَ وَتَبَيِّنْ لَنَا مِنَ النَّارِ قَالَ
 فَيَكُنَّ نِيفَةُ الْحِجَابِ كَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى دِيَارِهِمْ عَزَّ وَجَلَّ

مِنَ الْمَاءِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا مِمَّنْ آتَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ
 يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُعْرِضُ عَنْهُمْ فِي النَّارِ يُعْرِضُ عَنْهُمْ بِأَنْزِلِ السُّجُودَ تَأْكُلُ الْمَاءَ مِنْ ابْنِ
 آدَمَ إِلَّا أَنْزَلَ السُّجُودَ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى الْمَاءِ أَنْ تَأْكُلَ الْأَرْضَ السُّجُودَ فَيُجْعَلُونَ مِنَ الْمَاءِ
 قَدْ أَفْضَلُ وَفِيهِمْ مَا لَا الْحَيَاةُ كَيْفَ يَكُونُ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَبِيلِ
 السَّيْلِ تُنْمِيزُ اللَّهُ مِنَ الْفَصْلِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَيَنْبَغِي لِيُجْلِيَ الْقَبِيلَ بِجَعْلِهِ عَلَى الْمَاءِ وَهُوَ
 أَخْرَجَ أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْهُ خَلَقَ الْجَنَّةَ يَقُولُ أَيْ رَبِّ أَصْرَهُ وَجْهِي عَنِ الْمَاءِ فَإِنَّهُ كَانَ
 قَدْ بَنَى رِجْلَيْهِ وَخَوَّفِي ذَلِكَ وَهَذَا فَيَدْعُو اللَّهَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُوهُ لَمْ يَنْقُصْ
 اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى هَلْ عَسَيْتَ أَنْ تَعْلَمَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ عَيْنٌ لَا يَقُولُ لَا سَأَلَهُ
 عَيْنُهُ وَفَعَلَ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَمَلِهِ وَمَا شَاءَ اللَّهُ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ
 الْمَاءِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَأَى هَاسِكَةً مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكُنْ تَحْتَ يَقُولُ أَيْ رَبِّ
 قَدْ مَنَى إِلَى الْبَابِ الْجَنَّةِ يَقُولُ اللَّهُ لَمْ يَكُنْ قَدْ أُعْطِيَ عَمَلُكَ وَمَا تَقَاتَلَا تَسْأَلُ
 عَمَلُكَ لَمْ يَكُنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أُعْطِيَكَ يَقُولُ أَيْ رَبِّ يَدْعُو اللَّهَ
 يَنْبَغِي يَقُولُ لَمْ يَكُنْ أَعْطَيْتُكَ أَنْ أُعْطَيْتُكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ عَمَلُكَ يَقُولُ لَا عَمَلُكَ
 يُعْرِضُ رَبُّ مَا شَاءَ اللَّهُ مِنْ عَمَلِهِ وَمَا تَقَاتَلَا يَقُولُ أَيْ رَبِّ يَا بَابَ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ عَلَى
 بَابِ الْجَنَّةِ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
 أَنْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
 عَمَلُكَ وَمَا تَقَاتَلَا يَقُولُ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
 أَيْ رَبِّ لَا أَكْرَهَ أَشْفَى طَلَيْتُ قَالَ قَالَ لَا يَزَالُ يَدْعُو اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَخْرُجَ
 اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ فَإِذَا خَرَجَ اللَّهُ مِنْهُ قَالَ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ
 اللَّهُ لَهُ هَسْكَ فَيَسْأَلُ رَبَّهُ وَيَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ أَنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
 حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ بِهِ الْأَمْرُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ لَكَ وَمِنْهُ مَعَهُ قَالَ عَطَاءُ بْنُ
 يَزِيدَ وَابْنُ سَعْدٍ الْكَلْبِيُّ مَعَهُ كَلْبٌ عَلَيْهِ مِنْ حَبَشَةٍ شَيْءٌ حَتَّى إِذَا خَلَّى الْبُحْرَاءُ اللَّهُ قَالَ لِلَّهِ الرَّحْمَنُ
 ذَلِكَ لَهُ وَمِنْهُ مَعَهُ قَالَ ابْنُ سَعْدٍ وَعَشْرَةٌ أَسْأَلُ مَعَهُ يَا أَبَاهُ قَالَ الْبُحْرَاءُ مَا خَلَّى لَكَ وَمِنْهُ مَعَهُ

تَعَالَى

الْكَلْبُ

الْكَلْبُ

عَزَّ وَجَلَّ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُهُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سَلَامٌ عَلَیْكَ يَا نَبِيَّكَ فَذَلِكُمُ الَّذِي كَفَرْتُمْ عَنْهُ فَاَلَمْ تَكُنْ لَكُمْ
 اَنْبِیَآءٌ يَّزَكُّوْنَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَخْرَجْنَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُوْلًا لِّلْجَنَّةِ مَرْجِعًا لِّمَنْ رَّوٰی سَمْعًا بِهٖ مَرْجِعًا
 لوگوں نے رسول الصلٰۃ علیہ وسلم سے کہا کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے قیامت کو روز رسول
 الصلٰۃ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم ایک دوسرے کو تکلیف دیتے ہو چودھویں رات کو چاند دیکھتے ہیں
 (یعنی ازدحام اور ہجوم کی وجہ سے) یا تم کو کچھ تکلیف ہوتی ہے چودھویں رات کے چاند دیکھنے میں لوگوں
 نے کہا نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ہلکا کچھ مشقت ہوتی ہے یا ایک دوسرے کو صدمہ پہنچاتے
 ہو سورج کے دیکھنے میں جبوت کو بادل نہ ہو (اور آسمان صاف ہو) لوگوں نے کہا نہیں آپ نے
 فرمایا ہر ایک طرح (یعنی بغیر تکلیف اور مشقت اور ازدحام کے) تم اپنے پروردگار کو دیکھو گے
ف یثبیر ہے دیکھنے کی سورج کے خدا کے دیکھنے کے ساتھ قرشبہ سورج کی خدا کے ساتھ
 کیونکہ سورج ایک مخلوق ہے خدا کا اور مخلوق کی سی بات میں خالق کی مثل نہیں ہو سکتا فرمایا اللہ تعالیٰ
 نے اَلَّذِیْنَ یُتْلٰوْنَ اٰیٰتِہٖ ثُمَّ یَلْبِثُوْنَ اَلْبَصِیْرَ اَوْ یَسْجُدُوْا اَوْ یَسْتَلِمُوْنَ اَیْمٰنًا اَوْ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَکَ یَا
 یٰہو کہ خدا کے دیدار میں کسی طرح کا ہجوم معلوم نہ ہو گا نہ کیجئے دالے ایک پر ایک گر کر صدمہ پہنچاؤں
 گے بلکہ ہر ایک اپنی جگہ پر کمال فراغت اور رحمت کے ساتھ خدا کو دیکھے گا جیسے دنیا میں چودھویں رات
 کے چاند دیکھتے ہیں یا سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی **ف** حق تعالیٰ لوگوں کو
 قیامت کے دن جمع کرے گا تو فرمادینکا جو کوئی جسکو پوچھتا تھا اس کے ساتھ ہو جاوے پہر جو شخص
 آفتاب کو پوچھتا تھا وہ سورج کے ساتھ ہو گا اور جو چاند کو پوچھتا تھا وہ چاند کے ساتھ اور جو طغوث کو
 پوچھتا تھا وہ طغوث کے ساتھ **ف** طغوث کہتے ہیں جس چیز کو جس کا پوجا گیا جاوے سو اُحد
 یہی قول ہے یسٹ اور ابو عبیدہ اور کالی اور جہور اہل لعنت کا اور ابن عباس اور قتال اور کلبی وغیرہ
 نے کہا کہ طغوث شیطان کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا بت کو (نوزی) سراج الونج میں سے
 کہ پہلا معنی اچھا ہے اور وہ شامل ہو اولیا اور انبیاء کی قبر پر جسے والون کو اور درویشوں اور عالموں کی
 تقلید کرنے والوں کو (جو ان کی تقلید خدا اور رسول کے ارشاد پر مقدم کر کہیں) اور تمام مشرکین اور
 سب بدعین کو **ف** اور یہ است محمدی باقی رہ جاوے گی اوسین منافع لوگ بھی ہونگے **ف**
 منافق مومنین میں شریک رہیں گے اس لیے کہ دنیا میں بھی بظاہر مومنون میں شریک تھے اور ابن

تین ایمان کے قالب میں چبا کے ہر کے ہو تو وہ ان ہی مومنوں کے ساتھ ملے رہیں گے اور ان کے ساتھ چلین گے اور کئی روشنی جو فاعلہ ایمان کے ہوا شک کے ان کے اور مومنوں کے بیچ میں ایک دھک ہو جاوے گا اوس کے اندر رحمت ہوگی اور اس سے جو عذاب معلوم ہوگا تب منافق علیحدہ ہو جاویں گے اور مومنوں کی رشک اور ہو جاتی ہے گی اور مومنوں نے کہا یہ لوگ جو حق پر ناک یہے جاویں گے اور ان سے کہا جاوے گا و در ہودہ ہو (نودی) **ف** پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آویگا ایسی صورت میں جب کو وہ نہ پہچانیں گے اور کہیں گے میں تمہارا پروردگار ہوں وہ کہیں گے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں تم تجھ سے اور ہم اسی جگہ ٹھہرے ہیں یہاں تک کہ ہمارا پروردگار ہمارے پاس آوے اور جب ہمارا پروردگار آویگا تو ہم اس کو پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے پاس آویگا اوس صورت میں جب کو وہ پہچانتے ہونگے اور کہیں گے میں تمہارا رب ہوں وہ کہیں گے تو ہمارا رب ہے پھر اوس کو ساتھ ہو جاوے گا **ف** یہ معرفت حق سبحانہ و تعالیٰ کی بات اوس طرح سے ہوگی کہ خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا نام ہر مومن کے دل میں اپنا جمال اس طرح ذہن نشین کر دیگا کہ وہ پہلی صورت کو خدا کی صورت سے متاثر اور سبک سمجھیں گے یا یہ معرفت ان صفات کی وجہ سے ہوگی جو خدا تعالیٰ نے اپنے لیے بیان کیں ہیں کہ وہ کسی کی مثل نہیں اور نہ جو کچھ کوئی نہیں وہ پاک ہے ہر مہر سے پہلے صورت مند ہوگی تو وہ ان صفات سے خالی ہوگی اس لیے مومنین اوس کو خدا نہ کہیں گے جب خدا اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوگا تو وہ تمام صفات مقدسہ پر مشتمل ہوگی اور مومنین اوس کو پہچان کر اپنا خدا مانیں گے اور اس کے ساتھ ہونگے۔ اس حدیث میں خدا کے لیے کوئی باتیں ثابت کی ہیں ایک ہے صورت دوسری آقا قیسمے منبنا چوتھی باتیں کرنا اور علمائے ہر سنت کو اس قسم کی آیتوں اور حدیثوں میں دوزخ ہے ہر ایک حق ہے اور اور ایک حقائق وہ ہے جو اکثر سلف کا قول ہے بلکہ کل کا کہ ان کے معنوں میں زیادہ گفتگو نہ کرنا چاہیے بلکہ ایمان لانا چاہیے اور ان کے ظاہر سے کو قبول کرنا چاہیے اور جس طرح یہ آیتیں اور حدیثیں آئیں ہیں اسی طرح انکو چلانا چاہیے اور ایسا اعتقاد رکھنا چاہیے جو خدا کی بزرگی اور جلال کے لائق ہے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ خدا کی مثل کوئی شے نہیں ہے اور یہی ہے ایک جماعت تمکلیں کا بھی جو محققین ہیں اور اس میں سلامتی ہے ہر ایک گفتگو اور اسی پر چلتی ہے تمام است کو سلف اور امام اور اس باب میں بڑی عمدہ کتاب کتاب الجوز واصلات ہے سید ابو یوسف طیب قزوینی کی شیخ محمد بن محسن عطاس نے کتاب تشریح الذات و الصفات میں خدا کے اسنے کی بحث میں لکھا ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہ مقرر ہیں خدا کے آنے کو ارب کے سلسلے میں اور

فرمایا تیرا رب یا آدے تیرا رب اور صفات کہ باب میں ہمارا قول یہ ہے کہ ہم ایمان لاتے ہیں اور ان پر اور
 اور ان کے وجود کو سمجھتے ہیں اور کہ یہ مقدار انکو جانتی ہیں پر نہ انکی کیفیت بیان کرتے ہیں نہ مثال نہ مشابہت و تیز
 ہیں نہ اور ان کو بیکار کرتے ہیں اور سلف کی طرح یوں کہتے ہیں ایمان لاؤ ہم اللہ پر اللہ کی مراد کے موافق اور اسکو
 مثل کوئی چیز نہیں پہچان کیا ہر ایک صفت کا جو کہ استرا اور علو اور وجہ اور بقا اور یقین اور کثرت اور آصبع
 اور قیال اور قدم اور رطل اور نزل اور کلام اور قول اور رویت اور شفق ساق اور فوق اور نقض اور تعین
 اور حقوق اور دلیل لائے اور یہ آیات اور احادیث سے اور قوی کیا سلف کا مذہب کو اور رو کیا اس تاویل کو جو
 متکلمین نے کی ہے اور جس پر پہلے لوگ جلا ہیں۔ اور خطا وہ ہے جو کہ متکلمین کا مذہب ہے یعنی انکی تاویل کرنا چاہیے
 ہر ایک صفت کے موافق جیسے وہ اس حدیث میں کہتے ہیں کہ آئے سے مراد یہ ہے کہ مومنین اسکو دیکھیں گے اور
 یہ آئے کے معنی مجازی ہیں یا اس کے مشتقوں کا آنا مقصود ہے قاضی عیاض نے کہا ہمارے نزدیک یہ معنی
 بہتر ہے حالانکہ یہ معنی غلط ہے اہل حق کے نزدیک اور حاصل ہے کہ یہ مومنین کا اخیر امتحان ہوگا چہر جب
 وہ ان سے کہے گا میں تمہارا رب ہوں تو یہ انکار کرینگے اور اس سے پناہ مانگیں گے پھر اصل جل جلالہ اپنی
 اس صورت پر بخیر کرے گا جس طرح مومنین اسکو جانتے ہیں اور جن صفات سے اسکو پہچانتے ہیں اور مومنین
 نے اگرچہ یہ تہذیب کو نہیں پہچان سکیں گے مگر اسکی صفات سے اسکو پہچان لیں گے کہ یہ ہمارا رب ہے اور کہیں گے
 تو ہمارا رب ہو غلطی نے کہا شاید پناہ مانگنا خاص منافقوں کا فعل ہو اور قاضی عیاض نے اسکا انکار کیا
 قوی نے کہا قاضی عیاض کا قول صحیح ہے اور علامہ حدیث سے یہی لکھتا ہے یعنی یہ کہ انکار منافقین سے خاص
 نہیں ہوگا اور اسکو ساتھ ہو جانے سے یہ غرض ہے کہ اسکو حکم کی پیروی کریں گے اور جنبت میں جا نہ سکیں اس کے
 مشتقوں کے ساتھ ہو کر جنبت میں جا دیں گے اور یہ بھی ایک منہر کی تاویل ہے جس کی کوئی ضرورت
 نہیں ہے (سراج النراج) **ت** اور درنزع کی پشت پر پل رکھا جاوے گا **ف** جسکو لوگ پہل
 صراط کہتے ہیں اور اہل حق نے اسکو ثابت کیا ہے اور سلف اور سب راجع کیا ہے اور وہ ایک بل ہوگا جنم
 کی پشت پر سب لوگوں کو اس کے اوپر سے گذرنا ہوگا مومن اپنے اپنے درجہ کے موافق اور سپر گذر کریں
 گے اور کافر اس سپر گر کہ جنم میں چلے جا دیں گے اللہ تعالیٰ انکو بچا دے اور ہمارا اصحاب سلف و منقول
 ہے کہ یہ بل بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا جیسے ابوسیدہ خدری سے روایت ہے **ف**
 قومن اور میری است سب سے پہلے پڑے گا اور سو کے پیغمبروں کے اور کوئی اسدن بابت نہ کر سکیگا **ف** یہ بل سے گزرتے

نشان ہو صرف پیشانی مراد ہے لیکن اڈل قہل مختار ہو آب اگر کوئی کہے کہ سلم نے اگے خود روایت
 کی ہے کہ بعض لوگ جنہم سے نکلیں گے بالکل جلع ہوئے سوا منہ کے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کچھ خاص
 لوگ ہوں گے اولیٰ سکین سوا ان کے اور اگ ان کے سب اعضا سجدے کے سالم ہوں گے نظر عموم اس
 حدیث پر اور وہ حدیث خاص ہے اور وہی لوگوں سے انتہا **ف** پہر وہ دفن سے نکالے جاویں گے
 جلع پہننے جب اوپر آب حیات چڑھ کا جاوے گا وہ تازے ہو کر ایسے جم اٹھیں گے جیسو دانہ کچرے
 کے بہاؤ میں جم اٹھتا ہے (بانی جہان پر کھڑے کچرے اسٹی بہا کر لاتا ہے ومان دانہ خوب اگتا ہے اور جلد
 شاو آب اور سرسبز ہو جاتا ہے اسی طرح وہ جہنمی بھی آب حیات ڈالتے ہی تازے ہو جاویں گے
 اور جہنم پہلے کے نشان بالکل جاتے رہیں گے) بعد اس کے اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فرشتہ
 کرے گا اور ایک مرد باقی رہ جاویگا جس کا سونہ دفن کی طرف ہوگا اور یہ بہشت والوں میں سب سے
 پیچھے بہشت میں جاوے گا وہ کہوگا اے رب میرا سونہ جہنم کی طرف سے پہنچوے اس کی بے نیچے
 مار ڈالا اور اس کی لپٹ سے منہ پر جلا ڈالا پھر خدا سے دعا کیا کرے گا جب تک خدا تعالیٰ کو منظور نہ ہوگا
 بعد اس کے اللہ تعام فرماوگا اگر میں یہ تیرا حال پورا کروں تو تو اور سوال کرے گا وہ کہیگا نہیں میں
 پھر کچھ نہیں سوال کروں گا اور یہی خدا کو منظور ہیں وہ قول قرار کرے گا تب اللہ تعالیٰ اس کا
 سونہ دفن کی طرف سے پہنچوگا (جہنم کی طرف) جب جنت کی طرف اس کا سونہ ہوگا تو چپ رہیگا
 جب تک خدا کو منظور نہ ہوگا پھر کہیگا اے رب مجھے جنت کے دروازہ تک پہنچاؤ اللہ تعام فرماوگا تو کیا کیا
 قول قرار کر چکا تھا کہ میں پہر دوسرا سوال نہ کروں گا براہ منیرا اے آدمی کیا دعا باز ہو وہ کہے گا
 رب اور وہ اگر کہے گا جانتا تھا کہ یہ دروازہ فرماوے گا اچھا اگر میں تیرا یہ سوال پورا کروں تو پہر تو اور
 کچھ نہ مانگے گا وہ کہے گا نہیں قسم تیری عزت کی اور کیا کیا قول اور قرار کرے گا جیسو اللہ کو منظور
 ہوگا آخر اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے تک پہنچا دیگا جب زمانہ کھڑا ہوگا تو ساری بہشت اس کو
 دکھائی دیگی اور جو کچھ اس میں عزت یا خوشی اور فرحت ہے وہ سب پہر ایک مدت تک جنت کے اکنڈوں
 ہوگا وہ چپ رہیگا بعد اس کے عرض کرے گا اے رب مجھے جنت کے اندر لے جا اللہ تعام فرماوگا تو نے کیا قرار
 کیا تھا تو بولا تھا کہ اب میں کچھ سوال نہ کروں گا براہ منیرا اے آدمی کہیگا یہ کہ وہ عرض کرے گا اے رب
 رب تیری مخلوق میں بے نیسب ہوں تو کا اور دعا کرنا یہ کہ گمان تک کہ اللہ جل شانہ ہنس دیگا اے رب خدا تعالیٰ

اور انصار میں کا اصلی دین عمدہ اور سچا تھا اور خدا کی طرف سے آیا تھا جیسے اسلام کا دین پر اودن دونوں مذہبوں کے عالموں اور پیشواؤں نے اپنی نادانی اور بے عقلی سے اسی بات میں دین میں شریک کر لیں جو سر اسطر کو خلاف ہیں اور انہوں نے یہ سمجھا کہ اگر ہم اپنے اپنے پیغمبروں کو خدا کا بیٹا بنا دیں گے تو لوگ ہمارے پیغمبر کو سب سے بڑا سمجھ کر ہمارے دین میں شریک نہ کریں اور قیامت تک دین اور پیغمبروں کے آئے نہ منسوخ نہ ہوگا حالانکہ اگر ان لوگوں میں ذرا ہی عقل ہوتی اور کچھ بھی سمجھ سکتے اور غور کرتے تو وہ ایسی افواہ اور بیہودہ باتوں کو دین میں شریک کر کر اپنے دین کو بدنام نہ کرتے یہودی کا حال جوتیس سو تو فی کٹھنیل میں اودھ ظاہر ہو کہ تمام دنیا میں ان کی تعداد نہایت ہی قلیل رہ گئی اور ان کی شریک اور شمت خاک میں مل گئی اور انصار کی بھی فروغ کو یہ عربوں نے اسلام کے دور سے ہیٹ دیا اب سن مانے میں کو نقصانک دنیاوی علوم و فنون کی وجہ سے مسلمانوں پر غالب ہو گئے ہیں اور ظاہر بہت کچھ ٹوم ٹام کرتے ہیں پر اودن کے دین اور مذہب کو اسلام کے دین اور مذہب پر ہم کو غلبہ نہیں ہے بلکہ یہ زمانہ ایسا ہے کہ علم و تعلیم کی روز بروز ترقی ہو رہی ہے اور لوگ سمجھتے جاتے ہیں کہ انصار کی کا بہت سے دلیل دعویٰ کہ حضرت مسیح خدا کے بیٹے تھے کتنی وقعت رکھتا ہے ہنسوس صد ہنسوس اگر انصار ہی ہوتے بھی اپنی عقل سے کام لیں اور میرے دنیا کے کاموں میں غور اور سن کر رہیں اور میری طرح اپنے دین کے حوالہ کو بھی جانچیں تو یہ سب ملمع کاری اور دغا بازی جو اودن کے پیچھے پادریوں نے کی ہے اودن پر کھلبلی دے اور وہ بھی مسلمانوں کی طرح سچی تو ہو سکیں۔ اور سے شریف ہوں اگر انصار ہی اس انوار پر ہودہ اور خلاف عقل باطنی شریکیت کو چھوڑ کر توحید پر آجائیں تو پھر ان میں اور مسلمانوں میں بہت ہی تھوڑا فرق رہ جاوے گا اور یہ دونوں قومیں مل جل کر دنیا میں سب کر کے لگیں اور کشت اور غن کا دروازہ بند ہو جاوے گا بلکہ کیا عجیب ہے کہ چند روز میں اور باقی قومیں بھی اویسی طبع ہو جاویں اور بعض نا اتفاقی اور شتان اور شاد کے اتفاق اور اتحاد اور اس میں امن پیدا ہو جائے یہ سب الکی مرضی پر یہ قوت اور پردہ مسلمان جو اپنے تئیں مسلمان کہتے ہیں اور شریکوں کی طرح سوا فدا کے پیروں یا پیغمبروں کی نذر زیاں کر کے نہیں مصیبت کے وقت انکو بھارتے ہیں اودن سے دعا کرتے ہیں ہر امر پر اودن کو قادر و تصرف خیال کرتے ہیں وہ در حقیقت لٹکا کے بھی بدتر ہیں خاک میں اودن کے عقل پر انہوں نے انصار کی کو اعتراض کی بلکہ ہر دے رکھی ہے **ت** پھر ان سے کہا جاوے گا اب تم کیا چاہتے ہو یہ کہیں گے اسی رب ہمارے ہم پیادے ہیں ہم کو بانی بلا حکم ہوگا جاوے پھر وہ سب ناانگہ جادوین گئے جنہم کی طرف

گو یا وہ سب ہو گا اور پست کے ماری وہ آپ ہی آپ کیا ایک کو کہا تاہم گاہ پہ وہ سب گر پڑیں گے جن میں سے ہر ایک ایک
 کجی کوئی باقی نہیں رہے گا سو ان لوگوں کے جو اند کو پوچھتے تھے نیک ہوں یا بد و سوقت ایک ساری جہاں کا اور کوئی باس اور کیا ایک
 ایسی صورت میں جو شاہ ہو گی اس صبر سے جسکو وہ جانتے ہیں **ف** یعنی اسکی صفات جو اس خیال کی ہیں اسکو چاہتا
 ہیں ان میں کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ دنیا کی کسی مخلوق کے مشابہ نہیں ہے نہ کسی جوڑ کا ہی پاک ہو مگر یہ نقص ہے
ت اور فرماویکا تم کس بات کے منتظر ہو ہر ایک گروہ ساتھ ہو گیا اپنی اپنی جگہ کو وہ کہیں گے اسی ہمارے ہو تو دنیا میں
 لوگوں کا ساقہ نہ دیا (یعنی مشرکوں کا) جب ہم انکو بہت محتاج تھے تو انکی صحبت میں رہے **ف** یعنی دنیا میں جب ہمارے
 کے وسط ان لوگوں سے دشمنی اور دوستی کرنیکی ضرورت تھی اسوقت تو ہم نے انہیں ان کو ساتھ دیا بلکہ فقر و فاقہ قبول
 کیا اور انکی مخالفت کرتے رہے اور انکار کرتے رہے پھر آج جب ہمارا انکی کچھ احتیاج نہیں ہے ہم ان کے ساتھ کیونکر جاتے
 اور غرض ہے کہ مومنین جتنے سے عاجزی اور دعا کرینگے کہ ان کی شکل میں ہماری ہو کر ہمارے میں اور انکار دنیا میں بھی حال
 کہ انہوں نے قربت اور غریزہ داری کا بھی خیال کیا اور مشرکوں سے جو علیحدہ ہو گئے اور صحبت گوارا کی اور بھی حال ہمیشہ
 ان سچے موصوفہ دکھانے میں جنہوں نے مشرکوں کے ساتھ جو تکلیفیں اٹھائیں انھی ہوا انکی اوستے اور ہمارے مشرکوں کے
 ساتھ کرے میں یارب العالمین **ت** پھر وہ فرماویکا میں تمہارا رب ہوں کہ کہیں گے ہم انکی پناہ مانگتے ہیں تمہارے
 ان کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے دو باتیں بارہم کہہ رہا ہوں کہ ان میں سے بعض لوگ اسچہ جانے کے قریب ہیں
 کہ انکو نہ یہ امتحان بہت سخت ہو گا اور یہ دلیل ہے کہ ان کا پھر وہ فرماویکا اچھا تم اپنی رب کی کوئی نشانی جانو جو جس سے
 یہ جانو کہ کہیں گے ان پر خدا کی پندہ کی کھل جائیگی **ف** قرآن میں ہے کہ تم کو یہ نصرت حق ساقی ہے جس میں وہ
 ساقی ساقی کہتے ہیں پندہ کو تو وہی کہا ہے جس میں اکثر اہل امت ساقی کو نصرت دے رہے ہیں ان کی نصرت
 امر مذہب ہو گا اور یہ نصرت ہے جسکو عرب کہہ کرتے ہیں کہ تو ہیں اسی قائم ہوی ساقی پر اور اسل سید کہ ان کی جیسی نصرت
 پر ٹھاتا ہے تو ابی بن ہاشم چڑھتا ہوا پندہ کی کھل کے کوشش کے لئے قاضی عیاض نے کہا بعضوں نے کہا ساقی وہاں ایک
 بڑا نور مراد ہے اور یہ ایک عیاشین بھی رہے ہیں ان کو کہتا ہوں کہ وہ نور اور لاطنہ میں جو مومنوں کو نور علیک خدا کے
 دیدار کے وقت اور بعضوں نے کہا ساقی ایک نشانی ہو گی وریساں خدا اور زمین کے اور کچھ نصرت ظاہر ہوں گے اور
 بعضوں نے کہا احتمال ہے کہ ساقی ایک مخلوق ہو خدا کی جس کو خدا نے نشانی بنائی ہو اسوقت کیلئے وہ ساقی
 الگ صورت کی ہو اور بعضوں نے کہا اسکا معنی یہ ہے کہ ان کو کاڑھا جاتا ہے گا اور عرب و شہر جاویگا۔ اور جو ہر ایک
 دونوں پر تہا وہ جاتا رہے گا۔ اور اطمینان حاصل ہو گا تب وہ سجدہ کریں گے خطابی نے کہا یہ دیدار اور ہر اور جو

ہونے میں کہ جنس میں ہوگا وہ اور ہی ہے۔ اسی مقالہ النودی اور یہ سب لایا گیا تھا اور یہ کیا رہا اور خدا کا نام میں
 سلف کو اسل یہ ہے کہ خداوند کریم سے براہِ معضرا لہذا نہایت کبر میں جیسے وہ تھا اور خداوند تعالیٰ اور ساقی پرست
 میں اور معمول میں اپنی معانی پر لیکن جیسے خدا کی کہ او حقیقت کسی شے کو معلوم نہیں دیکھتے ہی ان اعضا
 کی ہی حقیقت اور ماہیت معلوم نہیں پس اپنے زبان لانا چاہیے اور ان کی کیفیت کو خداوند کریم کے سپرد کرنا
 چاہیے اور بچنا چاہیے تشبیہ سے یعنی دین و حیال کرنا چاہیے کہ معاذ اللہ خدا کا نام یا منہ یا اکہم یا ہڈی آدھوں
 کی یا اور کسی مخلوق کی نامہ یا منہ یا اکہم یا ہڈی کی طرح میں نہ کہ جیسے اس کی ذات سیٹھل اور بے نظیر ہو ہی ہے
 اوہی صفات ہی سب کے مثل اور بے نظیر میں ہی مقتدر ہے اور اس کے جہم اس کے لئے **ف** اور جو شخص
 خدا کو (دنیا میں) اپنے دل سے (بغیر جبر اور خوف یا ریاضے) سجدہ کرنا ہوگا اور سکودا سجدہ میں ہوگا اور
 جو شخص (دنیا میں) سجدہ کرتا تھا اپنی جان بچانے کو (تو اس کے دل میں اس کے ایمان نہ تھا)
 یا لوگوں کے دیکھانے کو اس کی بیٹہ اس کے لئے ایک تہ کر دیکھا جہت سجدہ کرنا چاہیے گا نہایت گر ٹپے گا
ف اس لیے کہ پیر کے جوڑ جہت سکین گے پھر سجدہ کیونکر کرے گا نودی نے کہا یہ سجدہ ہتھان
 کے لیے ہوگا اور اس کے بعض علماء نے دلیل قائم کی ہے اس بات پر کہ تکلیف والا اطلاق جائز ہے۔ یعنی
 اس بات کا حکم کرنا جو ہونے کے حالانکہ بہت دلال باطل ہے اس لیے کہ آخرت تکلیف کی جگہ نہیں ہے
 اور اس سجدہ کے امتحان مقصود ہوگا اور بعضوں نے اس حدیث کو یہ دسم کیا ہے کہ منافق بھی سونوں کے
 ساتھ نہ کر دیکھیں گے ابن فورک نے کہا ایک گروہ اسی طرف گیا جو حالانکہ یہ غلط ہے بلکہ مسلمانوں کو
 علماء کے اجماع سے یہ اور نہایت ہے کہ منافقوں کو خدا کا دیدار نہ ہوگا اور حدیث کو یہ بات کہان ٹکھی ہے
 کہ منافق ہی خدا کو دیکھیں گے بلکہ اس جماعت کا دیکھنا نکلتا ہے جس میں منافق اور میں سب ہوئے
 اور جماعت کو دیکھنے سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ ہر ایک شخص اور میں کا دیکھنے اور کتاب اور سنت
 سے بہت دلیل میں اس امر پر کہ منافق کو اللہ سبحانہ کا دیدار نہ ہوگا **ف** پھر وہ لوگ اپنا سر اٹھاوا
 اور خدا تعالیٰ اس صورت میں ہوگا جس صورت میں پہلے او کو دیکھا تھا اور کہے گا میں تمہارا رب ہوں
 وہ سب کہیں گے تو ہمارا رب ہے بعد اس کے چہرہ پر ہل نہ کہا جاوے گا اور سفارش (شفاعت) شروع ہو گے
 اور لوگ کہیں گے یا اللہ بجا یا اللہ بجا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بل کہا ہوگا آپ نے فرمایا ایک یہ پہلو کا
 مقام ہوگا وہاں انکو سے ہوں گے اور کانٹن جیسے عہد کے ملک میں ایک کا نام ہوتا ہے جسکو سدا

کہتے ہیں مومن اور کفر سے پہلے ہون گے بعض بڑے مارنے میں بعض بھلی کی طرح بعض بھوکے کی طرح بعض پرنے کی طرح بعض تیز گھوڑوں کی طرح بعض اونٹوں کی طرح اور بعض بالکل جہنم سے بچ کر پار ہو جاویں گے (یعنی دن کو کسی قسم کا صدمہ نہیں پہونچے گا) اور بعض کو کچھ صدمہ اوٹنا ہوگا لیکن پار ہو جاویں گے اور بعض صدمہ اٹھا کر جہنم میں گر جاویں گے جب ہر منوں کو جہنم سے چھڑا دیا ہوگا تو قسم اور سبکی جسکے ماتھے میں میری جان ہے کوئی قسم میں سے اپنی حق کے لیے اتنا جھگڑنے والا نہیں ہے جتنی وہ جھگڑنے والا ہوں گا خدا سے قیامت کو دن اپنے ان بھائیوں کے لیے جو جہنم میں ہوں گے (خدا سے جھگڑنے والے بعض خدا سے بار بار عرض کرنے والے اپنے بھائیوں کے چھڑانے کے لیے) وہ کہیں گے اور بھائی ہمارے وہ لوگ (جو اب جہنم میں ہوں) روزہ رکھتے تھے ہمارے ساتھ اور نماز پڑھتے تھے اور حج کرتے تھے حکم ہو گا اچھا جاؤ اور نکال لو جہنم سے حکومت بھائیوں پر ان کی صورتیں جہنم پر حرام ہیں باورین کی رائے جہنم کی آگ انکی صورت کو بھل نہ سکے گی اور چہرہ انکا محفوظ رہے گا تاکہ مومنین ان کو پہچان لیں اور مومنین بہت سو آدمیوں کو جہنم سے نکالیں گے اور ان میں سے بعضوں کو آگ آدھی پڑ لیں تاکہ یہ یا ہو گا بعضوں کو گھٹنوں کا سبب وہ کہیں گے اور بھائی ہمارے اب تو جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا اور ان آدمیوں سے جن کے نکالنے کا تو نے ہمیں حکم دیا تھا (یعنی روزہ نماز اور حج کرنے والوں میں سے اب کوئی نہیں رہا) حکم ہو گا پہر جاؤ اور جس کے دل میں ایک دینار برابر بھلائی پاؤ اور کبھی نکال لو پہر وہ نکالیں گے بہت سو آدمیوں کو اور کہیں اسے رب ہمارے ہم نے نہیں چھوڑا کسی کو ان لوگوں میں سے جنکے نکالنے کا تو نے حکم دیا تھا حکم ہو گا پہر جاؤ اور جس کے دل میں آدھے دینار برابر بھی بھلائی پاؤ اور کبھی نکال لو وہ پہر بہت سو آدمیوں کو نکالیں گے اور کہیں گے اے پروردگار اب تو اسمیں کوئی باقی نہیں رہا اور ان لوگوں میں سے جنکو نکالنا تو حکم دیا تھا حکم ہو گا پہر جاؤ اور جس کے دل میں ایک پی برابر بھلائی پاؤ اور کبھی نکال لو **ف** خاصہ عیاض نے کہا بھلائی سے مراد وہاں یقین ہے اور صحیح یہ ہے کہ بھلائی وہ شے ہے جو ایمان کے علاوہ ہے اس لیے کہ ایمان کے ایمان کے حصے نہیں ہو سکتے بلکہ یہ حصے اس شر کے ہیں جو ایمان پر زائد ہو جیسے نیک عمل یا ذکر غرضی یا اند کوئی دل کا عمل جسے شفقت مسکینوں پر یا خیرات آبی یا نیت صدق وغیرہ اور دلالت کرتی ہے اور دوسری حدیث کہ جہنم سے نکلا وہ شخص بھی جبر سے

لا اَکَلَهُ اِلَّا اَمْسَدَ کَیْهًا هُوَ کَا اَوَّلِکِی دَل مِیْنِ اَیْکَی تِی رَا بَرِیْهَلِیْ هُوَ کِی (نودوی) **ت** پھر وہ کالیز
 گئے بہت سواؤ میوں کو اور کہ میں گئے احر ب سہا کر اب تو اوس میں کوئی نہیں رہا جس میں ذرا ہی
 بہلائی تھی (بلکہ اب سب دسی تم کے لوگ میں جو بدکار اور کا فر تھے اور رتی جزا بھی بہلائی اُن
 میں بخش) ابوسعید خدریؓ حسب اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو کہتے تھے اگر تم مجھ کو سچا نہ جانو اس
 حدیث میں تو پڑھو اس آیت کو اگر چاہتے ہو اِنَّ اللّٰهَ لَا یُظْلِمُ شَیْئًا قَلِیْلًا خیر ایک غیر اسے تعالیٰ ظلم نہیں
 کرے گا رتی برابر اور جو نیکی ہو تو اس کو دوڑا کر دیگا اور اپنے پاس سے بہت کچھ ثواب دیگا پھر اللہ
 فرما دے گا فرشتے سفارش کر چکے اور پیغمبر سفارش کر چکے اور مومنین سفارش کر چکے اب کوئی
 باقی نہیں رہا پر وہ باقی ہے جو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے (قرآن اسکی
 ذات مقدس) پھر ایک مٹھی آدمیوں کی جہنم سے نکالے گا **ف** جنکی تعداد کو کوئی نہیں جانتا
 سوا ہی خدا کریم کے پھر خدا تعالیٰ کی مٹھی سے تھری ہے کہ ساری زمین اوس کی ایک مٹھی میں
 آجادیگی قیامت کو دن۔ مبارک ہیں اسے لوگ جو اپنے مالک کی خاص مٹھی سے نکالے جاویں
 گئے اور ان پر کیا احسان نہ ہوگا سواے خدای کریم کے **ت** اور اس میں وہ لوگ
 ہیں گے جنہوں نے کوئی بہلائی نہیں کی کہی **ف** پھر حضرت خدا کی توصیف پر پھینکے
 تھے ان کا سفارش کرنے والا کوئی فرشتہ یا پیغمبر یا مومن نہ ہوگا آخر اللہ تعالیٰ خود اپنے بندارک
 مانہ سے اون کو نکالے گا **ت** وہ جل کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے پھر خدا کے نشانے ان لوگوں
 کو ایک نہر میں ڈال دے گا جو جنت کو دروازوں پر ہوگی جسکا نام نہر الحیوۃ ہے وہ اوس میں ایسا جلد
 تر و تازہ ہوں گے جیسے دراندہ بانی کے بہاؤ میں کوڑے کچرے کی جگہ پر آگ آتا ہے (زور سے ہبک
 کر) تم دیکھتے ہو وہ دراندہ کہی بہتر کے پاس ہوتا ہے کہی دشت کے پاس اور جو آفتاب کے رخ پر
 ہوتا ہے وہ زرد یا سنبر اور گستا ہے اور جو سامنے میں ہوتا ہے وہ سفید۔ ہتھالوگوں نے کہا یا رسول
 اللہ آپ تو گویا جنگل میں جانوروں کو چراہا کیے ہیں (کہ وہ ان کا سٹال جاتے ہیں) پھر آپ نے
 فرمایا وہ لوگ اس نہر سے سوتی کی طرح چلتے ہوئے نکلیں گے اون کے گلون میں پڑے ہوں گے
 حنٹ والے اور ان کو بچان لین گے ادھر کہیں گے یہ اللہ تعالیٰ کے آزاد کیے ہوئے ہیں اون کو
 خدا نے جنت دی غیر کسی عمل یا بہلائی کے پھر فرما دے گا جنت میں جاؤ اور جس چیز کو دیکھو

دیکھو وہ تمہاری ہے وہ کہیں گے اور سب سہار تو نے ہمو اتنا کچھ دیا کہ اوتا کسی کو نہیں دیا سارے
 جہان والوں میں اہل شمالی فرادیکا ابھی میرے پاس اتنا دیکھو اس سے بڑھ کر ہے کہ میں نے اسے
 رہا ہوا سہار ہے اور شمالی فرادیکا میری رضا مندی اس میں شہر کبھی غصہ نہ ہوگا
شب سبحان ملک کی رضا مندی اتنی بڑی نعمت ہو کہ بہشت کی سب نعمتیں اس کے سامنے
 بے قیمت ہیں جو ان مردوں سے ہے جو اپنے مالک کی رضا مندی کا طلب ہو اور ہر حال میں اس کی
 فکر نہ کریں **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 هَلْ يَصْلُوَنَ فِي رُؤُوسِهِ الشَّجَرُ إِذَا كَانَ يَوْمَ حَقُّ قُلْتُمْ لَا لَا سَلَّمَ الْحَدِيثَ حَتَّى
 انْقَضَى جُلُودُهُ وَهُوَ مَكْنُوحٌ بِشَ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ ذَا دَا بَعْدَ قَوْلِهِ بِغَيْرِ عَمَلٍ
 يَحْمِلُوهُ وَلَا قَدْرَ تَدْنٍ كَمَا يُقَالُ لَهُمْ كَذِبٌ أَرَأَيْتُمْ وَهَذَا مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ
 بَلَّغْتَنِي أَنَّ الْجَنَّةَ أَقْرَبُ مِنَ الشَّجَرِ رَأَى أَحَدًا مِنَ الشَّيْخَةِ وَكَانَ فِي حَدِيثِ الْبُخَارِيِّ يَقُولُونَ
 رَجُلًا أُعْطِيَ مَا لَمْ يُعْطِ أَحَدٌ آوَى الْعُلَمَاءُ مِنْ وَمَا بَعْدَ ذَلِكَ قَرَأَ عَنِّي نَحْوَ حَمْدٍ
 ترجمہ دوسری روایت یہی ابوسعید خدری سے یہی ہے اس میں یہ ہے کہ ہم نے کہا یا رسول
 اللہ کیا ہم اپنے مالک کو دیکھیں گے آپ فرمایا تم کو کچھ حرج ہوتا ہے سوچ کر دیکھنے میں جیات
 دن ہونے کو نہ نہیں اور بیان کیا حدیث کو اخیر تک اتنا زیادہ ہے اس عبارت کو بعد ازاں کو خدا
 نے بہشت دی بغیر کسی عمل یا بدائی کے اور اس کو کہا جاوے گا جو تم دیکھو وہ تمہارا ہے اور اوتا
 ہے اور ابوسعید نے کہا مجھے یہ حدیث پہنچی کہ بل مال سے زیادہ باریک ہوگا اور تلوار سوز زیادہ
 تیز ہوگا اور شیش کی روایت میں یہ نہیں ہے کہ وہ کہیں گے اور سب سہار تو نے ہمو اتنا کچھ دیا جو
 سارے جہان والوں میں کسی کو نہیں دیا **عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ يَأْتِسُّ أَنَّ دِهَانَ وَحَدِيثَ
 حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ أَنَّ الْجَنَّةَ أَقْرَبُ مِنَ الشَّجَرِ ذَا دَا بَعْدَ قَوْلِهِ بِغَيْرِ عَمَلٍ
 دہی ہے جو اوپر گرا اگر کچھ کمی بیشی ہے **دَابُّ** اِمْبَابِ الشَّقَاعَةِ وَ
 وَاجِدُ الْجَنَّةِ مِنَ الْمَنَارِ شَفَاعَتُ ثَبُوتِ اور موصودن کا جہنم سے نکالاجانا **ف**
 قَاتِلِ عِيَاضَ كَمَا طَبِئَتْ كَذَبِ سِيَرِ شَفَاعَتِ عَقْلًا جَارِزِ ہے اور شرعاً اور ثبوت اس آیت سے ہے****

الْحَبَّةُ يَدْخُلُ مِنْهَا كَرِيمٌ حَمِيدٌ وَيَدْخُلُ أَهْلُ النَّارِ النَّارَ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ أَنْظَرُ وَأَمَّا مَنْ كُنَّ فِي قَلْبِهِ
 مُنْقَالٌ حَبَّةٌ مِنْ حَبِّ كُلِّ مَنٍّ أَيْمَانٍ فَأَحْدِجُوا فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا حَمِيمًا قَدْ أَهْلَكَ شَوْأُ أَهْلِكُونَ
 وَنَهَرُ الْحَيَاةِ أَرَاكَ كَيْفَ تَكُونُ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْخَبْثَةُ فِي الْحَبَابِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَ كَيْفَ
 كَيْفَ تَخْرُجُ صَفْرًا كَالْمَلْعُونَةِ تَرْجُمُهَا الْبُؤْسُ بِضَرْبِ رُوحِ رَوَايَتِ هِرَسُولِ السُّلْطَانِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَهَى
 الْمَرْبُوتَ وَالرَّانَ كَرَجَتْ مِنْ بَيْتِهَا وَكَأَنَّهَا بَيْتُهَا ابْنِي حَمَتِهَا وَرَوْنِجَ وَالْوَلَنَ كَوَدْنِجَ مِنْ لَسَةِ جَاوِيكَاهِمِ
 فَرَادِيكَاهِمِ وَكَوَدْنِجَ مِنْ رَأْيِ كَيْ دَانَسَ بَرَابَرِي أَيْمَانِ هُوَ اسْكُودْنِجَ سَعَالِ لُودِ لُوكِ نَكَلِسَ كَيْ كُودِ
 كَيْطَرِجَ جُودِ كَيْ بَرَدِ لَسَ بَاوِيْنِ كَيْ نَهْرُ الْحَيَاةِ يَا نَهْرُ الْحَيَاةِ مِنْ رِيَشِكِ وَأَمَّا مَاكَ كَا جَرَادِي مِنْ اسر
 مَدِيْتِ كَيْ دَرُونِ كِي رَوَايَتِ مِنْ نَهْرُ الْحَيَاةِ هِيَ نَهْرُ شَكِ (اور ایسا اوین گئے ہیں جو نہ ہیا کے ایک
 طرف اوگ آتا ہے کیا تم نے سکر نہیں دیکھا کیا سردیوں ہوا اوگت ہے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ بْنِ جَعْفَرٍ
 الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
 الْفَتَاةُ وَفَتَاةُ السَّيْلِ فِي رَوْحِ سَيْتِ وَهَيْتِ كَمَا تَنْبُتُ الْخَبْثَةُ فِي الْحَبَابِ السَّيْلِ
 تَرْجُمُهَا اس رَوَايَتِ کابی دسی جواد پر گزرا سنیں یہ ہے کہ کو لوگ ڈالے جاویں گے ایک نہر میں
 جبکہ نام حیا ہوگا اور شک نہیں کی اور خالد کی رویت میں ہے جیسے کوڑا کچڑا ہیا کے ایک طرف اوگ
 آتا ہے اور وہ سب کی رویت میں ہے وہ کالی ٹی میں جو ہیا میں ہوتی ہے اوگ آتا ہے باو اس مٹی
 میں جبکہ پانی بہا کر لاتا ہے **عَنْ** الْأَسَدِيِّ الْحَدَّثِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ يَخْرُجُونَ مِنْهَا لَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلَا يَكُونُ لَكُمْ أَصَابُهُمْ
 النَّارُ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ لَمْ يَكُنْ
 الشَّفَاعَةُ خَيْرٌ مِنْهُمْ ضَبَابٌ كَفُتُّوا عَلَى الْخَارِ الْحَبَّةُ تَنْبُتُ فِي الْأَهْلِ الْجَنَّةِ أَيْضًا
 سَلَكُهُمْ فَيَكُونُونَ ثَمَرَاتِ الْحَبِّ تَكُونُ فِي حَبِّ السَّيْلِ فَقَالَ رَجُلٌ أَمَّا الْقَوْمُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ فِي الْبَادِيَةِ تَرْجُمُهَا الْبُؤْسُ بِضَرْبِ رُوحِ رَوَايَتِ هِرَسُولِ السُّلْطَانِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 نے فرمایا وہ لوگ جہنم والے ہیں (یعنی ہمیشہ وہاں نہر کے لیو میں ہیں جبکہ فراد و شرک) وہ تو نہر میں نہر جبین
 لیکن کچھ لوگ جو گن ہوں کہ یہ وہی دوزخ میں جاویں گے انکار انکو مار کر کوئلہ بنا دیگی پہر اجازت ہوگی
 شفاعت کی **ف** نووی نے کہا معنی حدیث کا یہ ہے کہ جو لوگ کافر ہیں جہنم میں ہمیشہ رہیں گے مستحق ہیں

كَمَا تَنْبُتُ
 الْخَبْثَةُ

وہ میگا گیا تو مجھ پر ہٹا کرتا ہے یا سہنی کرتا ہے بادشاہ ہو کر **ف** سخن اور ضحک میں شک ہو راوی کو اور ضحک
دوسری راوی میں بھی دو اور وہ عین یہ ہیں ہے نقص پھر ضحک کی صفت جو میں کوئی مانع نہیں اور
وہ مثل اور صفات الخ کے ساتھ نہیں مخلوق کی صفات کو نوئی نے کہا ہٹا کر نیک معنوں میں مختلف
ہے اور ہمیں کئی قول ہیں ایک یہ جو امام مازری سے منقول ہے کہ یہ بطریق مقابلہ کے ہو سیکر کہ اس کا استد
تسانی سے کسی بار عہد کیا اب کچھ نامکون کا پہلے اپنے اقرار کے خلاف کیا اور لگا مانگنے تو نیشنل ہٹے کے ہوا
ابہ شخص جیجھا کہ اس کا یہ فرمانا جو نسبت میں جا اور تیری لیے یہ یغیر میں ایک تم کا ہٹنا ہے یغیر اس
کے ہٹ کر کا بدلہ تو ہٹے کے ہٹا کو مجازاً ہٹا کہا اور غلط ہے کہ کیا تو بدلہ دیتا ہے میرے ہٹ کر کا بادشاہ ہو کر
دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اس شخص سے یغیر میں جیجتا ہوں کہ تو نے ہٹنا نہ کر گیا بادشاہ ہو کر لیکن تعجب یہ ہے کہ مجھ
نالائق کو تنبیہ بڑی بڑی نمین ملین عیسیرا قول یہ ہے کہ اس شخص کے زبان قاب میں زہری اور وہ خوشی میں
ایسا بھول گیا کہ لگا وہ باتیں کرے نصیر دنیا میں ایسے محل میں کرتا تھا اور خدا کی طرف ہٹ کر کی نسبت کے کہ
اور یہ ایسا ہر جیسے اپنے دوسرے شخص کے جھٹلین فرمایا کہ وہ خوشی کے مارا اپنے تمکین روکت سکا اور کہ ہٹ کر
تو میرا بندہ ہو اور میں تیرا رب ہوں اور جاہتہ ہٹا کیا کہنا کہ میں تیرا بندہ ہوں اور تو نے میرا رب اور خوشی کے
وقت پر اختیار سی میں اکثر ایسی بے موقع اور غلط باتیں زبان سے نکل جاتیں میں انتہہ ہٹ کر عبدالم
بن سعود نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نہی بہانک کہ آپ کو نہت مبارک کہل
سے اور آپ نے فرمایا ہے کہ درجہ کہ جنتی ہو گا **حسن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ارقی لا یخرج الا من اطلق النار ورجل یخرج منھا احق اقیال کہ اطلق
فادخل الجنة قال ذلک شہیہ فیدخل الجنة فیجوز الناس فذکھ لہنا ذلک فیقال لہ انک کنت
الذی کنت فیہ فیقول اھم فیقال کہ نعم فیکفی فیقال لک الدن فیستبیت رعشہ
اضحاب اللہ کیا قال فیقول السحر فی وائت الیک قال فلقد رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یخرج منی ذلک نواجذ رحمہ عبد بن سعود ورویت ہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں جیجتا
ہوں اور میں نے کہ جو سب آخر جہنم سے نکلا گیا وہ ایک شخص ہو گا جو ہٹنا مجھ کو چڑھوں کو بل ورنج ہو گا کہ اس کو کہا جاو
کہ جاہت میں جاوہ جاوہ دیکھو کہ اس کے نون میں جنتی ہیں راو کوئی مکان غالی نہیں چھوڑا سہی اوس کہا
جاوہ کا تجھ یا تو وہ زمانہ جس میں تو تھا (یعنی وہ دور نکلی گئی اور نکلی) وہ کہہ گا ان یا تو یہ ہر اس کہا جاوہ

اچھا اب کوئی اور آرزو نہ کر وہ آرزو کر جو حکم ہو گا یہ لے اور دوس دنیا کے برابر اور لے اور دیکھا
 امی باریتے لے کیا تو مجھے ہنسی ٹھہرا کر تا ہے بادشاہ ہو کر (یعنی دس دنیا کے برابر مجھ کو دیتا ہے اور
 ومان تو ایک چھوٹا سا مکان بھی خالی نہیں) راوی نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو دیکھا آپ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے **ف** حدیث میں نواجذ کا لفظ ہے
 اور نواجذ اون دانتوں کو کہتے ہیں جو جب آخر میں نکلتے ہیں جن کو عوام عقل کے دانت کہتے
 ہیں اور یہ دانت اسی وقت نکلتے ہیں جب آدمی زور سے ہنسے **عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخْرَجْتُ مِنْ الْجَنَّةِ دَجْلًا فَهُوَ مِثْنَى مَرَّةٍ وَسَبْعُونَ مَرَّةً وَتَسْفَعُهُ
 النَّارُ مَرَّةً فَذَا مَا جَاوَذَهَا التَّفَّتَ إِلَيْهَا فَقَالَ تَبَارَكَ الَّذِي نَحْنِي مِنْكَ لَقَدْ عَظَمَ فِي
 اللَّهِ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدٌ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فَرَفَعَهُ شَجَرَةً فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ
 أَذْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا تَسْطِلُ بِظِلِّهَا وَاشْرَبْ مِنْ مَائِهَا فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
 يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلَّيْ أَنْ أَعْطَيْتُكَ هَذَا لَتَنِي غَيْرَهَا فَيَقُولُ لَا يَأْدُبُ وَيَعَاهِدُهُ أَنْ
 لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ تَعَالَى يَعْنِي دَرَّةً لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُذَيِّرُ فِيهَا
 فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ يَرْفَعُ لَهُ شَجَرَةً هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى
 فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَذْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لَا تَسْطِلُ بِظِلِّهَا وَاشْرَبْ مِنْ مَائِهَا
 فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلَّيْ تَعَاهِدُنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا
 فَيَعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ تَعَالَى يَعْنِي دَرَّةً لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُذَيِّرُ
 فِيهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا ثُمَّ يَرْفَعُ لَهُ شَجَرَةً عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ
 مِنَ الْأُولَى فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَذْنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ لَا تَسْطِلُ بِظِلِّهَا وَاشْرَبْ مِنْ
 مَائِهَا لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ لَعَلَّيْ تَعَاهِدُنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا قَالَ بَلَى
 يَا رَبِّ هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا وَرَبُّهُ تَعَالَى يَعْنِي دَرَّةً لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ فَيُذَيِّرُ فِيهَا
 فَإِذَا نَافَتْ مِنْهَا فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ ادْخُلْنِي فَأَيُّ قَوْلٍ يَا ابْنَ آدَمَ مَا تَعْبُدُ
 مِنْكَ أَوْ رِضْنِكَ أَوْ عَطِيَّتِكَ الَّذِي مَاتَ مِنْهَا مَعَهَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ تَسْتَهْزِئُ بِي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ
 ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَا تَسْأَلُنِي يَمَّ عَمَّكَ فَالْوَأَمُ تَضَعُكَ فَقَالَ هَذَا امْنَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقَالَ تَعَالَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ خَلَقَ رَبَّ الْعَالَمِينَ جِبْرِيلُ قَالَ اسْتَغْفِرُ فِي مَعْنَى وَابْتَكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ
 جِبْرِيلُ قَالَ اسْتَغْفِرُ فِي مَعْنَى تَابَتْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَيَقُولُ الرَّقَابَةُ اسْتَغْفِرُ لِمَعْنَى وَابْتَكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ فَادْرُجْ رَحْمَةً
 عبد اللہ بن مسعود روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آخر جہنم میں دیگا وہ ایک شخص نہ دیگا جو پہلے
 اوندھا کرے گا جہنم کی آگ اسکو جلائی جائیگی جسے نزع سے بارہ سو جاوگا تو پوچھو کہ اسکو دیکھو گا اور یہی گاڑی برکت والا ہے
 وہ صاحبِ نوحات دی جھکاؤ جو جسے بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اتنا دیا کہ دیکھ کسی کو نہیں دیا نہ اگلوں میں نہ پھلوں میں
 پہلے اسکو ایک حوضہ کہلائی دیگا وہ کہیگا اے جھکاؤ تو دیکھ کر وہ اس حوضے میں اسکو تے سایہ میں ہوں اور اسکا
 بانی چونکہ اللہ تعالیٰ فرمادے گا اے ای جھکاؤ تو دیکھ کر وہ اس حوضے میں اسکو تے سایہ میں ہوں اور اسکا
 عبد کرے گا کہ بہترین کوئی سوال نہ کروں گا اور اللہ تعالیٰ اسکا غنہ قبول کرے گا اسلیو کہ وہ اسی نعمت کو دیکھ کر جہنم سے
 صبر نہیں کر سکتا یعنی انسان صبر ہے وہ جب تکلیف میں مبتلا ہو اور عیش کی بات دیکھ کر تو بے اختیار اسکی خوشی
 کرتا ہے آخر اللہ تعالیٰ اسکو اس حوضے کو نزدیک کرے دیگا وہ اسکو سایہ میں لے کر آوے گا پانی پئے گا پہلے اسکو
 ایک حوضہ کہلائی دیگا جو اس سے پہلے چاہے گا وہ کہیگا اے پروردگار مجھ کو اس حوضے کو نزدیک پہنچاؤ میں یہی
 بانی ہوں اسکو اس میں آرام پاؤں اور میں اور کچھ سوال نہ کروں گا اللہ تعالیٰ فرمادے گا اے آدم کے بیٹے تو نے عبد نہیں کیا
 تھا کہ میں پہلے سوال نہ کروں گا اور جو میں تجھے اس حوضے کو پہنچاؤں تو پہلے تو : اور سوال کرے گا وہ اقرار کرے گا کہ نہیں
 پہلے میں اور کچھ سوال نہ کروں گا اور اللہ تعالیٰ اسکو معذور کرے گا اس لیے کہ اسکو صبر نہیں اور نعمت پر عود دیکھتا ہے
 تب اللہ تعالیٰ اسکو اس حوضے کو نزدیک کرے دیگا وہ اسکو سایہ میں لے کر آوے گا پانی پئے گا پہلے اسکو ایک حوضہ
 کہلائی دیگا جو جہنم کو آواز دے کہ پروردگار وہ پہلے کو دوں وہ حوضے میں بہر ہوگا وہ کہیگا اے رب میرے جھکاؤ
 حوضے کو پہنچاؤ میں اسکو تے سایہ میں لے کر آوے گا اور وہ ان کا بانی ہوں اس میں اور کچھ سوال نہ کروں گا اللہ تعالیٰ فرمادے
 گا اے آدم کے بیٹے کیا تو اقرار نہیں کرے گا کہ اس میں اور کچھ سوال نہ کروں گا وہ کہیگا بیشک میں اقرار کرے گا تھا
 لیکر میں اسکا یہ سوال پورا کر دے پھر میں اور کچھ سوال نہ کروں گا اور اللہ تعالیٰ اسکو معذور کرے گا اسلیو کہ وہ دیکھ کر
 ان نعمتوں کو جو صبر نہیں کر سکتا آخر اللہ تعالیٰ اسکو اس حوضے کو پاس کرے گا جس حوضے میں اس حوضے کو پاس کرے گا حوضے
 والوں کی آواز میں اسنے گا کہ یہی اے رب میرے جھکاؤ جہنم کو اندر پہنچاؤ : اللہ تعالیٰ فرمادے گا اے آدم کے بیٹے
 تیرے سوال کو کوئی چیز تمام کرے گی (یعنی تیری خوشی کب موقوف ہوگی اور یہی بار سوال کرنا کیونکہ بڑا) پہلا تو اس پر
 ہے کہ میں تجھ کو ساری دنیا کے بار بردوں اور اتنا ہی اور دے دوں کہ یہی اے رب میرے جھکاؤ جہنم کو اندر پہنچاؤ : اے آدم کے بیٹے

جب باوس کی سبازدین ختم ہو جاوین گی تو امہ تعالیٰ فرماوے گا تو یہ سبے اور وس حصہ ان سے
زیادہ لے پہر وہ اپنے گھر میں جاوے گا اور حورون میں سے دونوں حورین اوس کے پاس آئیں گی
اور کہیں گے شکر خدا کا جس نے تجھ کو عطا کیا ہمارے لیے اور ہم کو عطا کیا تیرے لیے پہر وہ کہیں گی کہ

گو امہ نے اتنا نہیں دیا تجھ کو دیا **عَنْ** الْمُحْسِنِ بْنِ شُعْبَةَ يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَبَّهُ مَا أَذْنِي أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْكُمْ
قَالَ هُوَ رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيَقَالُ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَدَخَلَ
أَوْ تَبِعَ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَخَذُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ ادْخُلِ

أَوْ تَبِعَ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَخَذُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ ادْخُلِ
أَوْ تَبِعَ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَخَذُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ ادْخُلِ
أَوْ تَبِعَ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَخَذُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ ادْخُلِ
أَوْ تَبِعَ كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَخَذُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقَالُ لَهُ ادْخُلِ

كَلِمَتُهُمْ يَدِي وَخَفَّتْ عَلَيْهَا فَلَمْ تَرَ عَيْنِي لَمْ تَسْمَعْ أَذْنِي وَلَمْ تَخْضُرْ
عَلَى قَلْبِي كَثُرَ قَالَ وَمُصَدِّقُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أَخْفَى اللَّهُ
مِنْ قَلْبِهِ أَهْلُ الْجَنَّةِ **تَرْجُمَةُ**

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بہتر ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار سے پوچھا
سب تو کم درج والا جنتی کون ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ شخص ہے جو اوسے گا سب
جنتیوں کے جنت میں جانے کے بعد اوس سے کہا جاوے گا جا جنت میں جاوہ کہے
گا اے رب میرے کیسے جاؤں وہاں تو سب لوگوں نے اپنے اپنے ٹھکانے کر لیے اور
اپنی اپنی جگہیں سنا لیں اوس سے کہا جاوے گا کیا تو راضی ہے اس بات پر مجھے اتنا
ملک ملے جتنا دنیا کے ایک بادشاہ پاس تھا وہ کہے گا میں راضی ہوں اسے رب میری
حکم ہو گا جتنا ملک ہم نے تجھے دیا اور اتنا ہی اور اور اتنا ہی اور اور اتنا ہی اور
اور اتنا ہی اور اور اتنا ہی اور پانچویں بار میں وہ کہے گا میں راضی ہوں اسے رب

چند چیزوں کو اللہ تعالیٰ فرما اپنے خاص نعمت مبارک سے بنایا ہے انکو بزرگی دینے کو ایک انسان ہو حضرت
 آدم علیہ السلام میں دوسرے تولد کو تخلیق پیر اپنے ہاتھ سے لکھا تھا تیسرے جنت عدن میں دھنست
 اپنے ہاتھ سے لکھائے یوں تو سب چیزیں خدا کے حکم سے پیدا ہوئیں پر ان چیزوں کو خدا نے اپنے خاص
 بنایا جس پر حدیث میں وارد ہے پر خدا کا ہاتھ و سیاہی مقدس اس سے بڑھ اور ظہر سے جیسے اسکی ذات مقدس
 جانشانہ عتبات اور اپنی روح (یعنی اپنی پیدا کی ہوئی روح) تم میں پہنچی اور فرشتوں کو حکم کیا کہ وہ
 کہیں انہوں سے عید کر دیا تم کو تاج ہم کو ان کی صفائی کر دالہ تھا سحر باں اراہم یہ ہے بکھرا جگہ کی
 تخلیق سے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنے گناہ کو یاد کر کے خدا سے توبہ کرو میں گے شک و گمان
 کیا تھا سر دھنست میں جو کھا جس پر اللہ تعالیٰ نے انکو تم کیا تھا۔ تو دوسرے لکھا خدا نے اختلاف کیا
 ہے کہ پیر میں سے گناہ مہار ہوئے ہیں یا نہیں اور قاضی عیاض نے اس مسئلہ میں ایک مختصر تقریر
 کی ہے وہ یہ کہ نبوت کریم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو سکتا بلکہ وہ معصوم ہیں کفر سے لیکن نبوت سے
 پیشہ اناس میں اختلاف ہے اور صحیح یہ کہ نبوت کریم ہی وہ کفر سے معصوم ہے نہ نبیوں میں اس پر
 اور گناہ جو کفر سے کم ہیں تو کہیں گے اس سے بالاتر اس کے وہ معصوم ہیں اور سب طرح ان غلطیوں سے جو تبلیغ
 رسالت میں ہوں تو گناہ یا ضلالت نہ ہو سکتا استغفار اور عطف اس پر اور اللہ عزوجل اور شیخ صفیہ کا
 اور بعضوں کے نزدیک فیصل میں غلطی ہو سکتی ہے جیسے ہر غیر نبی کو جو گناہ میں لیکن ضرور ہے کہ
 وہ تبلیغ جو جاوید رہے یا غلطی سے یا غلطی وقت یا غلطی سے پہنچے اور یہی نہ ہے جو خدا اور انکس
 محققین کا جب تک صغیر گناہ تو جو صغیر گناہ اس قسم کے ہیں کہ ان سے ذرا رست اور رست اوکیش
 میں گناہ ہے ان سے بالاتر اس کے وہ معصوم ہوئے ہیں اور باقی تخلیق گناہوں میں اختلاف ہے اکثر فقہاء
 اور محدثین اور تکلم میں غلطی اس پر ہے کہ اس قسم کے صغیر گناہ ان سے ہو سکتے ہیں اور دلیل
 انکی قرآن کی آیتیں اور حدیث میں ہیں اور ایک جماعت عقائد کی فقہاء اور متکلمین میں یہ سطر ہے کہ جو گناہ
 وہ پاک ہیں وہ غافل سے ہی جیسے کہ بارگاہ پاک میں اور نبوت کا منصب با غم ہے ایسا گناہوں کے
 کرنے سے جو قصداً خدا کی مخالفت کرے اور جو آیات اور احادیث اس قسم کی وارد ہوئی ہیں جیسے نبی
 گناہ کا گناہ نہ گناہ جو وہ تاویل کی گئی ہیں یا محمول ہیں سب جو پر اللہ کا اور ان مخالف بعض چیزوں میں لیکن انکو
 رجو ان میں مواخذہ کا اور بعض چیزیں اس میں جو نبوت سے پہلے انکو سرزد ہوئیں اور یہ ہے غریب

حق ہے اس لیے کہ انبیاء و افعال اہل اقبال کی تکمیل ہی کرنا لازم ہے پھر اگر وہ خطا وار ہیں تو بہت افعال میں ان کی
 پیروی لازم نہ ہو قاضی عیاض نے لکھا ہے اس مطلب کو اپنی کتاب شفا میں جو سب بیان کیا ہے کہ وہ سب
 دوسری کتابوں میں نہیں ملتا اور تو اس بابت سو مت ڈر کہ یہ مذہب مندرجہ بالا خوارم اور حلالہ اور مستحب
 کے گروہوں کی طرف اس لیے کہ اونکا مطلب اس مذہب سے دو طرح ہے وہ کیا مذہب کہ گناہ سے کافر ہو
 جانا اور ہم پاک ہیں اس خیال سے اور یہ جو خطائیں انبیاء کی بیان کی گئیں ہیں جیسے آدم علیہ السلام کا
 بھونکنا و رشتہ میں سے کھالینا اور نوح علیہ السلام بدو عا کرنا کافروں پر اور قتل کرنا سو سے علیہ السلام کا ایک کافر
 کو اور سچا نا ابراہیم علیہ السلام کا اپنے نبیوں کافروں کے شر سے ایک بات کہ کبرجہ ایک طرح سے پیچ ہو
 سکتی تھے یہ برخلیقت اور ان کے حق میں گناہ نہیں ہیں مگر ان پر عتاب ہوا وہ ڈر ان باتوں سے ہی
 بوجہ قریب و بعاد نہ لیت کہ تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا **ف** لیکن تم جو نوح علیہ السلام کے پاس
 پہلے پیغمبر ہیں جنکو جبرائیل علیہ السلام نے **ف** الامام ابو عبد اللہ مارشی نے کہا مہر جنین سے لکھا ہے کہ
 حضرت ادریس علیہ السلام نوح کے وادھے پھر اگر یہ بات ثابت ہو کہ ادریس پیغمبر تھے تو موصوفین کا یہ
 قول صحیح نہیں کہ وہ نوح کے وادھے تھے اس لیے کہ حدیث موصوفین سے ملتا ہے کہ نوح سب سے پہلے پیغمبر ہیں
 جو دنیا میں آئے اور بعضوں نے لکھا کہ حدیث میں رسول کا لفظ ہے اور شاید ادریس نبی ہوں رسول ہوں
 قاضی عیاض نے کہا بعض موصوفین کہ ادریس ایسا علیہ السلام کو کہتے ہیں اور وہ پیغمبر تھے نبی اسرائیل کے
 یوشع بن نون کے ساتھ اس صورت میں کوئی اعتراض ہوگا ہیطرح ہا اعتراض نہیں ہو سکتا کہ آدم
 اور شیث دونوں پیغمبر تھے اور وہ نوح سے پہلے تھے کیونکہ آدم کو اپنی اولاد کی تعلیم کا حکم ہوا تھا اور وہ کافرونہ
 تھے ہیطرح شیث کو وہ ضیاع تھے آدم کے لیکن کافروں کی ہدایت کیسے سچا جانا یہ اور ہے پہلے
 کے یہ ہوا قاضی نے کہا ابوالحسن بن ابی اسحاق نے سب سے پہلے آدم کو نوح علیہ السلام کی حدیث سے صاف بات
 معلوم ہوئی کہ آدم اور ادریس نوح (نوحی) **ف** وہ آویٹے گئے نوح کے پاس نوح کہیں گے میں اس
 لائق نہیں اور نبی خطا کو جو دنیا میں آئیں ہوئی تھی یا کہ کریں گے اور شراویں گے یا تو پروردگار سے اور
 کہیں گے تم جو ابراہیم علیہ السلام کے پاس جنکو اللہ تعالیٰ نے نواب دوست بنایا تھا **ف** یعنی خلیل
 قاضی عیاض نے کہا نہایت کوہل میں محفوظ اس کر لینا اور چن لینا اور خدا کر لینا اور بعض موصوفین نے کہا خلعت کے
 سے قطع کرنا اور ابراہیم کو خلیل کہا اس لیے کہ انہوں نے قطع کیا اپنی مائتوں کو محض اوقات سے اور چھوڑ دیا انکو اپنے

رب پر اور بعضوں نے کہا خدا کے معنی بھی اوستا و ہستی جو باعث ہوتی ہو اسلئے اور روز کے تخیل کے لئے بھیدان
 کے آنے کی اور بعضوں نے کہا غلٹ کو معنی محبت تمام ہوا کہ تم قاضی کا ابن بنیادی لکھا خلیل کہتے ہیں دوست
 کو جسکی دوستی اور محبت پوری ہو اور محبوب کو جسکی محبت میں کوئی انقباض اور خلل نہ ہو واحدی کے لکھا
 یہی قول فتح ہے کیونکہ ان کے خلیل ہے لہذا اور اب یہی خلیل ہیں اللہ کے اور جس صورت میں خلعت کو معنی
 قلم حاجت کے ہونگے تو اللہ تعالیٰ کو ایسا کہ خلیل نہیں کہہ سکتے (نوروی) **ف** و سب لوگ اب یہی علیہ
 السلام کیسے کہیں گے وہ کہیں گے کہ میں ان کو اپنے خدا کو جو ان سے ہوا کہ خدا سے
 شرف و بیگانگی میں تم جاؤ تو نبی علیہ السلام کے پاس جس سے اللہ تعالیٰ اسکی اور انکو ترست شریفی غایت
 وہ سب سے بڑا علیہ السلام پاس کیونکہ وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطا کو جو ان سے ہوا تھی
 یاد کر کے خدا سے شرمائیں گے **ف** نوروی نے کہا نبی علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ سننے بات کی اس پر
 احوال کیا اس لئے کہ کلام نبی ظاہر و محول جو اور اللہ تعالیٰ اذیت حضرت نبی علیہ السلام کو کلام کیا
 جبکہ حضرت نبی پر سننا بلا واسطہ اور کلام اللہ کی ایک صفت ہے جو مخلوق کے کلام کے مشابہ نہیں **ف**
 لیکن تم جاؤ نبی علیہ السلام پاس جو اللہ کے روح میں اول سے حکم سے پیدا ہو گئے وہ آویں گے عیسیٰ
 روح اللہ پاس کہ کہیں گے میں اس لائق نہیں لیکن تم جاؤ محمد علی اللہ علیہ وسلم پاس کہ ایسا بندہ میں اسکی
 جتنے اسکے اور چھوڑ گئے تھے **ف** اور انکو ان سے وہ گناہ جو باورست و چیلے ہوئی ہو چھوڑ
 سے جو بندہ بنو شکا ہوئے اور بعضوں نے کہا کہ مراد است کے اسکے اور چھیلے گناہ میں اس صورت میں شتر
 سے مراد بعضوں کی غشیش ہوگی یا ہمیشہ کیوئے ہم سے چھٹا اور بعضوں نے کہا کہ مراد ان گناہوں سے و
 محول ہو کر ہے جو آپس ہوتی اور بعضوں نے کہا کہ مراد ان گناہوں سے آدم کی خطا ہو اور چھیلے ہوئے است کے
 گناہ اور بعضوں نے کہا کہ بقدر فرض ہے لیکن اگر تمہارے کچھ گناہ جو ان تو وہ مشابہت سے منظور ہیں اور بعضوں
 نے کہا کہ مقصد دعا ہے کہ یہ آپس کی گناہوں سے (نوروی) انصار نے اس بات پر تعجب کیا کہ اللہ تعالیٰ مومن
 کو تمہارا گناہ تمہارے پیغمبر پر اعتراض کرے میں کہ یہ خود گناہ نگار تھے اور ان کو گناہوں سے کہیں گے کہ باک
 کر سکتے تھا جواب یہ کہ انکی توبہ ہی سے اور پیغمبر ان کا بھی گناہوں میں مبتلا ہوا تھا ہو چھوڑ جواب انکی
 طرف سے دیا جاو گیا نبی جو انکی پاری پیغمبر طرف سے بھی ہو سکتا ہو وہ کسی گناہ اور قصیر عام بندہ ان کو
 اور نہ میں ان سے اور دنیا میں بھی مسلمان ہو کہ عالم لوگوں سے بہت سی ان باتوں کی شکایت نہیں ہوتی

جو خاص بندوں کے لیے بڑی تقصیریں سمجھ جائیں ہیں اس طرح پیغمبرین اور نصیرین کے گناہ ایسے ہیں جو
ہمارے حق میں گناہ ہی نہیں بلکہ تقریب کی وجہ سے وہ گناہ سمجھ جاتے ہیں اور جو گناہ ایسا نہیں اور حال سے
کثیر اور اعم نہیں ہے وہ پاک ہو سکتے خواہ غواہ کوئی نہ کوئی تقصیر یا غفلت کسی وقت میں بڑی و اعلیٰ ہو جاتی ہے
چراغ مالک اپنی کسی بندگی کی یہی تقصیر و کوتاہی یکدم معاف کر دیو تو یہ اسکی کمال نسبت ہے اس نسبت
کے ساتھ اس کا عین عظمت اور بزرگی ہے اس بندگی کی اور بند و نصیر تو یہ آیت در حقیقت ایک ہے جسے ہمارے پیغمبر
کے لیے نقصان جیسا نہ لائیں خیال کرتے ہیں خدا انکو ہدایت کرے البتہ انکا ارتداد اس صورت میں درست
ہو تا کہ ہم اپنے پیغمبرین و ائمہ ہدیکہ کی پیروی نہ کر کے خدا کی ناک پہنچا دیتے جیسے انہوں نے اپنے پیغمبر کے ساتھ کیا کر
یا ایسی ہے وہ فتنی اور بغضی کی بات کہ تمام مذہب کا انصار کو کس خیال پر قہم لگائے ہیں اور اس خیال
کے وجہ سے انکا سالہ مذہبیت طے کر دیکھ لو جو گویا ہر لاولیٰ لائقہ **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہر دوسرے لوگ میرے پاس آئیے **ف** یعنی جب اور پیغمبر یا ان کو جواب دہ ہیں انہیں
اور کہیں گے کہ ہم اس بڑی کام کے لائق نہیں تو وہ کہیں کہیں آویں گے قاضی کیا جس نے کہا اور پیغمبر نے فرمایا
بہنا براہ تواضع اور انکسار ہو گا اور شاید اشارہ ہو کہ سب انکا یہ درجہ شیعہ شفاعت کبر سے میرا درجہ نہیں بلکہ
اسکے بعد والو کا ہے اور شاید یہ معلوم ہو کہ یہ درجہ ہمارے پیغمبر کا ہے لیکن ہر ایک نے اپنے بعد والی پر حوالہ کیا تا
کہ آہستہ آہستہ یہ سلسلہ ہمارے پیغمبر تک پہنچے اور آپ کی فضیلت سب پیغمبروں پر ظاہر ہو رہے ہے آہستہ
سے یہ بات بھی نکلتی ہو کہ بڑے بڑے کاموں میں پیچھے سن اور بزرگ لوگوں کی طرف رجوع کرنا چاہیے
اور ہمارے پیغمبر جو اس کام سے انکار نہ کریں گے اور صورت پر جاویں گے وہ ہر جہ سے کہ آپ جانتے ہوں گے
کہ یہ میری ہی کام ہے اور یہ عزت خدا نے میری ہی رکھی ہے تو وی سن کر اللہ تعالیٰ جو ان لوگوں کے لیے بزر
وہدیکہ کا پیغام علیہ السلام کے پاس جاویں گے پھر نوٹ کے پاس چلا رہے ہیں کہ یا اس طرح اختیار کس میں یہ
صلوات ہمارے پیغمبر کے علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پیغمبر پر معلوم ہو جاوے گی نہ کہ اگر پیچھے ہی حودہ آپ پر
آج تو اس باتکا احتمال رہتا کہ اور پیغمبروں کو بھی یہ کام ممکن تھا لیکن جب سے سوال کر چکے اور کسی نے
قبول کیا اور آپ نے قبول کر لیا تو آپ کی بزرگی سب پر ظاہر ہوئی اور جناب الہیت پر انکا کمال پر ظاہر ہو
آہستہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت تمام مخلوقات پر خواہ وہ پیغمبروں آدمی ہوں یا جن
یا فرشتی یا ظاہر ہوں یا کہیں انکا اثر بڑا کام یعنی شفاعت عظمیٰ کسی اور سے نہیں کیگا اور آپ کو قبول کر لیں گے

جب اجماع کیا سلف کے جو شخص توحید پر مرنے کے ہمیشہ کے ایو جہم نہیں ہوگا (نوی) **عن انس** قال
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع المؤمنون يوم القيمة فيمهلون ثلاثاً أو يهلهم
 ذلك بمثل حديث إلى عوانة قال في الحديث أنه أتته الراعية أو أعود الراعية فاقوله ياد رب
 مابقي الأكمن حبسه القرآن ترجمہ الرشید دوسری روایت بھی ایسی ہے کہ اکمن یہ ہے کہ میں آج پروردگار
 کے پاس جو قسمی مرتبہ توں کا اور عرض کروں گا اے پروردگار اب تو دوزخ میں کوئی باقی نہیں رہا مگر جسکو قرآن
 نے روک رکھا (یعنی قرآن کے بموجب ہمیشہ دوزخ میں رہنے کے سزاوار ہے) **عن انس** بن مالك
 ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يومئذ يجمع الله المؤمنين يوم القيمة فيمهلون ثلاثاً أو يهلهم
 حبساً فيمهلون في الراعية فاقوله ياد رب مابقي والشارب من حبسه القرآن أي وجب عليه الخلو
 ترجمہ رشید اب اس روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ تعالیٰ انصاف کرے گا مومن کو قیامت کے دن
 انکو خیال آئے گا آخر کیا جیسا اور حدیث گذری نہیں ہے کہ آپ جو قسمی بار میں عرض کر سکتے ہیں اور پروردگار
 اب تو جہنم میں کوئی نہ رہا جو قرآن کے حکم سے رکھا ہوا ہے یعنی جو ہمیشہ رہنے کا مستحق ہے **عن انس**
 بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يجمع من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من
 النحر ما يشبه برة فجمع من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يرين برة
 فجمع من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يرين برة فجمع من النار من قال لا اله الا الله
 قال في حديثه فجمع من النار من قال لا اله الا الله وكان في قلبه من الخير ما يرين برة فجمع من النار من قال لا اله الا الله
 التبع صلى الله عليه وسلم بالحديث إلا أن شعبة جعل مكان الليرة ذرة قال يزيد
 صحيح فيها أبو يعقوب ترجمہ رشید اب اس روایت پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصاف
 کا دوزخ سے جو شخص جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا اور اس کے دل میں ایک جو بار بھلائی ہوگی پھر نیکے کا دوزخ
 سے دوزخ جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا اور اس کے دل میں ایک شہیدان برابھلائی ہوگی پھر نیکے کا دوزخ سے
 دوزخ جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا اور اس کے دل میں چھٹی برابھلائی ہوگی شعبة نے اس حدیث میں تصحیف
 کی اور ایک ذرہ کے بجائے چھٹی کجیوں (بہوں نے ذرہ روایت کیا) اور ایک ناسخ ہے جسکو
 حینا بن حنیف **عن** معمر بن عمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا اله الا الله فجمع من النار من قال لا اله الا الله
 فجمع من النار من قال لا اله الا الله فجمع من النار من قال لا اله الا الله فجمع من النار من قال لا اله الا الله فجمع من النار من قال لا اله الا الله

اللہ تعالیٰ

دیکھا سفارش کرتی سفارش قبول ہوگی میں عرض کرونگا مالک سیکر است میری است میری (یعنی)
 اپنی است کی غث شحہ تہہ ہوں حکم ہوگا جا اور ہوگا ل میں رانی کے دانے برابر بلین ہو اسکو جہنم سے
 نکال سکے میں ایسا ہی کرونگا اور پھر لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آؤنگا اور ایسی ہی توفیقین کرونگا
 اور جس سے میں گریز کرونگا حکم ہوگا اسکو آئنا سارو ٹھکانا اور کہہ ہم سنیں گے مانگیوں کے سفارش کرنا بل
 کرینگے میں عرض کرونگا اسے مالک سیکر است میری است میری حکم ہوگا جا اور جسکے دل میں الہی کے
 دانے کو بھی کم بہت کہہ چکا کم ایمان ہو اسکو جہنم سے نکال سکے میں جا ایسا ہی کرونگا ف تو وی نے
 کہا اس حدیث و سلف و اہلسنت کا مذہب ثابت و ثابت کہ ایمان لکھنا اور پڑھنا اور رکھنا
 اور پڑھنا چکا است معبد بن مال نے کہا یا انس کی حدیث ہر جو انہوں نے ہم سے بیان کی پھر ہم انکے
 پاس سے نکلے جب جہان (قبرستان) کی بلندی پر پہنچے تو ہم نے کہا کاش ہم حسن بصری کے
 طرف جلیں اور اونکو سلام کریں وہ ابوخلیفہ کے گھر میں چھپر ہوئے تھے (حجاج بن یوسف غلام
 کے ڈرے) خیر ہم اونکے پاس گئے اور اونکو سلام کیا ہم نے کہا اسے ابو عبیدہ تمہاری بھالی اور جو
 انس کے پاس سے آ رہے ہیں انہوں نے شفاعت کے باب میں ایک حدیث ہے بیان کی یہی
 حدیث ہم نے نہیں سنی انہوں نے کہا بیان کرو ہم نے وہ حدیث اسے بیان کی انہوں نے کہا اور یہ
 کرو ہم نے کہا بس سب سے زیادہ انہوں نے بیان نہیں کی انہوں نے کہا یہ حدیث تو انہوں نے ہے
 ایسے پرستے بیان کی مٹی جب وہ مٹھے تھے (یعنی تو بڑے نہ تھے علی و ابیہن) اب انہوں کو چھوڑ
 دیا میں نہیں جانتا وہ بھول گئے یا تم سے بیان کرنا سبب جانا ایسا نہ ہو تم بھروسہ کرنا چھو (اور
 نیک نال میں سستی کرنے لگو) ہم نے اوسکو کھا دیا ہے جسے بیان کر یہ سنکر کہنے لگا انسان کی سبب
 میں جلدی ہے میں نے مٹے یہ مٹے اس لیے ذکر کیا تھا کہ میں سننے سے بیان کروں اس ٹکریے کو زور
 انس نے چھوڑ دیا یعنی تم جلدی کر کے درخواست کر نیٹے بیان کرنے کی اگر درخواست نہ کرتے تب
 بھی میں بیان کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں پھر لوٹوں گا اپنے پروردگار کے پاس
 بار اور اسی طرح تعریف تو صیف کے رنگا پھر سجدے میں کرونگا مجھ کو حکم ہوگا اچھوڑ دو ٹھکانا اور کہو ہم میں
 مانگو ہم دیکھ سفارش کرو ہم قبول کرینگے اسوقت میں عرض کرونگا مالک سیکر مجھ کو اجازت دے یہ
 اس شخص کو بھی جہنم سے نکالنے کی جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو (یعنی صرف توحید پر یقین رکھتا ہو) اللہ

کرنے والا نہیں ہے گا (نوری) **ف** اور تم جانتے ہو کہ جس وجہ سے اللہ تعالیٰ انھیں کفر قیامت کران
 اکلن اور پھیلان کو ایک عید نہیں یہاں تک کہ پکارنے والی آواز ان سب کو سنائی دے گی اور دیکھنے والی
 نگاہ ان سب پر پہنچے گی **ف** یعنی وہ میدان ایسا تھا اور ہوا سو کا کر دیکھتے ہیں نگاہ سب کو جاسکو
 گی بخلاف دنیا کے کیساں میں کی گولائی کی وجہ سے نگاہ سب پر نہیں جاسکتی بعض لوگ کہا مراد خدا
 کی نگاہ ہے پر خدا کی نگاہ تو ہر طرح سب پر پہنچتی ہے تو ان میدان ہوا ہو یا نہ ہو **ف** اور ان میں ایک
 ہو جاوے گا اور لوگوں پر وہ عیدیت اور عینیت ہوگی کہ اسکو سہنہ سکین گے اور پر دشت کرنے سکین گے آخر ان میں
 ایک دوسرے کہیں دیکھتے نہیں تم حال میں ہو دیکھتے نہیں انکو کیا حد پہنچا اب تم تلاش نہیں
 کرتے نہ شخص خدا کی جو سفارش کرے نہ سفاری خدا کے پاس پھر وہ ایک دوسرے کہیں جاوے مگر علیہ السلام
 کے پاس نہ آوے نہ کسی عام شے اور کہیں گے اور تو تم سب وہاں کے باپ ہو اللہ تعالیٰ نے
 انکو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی روح تم میں پھونکی اور تم کو حکم کیا انہوں نے سجدہ کیا انکو تبارخی غرض
 کروا دیا پھر وہ لوگ اسے کہہ کر نہیں دیکھتے تم حال میں ہیں کیا تم نہیں دیکھتے جو ہمہ عیبت پر اور تم علیہ
 السلام کہیں آج میرا پروردگار غصہ ہو اور ایسا غصہ ہو کہ کبھی ایسا غصہ نہیں ہوا تھا نہ ہوگا اور اس نے مجھے نعر
 کیا تھا و خستہ ہو لیکن شیخ اسکی فراموشی کی (اور دشت میں ہو کھایا) اب مجھے خود اپنی فکر ہے تم اور کسی کے
 پاس جاؤ تو تم کے پاس جاؤ پھر وہ سب لوگ حق علیہ السلام کے پاس جاؤ نیگے اور کہیں گے اور تو تم
 سب پیغمبروں سے پہلے زمین پر اسے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں شکر گزار نہ کہہ کیا تم ہماری سفارش کرو
 لینے کہ کیا باسکیں تم نہیں دیکھتے تم حال میں ہیں اور جو عیبت ہم پر آئی ہے وہ کہیں گے میرا رب آج
 ایسا غصہ ہو کہ ایسا کبھی نہیں آتا نہ ہوگا اور میں نے اپنی قوم پر بدو علی حق اسلیے مجھ خود اپنی فکر کرو
 تم پر میرا علیہ السلام کے پاس جاؤ پھر وہ سب فکر پر اسیم علیہ السلام کے پاس جاؤ میں گے اور کہیں گے
 اور اسیم تم کو اپنے پروردگار سے روستہ ہو زمین والوں میں جو تم ہماری سفارش کروا دے پروردگار کے پاس
 کیا تم نہیں دیکھتے تم حال میں ہیں اور جو عیبت ہم پر پڑی ہے وہ کہیں گے میرا پروردگار ایسا غصہ
 ہو کہ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا نہ ہوگا اور اپنی جھوٹ یا تو انکو بیان کرینگے جو دنیا میں جو انہوں نے نہیں
 عیبت دلا تھا اسلیے جو خود اپنی فکر پر اپنی فکر پر کسی کے پاس جاؤ وہ سب کے پاس جاؤ وہ لوگ مراد علیہ السلام
 کے پاس میں گے اور کہیں گے اور تو تم اللہ کے رسول ہذا اللہ نے تمہیں بزرگی دی اس پر کیا میں سے اور

اپنی کلام سے سب لوگوں پر تم ہماری سفارش کرو اپنے پروردگار کے پاس کیا تم نہیں دیکھتے ہم جس حال میں
اور جو مصیبت ہم پر پڑی ہے مومن کہ ہمیں گمراہی پر دو گنا آج ایسے غصہ میں ہو کہ اتنا کبھی غصہ نہیں ہوا
تھانہ ہو گا اور میں نے دنیا میں ایک خون کیا تھا جس کا جب حکم تھا اسے مجھ کو عذاب میں لکھ دینا تو تم نے
کے پاس جاؤ وہ سب لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے عیسیٰ تم اس کے رسول
ہو تم نے لوگوں سے بات کی مگر وہ نے میں (جسول میں دورہ چیتے وقت) تم اس کی ایک بات ہو
جو اوسنی ڈال دی میری اور اس کی روح ہو تو سفارش کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا تم نہیں دیکھتے
ہم جس حال میں ہیں اور جو مصیبت ہم پر پڑی ہے عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے میرا پروردگار تم اس کے
غصہ ہو کہ اتنا غصہ کبھی نہیں ہوا تھا اور نہ کبھی ہو گا **ف** انہوں نے کہا ہمارے غصے سے یہ کہہ
تعالیٰ بدلے لینے والا ہو گا تا فرماؤ ان سے اور اس کا عذاب سب سے سزاوارتھا اور طرح طرح کے ہول اور
جو محشر والوں کو ہو گئے اور یہ باتوں نہ پہلے ہوئیں ہیں اور نہ آئندہ ہوگی تو اس کے غصے سے ہی مر
سے **آ** پہنچو کہ حال ہے تم لوگوں کے حق میں غضب یا رضات سراج الوہاب میں ہے کہ انہوں نے اس
مقام پر اس کی ایک صفت کی تاویل کی ہے اور اوپر یہ بات گذر چکی کہ سنگ غار صفت میں ہے
کہ جو صفات کتاب اور سنت میں وارد ہیں ان کو روایت کرنا اور پیغمبروں کے اظہار پر ایمان کرنا بغیر تاویل
اور تکلف و تفسیر اور تشبیہ کے اور یہ جو امر انہوں نے بیان کیا یہ نہایت غصہ کی نہ ہو سکتا ہے انہوں نے
ف اور کوئی گناہ اور گناہ بیان نہیں کیا جیسے اور پیغمبروں کی خطائیں بیان کیوں کہ ان کو حضرت
عیسیٰ کا کوئی گناہ متعلق نہیں) تو سچ چاہی کہ انہوں نے فکر بہتم کر سیکے اس جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
جاؤ وہ سب میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے اللہ کے رسول ہو خاتم الانبیاء ہوا
نے تمہارے، لکھے اور سچ چاہو سب گناہ بخش دیے ہیں تم سفارش کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا تم ہمارا
حال نہیں دیکھتے کیا تم نہیں دیکھتے ہم کس مصیبت میں ہیں میں یہ سن کر جھوٹکا اور غرور کرنے لگے
اگر اپنے پروردگار کو سجدہ کرو گے پھر اللہ تعالیٰ سے میرا دل بھول دیکھا اور وہ وہ تعریفیں اپنی جو بتا دیگا
جو مجھے پہلے کسی کو نہیں بتائیں (میں اس کی خوب تعریف اور حمد کروں گا) پھر فرما دیگا اسے محمد اپنا
سر لٹھا اٹک جو مانگتا ہے دیا جاوے گا سفارش کر قبول کیا جو اسے لگی میں سر اٹھا دیگا اور کہو گے اے
پروردگار راست میری **ف** یہاں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور ان پیغمبروں کا درجہ

الباب الثانی من کتابہ فی وجہ وجہ مکتہ قال لا ادری ائی ذلک قال ثم جرد البہرہ و رہنستہ روایت
 ہے میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک پیالہ رکھا ٹرید کا لڑھکا ایک کھانٹ جو روٹے اور شربا
 مار کر بناتے ہیں اور گوشت اپنے دانت کا گوشت لیا اور وہ بہت پسند تھا آپ کو ساری بکری میں آپ
 نے ایک بار سندھو اور کونو چا پھر فرمایا میں لوگوں کا سردار ہوں گا قیامت کے دن پھر دوبارہ نوچا اور
 فرمایا میں لوگوں کا سردار نہ بن سکا قیامت کے دن جب سجدہ کیا آگے یا کچھ نہیں پوچھتے تو خود ہی فرمایا تم یہ
 نہیں پوچھتے کیونکہ انہوں نے کہا کہ ہمارے رسول اللہ اپنے نوچا لوگ سب کھڑے ہو گئے تھے سنا
 اور بیان انھار میں کہ سید طرح بیٹے اور گندی حضرت شاہ اسم کے قصہ میں آنا زیادہ بہت کہ انہوں نے
 بیان کیا (ان جھوٹ باتوں کو جو دنیا میں کہیں نہیں سنا سارے کہہ تھے یہ میرا ہے اگرچہ حضرت ابوبکر
 کا یہ عقائد نہ تھا کیونکہ نبیؐ سے شرکت اور نہیں ہوتی یہ کافروں کے الزام دینے کے لیے پہلے بارے کو
 خوار دیا پھر چاند کو پھر سورج کو جب سب کچھ ٹپکے تو کہا یہ خدا نہیں ہو سکتے تھو وہ ہر جسے ان کی سبید
 کیا انہوں کو گاتے توڑا تھا اور کھاتے بڑے بے شمار توڑا۔ بیمار نہ تھے اور کھا تھا میں ہمارے ہوں قسم اور کسی جسے کھا
 میں محمد کی جان سے جنت کے دونوں میں روز و رات کی جو کھٹ تک تنافہ ہا ہر تینا مکہ اور ہر تین بے
 یارین کہا تھا ہر اور کہ میں ہو بیٹہ یا نہیں کیا کرکھا (یعنی جو کہ پہلے کہا یا نہ کہے کو) حسن ابن علی
 وَحَدَّثَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَدَأَ تَبَاكَرَكَ وَتَعَالَى النَّاسُ يَقُولُ
 الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تَرُفَ لَهُمْ الْجَنَّةَ فَيَأْتُونَ أَدَمَ يَقُولُونَ يَا أَبَا نَاسْتَفِيدُ لَنَا ائْتِنَا فَقُولُوا
 هَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنْ الْجَنَّةِ الْأَخْطَبَةُ أَمْ لَمْ يَكُنْ بَصَاحِدُ لَكَ أَذْهَبُوا إِلَى ابْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ
 اللَّهِ قَالَ يَقُولُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَسْتُ بِهَاجِرٍ ذَلِكُمْ أَتَمُّ خَلِيلًا قَرْنٌ وَوَلَدٌ وَوَلَدٌ وَوَلَدٌ
 إِلَى مَوْسَى الَّذِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَيُّ نَاسٍ مَوْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ أَهْوَا
 إِلَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوُجَّهَ يَقُولُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ فَيَأْتُونَ عَصَى مَدَّ حَلِ
 اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ لَوْ وَرَّسَلْنَا أَلَمَانَةً وَالرَّحْمَةُ فَتَقُولُ انْجِسْ الصِّرَاطَ مِمَّا رَكَّبَا
 قَبْرًا أَقْلَمَ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَنْتَ وَأَمْرُ أَيْ شَيْءٍ تَكُنُّ الْبَرْقِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَ إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمْزِجُ بَيْنَ حُمْرٍ وَطَرَقَةٍ عَيْنِ ثُمَّ كَيْفَ يَنْجَلِي ثُمَّ الْقَطْرِ شَدِيدِ الْحَالِ يَخْرِي
 بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَبَيْنَهُمْ فَكَيْفَ يَمْزِجُ الصِّرَاطَ أَمْ يَقُولُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتَّى الْفَجْرِ أَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتَّى يَخْرُجَ

ادم علیہ السلام

میا پے غاوند جو رو سے جو رو خداوند سے ہر ایک عزیز ہے بڑا سہوگا اور سب کو اپنی اپنی جان
 بچانے کی فکر ہوگی **عن ابی ہریرۃ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ
 نَبِيٍّ دَعْوَى وَأَدْنَتْ إِنْشَاءَ اللَّهِ أَنْ أَخْتَبِي دَعْوَى شَفَاعَةِ كَلَامَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَرْجُمَهُ
 ابو ہریرہؓ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول کی
 ہے تو میرا ارادہ ہے اگر خدا چاہے تو اپنی دعا کو اٹھا رکھوں اور قیامت کے دن اپنی ہمت کی
 شفاعت کروں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ يَكْتُمُ الْأَحْبَارُ أَنَّ نَبِيَّ الْحَمَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَى
 يَدْعُو بِهَا فَإِنَّا نَرَى إِنْشَاءَ اللَّهِ أَنْ أَخْتَبِي دَعْوَى شَفَاعَةِ كَلَامَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ فَقَالَ
 كَتَبَ فِي هِرَّةٍ أَنْتَ تَعْرِفُ هَذَا **ابن زبیر** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ
 تَرْجُمَهُ ابو ہریرہؓ نے کتب چما کر کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے ایک دعا مقرر
 ہے جسکو وہ مانگا ہے میرا ارادہ یہ ہے پھر ملکہ خدا چاہے کہ میں اس دعا کو چھپا رکھوں اپنی ہمت کے
 لیے قیامت کے دن کوئی زبان نہ ہو جس سے کہتا ہوں یہ سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو ہریرہؓ
 نے کہا **ابن حنبل** **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَى
 مَسْتَكْبَاةً فَتَجْعَلُ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَأَوَّلُ أَخْتَبِي دَعْوَى شَفَاعَةِ كَلَامَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ مَا تَمَنَّى أَحَدُنَا لِكَلِّ نَبِيٍّ تَرْجُمَهُ ابو ہریرہؓ سے
 روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کی ایک دعا ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے تو
 ہر ایک نبی نے جلدی کر کے وہ دعا مانگا **ابن دینار** **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 كَتَبَ فِي هِرَّةٍ أَنْتَ تَعْرِفُ هَذَا **ابن زبیر** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ
 تَرْجُمَهُ ابو ہریرہؓ نے کتب چما کر کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لیے ایک دعا مقرر
 ہے جسکو وہ مانگا ہے میرا ارادہ یہ ہے پھر ملکہ خدا چاہے کہ میں اس دعا کو چھپا رکھوں اپنی ہمت کے
 لیے قیامت کے دن کوئی زبان نہ ہو جس سے کہتا ہوں یہ سنا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو ہریرہؓ
 نے کہا **ابن حنبل** **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَى
 مَسْتَكْبَاةً فَتَجْعَلُ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَأَوَّلُ أَخْتَبِي دَعْوَى شَفَاعَةِ كَلَامَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ
 فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ مَا تَمَنَّى أَحَدُنَا لِكَلِّ نَبِيٍّ تَرْجُمَهُ ابو ہریرہؓ سے

ہر نبی کی ایک دعا
 ضرور قبول کی
 ہے

ابراہیم
علیہ السلام

تائید

عَالَمِ الْاِنْسَانِ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ تَلَا عَلَیْہِ اللہُ تَعَالٰی فِیْ اَوَّلِ لَیْلِ رَیْسِہُمْ اِہْمَ اَصْلًا لِّمَیْلَتِہِ
مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَہُ فَاِنَّہُ مَعِیْ مِنْ عَصَائِکُمْ فَاَنَا کَعَمَلُوہُ وَحَیْمٌ اَلَا یَہِیْہِ وَقَالَ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ
اِنَّ لَّعَذَابَہُمْ فَاَظْہَرُ عِمَادَکَ وَاِنْ تَعْفُوْا عَنْہُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ فَرَفَعَ بِکَیْفَہُ وَقَالَ اَللّٰہُمَّ
اَقْبِیْ اَہْمَیْ وَکُنْیَ فَقَالَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ یَا جِبْرِیْلُ اِذْ هَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَرَبُّکَ اَعْلَمُ فَمَسَّ لَمْلَمًا مَّا
یُحِبُّکَ فَاَنَا وَجِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَمَسَّا کَا فَخَبَرَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَا وَ
هُوَ اَعْلَمُ وَقَالَ اللہُ عَزَّ وَجَلَّ یَا جِبْرِیْلُ اِذْ هَبْ اِلٰی عِیْسٰی فَقُلْ اَنَا سَؤْذِیکَ فِیْ اُمَمَاتِ
وَلَا تَسُوْءُکَ تَرْجَمَہُ عَمِہُ الْعِزِّ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبِیُّ اُمَمٍ
یُحِبُّہِیْ حَیْنِ حَضَرَتْ اِبْرٰہِیْمَ کَا قَوْلُہُ اَبْرٰہِیْمُ اَنْہُوں نے یہ کہا یا عِیْسٰی تُوں نے سنا بہت لوگوں کو کہ جو
کوئی میری راہ پر چلا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا سو تو بخشش والا مہربان ہے اور یہ آیت جمہور
حضرت عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ کا قول ہے اگر تُو اُنکو عذاب کرے تو وہ میرے بند ہیں اور جو تُو اُنکو بخش دے تو
تُو مالکِ حِکْمَتِ وَالْاِحْصَانِ ہے دونوں تھ اٹھائے اور کھائی پروردگار میری امت میری امت اور رُفُوْا لَکَ
الْعِزَّ اَلْحَقَّ رَاٰیَا جِبْرِیْلُ تُو مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے پاس جاؤ اور دینِ خوب جانتا ہوں لیکن تُو جاکر انہو
کو چھو وہ کہیں روستہ میں جہاں اُن کے پاس گئے اور پوچھا آپ کیوں روستہ میں آئے سب جان بیان کیا
جہاں اُن کے والدین بھی جا کر عرض کیا حال اُنکو دُخِی حَیْثُ اَلْعِزَّ اَلْحَقَّ رَاٰیَا جِبْرِیْلُ اُن کے پاس
جاؤ کہ وہ چھو سکو خوش کہیں گے تمہاری امت میں اور نہ رُفُوْا لَکَ اَلْعِزَّ اَلْحَقَّ رَاٰیَا جِبْرِیْلُ اُن کے پاس
آؤ اور اُن میں سے کوئی فائدہ نہیں اُن کے پاس تُو کہ رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو اپنی امت پر بہت شفقت
اور مہربانی تھی وہ میری یاد رکھنا میں اُن کو اوشا بہت شہید تیرے بشارتِ عظیم ہے اِن امت کو لینے
اور وہ اور زیادہ ہونگی خداوندگار کے وعدے سے جو اوستے کیا کہ جو تمہارے حق کو اُن کے عطا کیا امت بزر
اور نہ رُفُوْا لَکَ اَلْعِزَّ اَلْحَقَّ رَاٰیَا جِبْرِیْلُ اُن کے پاس گئے لوگوں کے لینے جو حق بیان ہو رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی کمال بزرگی اور علاؤ وجہ کا اور اللہ تعالیٰ کی جو عنایت آپ پر تھی اُسکا اور جبرائیل کے بھیجو میں
یہی حکمت تھی کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی بزرگی گھٹا دے اور علاؤ وجہ کا کہ اُن کا وجہ جہتِ علی ہے اور خدا تعالیٰ
کی رضا مندی چاہتا ہے اور یہ حدیث مطابق اُن کے رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے حق میں اللہ تعالیٰ کا حکم
قرعہ میں ہو جائو گے اور یہ جو فرمایا ہم ماکو نہ رُفُوْا لَکَ اَلْعِزَّ اَلْحَقَّ رَاٰیَا جِبْرِیْلُ اُن کے پاس گئے اور یہ کہ رضا مندی چاہتا

انہوں نے کہا جیسے تو بھی تمہاری کوئی بابت جھوٹ نہیں پائی اپنے فرمایا تو پھر میں تمکو ڈرانا میں سخت
عذاب اب اپنے کھا خزانے میں تمہاری تم نے ہم سب کو ہی لیے جمع کیا پھر آپ کھڑے ہوئے سو وقت یہ سورت
اُتری تبت یا اے اللہ کیسے کہ جس نے ہلاک ہوا تو ہلاک ہو ورنہ ہلاک ہو اور ہلاک ہوا وہ عیش اپنے اس درخت
یوں ہی پڑھا آخر تک یہ سچے قد کا حقت زیادہ کیا اور شہر قرأت تبت ہو بغیر قد کے **عش** کا عیش
یہنا کا یہ سورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دات یوم الصفا فقال یا حبیبہ انا
بجوحدہ فی انی اسماہ ولم ینذکونزل الایہ والذدعمیر فک الکفر بین ترجمہ عیش
اسی سند و راستہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چڑھے ایک شہر اور فرمایا یا حبیبہ انا صبا حادہ ہر پیر
کی جیسے باہر کی رو بہتسا و برگذری اور ذکر نہیں کیا آیت و اندر عشر تک الاقرہین کے اور نیکیا
یا و ساعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطال ذالقیقہ عنہ سیمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
سفارش ابو طالب کے لیے اور ان کا عذاب ملکا ہوا اس غارش کی وجہ سے **عش** العنکاس یزید
الطلب انہ قال یا رسول اللہ من لفعہ لک ایا لیسویہ انہ کان یوطک ویعضک
فان صلی اللہ علیہ وسلم فم یوسف فحکمتہ اچھین یاد و گویا اما لکان فی الذلک ان سفار
ھین الذلک من ہر حضرت عباس کے کما یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب کو بھی کچھ فائدہ پہنچا یا تو آپ کی
محاطت کرتے تھے اور آپ کے ہر شے ہر شے تھے (یعنی جوئی آپ کو ستا کر گھر پر غصے ہوتے) رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان وہ جہنم کے اوپر کے درجہ میں ہیں اور اگر میں نہ ہوتا لیکن میں نے
یہ وہ جہنم کے درجہ میں ہوتے جہاں عذاب بہت سخت ہے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ ان کی محاطت کا فوہ کو بھی فائدہ پہنچا کہ وہ اتنی ہو گیا عذاب ملکا ہوا ایک شخص
نے غلاب میں ابو طالب کو بچھا اسے کہا کہ میں سخت عذاب میں گرفتار ہوں پر پیر کے دن کچھ عذاب
ملکا ہو گیا ہے وہ سب کے میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی میں اس روز توبہ کا اڈا
لیا تھا سبحان اللہ یہ سچ کی خاطر اس قدر اللہ تعالیٰ کو منظور ہے کہ آپ کی وجہ سے کافروں کا عذاب
بھی کچھ ہو گیا ہے ابو طالب حضرت علی کے باپ اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا تھے اور
نعمان آپ پر بہت تھا **عش** صلی اللہ علیہ وسلم الخاریث قال سوغت العنکاس بقول قلت یا رسول
لہ ان ابا طالب کان یخونک ویعضک فہل یفعل ذلک ذالکم وجدۃ فی عمر ایت میں

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ایک فرمائیے تمہیں دیکھ سے نہیں غلام کی اولاد میری عزیز نہیں بلکہ میرا
 مالک ہے جو اہل بیت پر ہے وہ من بہن جو نیک ہوں وہ راوی نے اس شخص کا نام نہیں لیا غصہ کی وجہ
 سے پوچھتے ہیں یا دوسرے کو ضرر سے بچانے کے لیے اس مقصود باب کا اس عبارت کو مقلد ہوتا ہے کہ
 عزیز اور رشتہ دار وہی من بہن جو نیک ہوں اگرچہ اونکا رشتہ دور کا ہو اور جو شخص نیک ہو وہ میرا عزیز
 نہیں اگرچہ گناہی ہو یہ کہ شہر رکھتا ہو یا غنی یا فقیہ یا سب کا حساب سے جو ان سے گناہ گار غلام سے حکم
 الیہ لاء اس سے اور یہ اپنے حکم کو فرمایا چاہیے کہ میں اس سے معلوم ہوا کہ انھیں اور اس سے دین سے رکھنے
 کے لئے ہزار شاہد اور نیک لوگوں سے سخت کرنا چاہیے اگر خدا کا فضلہ ہو تو وہ سب کا
 مالک ہے جو اہل بیت پر ہے وہ راوی نے اس شخص کا نام نہیں لیا غصہ کی وجہ سے پوچھتے ہیں یا دوسرے کو ضرر سے بچانے کے لیے اس مقصود باب کا اس عبارت کو مقلد ہوتا ہے کہ
 عزیز اور رشتہ دار وہی من بہن جو نیک ہوں اگرچہ اونکا رشتہ دور کا ہو اور جو شخص نیک ہو وہ میرا عزیز
 نہیں اگرچہ گناہی ہو یہ کہ شہر رکھتا ہو یا غنی یا فقیہ یا سب کا حساب سے جو ان سے گناہ گار غلام سے حکم
 الیہ لاء اس سے اور یہ اپنے حکم کو فرمایا چاہیے کہ میں اس سے معلوم ہوا کہ انھیں اور اس سے دین سے رکھنے
 کے لئے ہزار شاہد اور نیک لوگوں سے سخت کرنا چاہیے اگر خدا کا فضلہ ہو تو وہ سب کا مالک ہے جو اہل بیت پر ہے
 وہ راوی نے اس شخص کا نام نہیں لیا غصہ کی وجہ سے پوچھتے ہیں یا دوسرے کو ضرر سے بچانے کے لیے اس مقصود باب کا اس عبارت کو مقلد ہوتا ہے کہ
 عزیز اور رشتہ دار وہی من بہن جو نیک ہوں اگرچہ اونکا رشتہ دور کا ہو اور جو شخص نیک ہو وہ میرا عزیز
 نہیں اگرچہ گناہی ہو یہ کہ شہر رکھتا ہو یا غنی یا فقیہ یا سب کا حساب سے جو ان سے گناہ گار غلام سے حکم
 الیہ لاء اس سے اور یہ اپنے حکم کو فرمایا چاہیے کہ میں اس سے معلوم ہوا کہ انھیں اور اس سے دین سے رکھنے
 کے لئے ہزار شاہد اور نیک لوگوں سے سخت کرنا چاہیے اگر خدا کا فضلہ ہو تو وہ سب کا مالک ہے جو اہل بیت پر ہے

اللہ تعالیٰ

آدمی کے ساتھ ستر ہزار آدمی اور ہر گے اس درستی میں کل آدمیوں کی تعداد جو حساب جنت میں جاویں گے
 چار عرب اور نو بی کر و ستر ہزار ہوئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر کوئی ان لوگوں میں کہے (نووی مع زیادہ)
عن ابی ہریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یبذل اللہ من الجنة مثل الحدیث الربیع ط
 ترجمہ دوسری روایت یہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہر گز اور گزری **عن ابی ہریرۃ قال سمعت**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یدخل الجنة من اُمّتی دُعمۃ ثم سبعون الفا تصی
وہوہم اضاءۃ النور لکنۃ البدر قال ابو ہریرۃ فقام عکاشۃ بن صخر بن عکاشۃ بن
عکاشۃ بن عکاشۃ فقال لہ اذع اللہ ارجعہم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الایہم ابعہم منہم ثم قام رجل فقال یا رسول اللہ اذع اللہ ارجعہم فقام
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبقک ہما عکاشۃ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ میں سنا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میری امت میں سے ایک جماعت جنت میں جاوے گی جنکے مومنہ
 چودھویں لاکھ کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے ابو ہریرہ نے کہا یہ ستر عکاشہ بن صخر بن عکاشہ بن صخر بن عکاشہ بن صخر
 ہوا اور کھایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں میں سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایتہ
 اسکو ان لوگوں میں سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھڑا ہوا اور لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایتہ
 ان لوگوں میں سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایتہ **عن ابی ہریرۃ**
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل الجنة من اُمّتی سبعون الفا ثم واحدۃ
صحتہم علی اصول النور ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے
 ستر ہزار آدمی جنت میں جاویں گے ان میں سے بعضوں کو صورت چاند کی طرح چمکتے ہوں گے ایک جماعت
قال قال یو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الجنة من اُمّتی سبعون الفا یبعث حساب
قالو فہم یان رسول اللہ قال ہم الذین لا یتکبرون ولا یتبرفون ولا یتکبرون فقام
عکاشۃ فقال اذع اللہ یا نبی اللہ ارجعہم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الایہم ابعہم منہم ثم قام رجل فقال یا رسول اللہ اذع اللہ ارجعہم فقام
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبقک ہما عکاشۃ ترجمہ عمران سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے جنت میں جاویں گے لوگوں نے پوچھا وہ کون
 لوگ ہوں گے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وہ لوگ جو واع نہیں دیتے اور غتر نہیں کرتے **فان یبعث حساب**

میں، دوا علاج اور جہاز چھوڑ کر نہیں کرتے اس خیال سے کہ صحت اور تندرستی خدا کے اختیار میں ہے
 دوا اور علاج بغیر اسکی مرضی کے کچھ فائدہ نہیں دیتا پس سارا بھروسہ انکا خدا پر ہوتا ہے۔ نووی نے کہا
 علمائے احمدیہ کے مطلب میں اختلاف کیا امام ابو نعیم رحمہ اللہ ماننے لگے کہا بعضی لوگوں نے احمدیہ سے
 استدلال کیا ہے دوا اور علاج کی مخالفت پر حالانکہ اکثر علماء اسکے خلاف میں ہیں اور دلیل انکی وہ حدیثیں
 ہیں جن میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دواؤں اور غذاؤں کے فائدے بیان کیے ہیں جیسے
 کھجور اور قسط اور ایلید سے وغیرہ کے اور خود آپ نے بیماری میں دوا کی ہے اور حضرت عائشہ نے آپکی دوا
 کو تیل کیا ہے اور آپ نے ستر تباہ کیا ہے اور اس سے شفا ہوئی ہے اور ایک حدیث میں کہ بعض صحابہ نے پتھر
 خاتمہ کا ستر کیا تھا اور پھر اسیا تھا جب یہ حدیثیں ثابت ہیں تو احمدیہ کا مطربہ ہے کہ جو لوگ دواؤں
 کو بالطبع مفید جانتے ہیں اور خدا کے اختیار اور مرضی کے قائل نہیں ہیں جنت میں نہ جاویں گے قاضی
 عیاض نے کہا اس تاویل کے طرف بہت لوگ گئے ہیں حالانکہ یہ تاویل ٹھیک نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی فضیلت بیان کی ہے جنت میں بغیر حساب و کتاب کے جاویں گے اور انکی
 عذوبہ چاندی کی طرح چمکتے ہوئے پھر اگر یہ تاویل کی جاوے جو ان لوگوں کی ہے تو یہ فضیلت ماننے کے ساتھ خاطر
 نہ ملے گی اسوجہ سے کہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ یہی ہے اور جو اسکے خلاف اعتقاد رکھے (یعنی دوا کو بالطبع
 اور بالذات موثر سمجھے) وہ تو کافر ہے دوسرے علماء نے جلی سورت کا مطلب بیان کیا ہے ابو سلیمان
 خطابی نے کہا ملود والکی ترک ہے یہ ہے کہ وہ بھروسہ اللہ ہی پر رکھتے ہیں اور اسکی قضاء و قضاء پر
 رہتی ہیں انھوں نے کہا یہ درجہ بہت بلند ہے یہ طہارت ایک جماعت کی ہے قاضی نے کہا ظاہر حدیث
 بھی یہی ہے اور حدیث سے برکتا ہے کہ فراموشی میں اور منکر کرنے میں اور قسم کے علاج کرنے میں
 کوئی فرق نہیں اور داؤدی نے کہا حدیث پر مقصود یہ ہے کہ وہ لوگ تندرستی کی حالت میں یہ کام
 نہیں کرتے۔ بلکہ یہ کام وہ ہو حالت صحت میں تو نذر اور ستر لیکن بیماری کی حالت میں تو درست اور بخیر
 نے کہا کہ حدیث صحیحہ دو قسم کے علاج مقصود ہیں بغیر ستر کرنا اور داغ دینا اور باقی معالجات توکل کے خلاف نہیں
 ہے۔ بلکہ یہ علاج خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور سلف کے علماء اور فضلاء نے کیا ہے اور جو
 سبب پر یقین ہو جیسے کھانا اور پینا سیری کے لیے وہ توکل کو نہیں بگاڑتا اسی لیے انھوں علاج کرنا نہیں
 چھوڑا نہ تو فی کمال سے کو اپنے لیے اور مال بچوں کے لیے توکل اختلاف خیال کیا گیا یہ سبب ہے کہ کھانا بھروسہ

خدا پہ نہ اپنی دوا اور علاج اور کمائی پر اور داغ دیشے میں اور دوسرے قسم کے علاج میں فرق کیا
 کرنا سبب طبل جانتا ہے اور حضرت نے دونوں کو جائز رکھا ہے اور دونوں کی تفریق کی ہے لیکن ایک
 قسم میں بیان کرتا ہوں جو کافی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت نے اپنی بھی والی اور دوسری بھی والی اور داغ اپنے بیٹے
 البتہ دوسرے کو دیا ہے اور حدیث صحیحہ میں حاجت آلی ہے داغ دیشے سے اور اپنے فرمایا کہ مجھے
 داغ دینا اچھا نہیں لگتا تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا اور ظاہر وہی ہے جو خطاب نے اختیار کیا
 اور حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی اختیار خدا پر قوی ہو گا اور وہ ہر کام کو خدا کے سپرد کرے تب وہ گے
 تو جو آفت اور پیر تو ہے اس کے دفع کے لیے دنیاوی سبب کی طرف انہوں نے توجہ نہیں کی اور بیشک
 یہ وجہ بوجہ ہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو علاج کیا ہے وہ اس طرح کہ علاج کا جائز ہونا
 لوگوں کو معلوم نہ ہو جائے تو ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے پروردگار پر توکل کرتے ہیں تو فی
 نے کہا سلفے خلفے توکل کی توفیق میں استقامت کیا ہو امام ابو جعفر طبرسی نے ایک عجیب سلف سے
 نقل کیا ہے کہ توکل یہ ہے کہ خدا کے اور کسی کا ڈر نہ ہے نہ دندے نہ دشمن کا اور روٹی کمانے
 میں کوشش چھوڑ کر اس خیال سے کہ اللہ تعالیٰ کفایت رزق کا اور دلیل ان لوگوں کی حدیث میں
 ہیں اور ایک طاقت و کمال کل یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے بچھڑا ہو کہ اس امر کا یقین کرے کہ
 اس کا حکم جاری ہے لیکن کوشش کرے روٹی کمانے میں اور دشمن سے بچو میں جیسے پیغمبروں نے کیا
 قاضی عیاض نے کہا طبی اور اکثر فقہاء نے اسی قول کو اختیار کیا ہے اور بعض صوفیوں نے پہلے
 قول کو اختیار کیا لیکن محققین صوفیہ اکثر فقہاء کے موافق ہیں پر وہ یہ کہتے ہیں کہ توکل صحیح نہیں
 ہوتا جب تک دنیا کے اسباب کا خیال ہو یا ان اسباب پر دلوں میں ان اسباب کا کرنا اللہ
 تعالیٰ کا تکیا یا ہوا طریقہ ہے اور اس میں اسکی حکمت ہو مگر یہ ضرور ہے کہ بھروسہ اللہ ہی ہو اور اس امر کا
 یقین ہو کہ دنیا کے اسباب سے نہ نفع نہ ہلاکت نہ ضرر کہتا ہے بلکہ نفع اور نقصان اللہ ہی کی طرف سے
 ہوتا ہے ہر کلام قاضی عیاض کا استاذ ابوالقاسم قشیری نے کہا کہ توکل کچھ کہہ دل ہے اور ظاہر کی
 حرکت دل توکل کے خلاف نہیں بشرطیکہ بندہ کو یقین ہو کہ آسانی اور سختی سب خدا کی تقدیر سے
 سہل بن عبد اللہ شرمی نے کہا توکل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر راضی ہو جاوے اور جو اسکا ارادہ
 ہو اس پر چھوڑ دیوے ابوعثمان جبری نے کہا توکل یہ ہے کہ اللہ کو کافی سمجھے اور اس پر بھروسہ رکھے

کہا توکل یہ ہے کہ کم اور بیشیں سب کو برابر سمجھے و امش **ع** اس وقت عکاشہ گذرا
 اور عرض کیا یا رسول اللہ عارفیہ خدا مجھ کو ان لوگوں میں سے کر کے اپنے فرمایا تو ان میں سے بھیج ایک
 اور شخص کلمہ ادا کر کہنے لگا اللہ کے نبی دعا کرو خدا مجھ کو ان لوگوں میں سے کر کے اپنے فرمایا تجھ سے پہلے
 عکاشہ کہہ چکا **ع** **ع** ان بنی حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل الجنة
 من اقبل من القبايع حبسا حبسا قالوا من هم قال هم الذين لا یسترقون
 ولا یطغون ولا یکتون وعلی اذینهم یقولون ترجمہ عمران بن حصین سے روایت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے میرے برابر آدمی بغیر حسابے جنت میں جاویں گے لوگوں نے کہا
 یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں گے آپ نے فرمایا وہ لوگ جو غم نہ کریں نہ بدشگون لیتے ہیں نہ داغ لگاتے
 ہیں اور اپنے پروردگار پر بھیروسا کرتے ہیں **ع** **ع** سئل عن سعد بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قال یدخل الجنة من اقبل من القبايع حبسا حبسا قالوا من هم قال ابو حنيفة یقول انہما قال
 من یقبل من بعضہم بعضا یدخل اولہم حتی یدخل اخرہم وجوہہم علی صوفۃ
 القمر لیکثر البدر ترجمہ پہل بن سعد سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت
 میں سے میرے برابر یا سات لاکھ (ابو جازم جو راوی ہے اس حدیث کا سکویا وہیں را کہ پہل نے ستر ہزار کہا
 سات لاکھ) آدمی جنت میں جاویں گے ایک دوسرے کو کیسے ہوئے (یعنی ایک کا بعد دوسرے کیلئے
 میں ہوگا صف بند ہی ہوئے تا کہ سب جنت میں جاویں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت کا
 دروازہ کتنا چڑا ہے) کوئی ان میں سے پہلے جنت میں نہ گھسیکا جب تک آخر کا شخص نہ گھسے اور
 انکے سونہرے حصین رات کے جا نہ کی طرح ہوں گے **ع** **ع** حکیم زید بن اسلم قال کنت عند سعد بن
 جبیر فقال انکم ذای الکوکب الذی انقض النار فقلت لانا کم ذلک ام انی لانا کم ذلک فقلت
 ولکنی لدرعت فقال فما صنعت قلت لم یکتف قال فما حکاک علی ناک قال قلت حدیثک
 حدیثناک الشعیب قال وما حد تکم الشعیب قلت حدیثنا عن بریدہ بن حصیب الا سکتی
 انہ قال لا ذقتہ الا من عین او حمتہ فقال قد احسن من انکھن الی ما سمعہ ولکن حدیثنا
 ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عرضت علی الامم ورايت النبی ومعہ الرھیط
 والنیر ومعہ الرجل والرجلان والنیر وکلیس معہ احد اذ دخل علی سواد عظیم فظننت

فَعَلِمَ مَنْ قَبِلَ مِنْ هَذِهِ امُوسَى وَقَوْمُهُ وَلَكِنْ انْظُرُوا لِمَا فِي نَظَرِ فَادَا سَوَادِ عَظَمِ فَقِيلَ لِي
 انْظُرُوا لِمَا فِي الْاُخْرَى فَظَنَرُوا فَادَا السَّوَادِ عَظَمِ فَقِيلَ لِي هَذَا امْتُكَ وَهُمْ سَبْعُونَ لَقَائِدًا خَلَوُا الْخَيْرَ بَعْدَ
 حَسَابٍ وَلَا عَذَابٍ ثُمَّ مَضَى فَادْخَلَ مِثْلَهُ فَحَاضَ النَّاسُ فِي اُولَئِكَ الدِّينِ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بَعْدَ مِثْلِهِ
 وَلَا عَذَابٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضِهِمْ الَّذِيْنَ حَبَّبُوا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَعَلِمَ

الَّذِيْنَ وَلَدَ وَافِيَ الْاَسْلَامَ وَلَمْ يُكْرِهُوا بِاللّٰهِ وَذَكَرُوا اَسْمَاءَ خَضِرَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اللّٰهُ صَمَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الَّذِيْ يَخْشَوْنَ فِيْهِ فَاَحْبَبْتُهُ فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَقُوْنَ وَلَا يَسْتَرْحَمُوْنَ وَلَا
 يَمُطِرُوْنَ وَعَلَى اَنْفُسِهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عِكَاشُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ اَدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ فَقَالَ
 اَنْتَ مِنْهُمْ فَقَامَ رَجُلٌ اُخَرُ فَقَالَ اَدْعُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَ مِنْهُمْ فَقَالَ سَبَقَكَ بِمَا عَاثَا شَا

بِسْمِ
 بِاللّٰهِ شَيْئًا

ترجمہ حسین بن عبد الرحمن سے روایت ہے میں سعید بن جبیر کے پاس تھا انہوں نے کہا تم میں سے کس نے
 اس سے کہہ دیا کہ کل اس کو ٹوٹا تھا میں نے کہا میں نے دیکھا میں کچھ نماز میں مشغول تھا کہ اس نے
 یہ غرض ہے کہ کوئی مجھ کو عابد شب بیدار نہ خیال کرے بلکہ مجھے بچھونے لگا رہا تھا تو میں سوزنا کہ اذکار
 ٹوٹنے ہوئے دیکھا سوچا کہ کیا بچھونے کی کیا کیا میں نے کہا نہ کرنا انہوں نے کہا کیوں تو نے منتر کرنا میں نے
 کہا سحر کی وجہ سے جو شعی نے ہم سے بیان کیا انہوں نے کہا شعی نے کوئی حدیث بیان کی میں نے
 نے کہا انہوں نے نعمت حدیث بیان کی بیدہ بن حبیب اسی سے انہوں نے کہا منتر نہیں فالہذا تبتا
 مگر نظر کے لیے یہ دیکھو کہ یہ (یعنی بد نظر کے اثر کو دور کرنے کے لیے یا بچھو اور سانپ وغیرہ کے کاٹنے کے
 لیے مفید ہے) سعید نے کہا جس نے جو سنا اور اس پر عمل کیا تو اچھا کیا ف خطابی نے کہا بیدہ کی
 روایت کا یہ خطبہ ہے کہ کوئی ملحد نہ یاد نہ دینے والا اور جلد باز کہ نیکو الانظر اور دنگ کے منتر سے نہیں
 ہے اور انظر کی تاثیر میں کوئی شک نہیں اور وہ چھ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منتر کیا ہے اور
 دوسروں کو منتر کا حکم بھی ایسا ہے پھر اگر منتر قرآن کی آیتوں سے یا اللہ کے ناموں سے ہو تو اس کا نام مبارک
 ہے اور اگر کہتے ہیں منتر میں ہے جو عربی زبان میں نہ ہو اور جس کا مطلب علوم نہ ہو اس حال سے کہ
 شاید زمین کو فاسد لفظ طابوں یا کوئی بات ایسی جو جس سے شرک لازم آوے اور حال ہے کہ منتر وہ کہو
 ہو جو جہالت کی طرز پر ہوں گوگوں کا یہ خیال تھا کہ جنات ہمارے ہنر کرتے ہیں اور لقون کو دور کرتے ہیں
 تمام ہو کہ کلام خطابی کا (نوی) لیکن بہت سے تو عبد اللہ بن عباس نے حدیث بیان کی انہوں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے ساتھی پیغمبروں کی امتیں الٰہی گنیمتیں ہیں بعض انہیں
ایسا سمجھا کہ اوسکی امت کے لوگ دس سو بھی کم تھے اور بعض پیغمبر کے ساتھ ایک یا دو بھی اور کچھ اور بعض کے
ساتھ ایک بھی نہ تھا اتنے میں ایک بڑی امت الٰہی میں سمجھا کہ یہ میری امت ہے لوگوں نے کہا یہ موت
میں اور ان کے امت ہنرم آسمان کے کنارے کو دیکھو میں نے دیکھا تو ایک اور بڑا گروہ ہے پھر چہرے سے
اٹھ گیا اب سرے کنارے کی طرف دیکھو دیکھا تو ایک اور بڑا گروہ ہے مجھے کہا گیا یہ تمہارے امت ہے
اور ان لوگوں میں ستر ہزار آدمی ایسے ہیں جو بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں جاویں گے بعضوں نے کہا
شاید یہ وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں رہے بعضوں نے کہا یہ شیخ مدینہ لوگ ہیں
جو اسلام کی حالت میں پیدا ہوئے ہیں اور انہوں نے اللہ کے ساتھ شریعت کی بنیادیں کیا انہوں نے کھا
کچھ اور کھا تب آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ منکر کرتے ہیں نہ منکر کرتے ہیں نہ بدشگون سمیت ہیں اور
اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں یہ منکر عکاشہ محض کا بٹیا کھڑا ہوا اور اس نے کہا آپ اللہ سے
دعا کیجیے کہ وہ جہنم کے لوگوں میں سے نہ بنیں آپ نے فرمایا تو ان لوگوں میں سے جو بھرا ایک انھیں کھڑے ہو
اور کہنے لگا دیکھیے اللہ تعالیٰ ان لوگوں میں سے کب سے آپ نے فرمایا عکاشہ تجھے پہلے یہ کام کر چکا ہے ان
عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی اکرم محمدؐ فرمایا فی الحدیث
ہشتم و لکن کذا و لکن ہذا ترجمہ ابن عباس سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے لیکن
اس میں وہ شروع حدیث کا نہیں جو پہلی روایت میں ہے اسے سعید اور رحیم کی کتابوں میں
باب بیان کوئی حدیث کہ امت نصف اہل الجنت اس امت میں سے جنت کے آدمی
لوگ ہونگے عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما ترخصون ان تکونوا
ربع اهل الجنة قال نعم قال اما ترخصون ان تکونوا ثلث اهل الجنة قال نعم قال اما ترخصون
ان تکونوا نصف اهل الجنة وسأخبرک عن ذلک قال المسلمون فی الکتاب
نصف فی بیضاء فی نور السود او کسعر السود اعنی ان ذلک یمنع ترجمہ عبداللہ بن مسعود و روایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ جنتیوں کی چوتھائی تم میں سے ہو
منکر ہم نے تمہیں کبھی خوشی کے اسے بھرا ہے فرمایا کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ جنتیوں کی
دو سو کے پندرہم نمبر کی بھرا ہے فرمایا بھرا ہے کہ جنتیوں میں اسے تم لوگ ہو گے اور اسکی وجہ یہ ہے

دنیا وہ خوشی ہو اور بار بار خوشی ہو۔ دوسری یہ کہ انکے عزت اور عظمت ثابت ہو اسلئے کہ بار بار کسی آدمی
 کو دین سے یہ نکلتا ہے کہ دین والوں کو اسکا بڑا خیال ہے تیسری یہ کہ وہ لوگ بار بار خدا کی تعریف کریں
 اور اسکا شکر ادا کریں اس حدیث سے یہ ثابت نکلتی ہے کہ ہر آدمی جنت کے آدمی ہے اور یہ لوگ
 ہونگے اور دوسری حدیث میں یوں ہے کہ جنتیوں کے ایک سو بیس صفیں ہونگی جن میں سے ہر
 صف میں اسی آدمی کی لوگوں کی ہونگی اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو تہائی جنتی ہر آدمی میں سے
 ہونگے شاید پیغمبر رسول الصلی اللہ علیہ وسلم کو نصف کی خبر دی گئی ہوگی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے
 سے اور بڑا دیا دو تہائی جنتی آپ کی ہر صف میں سے ایک (نویں) صف تمام مخالف لوگوں میں سے ہو جائیے
 سوا مال ضعیف میں یا سفید بار سیاہ بل میں **عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَئِذٍ اَدَمُ يَسْأَلُ النَّبِيَّ وَنَحْنُ نَسْأَلُكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدِكَ قَالَ يَقُولُ اَخْرَجْ
بَعْدَ الْمَاءِ قَالَ وَمَا لَكَ اَنْ تَخْرُجَ قَالَ مِنْ كُلِّ الْفِتْنَةِ مَا يَنْبَغِي وَتَسْعَةُ تَسْعِينَ قَالَ فَمَنْ ذَلِكَ جِئْتُ
بِشَيْبِ الصَّخْرَةِ وَنَضَعُ كُلَّ ذَاتٍ حَمَلٍ عَلَيْهِ وَنَرْجُو الْمَوْتِ سَكَدَ وَمَا هُمْ بِسَكَدِي وَلاَ لَكَ
عَدَاةَ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ فَاَسَدَ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ تَالُوْا يَا رَسُولَ اللَّهِ اَيْنَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَيْتَ وَا
قَالَ مِنْ يَحْيَى وَمَا جِئْتُكَ بِشَيْءٍ قَالَ وَمَنْ لَكَ رَجُلٌ قَالَ اَمْرٌ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِي اِنِّي لَا طَمَعُ اَنْ تَكُوْنُوْا
اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَحْمَدُ نَا لَ اللَّهِ وَكَذَبْنَا لَكَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِي اِنِّي لَا طَمَعُ اَنْ تَكُوْنُوْا اَهْلَ الْجَنَّةِ
الْجَنَّةِ فَيَحْمَدُ نَا لَ اللَّهِ وَكَذَبْنَا لَكَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِي اِنِّي لَا طَمَعُ اَنْ تَكُوْنُوْا سَطْرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ
اِنْ مَثَلَكُمْ فِي اَهْلِهِمْ مَثَلُ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي حَبْلِ النُّوْرِ اَوْ سَوْرٍ اَوْ كَا الرَّقْعَةِ فِي زِدَادِ الْعُلَاقِ
 ترجمہ اوسے یہ روایت ہو رسول الصلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدمی وہ کہیں
 کے حاضر ہوں تیری خدمت میں تیری اطاعت میں اور سب بھلائی تیرے ساتھ ہیں ہے حکم ہوگا کہ
 دوزخیوں کی جماعت کا وہ عرض کرے دوزخیوں کی جماعت حکم ہوگا کہ ہر آدمیوں میں سے نو
 سو تیرے آدمی کا اوجھم کے لیے (اور ایک آدمی فی ہر جنت میں جاویگا) آپ نے فرمایا یہی تو وہ وقت
 ہے جب سب بڑا ہو جاویگا (جو جمع ہوں اور غوث کے یا اوسدن کی درازی کی وجہ سے) اور ہر ایک اپنے لیے
 دریا پیٹ لے گی اور تو دیکھے گا لوگوں کو جیسے نشتر میں مس ہیں اور وہ مس نہ ہونگے ہر ایک کا مذاب
 حلت ہوگا **ف** علمائے اہل اختلاف کہیا ہے کہ کبائیں کہ وقت ہونگی بوضو نہ ہونے کھانا یا مساقم ہونے

لَا تَكُنْ

ذَلِكَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اِنْ مَثَلَكُمْ فِي اَهْلِهِمْ مَثَلُ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي حَبْلِ النُّوْرِ اَوْ سَوْرٍ اَوْ كَا الرَّقْعَةِ فِي زِدَادِ الْعُلَاقِ

یعنی وہ صبر جو بشر کا مجرب ہے وہ کیا ہے صبر کرنا اللہ کی اطاعت پر اور صبر کرنا کناہ سے بچنے کے لیے اور
 صبر کرنا صیدیتوں پر اور دنیا کی تکلیفوں پر اور غرض یہ ہے کہ صبر عمدہ چیز ہے اور جو شخص صابر ہے وہ
 ہدایت اور روشنی کی راہ پر ہے اگر ہم خاص رہے تو فرمایا کہ صبر کیا ہے مجبور ہونا کتاب اللہ اور حدیث
 رسول اللہ پر آپ عطا کرنے کا صبر کیا ہے بلا کے وقت اپنی زبان کو تھامے رہنا اور بکے ساتھ آستانہ
 ابوعلی دقاق نے کہا صبر کی حقیقت یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے اس پر اعتراض نہ کری
 لیکن ظاہر کرنا اپنی حیثیت کا صبر کے خلاف نہیں اگر بطور شکایت کے نہ ہو کیونکہ ایوب علیہ السلام
 کو اللہ تعالیٰ نے صابر کہا ہے اور انہوں نے یہ کہا تھا مجھے دکھ اور بیماری ہے (نودی) **ف** اور قرآن
 تیری دلیل ہے دوسرے پر یاد و میر کی دلیل ہے تجھ پر (یعنی اگر سمجھ کر پڑھے اور فائدہ اٹھاوے
 تو تیری دلیل ہے نہیں تو دوسرے کو نہ ہوگا اور تو محروم رہے گا) ہر ایک آدمی (عجلا ہو یا بربا)
 صبر کو اٹھتا ہے پھر ایسے تئیں آزاد کرتا ہے (نیک کام کر کے خدا کے عذاب سے) یا (برو کام
 کر کے) اپنے تئیں تباہ کرتا ہے **بَابُ وَجوب الطَّاعَةِ لِلصَّلَاةِ نَازِكَةٍ يَبْتَغِي طَهَارَتَهَا**
خَرُوجُهَا عَنْ مَصْعَبٍ يَنْسَعِدُ فَالْ دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى ابْنِ عَامِرٍ يُعَوِّدُهُ وَهُوَ
حَرِيصٌ فَقَالَ أَلَا تَدْعُو اللَّهَ يَا ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ لَا تَقْبَلُ صَدَقَةً بَعْدَ طَهْرٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ وَكُنْتَ عَلَى الْبَصَرَةِ تَرْتَجِمُهُ
مَصْعَبُ بْنُ سَمْعَانَ یہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ ابن عامرؓ پاس لے وہ بیمار تھے انکے پوچھنے کو
 ابن عامرؓ نے کہا اسے ابن عمرؓ سے کب سے دعا نہیں کہتے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے دعا فرماتے تھے اللہ نہیں قبول کرنا نماز کو بغیر طہارت کے **ف** نودی نے کہا
 یہ حدیث نص ہے طہارت کے وجوب پر نماز کے لیے اور حجام کیا ہے مستنزل اس امر پر کہ طہارت شرط
 ہو نماز کی صحت کی فاضی عیاض نے کہا اختلاف کیا ہو علمائے کبار نے کہ طہارت کب فرض ہوئی ہو نماز کے
 لیے ابن جہر نے کہا کہ شروع اسلام میں وضو سنت تھا پھر امتیعیہ میں اسکی فرضیت اور تیری اور جمہور
 علمائے کبار نے کہ وضو اس سے پہلے ہی فرض تھا پھر انہوں نے اختلاف کیا پھر امین کہ ہر ایک نماز کے
 لیے وضو فرض ہے یا اس وقت میں جب محدث (یعنی وہ نہ ہو تو سننے کے کئی علماء اطر فکے میں کہ ہر
 ایک نماز کے لیے وضو فرض ہے اگرچہ حدیث نہ ہو یا ہوا اور دلیل انکی قول ہے اللہ تعالیٰ کا اذان تم والصلوة

بَابُ وَجوب الطَّاعَةِ لِلصَّلَاةِ نَازِكَةٍ يَبْتَغِي طَهَارَتَهَا

اخیر تک یعنی جب تم اونٹوں نماز کے لیے تودھو منہ اور ناف اور اسین قید حد تک کی نہیں ہوا اور ایک
 جماعت کا قول یہ ہو کہ اوائل اسلام میں ایسا ہی حکم تھا پھر منسوخ ہو گیا اور بعضوں نے کہا کہ یہ حکم ستمنا
 ہے نہ وجہاً اور بعضوں کے نزدیک وضو اسی وقت شروع ہوا تھا جب آدمی محدث ہو البتہ تازہ وضو
 کرنا ہر ایک نماز کے لیے مستحب ہے اور اسی قول پر اجماع کیا ہے اہل فتویٰ نے اور ان کوئی اختلاف نہیں ہوا
 اور آیت مذکورہ میں محدثین کا لفظ تفسیر نہیں یعنی جب اونٹوں نماز کے لیے محدث کی حالت میں نماز ہوا کام
 خاصی کا اور ہمارے حجاب استناف کیا ہے سہین کہ وضو کے وجہ شہو کی علت کیا ہے بعضوں نے کہا
 وضو وجہ نہیں ہے حدیث صحیحہ اور بعضوں نے کہا وجہ نہیں ہوتا جب تک نماز کے لئے نہ ہو کہیں اور بعضوں
 نے کہا ہونا اور ان سے وجہ ہونا ہوا اور ہمارے حجاب کہ تازیانہ ہے راجح ہے اور اجماع کیا ہے کہ
 نے کہ نماز بغیر طہارت کے حرام ہے خواہ یہ طہارت پانی سے ہو یا مٹی سے اور کوئی فرق نہیں ہے وضو اور
 نفل نماز میں اور سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر اور خائزے کہ نماز میں مگر شعبی اور محمد بن جریر طبری سے قول
 ہے کہ خائزے کی نماز بغیر طہارت کے جائز ہے اور یہ مذہب باطل ہے اور ابن تیمیہ رحمہ سے منقول ہے
 کہ سجدہ تلاوت بغیر طہارت کے درست ہے اور اجماع کیا ہے علما نے اس کے خلاف پر اگر کسی شخص نے کہا ہے
 وضو نماز پر نہیں تو وہ گنہگار ہو گا لیکن کافر نہ ہو گا یہی ہمارا اور جہود و عدا کا مذہب ہے اور ابو حنیفہ رحمہ سے
 منقول ہے کہ وہ کافر ہو جاوے گا اسلئے کہ اس نے دین کے ساتھ ہٹھکھا کیا اور ہماری دلیل یہ ہے کہ کفر نہیں ہوتا
 مگر اعتقاد سے اور اس صلی کا اعتقاد تو صحیح ہے یہ جب ہو کہ اس نے کوئی عذر نہ ہو اگر عذر نہ ہو تو کیا یہی ہے
 زہمی تو سہین امام شافعی کے چار قول ہیں اور ہر ایک قول کی طرف علما گئے ہیں سب میں زیادہ صحیح
 قول ہے کہ نماز پر بیوسے بغیر طہارت کے پھر جب طہارت ممکن ہو تو نماز کا عادیہ کرے دوسرا قول
 ہے کہ نماز پر بیوسے واجب طہارت ممکن ہو اس وقت قضا پر بیوسے تیسرا قول یہ ہے کہ نماز پر بیوسے
 لیکن قضا واجب ہے چوتھا قول یہ ہے کہ نماز پر بیوسے اور قضا واجب نہیں اور اس قول کو فرنی نے مقبول کیا
 ہے اور یہ سب قولوں میں قوی ہے از روئے دلیل کے اسلئے کہ نماز کا واجب ہونا تو حدیث سے ثابت
 ہے آپ نے فرمایا جب میں نے کوئی کام کا حکم کروں تو اس کو بجا لاؤ گے ہاں تک کہ اسے ہو سکے اور عادیہ کے یہ
 کوئی نیا امر چاہیے اور وہ موجود نہیں (نوی) منہ زیادہ فتاویٰ اور نہیں قبول کرتا صدقہ اس بات پر
 میں سو حقیقہ سے پہلے اوڑھ لیا جاوے اور تم تو بصرے کے حاکم رہ چکے ہو فوج سوجہ غیبت کمال تزلزل

کہ واجب ایک ایک بار دھونا ہے اور تین بار دھونا سنت ہے اور احادیث صحیحہ میں ایک ایک بار اور تین
تین بار اور دو دو بار وارو ہے علمائے کہا ہو کہ یہ اختلاف دلیل ہے جو ان کی، در تین بار مکمل ہے اور
ایک ایک کافی ہے اور اسپر محمول ہے اختلاف احادیث کا اور راویوں نے جو اختلاف کیا ایک ہی
صحابی کو تو یہ محمول ہو اس اوپر کہ بعضوں نے بار دکھا اور بعض قبول گئے پھر جسے زیادہ بیان کیا وہ
قبول ہو گا کیسیے کہ زیادتی ثقہ کی مقبول ہے اور اختلاف کہا ہو علمائے سر کے مسیحین تو امام شافعی کے
نزدیک مسیح تین بار کرنا مستحب ہے باقی اعضا کا تین بار دھونا اور ابو حنیفہ اور مالک کے ایک بار
اکثر علماء کے نزدیک سر کا مسیح ایک ہی بار سنت ہے اور ایک بار سے زیادہ نہ کرنا چاہیے اور احادیث صحیحہ
میں ایک ہی بار مسیح مقول ہے اور امام شافعی کی دلیل وہ حدیث ہے حضرت عثمان کی جو آگے لاتی ہے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین بار اور قیاس کیا اوغضون نے سر کو اور اعضا پر اور جن
جائیوں میں ایک بار مسیح مقول ہے ان کا یہ جواب دیا ہے کہ ایک بار مسیح کرنا جو ان کے بیان کو واسطہ ہے اور
بیشتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ کیا ہے جو فضل تھا اور اجماع کیا ہے علماء اسے نبیوں اور دونوں
ماضون اور پانوں کے دھونے کے وجہ پر لیکن روغضون نے پانوں کو وضو کیا ہے اور یہ انکی
سب سے کہ تمام خصوص متفق ہیں یا ان کے دھونے پر اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو
نقل کیا ہے وہ یا انکی دھونا روایت کیا ہے اس طرح اجماع کیا ہے علمائے سر کے مسیح و جب یہ ایک اختلاف
کیا ہے اس کے بعد میں امام شافعی اور ایک جماعت کو نزدیک اتنا واجب ہے جسکو مسیح کہیں اگرچہ ایک
ہی بار جو اور مالک احمد اور ایک جماعت کو نزدیک سر کا مسیح واجب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک
چوتھائی سر کا اور کلی اوزناک میں پانی ڈالنے کے وجہ میں چار مذہب میں ایک تو مذہب مالک اور
شافعی کا ہے کہ دو نو سنت ہیں وضو اور غسل میں اور سلف میں جو حصری اور زہری اور حکم اور قتادہ
اور ربیعہ اور یحییٰ بن سعید انصاری اور اوزاعی اور یثرب بن سعد اسی طرف گویں اور عطاء اور احمد سے بھی
ایک فرات یہی ہے دو سر مذہب یہ ہے کہ دونوں واجب ہیں وضو اور غسل دونوں میں اور وضو اور
غسل صحیح نہیں ہوتے بغیر ان کے اور یہی مشہور ہے احمد بن حنبل سے اور یہی مذہب ابن ابی
سیدہ اور حماد اور یحییٰ بن راہویہ کا اور ایک روایت ہے عطاء سے یہ کہ مذہب یہ ہے کہ دونوں غسل
میں مذہب ہیں وضو میں واجب نہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور مالک صاحب اور سفیان ثوری کا

پتہ تھا نہ سب سے پہلے کہ ناک میں بانی ڈالنا وضو اور غسل دونوں میں واجب ہے اور کھلی کرنا دونوں میں
 سنت ہے اور پھر یہی قول ہے ابو ثور اور ابو نعیم اور داؤد و ظاہری اور ابو بکر بن منذر کا اور ایک روایت ہے
 احمد سے اور اتفاق کیا ہے جمہور علمائے ہمسکرو وضو اور غسل دونوں میں بانی کا یہاں احضار کافی ہے
 اور مٹا ضرور نہیں اور ناک اور منی سے ملنا شرط کیا ہے ہر طرح جمہور علماء نے اتفاق کیا ہے کہ ناک
 اور کہنوں کا وضو واجب ہے اور زعفران اور داؤد و ظاہری کے نزدیک حینین اور اتفاق کیا علمائے
 متقدمین سے اور وہ دو آنجنی ہڈیاں ہیں جو پٹلی اور پاؤں کے چم میں ہیں اور ہر ایک پاؤں میں
 دو آنجنی ہیں اور از فضیل بن ابی شیبہ روایت کہی ہے کہ ہر ایک پاؤں میں ایک شمشاد ہے اور شمشاد وہ
 ہڈی ہے جو پاؤں کے چم میں ہے جہاں پر چل کا شہر رہتا ہے اور نام محمد سے بھی یہ اتفاق ہے پر صحیح نہیں
 اور خلافت ہر شخص سے ہے اور احمد شیشوی بھی یہ بات کہتی ہے کہ ہر ایک پاؤں میں دو آنجنی ہیں اور
 دلائل اسکے بہت ہیں اور میں نے ان سب دلائل کو تفصیل سے شرح مہذب میں بیان کیا ہے اور
 سب سے پہلے کے اختلاف کو اور لکھ دیا کہ جو کو مفضل ذکر کیا ہے اور یہاں میرا مقصد یہی تھا کہ حدیث سے
 مستثنیٰ امور است کو بیان کروں اہمارے ہمارے کہا ہے کہ اگر کسی آدمی کے منہ دو زبان تو دو ناک
 وضو واجب ہو اور اگر تین ناک یا تین پاؤں ہوں اور سب برابر کے ہوں تو سب کا وضو واجب ہے
 اور اگر ناک یا ناک یا تین ناک یا تین پاؤں ہوں اور سب برابر کے ہوں تو سب کا وضو واجب ہے اور
 کہتی ہے اوپر لگا ہوا ہو تو اسکا وضو فرض نہیں اگر کسی کا ناک کہنے سمیت کاٹ ڈال گیا تو باقی
 ناک کا وضو فرض نہیں لیکن تجھے ہم کہ مسکرو وضو کرے تاکہ عفو طہارت سے خالی نہ رہے (نوی کا
 فت بعد اسکے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے وضو کیا اس طرح جب سے
 اب وضو کیا پھر فرمایا جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے کھڑے ہو جائے
 انکے اور کسی خیال میں غرق نہ ہو تو اسکے لکھ گناہ سب بخش دیے جائیں گے (نوی نے
 کہا مروان گناہوں سے معذور گناہین نہ کہیرہ اور احمد شیشوی یہ لکھتا ہے کہ ہر وضو کے بعد دو
 رکعتیں پڑھنا مستحب ہے اور یہ سنت مکملہ ہے ہمارے ہمارے ہمارے میں سے ایک جماعت نے کہا کہ یہ
 دو رکعتیں ہر وقت پڑھ سکتا ہے لیکن ان وقتوں میں بھی جنہیں نماز پڑھنا منہ ہے اور دلیل اسکی نہیں
 ہے بلکہ اسکی جو صحیح بخاری میں ہے کہ وہ جب وضو کرتے تو نماز پڑھتے اور کہتے کہ سب علموں میں

[illegible]

[illegible]

پہلے سے کہ وہ گناہ معاف ہو جائے جو ان کے نمازوں کے سچ میں کر گیا **ف** اس حدیث سے معلوم
 ہوا کہ اگر گناہ میں صرف فرضوں کو ادا کرے اور سجدات کو چھوڑ دیوے جب بھی فضیلت
 حاصل ہو جاوے گی یعنی گناہوں کی مغفرت اگرچہ سنتوں کے ادا کرنے سے اور زیادہ گناہ معاف ہونگے
 اور ثواب زیادہ ہوگا (ابن ابی حاتم) **عَنْ جَامِعٍ بَرِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حُرَّانَ بْنَ ابَانٍ يَخْدُمُ**
أَبَا بَرْدَةَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ يَقُولُ إِنَّ عَفَّانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ آتَى الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَاتُ كَقَدَارَاتٍ لَمْ يَبَيِّنْ هَذَا أَحَدٌ لَنَا
إِنْ مَعَدَّ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي إِمَادَةِ يَشِيرُ وَلَا ذِكْرُ الْمَكْتُوبَاتِ ترجمہ جامع بن شداد سے
 روایت ہوا انہوں نے کہا میں نے حمران بن ابان سے سنا وہ حدیث بیان کرتے ہو ابو بردہ سے
 بشری حکومت بن دینجہ اسکی حکومت کے زمانے میں کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پورا کرے وضو کو بطرح اللہ نے علم کیا ہے تو اسکی فرض نمازیں کفار
 ہو گئی ان گناہوں کی جو نیکی سچ میں کرے یہ روایت ہوا بنی معاویہ اور غند کی روایت میں یہ عبارت
 نہیں (بشری حکومت میں) نہ فرض نمازوں کا بیان ہے **عَنْ حُرَّانَ بْنِ ابَانٍ** عثمان بن عفان
 رضی اللہ عنہما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعمًا فأحسن
 الوضوء ثم قال من توضأ هكذا أتته خمر إلى المسجد لأنه قال الصلاة عليه عَصْرًا مَعْلَا
 من حديثه ترجمہ حمران سے روایت ہوا جو اسکی عثمان بن عفان کے عثمان رضی اللہ عنہما
 اچھی طرح وضو کیا پھر کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے وضو کیا اچھی طرح بعد کے
 نماز یا جو شخص اس طرح وضو کرے وہ اس کے مسجد میں جاوے لیکن نماز ہی کے لیے اور پھر یعنی اور کوئی کام
 کی نیت نہ ہو بلکہ فاضل نماز ہی کے قصد سے اوستے) تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں **عَنْ**
عَفَّانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ
فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَسَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي
الْمَسْجِدِ عَصْرًا اللَّهُ لَهُ دُؤْبَةٌ ترجمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہوا انہوں نے کہا میں نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا یہ تو کسی جو شخص نماز کی پورا وضو کرے پھر فرض نماز کیلئے (مسجد کو) اور لوگوں کے ساتھ
 یا جماعت سے یا مسجد میں پہلے تو اس کے گناہ بخش دیے جائیں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**

[illegible]

اخیر قطر الماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان يكسبها اي مع الماء او مع
 اخير قطر الماء فاذا غسل رجله خرجت كل خطيئة شئت ما يسجد له مع الماء او مع اخير قطر
 الماء حتى يخرج نقياً من الذنوب ترجمہ ابو ہریرہ روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم فرمایا ہے
 بندہ مسلمان یا مومن رہے تاکہ اگر وہ نیکو کرے اور نہ دھو سکے تو اس کے لئے دو گنا یا (تیسرے سے) نکل
 جاتے ہیں جو اس نے انھوں سے کہے یا کسی اور سے کہے یا کسی اور سے کہے یا کسی اور سے کہے یا کسی اور سے کہے
 پھر جب نہ دھو سکے تو اس کے ہاتھوں میں سے ایک گناہ جو نہ ہو گا یا کسی اور سے کہے یا کسی اور سے کہے
 کے ساتھ نکل جاتا ہے چرب پاؤں دھو نہ سکا تو اس کے ہاتھوں سے ایک گناہ جو نہ ہو گا یا کسی اور سے کہے
 کے ساتھ یا آخری قطر کے ساتھ نکل جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے ہاتھوں سے پاک نہ ہو کر نکل جائے
 (نوی نے کہا اس حدیث سے بھی روایت ہے جو باقیات پر مسیح کوست میں) **عَنْ عُمَانَ بْنِ**
عُقَّانٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَمْسَكَ الْوُضُوءَ وَخَرَجَ حَتَّى يَخْرُجَ
مِنْ حَسْبِهِ حَقُّ خَيْرٍ مِنْ حَسْبِ أَطْفَارِهِ ترجمہ حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ علیہ
 وسلم فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے تو اس کے گناہ بدین سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ نکل جائے
 کیے چھوٹے سے بڑے تک **بَابُ اسْتِحْلَالِ الظُّلْمَةِ وَالْخُرُوجِ مِنَ الْوُضُوءِ** کہ جو نہ دھو سکے تو اس کے
 کے ساتھی کا حصہ بھی بدل جاوے اس طرح ہاتھوں اور پاؤں کہیں ہوں اور ٹخنوں کے پاؤں تک دھو کر
 ہے **ف** تو روئے سے کہا علماء سے اختلاف کیا ہے کہ تنجیب کہاں تک ہونا ہے بعضوں نے کہا
 کہیں اور ٹخنوں سے ٹھکان کر دھونا چاہیے کہ بڑے ٹھکانے اور کسی کوئی حد نہیں بعضوں نے کہا اس سے
 بازو تک تنجیب ہو اس طرح آدھ پہنٹلی تک بعضوں نے کہا نہ ٹھکانے اور گھٹنوں تک دھونا سہولت
 اور اس باب میں جو حدیثیں مذکور ہیں وہ اس بات کی تائید کرتی ہیں اور یہ جو امام ابو الحسن بریلوی مالکی اور
 حنفی عیاض نے دعویٰ کیا ہے کہ کسی اور ٹھکانے سے بڑا مانا اتفاق ملتا تنجیب میں ہے یہ دعویٰ باطل ہے
 اور کیونکہ یہ دعویٰ صحیح ہو گا جب رسول اللہ علیہ وسلم اور ابو ہریرہ سے اس کے خلاف ثابت ہو اور
 ہمارا مذہب وہی ہے جو ان حدیثوں سے ثابت ہو اور جس نے خلاف کیا ہو اس پر حدیثیں حجۃ ہیں
 اور یہ جو ایک حدیث میں مروی ہے کہ جس نے اس سے بڑا مانا یا گناہ تو اس سے بڑا کیا اور ظلم کیا اور اس سے
 تعداد میں بڑا مانا اور گناہ ثابت ہو **عَنْ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَمَسَّ**

میں دوسرا میں تاروں سے زیادہ ہیں اور میں لوگوں کو روکوں گا اس میں سے جیسے کوئی دوسرا کیے
 اوٹوں کو اپنے حوض سے روکتا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ پہلو پہچان لین گے اور سدا
 آپ نے فرمایا البتہ ہمارا نشان ایسا ہوگا جو سوا تمہارے کسی امت کے لیے نہ ہو گا تم آؤ گے یہ سنا
 سفید ماتھ پاؤں بیکر وضو کے طفیل سے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 تَرَدُّ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَأَنَا ذُو النِّكَاسِ عَمَّا يَدْعُوهُ الْحَجَلُ الْإِبِلُ الرَّجُلُ عَزَّ إِلَيْهِ فَأَلْعَا يَا بَنِي آدَمَ
 عَرَفْنَاكُمْ لَكُمْ سَبْعٌ لَيْسَتْ كَحَيْدِ عَمْرٍو تَرَدُّ عَنْ عَلَيَّ عَرَّائِلَيْنِ مِنَ الْأَرَادِ الْوَضُوءِ وَكَصَدَنَ
 عَوْنِي كَأَنَّهُ مَنَعَنِي فَكَأَنَّهُ يَدْعُو كَأَنَّهُ يَدْعُو كَأَنَّهُ يَدْعُو كَأَنَّهُ يَدْعُو كَأَنَّهُ يَدْعُو كَأَنَّهُ يَدْعُو
 هَلْ تَدْرِي مَا أَحَدُكُمْ لَا يَحْتَدِثُكَ تَرْجَمَهُ الْبُؤْسُ يَوْمَئِذٍ رُبَّمَا يَرَى رُسُلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَرَأَى مِثْرِي مِثْرِي مِثْرِي مِثْرِي مِثْرِي مِثْرِي مِثْرِي مِثْرِي مِثْرِي مِثْرِي مِثْرِي مِثْرِي مِثْرِي مِثْرِي مِثْرِي
 ایک دوسرے مرد کے اوٹوں کو ہٹاتا ہے لوگوں نے کہا یا رسول کیا آپ پہلو پہچان لینے کے لیے
 فرمایا تمہاری نشانی ایسی ہی ہوگی جو کسی امت کے پاس نہ ہوگی تم آؤ گے میرے پاس سفید پیشانی
 اور ماتھ پاؤں بیکر وضو کی وجہ سے **فت** نووی نے کہا ایک جماعت نے تسبیح کی بات کی ہے احمد
 سے کہ وضو خاص ہے اس امت سے اور بعضوں نے کہا کہ وضو اس امت سے خاص نہیں یہ فضیلت
 یعنی پیشانی اور ماتھ پاؤں نور نے ہونا خاص ہو گا قیامت کو دن اس امت سے اور دلیل انکی دوسرا
 حدیث ہے کہ یہ پہلو وضو ہے اور مجھ سے پہلے پیغمبر وضو ہے لیکن اول جماعت نے
 دوسرا بتایا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور اسکا ضعف مشہور ہے دوسری یہ کہ اگر
 احمد پیش کو مان لیون تو اس سے استغناء ثابت ہوتا ہے کہ اگلے پیغمبروں کے لیے بھی وضو تھا پر کلی
 امتوں کے لیے وضو نہیں ثابت ہوتا ہے **فت** اور ایک گروہ روکا جاوے گا میرے پاس آنے
 سے وہ مجھ سے ملے گا تب میں عرض کروں گا اسے پروردگار یہ لوگ تو میرے ہیں اس وقت ایک
 فرشتہ مجھے جواب دے گا تم نہیں جانتے جو ان لوگوں نے تمہارا عہد دنیا میں نہ تو کام کیے **فت**
 دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے یہ سن کر میں کہوں گا تو پھر پرچہ پرچہ پڑھیں دور ہو نووی نے کہا علما
 نے متفقہ گئی طرح کلی باتیں لکھی ہیں پہلی یہ کہ مراد ان لوگوں کے منافق ہیں اور جو اسلام کو بھگتے تو
 احتمال ہے کہ انکا حشر ہی نشان سے ساتھ میں سفید منہ اور ماتھ پاؤں کے ساتھ ہو اور رسول اللہ

منہ
 العرینا
 فیحیی

فصل المد علیہ وسلم نشان کو دیکھ کر ان لوگوں کو مسلمان سمجھیں اسوقت کہ جو باب ملیگا کہ یہ لوگ اپنی
 حالت پر نہیں رہتے اور انہوں نے تمہاری تجدیدین کو بدل دیا یعنی اسلام پر ان کا خاتمہ نہیں ہوا دوسرے
 یہ کہ مراد ان لوگوں سے وہ لوگ ہیں جو حضرت کو زمانے میں تھے اور ان کی حیات میں مسلمان تھے
 پھر آپ کے بعد اسلام سے پھر گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کو پہچان کر بلا و نیکی اگرچہ ان پر
 کا نشان نہ ہو گا اسوقت جو باب ملیگا یہ لوگ تمہارے بعد اسلام سے پھر گئے تھے تیسری یہ کہ مراد ان
 لوگوں سے گنہگار ہیں جن کا خاتمہ توحید پر ہوا پر کثیرہ ہو اور بدعتوں میں مبتلا تھے لیکن بدعت کفر کے
 درجہ تک نہیں پہنچی تھی اس صورت میں یہ ضرور نہیں کہ یہ لوگ جہنم ہی میں جاویں بلکہ شاید پیچھے
 یہ سزا نکلے جاوے گی اور انکو ملی پھر اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے اور وہ جنت میں جاویں بغیر عذاب کے
 اور یہ بھی ممکن ہے کہ ان کے موبہ اور مائدہ یا نون سفید نوری ہو اور احتمال ہے کہ یہ لوگ ایک زمانہ
 کے بھی ہوں اور آپ کے بعد کبھی ہوں لیکن آپ اور ان کا نشان سے پہچان لیورین امام ابن عبد البر نے
 کہا جو شخص دین میں نئی بات نکالے وہ حوض کوثر سے راندھا جاوے گا جیسے اضنی اور ضاری اور تمام
 گرد و فرقہ سبطہ و مولوگ بھی راندھے جاویں گے جو ظلم کرتے ہوں لوگوں کے حق دباتے ہوں
 حق کر مٹتے ہوں ناحق کو پھیلاتے ہوں کبیرے گناہ علانیہ کرنے ہوں اور اس قسم کے سنگین کے
 لیے بھی ڈرتے کہ وہ حوض سے راندھے جاویں انتہی علی حدیثہ قال قال رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ان کو حوضی لا یجد من ایلک من عدل و اللہ یحب یدہ الی کا دود عذہ
 الی حال تکماید و الذل العریۃ عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ و کفرنا قال نعم و دون علی
 عن اشیخائنا من انار الوضوء لکیست کحک جبرک ترجمہ حذیفہ سے روایت ہوا رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے عدن سوا یا یہ ایک شہر ہے مصر اور شام کے چھین ہنہ
 ہے اسکی جسکے مائدہ میں میری جان ہے میرے لوگوں کو وہاں سے ہٹا دینا جیسے کوئی دوسرے کے اور
 کو اپنے حوض سے مانتا ہو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ آپ ہم کو یہ پانی میں گے آپ نے فرمایا تم میرے ہاں
 ہو گے سفید پیشانی سفید مائدہ یا نون وضو کے نشان ہونے کے جو تمہارے سوا اور کسی مت پر نہ ہونے کے علی
 ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین
 و انار ساء لکم لا یحفظون و ردت انا قد راينا افعالنا قالوا و سنا احوالنا یا رسول اللہ

باب التَّوَكُّلِ مسواک کرنے کا بیان **ف** امام نووی نے کہا مسواک سنت ہو واجب نہیں
 کسی وقت نہ نماز کے بعد اور کسی وقت اور سپر اتفاق کیا تمام متدبیر علمائے لیکن شیخ ابو حامد
 نے داؤد طائی سے اسکا وجوب نقل کیا ہے نماز کے بعد اور ماوروی نے بھی داؤد سے ایسا ہی نقل کیا ہے
 لیکن کہا انہوں نے مسواک ایسا واجب ہو جسکی ترک ہو نماز باطل نہ ہوگی اور اسحاق بن راہویہ سے
 منقول ہے کہ مسواک واجب ہے اگر قعدہ اور سکوڑ تک کرے گا تو نماز باطل ہو جاوے گی اور سہا کھیلے صحابہ شیخ
 ابو حامد کی روایت کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ داؤد کا مذہب یہ ہے کہ مسواک سنت ہے جیسے جماعت اور اگر
 داؤد سے مسواک کا وجوب ثابت ہو تب بھی اجماع میں ان کی مخالفت ضرور کی گئی کسی نے کہ محققین علماء
 اور اکثر اسی طرف ہیں کہ مسواک سنت ہو اور اسحاق سے وجوب کی روایت صحیح نہیں ہے پھر مسواک
 مستحب ہے نہ واجب تو میں لیکن پانچ وقت نہ یا وہ مستحب ہے ایک تو نماز کے وقت اگر چہ وضو سے پہلے
 سے دوسری وضو کے وقت تیسری واران کی تعداد کے وقت چوتھی سوکر ایسٹے وقت پانچویں نہ
 کے تغیر کے وقت اور یہ تغیر یا تو نہ کھانے اور پیئے سے ہو تا ہے یا دلو وار چکھانے سے یا بہت دیر تک
 چپ رہنے سے یا بہت باتیں کر کے سو اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ مسواک روزہ دار کیلئے مکروہ ہے
 دوپہر ڈھلنے کے بعد تاکہ روزے دار کے منہ کی بوجہ نہ کھانے سے پیدا ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو
 پسند ہو جاتی نہ رہے اور مستحب ہے کہ مسواک پہلو کی ہو اگر کسی ایسی چیز سے کرے جس سے منہ کا تغیر نہ ہو
 تو مسواک ادا ہو جاوے گی جیسے کترے کپڑے سو اور سہ سے یا شندان سے (اسی طرح سخن کر) لیکن اگر
 انگلی سے کرے اور انگلی نرم ہو تو مسواک ادا نہ ہوگی اگر سخت ہو تو آئین میں قول ہیں ایک تو شہم
 ہے وہ یہ کہ کافی نہ ہوگی دوسری یہ کہ کافی ہوگی تیسری یہ کہ اگر کوئی از چیر مسواک کرنے کو نہ ملے تو
 نو کافی ہوگی ورنہ کافی نہ ہوگی اور مستحب ہے کہ متوسط لکڑی سے مسواک کرے نہ بہت ہلکی جس سے
 سوڑ ہو چبل جاوے نہ بالکل گیلیے اور مستحب ہے کہ مسواک نہ کو عقل میں کرے نہ لبائی میں ایسا نہ ہو کہ سوڑ
 کو زخم لگے اگر طول میں مسواک کرے تو مسلت ادا ہوگی لیکن مکروہ ہے اور مسواک کو خوب پھر اوسے
 دانتوں کے کنارے اور جڑوں اور تمام حلق میں اور چرمی کے ساتھ اور پہلے دہنی طرف سے شروع کرے اور دوسرے
 کی مسواک کرنا اسکی اجازت ہے درست ہو اور لٹکے کو لٹکے سے مسواک کی عادت ڈالیں تاکہ عادت ہو جاوے اور
عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لا ان ایشق علی المؤمنین و فیہ سبک

یا اسکے سوا سات دن راجا حسین حسین دو قول میں ظاہر یہ ہے کہ پیدائش کا دن بھی محسوب ہوگا اور
 ہمارے اصحاب نے اختلاف کیا ہے ختم شکل میں (یعنی حسین مراد اور سورت دونوں کی نشان دہانی برابر ہو جو
 ہوں) بعضوں نے کہا اسکا ختمہ فرج میں کرنا چاہیے بلوغ کے بعد اور بعضوں نے کہا جب تک کہ کامل
 نہ کھلے کہ مرد ہے یا عورت اسوقت تک اسکا ختمہ نہ کرنا چاہیے اور جس شخص کے دو ذکر ہوں تو اگر دونوں
 کام کے ہوں تو دونوں کا ختمہ کیا جاوے ورنہ جو کام کا ہو اور کام سے مراد بعضوں کے نزدیک شب
 ہے اور بعضوں کے نزدیک صبح اور اگر کوئی آدمی بن ختمہ رجا و تو کو حسین تین قول میں صحیح اور
 یہ ہے کہ ختمہ نہ کریں خواہ چھوٹا ہو یا بڑا دوسرے کہ بڑا ہو تو کرین چھوٹا ہو تو کرین تھوٹ اور زیر ناس کے بال نہ
 ہوں اور سے سوا یہ سنت ہو اور مقصود یہ ہے کہ یہ مقام صاف فریاد رکھنا اور افضل موندنا ہے
 اور کترنا اور اکھیرتا بالوں کا بھی درست ہے اسطرح نوزہ لگانا بھی درست ہے اور مراد زیر ناس سے
 وہ بال ہیں جو ذکر پر ہوں اور اسکو گرد اگر دس طح وہ بال جو عورت کے فرج کے آس پاس ہوں
 اور ابو العباس بن شعیبہ نے کہا کہ مراد وہ بال ہیں جو درجے کے گرد ہوں بہر حال قبل اور و بار نہ کر
 آس پاس رب بالوں کا موندنا بہتر ہے اب اس کے لیے کوئی معیار مقرر نہیں جب ضرورت ہو اسوقت
 موندنے کے لیے جب بال بڑھ جائیں اسطرح منچھ اور بغل کے بال لینے کے یہ اور ناخن کٹانے کے
 لیے کوئی معیار مقرر نہیں اور یہ جو زیر ناس کے بالوں میں منقول ہے کہ چالیس دن سے زیادہ چھوٹا
 اس سے یہ مقصود ہے کہ چالیس دن کے اندر موندنا چاہیے نہ کہ چالیس دن کچھ موندنے کی سیعاد
 ہے (نودی) بعض بے وقوف کم سمجھ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ شریعت محمدی میں ایسی چھوٹی چھوٹی
 باتوں سے کیوں بحث کی جاتی ہے انکا جواب یہ ہے کہ یہ امر تو اس شریعت کو لیے ضروری جو سب شریعتوں
 سے بہتر اور سب کی ناسخ ہو اور اعلیٰ تعلیم وہی ہے جس میں تمام ضروریات کی تعلیم ہو اور چھوٹی چھوٹی
 باتوں کو حقیر جان کر اور چھوڑ دینا اور ان کی تعلیم کی طرف توجہ نہ کرنا یہ تو بے وقوفوں کا کام ہے
 نہ عاقلوں کا البتہ اس امر میں غور کرنا چاہیے کہ یہ باتیں مفید ہیں اور منفعت بخش یا بیکار غور کرنے سے
 معلوم ہوتا ہے کہ شریعت محمدی میں جن جن کا منکر حکم ہوا ہے خواہ اونے ہو یا اعلیٰ سب کے مطابق اور
 اور نادمہ بخش میں ایک میناف و بال لینے کو دیکھو کہ علاوہ طہارت اور نفاست کو طلب بھی یہ امر باک
 بڑھاتا ہو اسطرح اور کاموں کو قیاس کو روٹھ شخص بڑا جاہل کم سمجھنا دان بے وقوف ہو جو پیغمبر دن

گو نہ ہوتا بارہویں اوس کو بندھنا ہر عمر کی دہائی کھل کو تو اس کو موٹھا دانہ استحب سے لیتے تھے
 ابی ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال الفطر خمس الاختتان والا فطر
 قص الشارب وقصم الاظفار وتنفل الا بطر جمہ وہی ہے جو اوپر گدرا عین النس
 نزل اللہ قال قال انس وقت لکافی قص الشارب تفلیح لا عفار وتنفل الا بطر وتخلی لعمامت ان
 کما تزلک اکثر من العین لیکثر ترجمہ انس بن مالک نے کہا ہمارے لیے عیاد مقرر ہوئی سوچھ کتر
 کی اور یا خون کا شے کی اور بغیر کے بال نوچ کی اور زنا کے بال نوچ کی کہ نہ چھوڑیں ہم ان کو یا نہیں تو
 زیادہ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احقوا الشوارب اعفوا اللی ترجمہ عبداللہ بن
 عمر سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیٹ دو موچھون کو اور چھوڑ دو اور بیون کو عن
 ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال امرنا باحقاء الشوارب واعفوا اللی ترجمہ
 عبداللہ بن عمر سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سکو حکم ہوا موچھون کو حرس
 کا شے کا اور دہری کو چھوڑ دے کا ف یہ مسلمانوں کی وضع قرار پائی تحقیقت میں یہی وضع
 حکمت کے موافق ہے اور بیون خوش نمائی اور صفائی دونوں باتیں ہیں اب موچھون کو بڑا نا اور
 دہریون موٹھا نیم سلمانی جال کے بالکل مختلف ہے اور کافرون اور فاسقوں کا شیوہ ہے عن
 ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکموا المؤمنین احقوا الشوارب اعفوا اللی
 ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلاف کر و شہر کون کا
 نکال ڈالو موچھون کو اور پورا رکھو دہریون کو رینے چھوڑ دو ان کو اور ان میں کتر بیون نہ کرو
 یہی قول ہے ایک جماعت کا ہمارے اصحاب میں ہر اور بہت علماء کا اور قاضی عیاض نے
 کہا دہری کا موٹھا اور کتر نا کر وہ ہے اور اسکے طول اور عرض میں سے بالوں کیلنا اور برابر کرنا بہتر ہے
 اور مکر وہ ہے آدمی اپنے پیٹ میں ہی بڑا کر شہد کرے بیون دہری کتر اگر اور سلف نے اختلاف کیا ہے
 کہ دہری کی حد کیا ہے بعضوں نے کہا کوئی حد نہیں مگر اتنی نہ بڑا کرے کہ مشہور ہو دی ملک کم کر دیو کا
 نام مالک نے دہری کو بہت دینا کرنا کر د رکھا ہے اور بعضوں نے ایک ٹھٹھی کی حد کر دی ہے قبہ
 اس سے زیادہ کہ وہ کتر لٹا چاہیے اور بعضوں نے اسکا کتر مطلقا نکر د جانا ہر مگر جمہ یا عمر سے میں اور
 موچھون میں کتر سلف کا یہ قول ہے کہ بالکل جڑ سے کتر ہی جاوین یا نوٹ سے جاوین کیونکہ حضرت نے

احقوا

صاف نہ آیا میث دو سو پنجون کو اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور بہت سے لوگ اس طرف گزریں
کہ مونچھوں کا بالکل مونڈا دل کر وہ ہے اور امام مالک کہتے تھے کہ یہ شلہ ہے اور جو کوئی ایسا کرے اسکو سزا
دیجاوے اور مکہ وہ جانتے تھے انکا لینا اور پر سے اور ان کو گونہ کہ قول ہے کہ احضا اور خراج اور قص
سب معز لڑنے کہ ہیں یعنی مونچھوں کو کترنا چاہے یہاں تک کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جاوے اور پھر
علمائے کھاسے کہ ان دونوں میں اختیار ہے جو چاہے کرے تمام ہوا کلام تقی غنی عیاض کا
اور غناریہ ہے کہ ڈاہی تو ایسے حال پر چھوڑ دیجاوے ہمیں کمی نہ کریں اور مونچھیں اتنی کتریں کہ ہونٹ
کا کنارہ کھلا رہے (نوی) **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
الشَّوَابِ وَالْخَوَافُ الْخَالِئُ الْخَوَافُ تَرَجَمَهُ ابْنُ مَرْيَمَ عَنْ رُوَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَعَى فَمَا يَكْتَرُ مَوْجُخُونَ كَوَارِثُكَ وَوَارِثُكَ كَوَارِثُكَ وَفَارِثُكَ كَوَارِثُكَ (یعنی آتش پرستوں کا)
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرُ حُرْمٍ الْفِطْرَةِ قَفْصُ الشَّارِبِ عَقْلُ
الْعَمَةِ وَالسَّوَاكُ وَالسِّتْرُاقُ الْمَاءُ وَقَفْصُ الْأَطْفَارِ وَعَسَلُ الْبَرَاءِ عِمَّ رَتْفُ الْهَاطِلِ وَحَلْمُ
الْعَانَةِ وَالْتِقَاصُ الْمَاءُ قَالَ زَكْرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَتَبَيَّنَتِ الْعَائِشَةُ لَهَا أَنْ تَكُونَ الْمُصْصَنَةُ
نَادَى مُصْبَبَةً قَالَ وَكَيْفَ الْتِقَاصُ الْمَاءُ لَعْنَةُ الْإِسْتِجَاءِ تَرَجَمَهُ ابْنُ مَرْيَمَ عَنْ رُوَيْتِ رَسُولِ
الْمَدَنِيِّ الْمَدَنِيِّ سَلَّمَ نَعَى فَمَا يَكْتَرُ مَوْجُخُونَ كَوَارِثُكَ وَوَارِثُكَ كَوَارِثُكَ وَفَارِثُكَ كَوَارِثُكَ
چھوڑ دینا تیسرے سواک کرنا چھوٹی مالک بن ابی ذوالنہا اسچون ناخون کا شا جھنی نبیوں کا دھونا
(بالون کے اندر درناک و بزل اور الزون کا دھونا) ساتویں نعل کے بال اکھیرنا اٹھویں دیزان
کے بال لینا نویں پانی سے سستیا کرنا (یا مشرک کا پر و قصہ کے بعد قصور اس پانی چھڑک لینا) مصعب
نے کہا میں دسویں بات بھول گیا شاید کلی کرنا ہو و کیم نے کہا اتقاص الماء سے رجوع نہ میں وارد
ہے) استیجار ہے عَن مُصْعَبِ بْنِ سَعْدَةَ فِي هَذِهِ الْأَشْهُادِ مِنْكَ عَائِشَةُ قَالَتْ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ
تَبَيَّنَتِ الْعَائِشَةُ تَرَجَمَهُ ابْنُ مَرْيَمَ عَنْ رُوَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اسنہا کے بیان میں عن سلمان قال قيل لزيد عليك حديثك صلى الله عليه وسلم
کل بکي حنة لجزاء قال فقال اجل لقد لها تان تستعمل لعايط او بول او ان تستعمل
بالميدان ان تستعمل بول من ثلثة ارجاء او ان تستعمل بول من ثلثة ارجاء او ان تستعمل بول من ثلثة ارجاء

تھکہہ رکھنا ایک سنگھالی سینا تک کہ پانچا نہ اور پیشاب کو بھی انہوں نے کہا مان سہا کو اپنے منہ میں کیا قبضہ کی طرف
منہ کرنے سے پیشاب اور پانچا نہ کے یوسف فروری نے کہا اس مسئلے میں علماء کے کئی مذاہب ہیں
ایک تو امام مالک اور امام شافعی کا مذہب ہے وہ یہ ہے کہ پیشاب اور پانچا نہ میں قبضہ کی طرف منہ کرنا
خجگل میں حرام ہے مگر آبادی میں حرام نہیں اور یہی روایت ہو عباس بن عبد المطلب اور عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ عنہما اور سہمی اور اسحاق بن راہویہ اور احمد بن حنبل سے دوسرے مذہب یہ ہے کہ ہر جگہ حرام ہے
خجگل میں ہو یا آبادی میں اور یہی قول ہے ابوالیوب انصاری اور مجاہد اور ابواسمعیل اور سفیانہ الثوری
اور ابو ثور اور احمد کا دوسری روایت میں تمیز مذہب یہ ہے کہ ہر جگہ درست ہر مکان میں ہو یا خجگل
میں اور یہی مذہب ہے عروہ بن زبیر اور ربیعہ کا جو شیعہ خٹھے امام مالک کے اور داؤد ظاہری کا جو تھا
مذہب یہ ہے کہ قبضہ کی طرف منہ کرنا کہیں درست نہیں ہے نہ مکان میں نہ خجگل میں لیکن پیچھے
کرنا درست ہو اور یہ ایک روایت ہے امام ابو نعیمہ اور امام احمد سے دوسرے مذہب والوں کی دلیل وہ
صحیح حدیثیں ہیں جو مطلقاً ممانعت میں وارد ہیں جیسے سلمان کی حدیث اور ابوالیوب اور ابو ہریرہ
وغیرہما کی انہوں نے کہا کہ یہ ممانعت قبل کی عظمت کے سبب ہے جو اور یہ بات ہر جگہ موجود ہے خواہ
خجگل ہو یا مکان ہو اور اگر مکان کی آڑ کے سبب سے یہ امر جائز ہو تو چاہیے کہ خجگل میں بھی جائز ہو
خجگل میں بھی ہمارے اور کعبہ کے چھینر پہاڑ اور نالے وغیرہ حامل ہیں تیسرے مذہب والوں کی
دلیل ابن عمر کی حدیث ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس کی طرف منہ کیے
ہوئے اور کعبہ کی طرف پیچھے کیے ہوئے دیکھا حاجت کے وقت اور حضرت عائشہ کی حدیث کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ بعضے لوگ قبلہ کی طرف منہ کرنا حاجت کی قوت مکر وہ جانتے ہیں
اپنے فرمایا مان ایسا خیال کر چکے تھ اپنے فرمایا میری کہندی قبضہ کی طرف کر دوسرے حدیث کو امام
احمد نے ابو سعید بن ابی ہریرہ سے ہر مذہب کی روایت کیا ہے چوتھی مذہب والوں کی دلیل
سلمان کی حدیث ہے چھٹے مذہب والوں کی دلیل عبد اللہ بن عمر کی حدیث ہے اور حضرت عائشہ کی
اور حدیث جابر کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کیا پیشاب میں قبضہ کی طرف منہ کرنے سے پہلے
میں نے دیکھا آپ کو وفات سے ایک سال پہلے آپ قبلہ کی طرف منہ کرتے تھے روایت کیا اوسکو ابو داؤد
اور ترمذی وغیرہما نے ہر مذہب کی روایت اور حدیث مروان مہر کی ہیں نے ابن عمر کو دیکھا انہوں نے

اور مثنیٰ کو بٹھایا قبلہ کے سامنے پھر اوسکی آڑ میں پیشاب کرنے لگو میرے کہنا یہ تو منع ہے انہوں نے کہا
 منع جب ہے جب کہلے میدان میں ایسا کرے اگر قبلہ میں اور استنجا کرنے والے میں کوئی چیز داخل ہو
 تو منع نہیں روایت کیا اسکو ابو داؤد نے اور یہ حدیثین صحیحہ میں جن سے اس امر کا جواز مکان میں ثابت
 ہوتا ہے اور ابوالیوب اور سلمان اور ابو ہریرہ کی حدیثیں جو مخالفت میں وارد ہیں وہ محمول ہیں صحیح
 پر نہ ماکہ جمع ہو جاوے حدیثوں میں اور یہ امر متفق علیہ ہے کہ حدیثوں میں جمع کا مفروضہ ہے جب جمع ہو سکے اور
 یہاں پر تو جمع ممکن ہے اور جنگل اور مقام میں صرف فرق یہ ہے کہ جنگل میں قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنے
 کی کوئی ضرورت نہیں اور مکان میں کبھی ضرورت ہوتی ہے مثلاً کھدیان اس طرف بنی ہوں یا
 اور طرف جگہ نہ ہو اور جس نے پیٹھ کرنا درست سمجھا ہے اوسکو رد کے لیے بہت سی صحیح حدیثیں جو در
 بین جنین مطلقاً مخالفت آئی ہے جیسو ابوالیوب وغیرہ کی حدیث اب امام شافعی کے مذہب کے موافق
 مکان میں قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ کرنا اس وقت درست ہے جب دیوار مکان کی تین ہاتھ یا اس سے
 کم فاصلے پر ہو اور وہ دیوار یا آڑ سے قدر اونچی ہو کہ اعضا اسفل کی آڑ ہونے کے اوسکا انداز یا لان کی کھجلی کو
 سے کیا ہے اور وہ دو تہائی ہاتھ کے برابر ہوتی ہے پھر اگر تین ہاتھ سے زیادہ فاصلہ ہو یا آڑ اس سے
 چھوٹی ہو تو منہ کرنا یا پیٹھ کرنا حرام ہوگا مثل جنگل کی اور ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک ہر حال میں
 مکان میں یا مرد درست ہے اور جنگل میں درست نہیں لیکن صحیحہ پہلا قول ہے اور کچھ فرق نہیں آڑ
 میں خواہ جانور کی ہو یا دیوار کی یا شے کی یا یہاں تک اور اگر پناہ داسن قبلہ کی طرف نہ ہو تو سہرا
 اختلاف ہے صحیحہ پر یہ کہ درست اسنے آڑ کوئی پہاڑ نہ کرنا یا پیٹھ کرنا درست اور ان ہی کو بہت لیکن جنہوں نے نزدیک نہ ہو سکے اور
 مفتی کے اکثر تکلیف و حرج ہووے طرف منہ پیٹھ کرنے سے تو کبر نہ نہیں ورنہ مکروہ ہے اور جماع کرنا درست ہے قبلہ کی طرف
 منہ کر کے مکان میں ہو یا جنگل میں ہمارا اور ابو حنیفہ اور احمد اور داؤد و ظاہری کا یہی قول ہے اور مالکو
 لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے ابن قاسم نے اوسکو جائز ٹھہرایا ہے اور ابن جبرین نے مکروہ کہا ہے
 لیکن صحیحہ جواز ہے اور بیت المقدس کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا درست ہے لیکن مکروہ ہے اور اگر پناہ
 یا پیشاب کرنے وقت قبلہ کی منہ یا پیٹھ کر نیسے پھر استنجا کی وقت ایسا کرے تو جائز ہے
 یا ہم استنجا کریں دابنہ ہاتھ سے ف یہ امر بالاتفاق منع ہے مگر حرام نہیں ہے اور بعض
 ظاہر نزدیک حرام ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ دابنہ ہاتھ سے استنجا کو مستعلق کوئی کام نہ لیسوے

کہ غرض سے اگر بائیں سے استنجا کرے تو دھنساؤ مٹھ سے بائیں ڈالے اور بائیں مٹھ کو پھیرے ذکر پر یاد رہے
 اور اگر ڈھیلے سے استنجا کرے تو مستند کو بائیں مٹھ سے پونچھو اور ذکر کو ڈھیلہ زمین پر یاد و نو پا تو ان
 کے چہرہ میں رکھو اور اس سے پونچھو اور بائیں مٹھ سے ذکر کو نکالو اور جو یہ نہ ہو سکے تو ڈھیلہ دابہ
 مٹھ میں لیوے اور ذکر کو بائیں مٹھ سے پونچھو اور دھنساؤ مٹھ نہ بلاوے اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا
 کہ ذکر کو دل میں مٹھ سے نکالو اور ڈھیلے کو بائیں مٹھ میں لیوے اور یہ صحیح نہیں ہے (نووی) کہ
 یا تین پتھر دن سے کم میں استنجا کرین **ف** نووی نے کہا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ تیز
 بار پونچھنا واجب ہے اور اس کے میں علما کا اختلاف ہے ہمارا مذہب ہے یہ کہ ڈھیلے سے استنجا کرنا بھی
 نجاست کا دور کرنا ضرور ہے اور تین بار پونچھنا ضرور ہے اگر ایک بار یادو بار پونچھا اور نجاست دور نہ
 تو تیسری بار پھر پونچھنا ضرور ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل اور سحاق بن ربیع اور ابو ثور
 کا اور مالک اور داؤد نے کہا کہ واجب ہے نجاست کو اگر ایک ڈھیلے سے بھی صفائی ہو جائے
 تو کافی ہے اور ہمارے بعض اصحاب کا بھی یہی قول ہے لیکن مشہور مذہب یہی ہے جو پہلے بیان
 کیا ہمارے اصحاب نے کہا ہو کہ اگر ایسے ڈھیلے یا پتھر سے استنجا کیا جس کے تین کوٹے ہوں اور ایک
 کوٹے سے ایک ایک بار پونچھو تو کافی ہو جائیگا ایسے کہ مقصود تین بار پونچھنا ہے اور تین پتھر یا ڈھیلے
 بہترین ایسے ایک پتھر یا ڈھیلے کو اگر آگے اور پیچھے دونوں طرف استنجا کرے تو چھ بار پونچھنا
 ضرور ہے اور بہترین یہ ہے کہ چھ ڈھیلے ہوں لیکن اگر ایک ہی ڈھیلہ چھ کوٹے والا ہو تو درست ہے
 اس طرح سوٹے دسے کپڑے جو جن میں دوسرے لطیف تری نہ پونچھے استنجا کرنا درست ہے ہمارے
 اصحاب نے کہا ہے کہ اگر تین ڈھیلوں سے صفائی ہو جاوے تو اب چھ ڈھیلے لیوے ورنہ چھ
 ڈھیلے لینا ضرور ہے اب پانچواں لینا مستحب ہے طاق کرنے کے لیے اگر چوتھے سے صفائی ہو گئی ہو ورنہ
 پانچواں لینا واجب ہے اب چھٹا لینے اور جو پانچویں سے صفائی نہ ہو تو چھٹا لینا واجب ہے اور چھٹے
 سے صفائی ہو جاوے تو ساتواں مستحب ہے طاق کرنے کے لیے غرض کلیہ یہ ہے کہ اگر صفائی طاق سے
 ہو جاوے تو اب بڑا موے اور جو جفت ہو تو ایک بڑا کر طاق کر لیوے اور رسول صلی اللہ علیہ
 سلم نے حدیث میں پتھروں کا ذکر کیا ہے اس سے بعض اہل ظاہر نے سوا پتھر کے اور کسی چیز سے
 استنجا کرنا ناجائز سمجھا ہے اور اکثر علما کا یہ قول ہے کہ پتھر کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ چندی اور لکڑی سے

وَسْتَغْفِرُ اللَّهُ تَرْجِمَهُ ابُو الْوَيْثِبِ رَوَيْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَجِبُ لَمْ يَأْخُذْ بِمَا
 جَاءَتْهُ قَبْلَ كَيْفِ لَوْ كُنَّا بِمِثْلِهِ كَرُمِ طَرَفِ يَأْخُذُ بِمَا يَشَابُ مِنْ الْبَيْتِ يُوْرِي كَيْفَ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَرُوفِ
 نَوْدَى نَ كَهَا يَ مَدِينَةِ وَالْوَنَ كَيْفِ لَوْ خَاصَ حُكْمُ يَ يَأْخُذُ قَبْلَ يُوْرِي بِمَا يَحْجِمْ كِي طَرَفِ نَبَوْتِ
 ابُو الْوَيْثِبِ كَمَا يَحْجِمْ هَمِ شَامِ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ
 مِنْهُ يَحْجِمْ لَيْتَ قَهْمِ أَوْ رَحْمَةً سَتَغْفِرُ كَرَسْتِ قَهْمِ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 سَلَّمَ قَالَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ عَلَى حَاجَتِهِ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَنْدِرُ رُكْعًا تَرْجِمَهُ ابُو بَرِيرَةَ
 سَ رَوَيْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَجِبُ لَمْ يَأْخُذْ بِمَا يَحْجِمْ كِي طَرَفِ نَبَوْتِ
 مِنْهُ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ
 الرَّاقِبَةُ فَلَمَّا كَتَبْتُ مَلَكِي أَنْصَرَفَ إِلَيْهِ مِنْ شَقِي فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ نَاسٌ إِذَا قَعَدَتْ
 الْحَاجَةُ كَلَوْ لَكَ فَلَا تَقْعُدُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَلَا بَيْتَ الْمُقَدَّسِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَلَقَدْ دَنَيْتُ
 عَلَى حَاجَتِي بَيْتَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلَى بَيْتَيْنِ مُسْتَقْبِلَيْنِ
 الْمَدِينَةِ الْحَاجَتِ تَرْجِمَهُ وَاسِعُ بْنُ جَبَانٍ سَ رَوَيْتُ هُوَ مِنْ نَازِلٍ بِرُكْعَتَيْهَا سَجْدَةٍ مِنْ أَوْرِ عَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِي بِمِثْلِهِ قَبْلَ كَيْفِ لَوْ كُنَّا بِمِثْلِهِ كَرُمِ طَرَفِ يَأْخُذُ بِمَا يَشَابُ مِنْ الْبَيْتِ يُوْرِي كَيْفَ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ
 عَبْدُ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ
 أَوْ مِنْ جَهْتِ بِرُكْعَتَيْهَا تَرْجِمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُوْوَ اسْتَوْنُ بِرُكْعَتَيْهَا يَحْجِمْ كِي طَرَفِ
 الْمَقْدَسِ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ
 عَنِ ابْنِ عَسَا قَالَ دَنَيْتُ عَلَى بَيْتَيْنِ حَفْصَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَاعِدًا يَحْجِمْهُ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ مُسْتَدِيرًا الْقِبْلَةَ تَرْجِمَهُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَ رَوَيْتُ
 بِتَمِينِ ابْنِي جَبْنِ حَفْصَةَ كُوْوَ بِرُكْعَتَيْهَا يَحْجِمْ كِي طَرَفِ نَبَوْتِ
 هُوَ شَامِ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ
 لَا يَكُنْ أَحَدُكُمْ إِذَا دَنَى مِنْ رُكْعَتَيْهَا وَلَا يَسْتَدِيرُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَنْدِرُ رُكْعًا تَرْجِمَهُ ابُو بَرِيرَةَ
 سَ رَوَيْتُ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَجِبُ لَمْ يَأْخُذْ بِمَا يَحْجِمْ كِي طَرَفِ نَبَوْتِ
 تَحَاسُّ وَبِأَخْطَاسِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ
 كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ كَيْفِ لَمْ يَكُنْ

يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ

بَابُ الْحَاجَةِ

بَابُ الْحَاجَةِ

میں باسائید حسد البوہرہ کی مروتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم پہنچو
یہ منکر و تودہ اپنی طرف ہوشیار ہو کر وادہ پھنس ہے وہ اپنی طرف سے شروع کرنے میں اب اسکا
خلاف کرنا مکروہ ہے یا حرام اور علماء کا اجماع ہے اس پر کہ حرام نہیں ہے تو مکروہ ہوگا اور بعض
اعضا وضو کے ایسے ہیں جنہیں وہ اپنی طرف سے شروع کرنا مستحب نہیں بلکہ وہ اپنی اور بائیں دونوں
کی ایک بائیں جہات کرنا چاہیے جیسے دو ٹوکاں دونوں پہنچے دو ٹوکاں سے اگر یا مرنے ہو سکے
تو اسے شروع کرے (نوری) **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَعَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَارِبِهِ كَلِمَةً فِي تَعْيِيرِهِ وَتَرْجِيلِهِ وَطَهْرِهِ ۖ وَتَرْجُمُهُ امُ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ
عَنْهَا رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مِنْ لَيْسَ يَسْتَدِرُّ
جَمَاعَةً مِنْهُمْ أَوْ كُنْهِي كَيْسَةَ مِنْ أَوَّلِيَّاتِهَا كُنْهِي كَيْسَةَ مِنْ أَوَّلِيَّاتِهَا كُنْهِي كَيْسَةَ مِنْ أَوَّلِيَّاتِهَا

سے ہر کتا ہر ایک کام میں **عَنْ** كَيْسَةَ بْنِ كَيْسَةَ قَالَ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَقُولُ
الْأَعْيُنُ قَالُوا وَمَا لَكَ عَيْنًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْبَصَرُ يَخْتَلِي فِي طَرَفِي النَّاسِ أَوْ فِي ظِلِّهِمْ
ترجمہ البوہرہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم لعنت کر دو کہ وہ
تے (یعنی جنگی وجہ سے لوگ تم پر لعنت کریں) لوگوں نے کہا وہ لعنت کر دو کہ وہ کشت و مین اپنے
فرمایا ایک نوادہ میں جد ہر سے لگ آتے جاتے ہوں یا بچانہ بچنا دوسری سایہ دار جگہ میں
(جہاں لوگ بھی گرام لیتے ہوں) یا خانہ بچنا (ان دونوں کا مون سے لوگوں تکلیف ہوگی
اور وہ برا کہیں گے لعنت کریں گے) **عَنْ** النَّسَائِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
دَخَلَ حَائِطًا وَبَعْدَ غَلَامٍ مَعَهُ مِصْبَاحٌ وَهُوَ صَغِيرٌ تَوَضَّعَ عِنْدَ سِدْرَةٍ فَقَضَى
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَخَرَّ عَلَيْهِ سِدْرَةٌ فَدَسَّ بِي يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ وَتَرَجَمَهُ النَّسَائِيُّ
ماتے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ کے اندر گئے اور آپ کیسے بچھو ایک لڑکا
کیا اس کے پاس ایک بڑا بچہ وہ لڑکا ہم سب میں چھو جاتا اس نے بڑا ایک بڑی جگہ پاس
وہ بڑا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حاجت سے فارغ ہوئے اور باہر نکلیے بانی سے استنجا
اے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَكَانَ
أَنَا وَهَمَّ يَخْوِي إِذَا دُفِعَ مِنْ مَاءٍ وَعَنْهُ فَلَيْسَتْ بِي يَدَايِي فِي ثَوْبِهِ وَتَرَجَمَهُ النَّسَائِيُّ مَاتَ

بَابُ مَا رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْيِيرِهِ وَتَرْجِيلِهِ وَطَهْرِهِ ۖ وَتَرْجُمُهُ امُ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ عَنْهَا

بَابُ مَا رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْيِيرِهِ وَتَرْجِيلِهِ وَطَهْرِهِ ۖ وَتَرْجُمُهُ امُ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ عَنْهَا

بَابُ مَا رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْيِيرِهِ وَتَرْجِيلِهِ وَطَهْرِهِ ۖ وَتَرْجُمُهُ امُ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ رَضِيَ عَنْهَا

رسول الصلوٰۃ علیہ وسلم پانچھانے جاتے ہیں اور ایک اور لڑکا میرے برابر پانی کا ڈول اور
 برچھی اٹھاتے پھر آپ استنجا کرتے پانی سے (اور برچھی ہوا سطر ساتھ رکھتے کہ اس کو سامنے گاڑ کے
 نماز پڑھیں **عَنْ** اَبْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّبِعُ بَرَّحَةَ بِنْتَ مَرْثَدَةَ
 فَيَقْتُلُ بِهَا تَرْتِجَةً مِنْ مِثْنِ مَالِكٍ سَهْوًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَاجَتَهُ كَوْنَهُ سِدْرًا
 مِثْنِ جَالِئَةٍ (گو کوئی نظر سے دور) پھر مِثْنِ پانی آپ پاس لاتا آپ اس سے استنجا کرتے **وَفَاتُورٌ**
 نے کہا اس حدیث کو کئی مسائل نکلے ایک تو یہ کہ حاجت کو دور جانا چاہیے لوگوں کی نگاہ سے
 دوسری یہ کہ جو شخص فضیلت رکھتا ہو وہ اپنے ساتھیوں میں سے کسی سے کام لے سکتا ہے تیسری
 یہ کہ خدمت صالحین اور ان فضیلت کی مستحب ہے چوتھی یہ کہ پانی سے استنجا کرنا مستحب ہے اور ضرر
 پتھر و پتھر قناعت کے لئے بہتر ہے اور لوگوں نے اختلاف کیا ہے اس مسئلہ میں لیکن جمہور سلف اور
 خلف و اہل فتویٰ ہر طرف کے میں کہ وہ صلیون استنجا کر کے پھر پانی سے وضو کرنا افضل ہے اور صرف ایک
 چیز پر قناعت کرنا جائز ہے لیکن پانی پر قناعت کرنا افضل ہے اور بعض سلف نے دیکھتے صلیون پر قناعت
 کرنا افضل ہے اور ابن جریب ثانی نے کہا وضو کا فی نہیں ہیں مگر اس صورت میں جب پانی نہ
 ملے اور بعض علماء نے ان حدیثوں سے یہ استدلال کیا ہے کہ برتن سے وضو کرنا بہتر ہے جو وضو
 تالاب سے وضو کرنے سے گریہ استدلال مقبول نہیں قاضی عیاض نے کہا اس قول کی کچھ اصل
 نہیں اور نہ رسول الصلوٰۃ علیہ وسلم سے یہ امر منقول ہے کہ آپ کو جو وضو کو پایا ہو پھر وضو کو حضور
 برتن سے وضو اختیار کیا ہوا ہے **بَابُ السَّجْدَةِ عَلَى الْخَبْثِ** موزون پر سجدہ کرنے کا بیان **فَإِنْ**
 نَوَدِيَ لَكُمْ مَاءٌ فَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ وَمَا كُنْتُمْ بِمُؤْمِنِينَ فَاسْتَمْسِكُوا بِهِ وَمَنْ يَغْتَسِلْ بِهِ فَمِنْ حَيْثُ شَاءَ
 کہ ضرورت ہو یا نہ ہو اور نہیں اختلاف کیا ہے اس نے جبکہ اعتبار بوالہبہ بشیہ اور خارج نے کہا
 اٹھا کر کیا ہے اور ان کے اختلاف کا اعتبار نہیں اور امام مالک نے اوس میں کئی روایتیں ہیں اوش ہوں
 روایت جمہور کو افواج سے اور موزون کے سجدہ کو بہت صحابہ نے نقل کیا ہے حسن بصری نے کہا بہتر
 صحابیوں نے کہا کہ رسول الصلوٰۃ علیہ وسلم سجدہ کیا کرتے تھے موزون پر اور میں نے شرع مہذب
 میں ان صحابہ میں اکثر کا نام بیان کیا ہے اور ان کی عمدہ باتیں لکھی ہیں اور اختلاف کیا ہے
 علماء نے کہ سجدہ موزون پر افضل ہے یا نہ ہے اس پر اختلاف ہے یہ کہا ہے کہ پانچوں وضو نا افضل

اور بھی قبل ہے حضرت عمر اور عبداللہ بن عمر اور ابوالیوب انصاری کا اور ایک جماعت تابعین کی اس
 طرف گئی ہیں کہ سلم فضل ہے اور یہی قول ہے شعبی اور حکم اور حماد اور احمد سے اس باب میں اور دو تین
 میں صحیح یہ ہے کہ سلم فضل ہے اور دوسری روایت یہ ہے کہ دونوں برابر ہیں ابن منذر نے اسی کو
 اختیار کیا ہے **عَنْ** عَمَامٍ قَالَ قَالَ جَبْرِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَصَحْبُهُ عَلَى خُفْيَةٍ فَقَبِلَ نَفْعًا هَذَا
 فَقَالَ رَفَعْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّحْظِ وَنَعْمَ عَلَى خُفْيَةٍ قَالَ لَا عَمَلُ
 قَالَ إِنْ أَهْمُكُمْ كَانَ يُخْبِئُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ كَانَ إِسْلَامُ جَبْرِ بْنِ كَانٍ بَعْدَ تَرْوِيلِ الْمَكَايِدَةِ وَتَرْجُمِهِ
 ہمارے روایت جو جریر بن زید نے پیشاب کیا پھر وہ نہ لکھا اور سلم کیا موزونہ لوگوں نے کہا ہم اس کا کئے
 ہوا نہیں نے کہا ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنے پیشاب کیا پھر وہ نہ لکھا اور سلم کیا
 دونوں زونہ راعش نے کہا ابراہیم نے کہا لوگوں کو یہ حدیث بہت بھلی معلوم ہوئی تھی کیونکہ جریر سے
 مائدہ کے اوترنے کو یہ مسلمان ہوئے **وَف** اور سورہ مائدہ میں وضو کی آیت ہے جس میں پانچ
 وضو کرنے کا حکم ہے اگر جریر اس سورت کے اوترنے سے پہلے مسلمان ہو چکے ہوتے تو یہ یقیناً
 کہتا کہ انکی حدیث سورہ مائدہ کی آیت سے منسوخ ہو گئی ہو اور جب وہ اس کے اوترنے کو بعد اسقام لکھا
 تو اب یہ یقیناً کہ جریر چل نہیں سکتا اور سنن بیہقی میں ابراہیم بن ادہم سے مروی ہے انہوں نے کہا
 موزون کے صحابہ جریر کی حدیث سے بہتر کوئی حدیث نہیں تھی (نوی) **عَنْ** الْأَعْمَشِ فِي هَذَا
 الْأَيْتِ أَوْ بَعْضِ حَدِيثِهِ ابْنِ مَعْنَانَ يَكُونُ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي هَذِهِ الْحَدِيثِ فَقَالَ فَكَانَ الْكَلْبُ
 عَنِ اللَّهِ يُخْبِئُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ كَانَ إِسْلَامُ جَبْرِ بْنِ كَانٍ بَعْدَ تَرْوِيلِ الْمَكَايِدَةِ وَتَرْجُمِهِ دُوسرے
 روایت کا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا تاہم یہ ہے کہ عبداللہ کے ساتھیوں کو یہ حدیث بھلی معلوم
 ہوئی اسلئے کہ جریر سورہ مائدہ کے اوترنے کے بعد مسلمان ہوئے **عَنْ** حَدِيثِهِ قَالَ كُنْتُ
 مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ إِلَى سُبْحَةِ تَوَقُّمٍ قَبْلَ أَنْ تَأْتِيََا تَلْعَقُ فَقَالَ دَنُودُ
 حَتَّى مَنَعْتُ عَقْبِي فَقَوَّضْتُ وَصَحْبُهُ عَلَى خُفْيَةٍ تَرْجُمِهِ خُفْيَةٍ سے روایت ہو میں رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ ایک قوم کے گھوڑے پر چڑھ کر تو کھڑے ہو کر پیشاب کیا **وَف**
 نوی نے کہا علمائے احمدی میں کئی روایتیں بیان کی ہیں ایک تودہ شافعی سے بھی نہوا
 بنا عرب کے ایک شہر کو درود کا علاج کھڑے ہو کر پیشاب کر کے کرتے ہو اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ رسول

صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیٹھ کے درو کے وجہ سے ایسا کیا ہو گا دوسری وجہ یہ ہے جسکو ہفتی زباننا
ضعیف نقل کیا ہے کہ آپ کے گٹھنوں کے اندر درو تھا تیسری وجہ یہ ہے کہ آپ کو جبکہ نہ ملی
بیٹھنے کی اس لیے آپ لاپارہو کر کھڑے تھے اور امام ابوعمیرہ اندلسی اور قاضی عیاض نے ایک
چوتھی وجہ بیان کی ہے وہ یہ ہے کہ کھڑے ہو سنے پر درپے سے حدیث نہ لکھنے کا اطمینان نہ
ہے برخلاف بیٹھنے کے اور یہ وہی حضرت عمرؓ نے کہا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا درو کے
رکھنا ہے حدیث لکھنے سے اور ایک پانچویں وجہ ہو سکتی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے کھڑے ہو کر ایسے
پیشاب کیا تھا تاکہ اسکا جواز معلوم ہو مگر ایک ہی باب یہ کیا اور حدیث کی عادت آپ کی یہ تھی کہ بیٹھ
کر پیشاب کیا کرتے تھے حضرت عائشہؓ کی حدیث سے یہ امر ثابت ہوا انہوں نے کہا جو کوئی تم سے کہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے تو ہرگز نہ مانا آپ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب
کیا کرتے تھے روایت کیا ہے کہ جب ابن عباسؓ اور قاضی اور سلمیٰ اور بہت لوگوں نے اور سنا
اسکا بہتے اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی مخالفت میں کئی حدیثیں مروی ہیں لیکن وہ ثابت
نہیں ہیں پر حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث ثابت ہے اسیمو سلمیٰ نے کہا ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب
کرنا مکروہ ہے اگر عذر نہ ہو اور یہ کہ بہت تخریبی ہے نہ تخریبی ابن منذر نے اطلاق میں لکھا ہے کہ
علماء نے اختلاف کیا ہے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے میں تو حضرت عمرؓ اور زید بن ثابتؓ اور
عمر ابوہریرہؓ اور ابی بن سعیدؓ اور ابی بن سعیدؓ اور ابی بن سعیدؓ اور ابی بن سعیدؓ اور ابی بن سعیدؓ
علیؓ اور ابوہریرہؓ سے اور ابی بن سعیدؓ اور ابی بن سعیدؓ اور ابی بن سعیدؓ اور ابی بن سعیدؓ اور ابی بن سعیدؓ
ابراہیم بن سعد نے اسکو مکروہ جانا ہے ابراہیم بن سعد اس شخص کی گواہی نہیں قبول کرتے تھے جو
کھڑے ہو کر پیشاب کرے اور اس میں ایک تہیہ قول ہے وہ یہ کہ اگر پیشاب کر لی کی جگہ
ایسی ہو جس پر سے پیشاب کو قطرے زمین کو کھڑے ہو کر غیابت مکروہ ہے اور جو ڈرنے کا ذریعہ
نہ ہو تو مکروہ نہیں امام مالک کا یہی قول ہے ابن منذر نے کہا پیشاب بیٹھ کر کرنا مسیح کے نزدیک
اور کھڑے ہو کر بھی درست ہے اور یہ سب ثابت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام ہوا کلام ابن منذر
کا لیکن ایک قوم کے گھوڑے پر یا یا پیشاب کر لیکے اور یہ سب سے ہو گا کہ وہ لوگ اس سے باز نہ آتے
ہوئے بلکہ خوش سے ہو کر اور جس شخص کو نہ دیکھتے اسکی زمین میں پیشاب کرنا یا کھانا پھرنا

اور اسکی مثالیں حدیث میں بہت ہیں یا وہ گھوڑا خاص اس قوم کا نہ ہوگا بلکہ سب گھروں کے
صحن میں مشترک ہوگا لیکن اونکے گھر کے قریب ہوگا اسوجہ سے انکی طرف نسبت کیا گیا اور یہ جوتائے
گھورے پر پیشیاں کیا اور دوز شریف نہ لگے حالانکہ آپ کی عادت یہ تھی کہ حاجت کے لیے دور جاتے
تو قاضی عیاض نے اسکی یہ وجہ بیان کی ہو کہ آپ لوگوں کو سمجھانے میں یا وہ اپنے اور کاہنوں میں صوفی
ہونگے دفعۃً ایکو پیشاب کی حاجت ہوئی اور اسوقت دور جانا ممکن نہ ہوا اسلیے آپ گھوڑے پر چلے
گئے (نوی) **ت** میں سرک گیا اپنے فرمایا نزدیک آئیں نزدیک چلا گیا **ف** اپنے نزدیک
اسو اٹھ بلایا تاکہ لوگوں سے آڑ ہو جاوے دوسری یہ کہ آپکی غرض پیشاب کرنا تھی نہ پاخانہ اور دوسرے
حدیث سبھی اطمینان تھا اسلیے پاس بلانے میں کوئی قباحت نہ تھی (نوی) **ت** یہاں تک کہ
آپکی ایڑیوں کے پاس کھڑا ہوا پھر آپ نے وضو کیا اور سوزن پر سیم کیا **ف** انوی نے کہا یہ حدیث
بہت سوزناؤ پر مشتمل ہے ایک تو سوز و پیر سیم کرنا دوسری حضور میں سیم جائز نہ ہونا تیسری کھڑے ہو کر
پیشاب جائز ہونا چوتھی پیشاب کرنے والے سے دوسرا دمی نزدیک ہو کر جواز پا جو میں پیشاب کرے
کا ملنا دوسرے کو اس کے لیے چھٹی یہ وہ کہنے کا استحباب سائون جواز پیشاب کا گھروں کے نزدیک
عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ أَبُو مُوسَى يَشْدُو فِي الْبَوْلِ وَيَقُولُ فِيهِ قَادُودِي وَيَقُولُ إِنَّ بَنِي إِسْرَءِيلَ
كَانُوا إِذَا أَصَابَ جُلْدًا أَحَدَهُمْ يَقُولُ أَلْقُرْبَى بِالْمَقَارِضِ فَقَالَ حُذْرَفُ لَوْ دِدْتُ أَنَّ صَاحِبَكُمْ كَا
يَسِدٌ دَهْدُ اللَّشْدِيدِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَشَّانِ قَائِلِي
سَبَاطَةَ خَلْفَ حَارِطٍ فَمَا كُنَّا نَعْلَمُ كَمَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ قَالَ قَبْلَ فَاذْنَبْتُ مِنْهُ فَأَسَادَ رَأْيِي فَخِشْتُ
فَقُمْتُ عِنْدَ عَقْبِهِ حَقًّا دَعَا تَرَجُّمَهُ ابْنُ وَائِلٍ سَوْرَتِ هُوَ ابْنُ هُوَ سَهَابُ تَحْنِي كَرْتِ قَوْمِ مِشَابَ تَز
وہ پیشاب کیا کرتے تھے ایک شیعہ میں اور کہتے تھے بنی اسرائیل میں جب کسی بدن کو پیشاب لگ جاتا
تو وہ کھال کرتا کرتیوں سے خلیفے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ ابوموسے ایسی سختی نہ کرتے تو بہتر تھا میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آپ ایک قوم کے گھورے پر آئے دیوار کے پیچھے
آپ کھڑے ہو کر جطر سے قرآن کوئی کھڑا ہوتا ہے پھر پیشاب کیا میں دوسرا بنی اسرائیل فرمایا پاس آ
یہاں تک کہ میں آپکی ایڑیوں کے پاس کھڑا رہا جب تک کہ آپ پیشاب سونامی ہوئے **ف** خلیفہ
کی غرض اس حدیث بیان کرنے سے یہ تھی کہ اتنی سختی ابوموسے کی انت کے خلاف ہے کیونکہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے پیشاب کیا اور چھٹین اور ٹکے کا خیال نہ کیا اور شیشہ وغیرہ میں
 پیشاب نہیں کیا جیسا ابوسے کرتے ہیں **عن** المغيرة بن شعبة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 قال: انما خرجت لطلب الحية فالتفت الى المغيرة فوجدته قد اوى ذنبه ماء فصب عليه حين فرغ من حاجته
 فوضأ ومسح على الخفين وفي رواية ابن رجم مكان حين حتى ترجمه بنو نضير بن شعبة
 رواه ابو اسود بن رجم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان في طريقه من مكة فوجده ياتي في ثوبين
 اور جب آب حاجت سے فارغ ہوئے تو پانی ڈالا آپ پر (یعنی وضو کے وقت) پھر وضو کیا اور سحر
 کیا موز و نیرین رجم کی روایت میں یوں ہے پانی ڈالا آپ پر یہاں تک کہ آپ فارغ ہوئے جب
 سے (یعنی وضو سے) **عن** يحيى بن سعيد بن فضالة عن ابي اسود بن رجم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 انه كان في طريقه من مكة فوجده ياتي في ثوبين اور وہاں کھڑے اور سحر کیا سحر پر بھیج سحر کیا موز و نیرین **عن** المغيرة بن شعبة قال
 ركبنا انا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة اذ ترك فقطحاً حاءاً ثم جاء فصب
 عليه من اذ اوى كانه صب من فوضأ ومسح على خفيه ترجمه بنو نضير بن شعبة سے روایت ہوئی
 ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ اترے اور حاجت سے فارغ ہوئے پھر پانی
 نوین نے آپ پر پانی ڈالا اول سے جو میرے پاس تھا آپ نے وضو کیا اور سحر کیا موزوں پر
فتاویٰ نوی نے کہا اس حدیث سے اور اس میں بن زید کی حدیث سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ وضو میں
 دوسرے سے مدد لینا درست ہو اور بعضی حدیثوں میں اسکی مخالفت آئی ہے لیکن وہ ثابت نہیں
 ہیں ہماری حجاب نے کہا کہ یہ مدد لینا میں قسم پر ہے ایک تو یہ کہ پانی لائے میں کسی سے مدد لیو
 اور یہ نہ مکر وہ ہے نہ انہیں کچھ قیامت ہو دوسری یہ کہ اعضا کے دھونے میں مدد لیو سے بیز و سحر
 شخص اس کے اعضا کو دھو کر یہ مکر وہ ہے مگر ضرورت کی وقت جائز ہے تیسری یہ کہ دوسرے شخص صرف
 پانی ڈالے ہٹا کر اولیٰ سے پر کرنا مکر وہ ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں اور جب کوئی دوسرا
 پانی ڈالے تو وہ وضو کرنے والے کی طرف کھڑا ہو **عن** المغيرة بن شعبة قال كنت مع
 النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فقال يا مغيرة نحن الان اذ اوى فاحذنها ثم خرجت معي فاطلق
 رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى تولى اى عني فقطحاً حاءاً وعليه حبة شامة فبينما

طہارت پر پہنچا ہے اور سچ کیا ان دونوں پر **ف** نودی نے کہا علمائے اختلاف کیا اس مسئلہ
 میں ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ موزوں کا پہننا طہارت کا ملہ پر ضرورت یہاں تک کہ اگر کسی سے پہننا
 پانون و صویا بجز موزہ پہننا بجز بایان یا لون و صویا اور بایان موزہ پہننا تو واجب موزہ پر مسحت
 نہ ہوگا اسلئے کہ اس وقت طہارت کامل نہ تھی اب اس کا اوتارنا اور دوبارہ پہننا ضرورت
 البتہ بایان موزہ اوتارنے کی حاجت نہیں ہے کیونکہ اس کے پہننے کو وقت طہارت کامل پہنچا
 تھی اور ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ بایان موزہ کا بھی اتارنا ضرور ہے اور یہی قول ہے امام
 اور احمد اور اسحاق کا اور ابو حنیفہ اور سفیان ثوری اور یحییٰ بن آدم اور ضریٰ اور ابو ثور اور ذوالکمال
 کے کہ پہننا موزہ کا مشکل حالت میں ہی درست ہے جبکہ طہارت کامل کیو استے **عن** المغيرة انه وحدثنا
صلى الله عليه وسلم فموضا وصلى عليه فقال له فقال اني احبها هذا طاهرين
 ثم حمي مغيرة سے روایت ہے انہوں نے وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے وضو کیا اور
 کیا دوسروں نے وضو کیا اور آپ نے وضو کیا تو میں نے ان طہارت میں نہایت **عن** المغيرة
 بن شعبه قال سئل عن رجل صلى الله عليه وسلم وتخلت معارف المتكافئين
 قال امعك ماء فائتبه فمطهره فغسل كفك وجبه ثم دعبت ثوبك من ذراعك
 فصارتك ثم انجبتك فامسح بركا من تحت الجبة والحق الجبة على منكبه وغسل يديه
 ومسح بياضيه وعلى العمامة وعلى حفيه ثم ديك وتليت فاتممت الى النوى وقد طهر
 في الصلوة صلى الله عليه وسلم عبد الرحمن بن عوف وقد اكرم بصره ثم كانت احسن بالبحر
 صلى الله عليه وسلم ثم ذهب يمشي فادخل اليه فصل من فم فم السلام فامم النبي صلى الله عليه
 وسلم وقمت فم تكلمت فم اني سالتنا ثم حمي مغيرة بن شعبه ورويت رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سفر میں بھی رہ گئے میں بھی آپ کے ساتھ پہنچے وہ گیا جہاں پہنچا حاجت کی غرض سے تو سنبھلایا
 تمہاری پکسوں کی پستین ایک جھاگل سے لڑائی کی آپ نے دلوں کا تھوڑا سا اور مٹھو صویا بھی
 ہا میں آستینوں میں نہ لگا لیا چاہیں تو آستین تنگ ہوئی آپ کے شے سے بخون کو نکالا اور جب کوئی
 سونڈ ہون پر ڈال دیا اور دلوں کا تھوڑا سا اور پٹیاں پر ستر لیا اور کمانڈ اور پٹیاں پر ستر لیا اور پٹیاں پر ستر
 ہوا جب آپ کو لوگوں میں پہنچے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور عبدالرحمن بن عوف نماز پڑھ رہے تھے ایک بکعت

پہنچ چکے تھے انکو جب معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرف لالہ میں وہ پہنچے تھے۔ لگے
 اپنے اشارہ کیا اپنی جگہ پر ہوا آخر انہوں نے نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کھڑے ہوئے اور میں کھڑا ہوا اور ایک رکعت جو ہم سے پہلے ہو چکی تھی پڑھ لی **ف** یہی وہ
 حدیث ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھنا اپنے صحابی کے پیچھے نماز میں ہوتا ہے
 علماء نے کہا ہے کہ اپنے سوا عبدالرحمن بن عوف اور کسی آدمی کے پیچھے نماز نہیں پڑھتی حضرت
 جابر بن عبد اللہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے تو وہی نے کہا احمدیہ سے بہت سی باتیں نکلتی ہیں ایک افضل کا
 وقت ذکر کرنا اپنے حکم راجح والہ کے ساتھ دوسری بنی کا نماز پڑھنا اپنی ہی کے پیچھے تیسری فضیلت
 اول وقت نماز پڑھنے کی کیونکہ صحابہ نے اچھا انتظار نہ کیا اور نماز شروع کر دی جو تھی جب امام حاضر نہ
 ہو تو لوگ کبھی ادا امام بنا سکتے ہیں بشرطیکہ اس کو کوئی ہمسفر نہ پیدا ہوا اور امام کو رنج نہ ہو ورنہ سب
 لوگ اول وقت اکیلے اکیلے نماز پڑھ لیں دوبارہ جماعت میں شریک ہو جانا مستحب ہو گا یا بخیرین
 مسبق سلام کے بعد اپنی باقی نماز پوری کر لے اور یہ باقی نماز بدون پڑھے اس کے زمانہ سے اس کا
 نہ ہوگی البتہ سواہ فاشعیر پڑھنا سا قلیل جاتا ہے جب امام کو رکوع میں پادوسے چھٹی یہ کہ مسبق کو
 بھی امام کی پیری رکوع اور سجود اور قعدہ و سبار کا ان میں ضرور ہے اگرچہ اس کے قیاس کے وقت
 نہ ہو تاہم یہیں یہ کہ سیدق امام سے جب عبادت جاتا ہے جب امام سلام پھیر دے تو عبدالرحمن بن عوف
 جو نماز پڑھتا ہے اور ابو بکر سیدق کی طرح پیچھے ہٹ کر اس کے اسکی وجہ یہ تھی کہ عبدالرحمن بن ابی
 رکعت پڑھ چکے تھے اور ابو بکر نے کوئی رکعت نہ پڑھی تھی اس لیے کہ **عَنْ** ابی بکر **ع** انہی
اللَّهُ صَلَّوْا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدًا عَلَى الْخَنَازِيرِ وَصَلَّوْا عَلَيْهِمْ رَأْسَهُ وَعَلَى عِمَامَتِهِمْ تَرْجُمَةُ خَيْرُ
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کیا موزونہ اور پیشانی پر اور عمامے پر **ف** امام پر سجدہ کرنا
 درجستہ ہوا اور اسکا آثار نماز و رنہیں رفع حج کے لیے اہمیت کا یہی قول ہے اور بعض علماء نے
 نیز ایک عمامہ پر سجدہ کیا نہیں جب تک کہ پر ماتہ نہ پھیرے **عَنْ** ابی بکر **ع** انہی
اللَّهُ صَلَّوْا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدًا عَلَى الْخَنَازِيرِ وَصَلَّوْا عَلَيْهِمْ رَأْسَهُ وَعَلَى عِمَامَتِهِمْ تَرْجُمَةُ خَيْرُ
صَلَّوْا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْضِئًا لِمَنْ يَكُونُ عَلَيْهِمْ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخَنَازِيرِ تَرْجُمَةُ خَيْرُ
 ہے چوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو مسح کیا پیشانی پر اور عمامہ پر اور موزونہ **عَنْ**

[illegible]

شہیدین اور جو یہ حضرت عمرؓ نے کہا آپ نے وہ کام کیا جو کبھی نہ کرتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے جیسے فعل ہے اور اس دن جو کیا نماز
 ایک وضو سے پڑھیں اس سے جواز کا بیان کرنا مقصد و حقا جیسا کہ فرمایا میں نے یہ کام
 قصد کیا ہے احمد شافعی بھی معلوم ہوتا ہے کہ کم درجہ والا بڑے درجہ والے سے سوال کر سکتا ہو
 ان افعال سے جو عادت و خلاف ہوں اس لیے کہ کبھی یہ امر بیان ہو رہا ہے تو وہ گاہ بگاہ
 اس سال کی وجہ سے **یاد** رکھو **عَمَّا عَنِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهِ** **يَذْكُرُ الشُّكُوفُ فِي بَعْضِهَا**
وَالْكَافُ كُلُّ شَيْءٍ نَّكَاحًا بانی کے برتن میں ہاتھ ڈالنا اس کو دھونے سے پہلے مکروہ ہے **عَنْ**
لَوْ هُوَ رُكَا اَنَّ اللّٰهَ صَلَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَقْبَضَ احَدُكُمْ فَمِنْ دُفْءِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ
فِي الْمَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّهٗ لَا يَكْدِرُ رِيْضًا اِنْ بَانَ ثَلَاثًا ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے سو کر اٹھے تو اپنا ہاتھ برتن میں نہ ڈالے
 سب تک سکوت میں بارہ وصال کیونکہ معلوم نہیں یہاں رہا ہاتھ اس کا **ک** امام شافعی نے کہا
 عربوں کی عادت تھی کہ وہ دھیلوں سے استنجہ کیا کرتے اور ان کے ملک گرم تھے سونے میں
 پسینا آتا اس لیے جمال تھا کہ ہاتھ نجس ہو گیا ہو اور ہیٹ سے کئی مسائل نکلتے ہیں ایک یہ کہ
 تقیل بانی پر اگر نجاست پڑ جاوے تو وہ نجس ہو جاوے گا دوسری یہ کہ سات بار دھو نہ کسی نجاست کا
 ضرور نہیں سواکتے کے چٹے ہرے برتن کے تیسری یہ کہ استنجا کا سقام دھیلوں سے پاک
 نہیں ہوتا بلکہ معاف ہو نماز اس سے چوتھی یہ کہ نجاست کا تین بار دھو ماضور ہے یعنی نجاست
 متحققہ کا اور متوہم کا تین بار دھو ماستحب ہو پانچویں یہ کہ نجاست متوہم کا دھو ماستحب ہے
 صرف پانی ڈالنا کافی نہیں چھٹی یہ کہ عبادات میں احتیاط کرنا مستحب ہے نہ طہیکہ یہ احتیاط
 وسوسہ کے درجہ تک پہنچے اب جمہور علماء اطراف میں کہ یہ ہاتھ ڈالنے کی مخالفت تیسری یہ ہے
 نہ بخیر جس صورت میں نجاست کا یقین نہ ہو اور اگر ہاتھ ڈال دے گا تو پانی نجس نہ ہوگا اور اگر
 بری سے منقول ہے کہ نجس ہو جاوے گا اگر رات کو سو کر اٹھا ہے اور اسحاق بن رہویہ اور محمد بن جریر
 طبری سے بھی یہی منقول ہے لیکن یہ قول ضعیف ہو کیونکہ اصل بانی اور ہاتھ دونوں میں طہارت
 ہے پھر شک وہ نجس نہیں ہو سکتی اور یہہ سو کر اٹھنا ہمارے نزدیک رات کے سونے سے مخصوص نہیں

الْكَلْبُ فَإِنَّا نَأْخُذُكَ فَلْيَعْمَلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جب کتا تمہارے برتن میں سے چر تو اس کو سات بار دھو چاہیے عن ابی ہریرۃ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهِّرُوا إِنَاءَ أَحَدِكُمْ إِذَا كَلَّمْتُمْ فِيهِ الْكَلْبَ أَنْ تَغْتَسِلَ سَبْعَ
 مَرَّاتٍ أَوْ لَمْ يَكُنْ بِالزَّابِ ترجمہ ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا تمہارے برتن کی پاکی جب کتا اس میں سے منہ ڈال کر پیے یہ ہے کہ اس کو سات بار دھو لینا یہ ہے
 مٹی سے نہ نین عن ہمام بن منبہ قال هذا ما حدثنا أبو ہریرۃ عن محمد بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ علیہ وسلم كَذَلِكَ أَحَادِيثُ وَنَهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهِّرُوا إِنَاءَ أَحَدِكُمْ
 إِذَا كَلَّمْتُمْ الْكَلْبَ فِيهِ أَنْ تَغْتَسِلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ ترجمہ ہمام بن منبہ سے روایت ہے ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے
 نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہی میں سے ایک یہ حدیث بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا میں سے کسی کو برتن کی پاکی جب کتا اس میں چیر چڑھے یہ ہے کہ اس کو سات بار دھو کر
 ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کتا نجس ہے اور اس کا لبا اور پنا پاک ہے چہرہ و عظام پاک ہیں
 ہے اور عکبرہ اور اناک سے ایک روایت یہ ہے کہ کتا پاک ہے اور زبیل الہی یہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے دیا
 گیا وہ شکار جو کتے پکڑیں تمہارے لیے اور ظاہر ہے کہ کتے کا لعاب جانور کے کپڑے میں ضرور لگے گا مگر
 یہ دلیل قوی نہیں کہ اس لیے کہ شکار کے مباح ہونے سے خاص اس مقام کی جہاں کتے نے منہ لگا یا چھتا
 نہایت نہیں ہوتی دوسری دلیل یہ ہے جو روایت کیا ترمذی اور ابو داؤد نے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کتے مسجد میں آتے جاتے اور پیشاب کرتے لیکن پانی کوئی نہ ڈالتا اس کا جواب یہ
 ہے کہ آتے جانے کی طہارت اس کی ثابت نہیں ہوتی اب رہا پیشاب اس کو وہ تو بالاجماع نجس ہے اور مسجد
 نہ دھونے کی یہ وہ ہونگی کہ پیشاب کی جگہ معلوم نہ ہو سکتی ہوگی یا اس وجہ سے کہ زمین جب سوکھ گئی
 تو وہ پاک ہے یا یہ معلوم ہے کہ اسلام میں ہوگا بعد اس کے مسجدوں کی صفائی اور پاکیزگی کا حکم ہوا ترمذی
 دلیل ہے کہ آتے چھلٹین آتی ہیں ان میں کتا پانے کی اجازت دی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ پانے
 کی اجازت سراسر اس کی طہارت لازم نہیں آتی ان حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ کتے کو منہ ڈال کر
 پینے سے برتن کا سات بار دھونا ضرور ہے اور یہی قول ابن عباس و عروہ اور ابن سیرین اور طاہر
 اور عمر بن ذریار اور ذراعی اور مالک و شافعی اور احمد بن حنبل اور حلق بن راہویہ اور ابو ثور اور

ابو عبید اور وادو کا اور خلاف کیا اسکا حقیقہ نے اور قیاس کیا اسکو اور نجاست تو بجز حالانکہ یہ قیاس ہے بمقابلہ
نفس کے اور دلیل اس لیے بین طحاوی اور دارقطنی کی روایت سوا کہ ابو ہریرہ نے کہا کہتے کے منہ والے سے تین بار
دھنوا چاہیے حالانکہ احتمال ہے ابو ہریرہ نے یہ بولکر یہ کہا ہو یا سات بار دھوئے کو مستحب جانتے ہوں اور
تین بار کو واجب ابو ہریرہ سے یہ بھی ثابت ہو کہ انہوں نے سات بار دھوئے کا حکم کیا بہر حال
ابو ہریرہ کا یہ قول احادیث صحیحہ مرفوعہ کے مقابل نہیں ہو سکتا دینال و طائی نووی نے کہا ہمارے نزدیک
کے کا پیشاب اور پانچا یا خون اور سینا وغیرہ اگر ناپ جاوے تو اسکا بھی یہی حکم ہے کہ سات بار دھو کر
اور ایک بار میٹھی سے **عَنْ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْكَلْبُ**

لَهُ ثَلَاثَةٌ مَا بَالَهُمْ ذِكْرُ الْكَلْبِ ثُمَّ دَخَلَ فِي كُلِّ صَيِّدٍ وَكَلْبٍ الْغَنَمُ وَقَالَ إِذَا دَلَّكَ الْكَلْبُ فِي
الْأَمَانَةِ فَاعْلَمُوا سَبْعَ مَرَّاتٍ وَعَقَرُوا هَذِهِ الثَّمَانِيَةَ وَالْأَرْبَاعَ ترجمہ عبد بن نفل مرفی سے روایت
کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تین کے مار ڈالنے کا پھر فرمایا کیا ہے حال اونکا اور حال تین کا پھر اجازت
دی کہ ٹھکانے اور گھوٹا کاٹا ہونے کی (یعنی بکریوں کے منہ کے حفاظت کیے) اور فرمایا جب کتاب تین میں
منہ ڈال کر یہ تینوں سات بار دھوؤ اور تھوین باڑی سے **انجوف** نووی نے کہا ہمارا اور جہوہ علیا
کا مذہب یہ ہے کہ سات بار دھوین ان میں ایک باڑی ملکہ و حدیث میں اور جو کہ میٹھی ایک علیحدہ چیز ہے گویا آٹھوا
بار دھو۔ اور بھید اس قدر احتیاط کا کہتے کہ جو ٹھوین یہ ہے کہ بعض کتابت نہر ملا ہوتا ہے اور بعض دیوانہ تو ست
بار دھوئے میں برتن سے بالکل اتر جاتا، مہنگا یہ نہیں کہ نجاست اسکی اور نجاستوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ
سور کے سے بھی زیادہ نجس ہے پر اس میں نہر نہیں **عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْأَسْنَادِ مِثْلَهُ عِلَّةً فِي**

رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ مِنَ الزُّنَادَةِ وَدَخَلَ فِي كُلِّ الْغَنَمِ وَالصَّيِّدِ وَالزَّرْعِ وَلَكِنْ ذَكَرَ الْبُخَارِيُّ
فِي رِوَايَةِ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى ترجمہ اس روایت میں کہتے کہ پالنے کی بھی اجازت یعنی کھیت کی
حفاظت نووی نے ہمارے اصحاب اتفاق کیا ہے کہ بغیر ضرورت کے کتا پالنا حرام ہے جسکو کوئی
پال اسکی صورت کو پکڑے یا نمائش اور زیبائش کے لیے تو یہ حرام ہے بلا خلاف لیکن ضرورت کے لیے
پالنا درست ہے اور اس حدیث میں تین تین کاموں کے لیے اجازت ہے کہ ایک ٹھکانے کے لیے دوسری جانور
کی حفاظت کے لیے تیسری کھیت کی حفاظت کے لیے ان تین کاموں کے لیے تو سب کے نزدیک ہے البتہ
اختلاف ہے انھوں کی حفاظت کے لیے اسکا پالنا درست ہے یا نہیں اور صحیح یہ ہے کہ درست ہے اور کتنا

اگر کٹنا ہو تو اس کو مار ڈالیں اور اگر کٹنا نہ ہو تو نہ ماریں امام الحرمین نے کہا کہ کتوں کے قتل کی حدیت
 منسوخ ہے اس طرح سیاہ کتے کے قتل کی اختصار **باب** النبی عن البول فی الماء الزکی
 تھے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت **عَنْ** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ
 یمنی ان یسأل الماء الزکی ثم یرجمہ جابر سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر کیا تھے ہوئے
 پانی میں پیشاب کرنے سے **عَنْ** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یؤکل احدکم
 فی الماء الزکی الذی تم غتسل منه ثم یرجمہ ابو ہریرۃ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کوئی تم میں سے تمہو پانی میں پیشاب نہ کرے اور یہ بھی نہ کہے کہ پیشاب کر کے پھر دوسرے
 کرے **عَنْ** اتمام بن مینیدج قال ہذا ما حدثننا ابو ہریرۃ عن محمد بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم قال لا یؤکل احدکم من ماء الذی تم غتسل منه ثم یرجمہ ابو ہریرۃ سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا کسی تم میں سے نہ کھائے نہ پیے نہ پانی میں جو تمہا نے غسل کر کے نہ کھائے نہ پئے
ف نوہی نے کہا یہ ممانعت بعض پانی میں تو صحیح ہے اور بعضوں میں نہ کہتا اور احادیث سے
 نکلنا ہے اگر گلابی کثیر ہو اور بہتا ہو تو دوسرے میں پیشاب کرنا حرام نہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ نہ کرے اور اگر
 پانی قلیل ہو لیکن بہتا ہو تو ہمارے احباب میں ہر ایک جماعت نے کہا کہ ہمیں پیشاب کرنا مکروہ ہے
 اور مختار یہ ہے کہ حرام ہے کیونکہ وہ پانی نجس ہو جاوے گا موقوف مذہب ہونے کا شکی ہے اور دوسرے
 کو دھوکا ہوگا وہ اس کو استعمال کرے گا اور اگر پائے کثیر ہو لیکن تمہا ہو تو ہمارے احباب کے نزدیک
 ہمیں پیشاب کرنا مکروہ ہے لیکن حرام نہیں اور اگر حرام کہیں جب بھی ہو سکتا ہے کیونکہ نبی تحرم کے
 لیے ہے اور وہ پانی نجس ہو جاوے گا خفیہ کے نزدیک جس صورت میں اتنا بڑا حرم نہ ہو کہ ایک کفارہ ہلا
 تے وہ نہ کٹتا رہے اور جو پانی تھوڑا ہو تمہا ہو تو ہمیں پیشاب کرنا مکروہ ہے لیکن صحیحہ یہ ہے کہ ہمیں
 پیشاب کرنا حرام ہے اور پانی تھوڑا نہ کرنا بھی مثل پیشاب کر کے ہر ایک سے بدتر ہے اس طرح اگر کسی برتن میں پیشاب
 کر کے شکو پانی میں ڈال دے یا نہر سے اتنا نزدیک پیشاب کرے کہ بہ کرے ہمیں جادو یا سب باتیں
 منہ میں اور کسی کسی عالم نے غلط باتیں کہی ہیں کہ انہا ہری سے منقول ہے کہ ممانعت خاص ہے

انسان کے پیشاب سے اور پانچھانک کی ممانعت نہیں نہ برتن میں پیشاب کر کے ہنگو ڈالنے کی اور نہ پانی کے نزدیک پیشاب کرنے کی اور علمائے کہا ہے پانی سے نزدیک پانچھانک اور پیشاب کرنا مکروہ ہے اگرچہ پانی میں نہ جاوے کیونکہ لوگ نہ ان آتے جاتی ہیں تو انکو تکلیف ہوگی اور جس نے استنجائہ کیا ہو وہ اگر پانی میں غوطہ لگاتا چاہے استنجا کے لیے اور پانی قلیل ہو کہ نجاست پڑے سو نجس ہو جاوے گا تو حرام ہے اور اگر کثیر ہو اور جاری ہو تو جائز ہے اس طرح اگر کثیر ہو اور جاری نہ ہو لیکن اس صورت میں نہ کرنا اولیٰ ہے

سنتہ باب اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْغَسَلِ فِي الْمَاءِ الْكَافِرِ تَجِبُ هُوَ پانی میں غسل کی ممانعت عَنِ

أَوْ هَرِيرَةٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا غَسَلَ لِي أَحَدٌ كُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ دَهْوًا

حَبَّ فَقَالَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ يَسْأَلُكَ ثَنَاءُكَ مَرْجُمُهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ رُوَيْتُ هِيَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نہانے کی حاجت ہو تو وہ تجھے ہو کر پانی میں نہ بھانکے وگرنہ لے ابو ہریرہ سے کہا کچھ کیا کرے انہوں نے کہا مٹھلون سے پانی لیکر نہاؤ

ف نووی نے کہا ہمارے علمائے نزدیک تجھے ہوئے پانی میں نہانا مکروہ ہے خواہ پانی قلیل یا نثر اس طرح جاری چشمہ میں شامخی سے بوطی میں کہا کہ میں مکروہ جانتا ہوں جب کے لیے غسل کرنا

کنوین میں اور تجھے ہوئے پانی میں جو جاری نہ ہو خواہ وہ قلیل ہو یا کثیر اور یہ کہ اہل تبرہ سے نہ تخریمی اور اگر جب سے اسیر پانی میں غسل کیا اور وہ دو قطلون سے کم ہے تو مستعمل ہو جاوے گا ورنہ مستعمل نہ ہوگا یہ شافعی کے نزدیک موافقی ہے اور حنفیہ کے نزدیک اگر وہ درود سے کم ہے تو مستعمل ہو

جاوے گا اور جو درود یا زیادہ ہے تو مستعمل نہ ہوگا اور صحیح مذہب اہلحدیث کا ہے کہ پانی پاک ہے اور پاک کرنا بہ جب تک نجاست کی وجہ سے ہکا مڑو یا بویارنگ نہ پڑے اور کچھ فرق نہیں

ہے قلیل اور کثیر پانی میں خواہ وہ دو قلع ہو یا اس سے کم سنتہ مزید **باب** وَحْدُ غَسَلِ الْبَوْلِ

وَعِدَمِهِ مِنَ الْجَنَاسَاتِ إِذَا حَصَلَتْ فِي الْمَجْدِ وَأَنَّ الْأَدْرَ نَصَبُ الْمَاءِ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ إِلَى حَقْرِهَا

سجدین جب پیشاب پڑ جاوے تو اس کو پانی سے دھونا ضرور ہے اور زمین پانی سے پاک جاتی ہے اسکا کھونا ضرور نہیں **عَنِ** النَّبِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَجْدِ فَقَالَ الْبَيْهَقِيُّ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ قَالَ فَلَمَّا مَرَّ دَعَا عَبْدُ اللَّهِ مِنْ مَاءٍ فَغَسَّ عَنْكَ

مَرْجُمُهُ رَضِيَ رُوَيْتُ هِيَ ابْنُ كُنُوزِ سَجْدِینِ پیشاب کرنے کا لوگ اوٹھے اسکو مارنے کو

قَالَ

لَا تُزْرِمُوهُ مِنَ الْمَجْدِ

یا بٹانے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ست رو کو پیشاب کا جب وہ پیشاب کر چکا آپ نے
 ایک ڈول پانی کا سنگوایا اور اس پر ڈال دیا **عَنْ** اَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ فِي الْمَسْجِدِ قَبْلَ فَيْحَا فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَلَمَّا أَفْرَغَ
 أَفْرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْ تَوْبِيٍّ فَصَبَّ عَلَى بَعْضِهِ مَرَّ حِمْلُهُ بَنُ مَالِكٍ ذَكَرَتْ
 تھے کہ ایک گنوار مسجد کے کونے میں کھڑے ہو کر موتے لگا لوگ چلائے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اس کو جب وہ موت چکا آپ نے حکم کیا ایک ڈول پانی کا اس کے پیشاب
 پر ڈالیں **ف** انوفی نے کہا احمدیہ میں معلوم ہوتا ہے کہ آدمی کا پیشاب نجس ہے اور ہر
 اجماع ہے خواہ وہ آدمی بڑا ہو یا چھوٹا لیکن کم سن بچہ کے پیشاب پر صرف پانی چھڑک دینا کافی ہے
 اس کے آگے ہم بیان کریں گے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسجد کی عظمت اور عزت کرنا چاہیے اور غیبتوں
 سے پاک رکھنا چاہیے اور زمین پانی ڈالنے سے پاک ہو جاتی ہے اور اس کا کھودنا ضرور نہیں بھی ہمارا
 اور جمہور علماء کا مذہب ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک وہ بغیر کھودے پاک نہیں ہوتی اور یہ بھی معلوم
 ہوتا ہے کہ جاہل کو نرمی اور ملائمت سے سمجھانا چاہیے جب وہ تدریجاً یا عیناً سے مخالفت نہ کرے
 اور علمائے کھاسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گنوار کے چھوڑ دینے کا دو وجوہ
 حکم کیا ایک تو یہ کہ پیشاب رک جانے سے خود اس کو ضرر ہوتا دوسری اگر وہ موت چکا جاتا تو ساری
 مسجد اور اس کے کپڑے وغیرہ سب نجس ہو جاتے **عَنْ** اَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيَّسْتُ لِحْنٍ فِي
 الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَجَاءَ أَخْرَافِي فَقَامَ يُؤَلِّفِي فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا تَرُدُّوهُ
 دَعُوهُ فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَلَ تَقَرَّرَاتِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاَهُ وَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذِهِ
 الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلَحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هَذِهِ الْبُلُوكِ وَلَا الْقَدَرِ إِشْمَاحِي لِي كَرَّمَ اللَّهُ وَالْمَصْرُوقِ وَفَرَّاتِ
 الْقُرْآنِ أَوْ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَمَرَ دَجْلَةَ مِنَ الْقَوْمِ فَجَاءَهُ يَدُ تَوْبِيٍّ مَّاءٍ
 فَشَنَّهُ عَلَيْهِ مَرَّ حِمْلِهِ بَنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَوَيْتُ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ سَاحَهُ بِحَيْثُ هُوَ
 تھے مسجد میں سے تین ایک جنگلی آیا اور کھڑا ہو کر پیشاب کرنے لگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ
 نے کہا مائیں مائیں کیا کرتا ہے اپنے فرمایا اس کا پیشاب ست رو کو جانے دو لوگوں نے چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ

اپنی پروی کرین سبط مسجد میں نجاست کا لیجانا حرام ہے اور جس کو بدن میں ایسی نجاست لگی ہو کہ اگر
 سے مسجد کے بخش ہو جائے گا وہ ہودہ مسجد میں نہ جاوے اور جو رنہ ہو تو جاسکتا ہے اگر مسجد میں
 فصد دیوے اور خون کے لیے کوئی برتن نہ رکھے تو حرام ہے ورنہ مکروہ ہے اور اگر برتن کے اندر
 مسجد میں پیشاب کرے تو اس میں دو قول ہیں ایک یہ کہ مکروہ ہے دوسری یہ کہ حرام ہے مسجد
 میں حیت لٹینا یا نون ہلانا اور نکلیاں چٹنا درست ہے مسجد کو جھاڑنا صاف کرنا مستحب ہے
باب حکم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله ثم غارجه کے پیشاب کو کیوں نہ وضو نہ چاہیے
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتِي يَدَيْهِ بِالْقُتْنِيَانِ فَيَبْرِكُ عَلَيْهُمَا
يَحْتَكُمُهُمَا فَإِنْ بَصِيحٌ قَبَالَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَائِشَةُ وَأَنَّهُ يَبْرِكُ بَوْلُهُ وَلَمْ يُعْسَلْهُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ
 سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہوگ بچن کو لاتے آپ اُنکے لیے دعا کرتے اور ہاتھ
 پھیرتے پھر اور کچھ چبا کر اُنکے مونہ میں دیتے (جب کھجور وغیرہ) ایک لڑکا آپ پاس لایا گیا اسنو
 آپ پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوایا اور اس جگہ پر دال دیا اور وضو یا نہیں اسو **عَنْ عَائِشَةَ**
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصِيحٌ يَبْرُصُهُ قَبَالَ فِي حَجْرِهِ فَرَدَّ عَائِشَةُ فَضَبَّ عَلَيْهِ تَرْجَمَهُ
 ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ کی
 ٹھوکی پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگو کر اس جگہ پر دال دیا **عَنْ أُمِّ قَلَيْسٍ بَنَتْ مُحْصِنٌ لَهَا ابْنٌ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَانَ كَهَامٍ يَأْكُلُ الطَّعَامَ فَوَضَعَتْهُ فِي حَجْرٍ قَبَالَ قال
فَلَمْ يَزِدْ عَلَى أَنْ تَحْمِلَ بِأَلْمَاءِ تَرْجَمَهُ أُمُّ قَلَيْسٍ بَنَتْ مُحْصِنٌ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ کی ٹھوکی پر پیشاب کر دیا آپ نے فقط پانی
 اس پر چھڑک دیا **عَنْ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْاِسْنَادُ وَقَالَ فَرَدَّ عَائِشَةُ تَرْجَمَهُ نَهْرِي بَنَتْ**
 روایت ہے اسی اسناد کو آسین یہ کتاب (پانی منگوایا اور چھڑک دیا **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ**
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أُمَّ قَلَيْسٍ بَنَتْ مُحْصِنٌ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى
بِأَعْيُنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أَخْتُ عُمَاةَ بْنِ مُحْصِنٍ أَحَدِ بَنِي أَسَدِ بْنِ خَزِيمَةَ
قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَّهُمَا ذَاكَ بَالَ فِي حَجْرٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ عَارَسُوهُ
 عبد اللہ بن عمر نے کہا کہ میں نے اس کو اپنے آپ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے آپ سے

۴۶۷
 بیان
 مسجد

صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَطَحَهُ عَلَى نَوْبِهِ وَكَرَّ بَعْسَهُ عُسْلًا ترجمہ عبد العبد بن عبد العبد بن عبد
 بن سید وکرہ ایت ہو کہ اقرمین تین محصن کے (جو ہجرات میں سے تین جنھوں نے بیت کی نفی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ بھی تین عکاشہ بن محصن کی بیان کیا مجھ سے وہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے ایک بچہ کو لیکر آئیں جو کھانا نہیں کھاتا تھا اس بچے کو آپ کی گود میں
 پیشاب کروایا آپ نے پانی شگوا یا اور کپڑے پر چھڑک دیا اسکو دھویا نہیں **ف** نوویؒ کہ ان شول
 ہے چون کے منہ میں کچھ چبا کر دینے کا استحباب ثابت ہوتا ہے اور اہل صلاح اور فضل سے برکت حاصل کرنا
 بھی نکات ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ چون کو بزرگوں پاس لیجانا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے
 کہ حسن معاشرت اور نرمی اور ملائمت اور اطفال پر رحم کرنا بہت عمدہ چیز ہے اور باب مقصود یہ ہے کہ
 بچے کو پیشاب پر صرف پانی چھڑکانا کافی ہے اور اس باب میں تین مذہب ہیں ایک توضیح اور شہود
 یہ ہے کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑکانا کافی ہے لیکن لڑکی کا پیشاب شیل اور سجاستوں کی دھونا ضرور
 ہے دوسرے مذہب یہ ہے کہ دونوں کے پیشاب پر پانی چھڑکانا کافی ہے تیسرے مذہب یہ ہے کہ دونوں کا دھونا
 ضرور ہے اخیر کے دونوں مذہب شاذ اور ضعیف ہیں اور پہلے مذہب کو اختیار کیا ہے علی بن ہشام
 اور عیاض بن ابی رباح اور حسن بصری اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن رہویہ اور ایک جماعت سلف اور ہوتا
 حدیث اور وہی قول ہے ابن ہشام اور وہی مروی ہے ابو حنیفہ سے اور دوسرے مذہب کو مالک
 اختیار کیا ہے ابو حنیفہ سے بھی یہ مشہور ہے یہ اختلاف اس بچے میں ہے جو سودوہ کے اور کوفی
 علماء کھاتا ہو لیکن جب وہ انداز کھانے لگی تو سب کے نزدیک اسکا پیشاب دھونا ضرور ہے اس لیے
بَابُ تَحْلِيمِ الْمَوْلٰی عَنِ الْكَلَمِ عَنِ عِلْقَةِ وَالْأَسْوَدِ اِنْ رَجَعَتْ لَوْلَا يَعْايشَةُ وَاعْيَةُ
 يَعْقِلُ نَوْبَهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّهَا كَانَ يُخْبِرُكَ اِنْ رَأَيْتَهُ اَنْ تَعْقِلَ مَكَانَهُ فَاَنْ تَرْتَفَعَتْ
 حَوْلَهُ فَنُفِثَتْ رَأَيْتَهُ اِنْ رَأَيْتَهُ اِنَّهُ يَكُونُ لَكَ اَنْ تَعْقِلَ مَكَانَهُ فَاَنْ تَرْتَفَعَتْ
 عِلْقَةُ وَالْأَسْوَدِ رَدِّتْ بِرَأْيِ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَفَّ عَنْهُ فَصَلَّى فِيهِ وَتَرَجَمَهُ
 علیہ وسودت رایت ہو کہ ایک شخص حضرت عائشہؓ پاس اترا وہ صبح کو بنا کپڑا دھوے لگا (رشادرات
 کو تمام چھو گیا ہوگا) حضرت عائشہؓ نے کہا تجھ کو کافی تھا اگر سنی تو نے دیکھی صرف اتنا مقام دھو کر لیا
 ہوا ہے اس نے دیکھی تو پانی نہ دھو کر چھڑک دینا میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے اس میں
 چھیل گئی (بچہ کچھ بھرتی اس لیے کہ وہ کانٹیں ہوتی ہیں آپ اس کپڑے کو پہن کر نماز پڑھتے

ف یعنی اگر کپڑے میں ہنی لگ جاوے تو سارے کپڑے کا دھونا اور غوطہ دینا ضرور نہیں صرف
 اتنے مقام کو دھو ڈالے جہاں ہنی لگا ہو تو وہی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے آدمی کی منی میں تو مالک
 اور ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ نجس ہے مگر ابو حنیفہ کے نزدیک اگر منی خشک ہو تو اسکا مل دانا کافی ہے
 اور یہی ایک روایت ہے احمد سے اور امام مالک کے نزدیک یہ حال میں ہکا دھونا ضرور ہے اور میں نے کہا ہے کہ
 منی نجس ہے لیکن منی بھرے اگر کوئی غار پر ہے تو نماز کا لوٹنا ضرور نہیں اور حسن نے کہا کہ اگر کپڑے پر
 منی بھری ہو اور اس سے غار پر ہے تو نماز کا لوٹنا ضرور نہیں اگر چہ منی خشک ہی بہت ہو لیکن اگر بدن میں
 لگی ہو تو نماز کا لوٹنا ضرور ہے اگر چہ منی تھوڑی ہو اور بہت ہو علماء اس طرف لکھتے ہیں کہ منی پاک ہے اور یہی فری
 سے حضرت علی در سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہما اور داؤد اور احمد و صحیح ترمذ میں ہے اور
 یہی مذہب شافعی اور محدث کا اور حسن نے یہ کہا کہ منی کی طہارت صرف شافعی کا قاع ہے اس نے
 غلطی کی اب جو لوگ نجس کہتے ہیں انکی دلیل وہ حدیث ہے جو حسین بنی دھونیا کا ہے اور جو پاک کہتے
 ہیں انکی دلیل وہ حدیث ہے جو حسین کہتے ہیں کہ دھونے کا ذکر ہے کیونکہ اگر منی نجس ہوتی تو اسکا ملنا اور کھچنا
 کافی نہ ہوتا جیسے خون کا ملنا اور کھچنا کافی نہیں اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ دھونے کی روایت محمول ہے
 استحباب اور غالی پر یعنی دھونا بہتر ہے یہ تو آدمی کی منی کا حکم ہے اب ہمارے صحابہ کا ایک
 قول ضعیف اور ہے وہ یہ کہ منی عبرت کی نجس ہے اور مرد کی پاک ہے اور ایک قول سب سے زیادہ
 ضعیف ہے کہ دونوں کی منی نجس ہے اور حیائیت یہی ہے کہ مرد اور عورت دونوں کی منی پاک ہے اور
 منی پاک ہو کر تو اسکا کھانا درست ہے یا نہیں اس میں دو قول ہیں صحیح یہ ہے کہ درست نہیں ہے کیونکہ
 طبیعت اس سے کہن کر لیتی ہے تو وہ جنائث میں داخل ہے جو حرام ہیں اب منی اور جانوروں کی
 تو کتے اور سور کی منی تو نجس ہے بلانکاف اور باقی جانوروں کی منی میں تین قول ہیں صحیح یہ ہے کہ
 وہ پاک ہے خواہ اس جانور کوشت حلال ہو یا نہ ہو دوسرے قول یہ ہے کہ وہ نجس ہے مطلقاً تیسرے قول یہ
 ہے کہ جس جانور کا گوشت حلال ہے اسکی منی پاک ہے اور جس جانور کا گوشت حرام ہے اسکی منی
 بھی ناپاک ہے انتہے تو آدمی نے کہا حضرت عائشہ کی اس حدیث سے لوگوں نے دلیل قائم کی ہے کہ
 عورت کی فرج کی رطوبت پاک ہے اور صحیح یہی بھی ہے اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو حجام نے توجہ نہ کیا تھا کیونکہ اسکا سر طہان کے قریب تھا تو اسے تو اب ہونی رسول اللہ صلی اللہ علیہ

علیہ وسلم پر ہوگی وہ ضرور جلیج کی وجہ سے ہوگی اور جلیج میں نمی فوج کی رطوبت کے ساتھ شریعتی
ہے اور جو لوگ فوج کی رطوبت کو بخشن کہتے ہیں انہوں نے وجہ اب ویسے میں ایک یہ کہ احتلام ہمیشہ
شیطان کے قریب ہوتا نہیں ہوتا بلکہ جب بدن میں اعتدال سے زیادہ نمی پیدا ہو جاتی ہے تو طبیعت
اسکو دفع کرتی ہے دوسری یہ کہ شمال بہت کریمہ یعنی مقدسات جلیج یعنی بوسہ اور ساس اور مبنا شرت
سے نکلے ہوا ہے **باب** جَا سَمِعَ الْمَلِكُ وَكَفَّ عَسْرَةَ اَيَّامٍ فِي بَنِي سَبَسْتِہَا اَوَا سَمِعَ وَصَوْنِہَا
بیان عن اَسْمَاءُ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا النَّبِيَّ اَنَا كَيْفَ تَكُونُ
مِنْ قَوْمِ الْيَكْضَرِ كَيْفَ يَصْنَعُونَ قَالَ كَحَقِّهِمْ تَقَرُّضُهُ بِالْمَاءِ فَيُغْتَسِلُ بِهِ ثُمَّ يَتَوَضَّعُ لِرَبِّهِ تَرْجُمَةً
اسما سے روایت ہوا ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے پاس اور اس نے کہا ہم سب کیسے کر پڑے
میں جنس کا خون اگر سب تابے وہ کیا کرے آپ نے فرمایا پہلے اسکو کھچ ڈالے چھ پانی ڈال کر اسے پھر دھو
ڈالے پھر اسی کپڑے میں نماز پڑھے **ف** نووی نے کہا احمدیہ سے پانچ کتابت کو نجاست کا دونا
پانی سے وجہ ہے اور جو کوئی کسی اور روان چیز سے دھو کر جیسے سرکہ وغیرہ تو جان کر نہ ہوگا اور خون
بخشن جلیج اہل اسلام اور نجاست کے دھونے میں صاف کرنا اسکا ضرورت بعد کی شرط نہیں
ہے اگر نجاست نکلے ہے تو آنکھ سے دکھائی نہیں دیتی جیسے پیشاب وغیرہ نہکا دھونا ایک بار
واجب ہے اور دوسری تیسری بار حسبہ اور جو نجاست یعنی جو آنکھ سے دکھائی دیتی ہے تیس
خون وغیرہ تو ہکا دھونا یہاں تک واجب ہے کہ عین نجاست زائل ہو جاوے اور اب بعد اس کے دوسری یا
تیسری بار دھونا حسبہ اور کپڑے کا پھوڑنا دھونے کے بعد شرط نہیں ہے یہم قول کے موافق
اب اگر نجاست یعنی کے دھونے کے بعد اسکا نہکے رہا ہو تو نجاست یعنی خست نہیں البتہ اگر ہکا
مرہ باقی رہے تو وہ کپڑا نہیں ہے اور مرہ دور کرنا ضرور ہے اور جو بواسطہ ہی تو احین و قول میں
صحیح یہ ہے کہ وہ پاک ہو جاوے گا انتہی مختصر **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ
حَدِيثَ النَّبِيِّ تَرْجُمَةً دوسری روایت کا بھی وہی جو اوپر گذرا۔ **وَأَنْتَابُ الْمَلِكِ عَلِي**
هَاسَةُ الْبَوْلِ وَدُجُوْلَا سَمِعَ جَاءَتْ مِنْهُ بِشَابِہِ کی نجاست کا بیان **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرَسَيْنِ فَقَالَ لَتَهُمَا لَيْعَتَانِ بَايَن وَمَا لِيَعَتَانِ
فِي كِبَرٍ لَمَّا أَحَدُهُمَا كَانَ مَيْتِي بِالْثَمَرِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ كَأَيْسَرٍ مِنْ بَلْوَمٍ قَالَ

ایک مینار صد قد دیو سے یا وہ دینار لیکن یہ حدیث ضعیف ہے باتفاق خانہ انتہی عن عائشہ
 قَالَتْ كَانَتْ احَدًا مَّا اِذَا كَانَتْ حَائِضًا اَصْرَهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ اَنْ تَارِزَ فِي
 فَوْزٍ حِصْنٍ خَلَّتْ بِهَا شِرْهُهَا قَالَتْ وَابْنُكَ يَمْلِكُ اَرْضَهُ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
 يَمْلِكُ اَرْضَهُ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب کسی عورت کو حیض آتا تو رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم اسکو حکم کرتے تھے بند باندھنے کا حیض کا خون جوش پر بہتا تھا جس سے مباشرت کرتے
 حضرت عائشہ نے کہا تم میں سے کون اپنی خواہش اور ضرورت پر بعد رخت یا رکھتا ہے جیسا عمل اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے **فان** یعنی نفس پر قابو رکھنا اور اپنی خواہش کو بے موقع روکنا یہ شخص
 کا کام نہیں البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ قدرت تھی اس لیے جس شخص سے صبر نہ ہو سکے
 یہی بہتر ہے کہ حائضہ عورت کو مباشرت بھی نہ کرے ایسا نہ ہو کہ غلبہ شہوت میں جماع کر دیکھے اور اگر گناہ ہو
 تو وہی نے کہا مباشرت ایک تو جماع کے معنی میں ہے وہ حیض کی حالت میں حرام ہے جیسو اور اگر گذرا
 اور ایک مباشرت یہ ہو کہ ناف سے اوپر اگر گھٹنوں سے نیچے مباشرت کرے تو اس سے یا بوقت سو یا چمپا دے
 یا مسامح کرے یہ حلال ہے حیض کی حالت میں باتفاق علماء اور وہ جو عبیدہ سلمانی سے منقول ہے
 کہ اس قسم کی مباشرت بھی حیض کی حالت میں درست نہیں تو یہ شاید ہے مگر اس کو کسی نے قبول
 نہیں کیا اور اگر ثابت بھی ہو تو مرد و دو سے دلیل عادیث صحیحہ کے جنکو بخاری اور مسلم نے روایت
 کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اوپر مباشرت کرتے تھے اور ایک مباشرت یہ ہے کہ
 گھٹنے اور ناف کے درمیان مباشرت کرے لیکن سوا قبل اور دبر کے اور قاضی بن سین بن قول
 میں صحیح یہ ہے کہ حرام ہے اب یہ حرمت حیض کی ہو قوف ہونے تک جہاں حیض بند ہوا اور عورت
 غسل کر لیا یا تیمم کر لیا تو ہر طرح کی مباشرت حلال ہو جائیگی ہمارا اور مالک اور احمد کا مذہب یہی ہے
 اور ابو حنیفہ کے نزدیک اگر دوسرے زمین حیض بند ہو تو غسل سے پہلے بھی اشکال ہے انتہی مختصراً +
عن مِمَّنْ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَبَاشِرُ نِسَاءَهُ كَافً وَكَافً رَأً وَهُنَّ
 حِصْنٌ ترجمہ ام المؤمنین میمونہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو عورتن سے مباشرت
 کرتے تھے ان کے اوپر اور وہ حائضہ ہوتی تھیں **بَابُ** ابُو حنیفہ رحمہ اللہ مع الخاء فی الحاکف واحد
 حائضہ عورت کے ساتھ ایک چادر میں لیٹنا **عَنْ** مِمَّنْ قَالَتْ رَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ

اور اگر تو سر پہ بوجا ہے پاب محاورہ ہو گیا ہے عرب میں کہ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کسی بات کو بہتر
 میں یا بڑا جانتے ہیں یا جھڑکتے ہیں یا خفا ہوتے ہیں) **ت** آپ نے فرمایا اسے عائشہ تیرے ہاتھ میں
 منی لگے اور ام سلمہ سے فرمایا اسے ام سلمہ عورت غسل کرے اس صحت میں جب ایسا دیکھے **ف** تو دیکھ کر
 کہا جب عورت کی منی نکلے تو اس پر غسل واجب ہے جیسے مرد پر اور علمائے اجماع کیا ہے کہ مرد اور عورت دونوں
 پر غسل واجب ہوتا ہے منی نکلنے سے یا دخول سے اور عورت پر حیض اور نفاس سے بھی غسل واجب ہوتا ہے اور جو کچھ
 عورت جزا و رخنہ دراز ہے نہ دیکھے تو اس پر بھی غسل واجب ہے صحیحہ قول کے موافق اس سیطرہ اگر کچھ کہہ دے
 صرف گوشت کا ٹوٹنا جسے یا خون کی ہشکی اور جو غسل کو واجب نہیں کہتا وہ وضو واجب ہوتا ہے
 اور ہار یا زینب سے کہ غسل واجب ہوتا ہے منی نکلنے سے خواہ شہوت سے نہ نکلے یا بلا شہوت کو دیکھ کر نکلے یا دیون
 ہی سوتے ہیں نکلے یا جاگتے ہیں معلوم ہو سکتا تھا یا نہ معلوم ہو عاقل ہو یا مجنون ہوا اور منی نکلنے سے نہ
 مراد ہے کہ باہر نکلے اسے اگر سوتے ہیں یہ دیکھ کر جماع کیا اور منی نکلے لیکن درحقیقت منی نہیں نکلے تو غسل
 واجب نہ ہو گا اس سیطرہ اگر منی حرکت کرے اور باہر نہ نکلے تب بھی غسل نہیں اگر کسی کی منی نکلے لگے اور وہ
 نماز میں ہوا اور کچھ کرے یا اور بے فکر کو قہار سے یہاں تک کہ منی رگ جاوے تو اس کی نماز صحیح ہو جاوے گی
 عورت کا حکم وہاں ہے انتہی مختصر **عن قتادۃ ان انس بن مالک رضی اللہ عنہما ان ام سلمۃ**
حدّثتہا انھا کانت یحبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الزناۃ تری فی منایا ما بکری الرجل فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ذراکات لک الزناۃ فلتغتسلی **فقالت انم سلیم فاستغیت**
من ذلک **وقالت وهل یكون هذا فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم من ان یتکون الشبہ**
ان ماء الرجل علیہ ابيض وماء المرأة یقوی اصفرا فممن ایہما علة او سبق یتکون مینہ
الشبہ ترجمہ قتادہ سے روایت ہے انس بن مالک نے اسے حدیث بیان کی
 کہ ام سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر عورت خواب میں دیکھے وہ جو مرد دیکھتا ہے آپ نے فرمایا
 جب عورت ایسا دیکھے تو غسل کرے ام سلمہ نے کہا مجھے شرم آئی میں یہاں ایسا کیا ہوتا ہے (یعنی عورت کو بھی
 اختلاف ہوتا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک ایسا ہوتا ہے ورنہ پھر عورت کے مشابہ
 کیونکر ہوتا ہے **ف** یعنی پھر مرد اور عورت دونوں کے نطفہ سے ملکر پیدا ہوتا ہے پھر جبکہ نطفہ غالب ہوتا
 ہے پھر کسی کی صحت پر ہوتا ہے اور جب عورت کا نطفہ غالب ہوتا ہے تو نکلنا اور قہار ہونا ممکن ہے **ت**

حدیث
 سنی
 قتادہ

اور کاٹنے کا ڈاسفید ہوتا ہے اور عورت کا چلا زرو پیر و اوپر جا کتب یا بڑھ جاتا ہے جو اسی کے مشابہ
ہو جاتا ہے **فت** انوی سنہ کہایہ حدیث اصل ظہیر ہے غی کی صفت کے بیان میں حالت صحت میں
علما نے کہا ہے مرد کی منی سفید اور سٹاری ہوتی ہے اور کوکر تہمت تہمت لکھتی ہے اور شہوت کے ساتھ
نکلتی ہے اس کے نکلنے میں لذت آتی ہے اور جب نکل جاتی ہے ہی وقت شہوت ضعیف ہو جاتی ہے اور اسکی
بولالی ہوتی ہے جیسے بکھر کے گا بہر کی ترقیب آسنے کی جگہ کے اور سوکھ کر بھین سنے کہا پیشاب کی ہی
اوجہ جاتی ہے یہ تو اصل حالت ہے غی کی جب مرد صبیحہ اور سالم ہو کسی بیابان میں محبت نہ ہو اگر بیماریہ ہو تو مرد
کی منی بھی زرد اور قہقہہ ہو جاتی ہے یا آلات منی ضعیف ہو جاتی ہیں تو وہ کوکر نہ نہیں لکھتی بلکہ ہشی ہے بغیر تہمت
اور شہوت کے کثرت جماع سے سرخ ہو جاتی ہے غی کی طرح اور کبھی خالص خون کی طرح نکلتی ہے لیکن اگر غی
سرخ بھی نکلے تب بھی وہ پائے اور اس سے غسل واجب ہوگا اور منی کے تین خاصے ہیں ایک تو یہ کہ شہوت
کے ساتھ نکلے اور اس کے نکلنے میں ہلکا ہوا ہو دوسری ہو کچھ کے گاسے کی طرح تیسری تہمت آسنے کی بار
میں نکلنے میں اور یہ ایک بات کافی ہے اور کسی منی دھونے کے لیے اور مینوں باتوں کا ہونا ضرور نہیں اگر ان
تین میں سے کوئی امر نہ ہو تو گمان غالب ہوگا کہ وہ منی نہیں ہے اور عورت کی منی زرد اور قہقہہ ہوتی ہے
اور کبھی ضعیف بھی ہوتی ہے اسکی پہچان وہاں ہوتی ہے ایک تہمت ہو کہ منی کی ہی ہو کہ طبع دوسرے لذت اسکی
نکلتے وقت اور اس کے نکلنے کے بعد شہوت کم ہو جانا چھ منی طبع اور جس حال میں نکلے اور غی کے ظہور سے غی
ہوگا انتہہ ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان منی الذی یخرج من الرجل اذا کان فی صلاۃ فاما ان یخرج من الرجل
اذا کان فی غیر صلاۃ فاما ان یخرج من الرجل اذا کان فی غیر صلاۃ فاما ان یخرج من الرجل اذا کان فی غیر صلاۃ
ترجمہ انس بن مالک روایت ہو ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجھا اگر عورت خواب میں وہ دیکھ جو
دیکھتا ہو تو کیا اگر سید ہے وہی چیز دیکھ جو مرد سے نکلتی ہے (یعنی منی) تو غی کی عین ام سائے
قال سیدہ اوت ام سائے الى النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ ان اللہ عز وجل لا
یسجد من الخیر فیہ علی الخیر من غی اذا غی من اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ اذا اراد ان یسلط علیکم ام سائے یا رسول اللہ و یختمکم اللہ اذا فقال رب رب یدک ارفعہم منہا فیما
قدھا ترجمہ ابو نعین ام سلمہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور عرض کیا یا
رسول اللہ تعالیٰ میری بات سن کر نہیں کرتا کہ عورت پر غسل واجب ہے جب اسکی جگہ پر پہنچے تو اسکی

میں نے کہا نکر خدا کا جس نے گنجائش رکھو امیر بن محمد بن علی بن صالح بن علی بن ابی طالب علیہ السلام
 گذری سحرانی سعید الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتى أحدكم أهله فادان يعود فليبق
 فادان يبق في حديثه بينهما وضوءاً أو قال فادان فليبق ترجمہ بخاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی اپنی بی بی سے صحبت کرے پھر دوبارہ کرنا چاہے تو وضو کرے پھر
 پھر کہے عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَاءِهِ يَغُسُّ لِهَيْبَةٍ
 ترجمہ بخاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب عورتوں پاس ہوا کرتے یا کسی
 غسل سے نہوی نے کہا حامل ان سب عورتوں کا یہ ہے کہ جب کو کھانا اور پینا اور سونا اور جام
 کرنا ہے پہلے دست برائے سب کا اجازت سیرہات پر کہ جب کا بدن اور اس کا پنا پاک ہے۔ ان
 حدیثوں کے روئے یہ امر مستحب ہے کہ جب اگر کھانا یا پینا یا سونا یا جام کرنا چاہے تو وضو کرے پھر
 او شہر کا کو وضو کرے اگر ایسا کرے تو مکروہ ہے اور ابن جعوب اور ابو داؤد و ترمذی کے نزدیک فضول
 ہے اور ان حدیثوں سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جنابت کا غسل نے الغرور واجب نہیں بلکہ جب نماز کے لیے
 اوٹھو اس وقت واجب ہے راستے باقتصار باب وجوب الغسل على المرأة إذا خرجت من بيتها
 اگر عورت کی منی نکلے تو اس پر غسل واجب ہے عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَهِيَ
 جَدَّةٌ رَتْعَاتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهَا وَعَائِشَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ
 الْمَرْأَةُ تَرَى مَا تَرَى الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ تَرَى مِنْ نَفْسِهِمَا مَا يَرَى الرَّجُلُ مِنْ نَفْسِهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا
 أُمُّ سَلَمَةَ فَصَحَّحْتُ النِّسَاءَ تَرَبَّتْ بِمِثْلِكَ قَوْلُهَا تَرَبَّتْ بِمِثْلِكَ غَيْرُ فَقَالَ لِعَائِشَةَ كُلِّ شَيْءٍ فَنَزَلَتْ
 بِمِثْلِكَ لَمْ تَنْقُصِي يَا أُمُّ سَلَمَةَ إِنْ رَأَيْتِ ذَلِكَ تَرْجُمِي الشَّيْءَ مَا كَسَتْ رَوَيْتِ بِمِثْلِكَ أُمِّ سَلَمَةَ
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس (اور وہ وہی حدیثیں آفاق کی جو زبانی ہوتے احمدیث کا نسخہ ہے) اور وہاں
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ اگر سونے میں ایسا دیکھو جیسے مرد دیکھتا ہے تو پھر
 وہ چیز جو مرد دیکھتا ہے ایسی منی کو یہ سن کر عائشہ نے کہا یا رسول اللہ تو سنے دو اگر وہ باعدرتوں کو اس وجہ
 سے کہ اختتام منی عورت کو ہو گا جو بہت پر شہوت ہوا منی بھی اولی کی نکلے گی (یہ نہ دیکھتے ہیں منی نکلے
 داوریہ انہوں نے نیابت کہی) یعنی حضرت عائشہ کا یہ کہنا تیرے ہاتھ میں منی لگتا ہے اس سے بڑے
 مقصود و فحش نہ کو سننا بلکہ انہوں نے منی نکلنے کی سی یہ کھل کہا تھا اگر آپ کے منی نکلے تو اس سے بڑے کچھ نہیں

جَاءَ سَيِّدُ رَحْمَتِهِ وَعَبَّادُ دِينِ نَبِيِّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَيُودَ يَقُولُ لَنَا وَلَكُنَا أَفْلَاحًا مَعَهُمْ
 فَخَذِرْ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ضُمَّنَا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا خَرَجَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا
 مَدِينَةُ مَنْ لَيْسَ إِلَهُهُ إِلَّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي أَثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا نَعْرًا مِمَّا أَنْ كُنِي كُنْدُ
 عَلَيْهِمَا تَرَجُمَهُمَا نِسَاءُ رَهِيْتِهِمْ يَوْمَئِذٍ مِنْ جَبِ كُنِي عَمُورَتِ حَانَتْهُ يَوْمَئِذٍ تَلَوَا كَمَا اسْتَقْبَلَتْهُمَا كَلَامَاتُ
 نَظْمٍ مِنْ أَسْكَ سَاحِدِ رَهْمَتِ رَسُولِ الْمَسْئَلِيِّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا مَعَابِ آبِ سَوَاسِ سَكَنِي كُوِيْجَا تَبِ لَيْسَ
 نِي يَوْمَئِذٍ تَارِي وَكَيْ لَكُنَا حَرْنِ الْخَيْضِ خَيْرُ مَا كُنِي يَوْمَئِذٍ تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ
 جَابِ وَغَرَبَتُنْ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ
 يَوْمَئِذٍ كُوِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ
 يَوْمَئِذٍ كُوِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ
 سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ
 طَرَحَ خَلَاْفَ كُوِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ
 يَوْمَئِذٍ كُوِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ
 شَخْصُونَ يَوْمَئِذٍ كُوِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ
 صِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ
 مَكِّي بَاتِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ
 جَالِي بَاتِ كُوِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ
 سَفِيْدِ رَيْقِ يَابِي سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ
 نَفَا مَحْرُسِ نَبِيْ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ سِيْجَا تَبِ
 عَلِيْ قَالَ كُنْتُ رَحْلًا مَرًّا وَكُنْتُ اسْتَحْيِي أَنْ اسْتَلَّ النَّسِيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَمَانِ ابْنَتِيْمَ فَأَمَرْتُ الْيَمَانِيْنَ أَنْ اسْتَلُّوا فَكُلُّهُ لَيْسَ ذَكَرًا وَتَوْضَعُ تَرَجُمُهُ
 عَلِيٌّ نِسَاءُ رَهْمَتِهِ يَوْمَئِذٍ مِنْ جَبِ كُنِي عَمُورَتِ حَانَتْهُ يَوْمَئِذٍ تَلَوَا كَمَا اسْتَقْبَلَتْهُمَا
 مَدِينَةُ مَنْ لَيْسَ إِلَهُهُ إِلَّا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي أَثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا نَعْرًا مِمَّا أَنْ كُنِي كُنْدُ
 عَلَيْهِمَا تَرَجُمَهُمَا نِسَاءُ رَهْمَتِهِمْ يَوْمَئِذٍ مِنْ جَبِ كُنِي عَمُورَتِ حَانَتْهُ يَوْمَئِذٍ تَلَوَا كَمَا اسْتَقْبَلَتْهُمَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا باب بیان حقیقۃ النبی الرحیل والمرأۃ وإن الولد یخلو من مآثر عورت اور
 کی نفی کا بیان اور اس بات کا کہ جو دونوں کے نطفے سے پیدا ہوتا ہے عن ثوبان مولى رسول الله صلى
 الله عليه وسلم قال كنت قائما عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بماء حار من أحبار اليهود فقال
 السلام عليك يا محمد قد نعتهم فعد كما يضرهم منها فقال لم ندر فعدى فقلت ألا تقول يا رسول
 الله وقال اليهودي ما ندعوه يا نبي الذي سماه به أهل دهاج رسول الله صلى الله عليه وسلم إن
 محمد الذي سباني به أهلي فقال اليهودي حيث أسألك فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم
 أين فعلت شي إن حدثت قال سمعنا ذني ففعلت رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يوجعهم فقال
 سل فقال اليهودي إن يكون الناس يوم تبدل الأرض غير الأرض والسموات فقال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم هم في الظلمة دون الجنة قال من أول الناس إجابة قال فقراء أهل
 قال اليهودي سمعنا خفهم حين يدخلون الجنة قال زيادة كيد الموت قال فما عذاؤهم صلى الله عليه
 قال فخر لهم ثوب الجنة الذي كان يأكل من أطرافها قال فما شربهم عليه قال من عين منها
 سمي سبيلا قال صدقت قال وحيث أسألك عن شوقه أعلم أحد من أهل الأرض له
 نبي أو رجل أو جمل من فالي يفعلك إن حدثت قال سمعنا ذني قال حيث أسألك
 عن الولد قال ملأ الرجل أبيص وماء المرأة أصفر فإذا اجتمعا فعلا صبي الرجل من
 المرأة أذكر بإذن الله وإذا عكسا فعلا صبي المرأة من الرجل أذكر بإذن الله عز وجل قال اليهودي
 لقد صدقت ذلك لئن لم تصدق فذهب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد سألك
 هذا عن النبي وسألك عن ماله عن النبي حتى أتاني الله به ترجمه ثوبان سے ایت
 جو مولى (غلام زاد) تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نے کہا میں نے سئل اللہ علیہ وسلم کے پاس گھر تھا آخر
 میں یہود کے عاملوں میں سے ایک آ گیا اور بولا السلام علیک یا محمد میں نے سنا کہ ایک دیکھ دیکھ کر
 کرتے گرتے پچھا وہ بولنا تو سمجھے کیوں ہکا دیتا ہے میں نے کہا تو نے نہ دیکھا ہے حضرت (کا) اور رسول اللہ کیوں نہیں کہتا وہ بولا
 ہم کداس نام پر کھاتے ہیں جو ان کو کھراؤن پر رکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نام جو کھراؤن رکھا ہے
 وہ مجھ پر یہودی نے کہا میں نے یہاں سے کچھ پوچھ کر آیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل میں اگر پوچھ
 بتاؤں تو تجھ کو فائدہ ہوگا ان کو کہا میں کان سے سونگتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ پوچھ کر آئیے

بَابُ بَيَانِ حَقِيقَةِ النَّبِيِّ الرَّحِيلِ وَالْمَرْأَةِ وَإِنْ الْوَلَدُ يَخْلُو مِنْ مَّاءِ عَوْرَتِ أَوْرَثِ

جس طرح نماز کے لیے کیا کرتے تھے پھر پانی لیتے اور پانی انگلیہ ان بالوں کی خروں میں ڈالتے جب پانی پکھیر
 کہ بال تڑپ گئے تو پانی سر پر دونوں ہاتھوں سے پکھیر کر تین چلو ڈالتے پھر ساری پہلی میر پانی ڈالتے پھر دونوں
 پانوں و صورتوں نو دی نے کہا ہمارے صحاب کے نزدیک جنابست کا کیا یہ ہے کہ پہلے دونوں پہلو
 اور تین بار دھو برتن میں مالتے ڈالتے سر پہلے پریش رنگا پر اور بد پیر جو جنابست لگی ہو اس کو دھو پھر
 وضو کرے جس طرح نماز کے لیے وضو کرتا ہے پھر سب انگلیاں پانی میں ڈال کر ایک چلو ایسے اور کئے بالوں
 اور دائرہ کے بالوں میں اس سوحن لال کی پھر اپنے سر پر تین چلو پھر کر ڈالے پھر بلب لون اور کانوں اور
 باغ و سرین کی خبر لیوے اور پانوں کی انگلیوں کی اور ان سب جگہوں میں پانی پہونچا دے پھر تین
 بار ساری بدن پر پانی ڈالے اور سب جگہ پانی پہونچا دے اور تحتیت ہو کر دھو جانے سے شروع کرے اور
 قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور بعد فراغت کے شہدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و شہدان محمد عبد
 و رسولہ اور غلہ میں یہ پہونیت کرے ان سب چیزوں میں نیت اور ساری بدن پر پانی پہونچا فرض ہو اور شرط
 یہ ہو کہ بدن جنابست سے پاک ہو اور پانی حبیب رین سنت پر اور ملنا بدینا واجب نہیں ہے مگر ان کے مرنے کے
 نزدیک واجب ہے سطح وضو بھی غسل جنابت میں واجب نہیں ہے مگر داؤد ظاہری کے نزدیک واجب ہے
 انتہی مختصر عن هشام بن عمار ہذا کہ استناد و لکس فی حدیثہ عن عمار بن الجاحن ترجمہ وہی ہوا پھر
 کہ اگر اس روایت میں پانوں وضو کے کا ذکر نہیں ہے عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 و سب اغتسل من الجنابة فبدأ فغسل کفیه ثلاثا ثم ذکر عن حدیث ابن معمر و ذکرہ بن کرم
 غسل الرجلین ترجمہ المؤمنین عائشہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابت کا غسل کیا تو دو
 پہونچ کر تین بار وضو پھر میان حدیث کو بہ سطح حبیب اور گزری اور اس روایت میں پانوں وضو
 کا ذکر نہیں ہے عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما فی اذا اغتسل من الجنابة
 بدأ فغسل یدیه قبل ان یدخل یدہ فی الماء ثم توضأ مثل وضوءہ للصلوة ترجمہ ام المؤمنین
 عائشہ روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل کرتے تو پہلے دونوں ہاتھ دھو برتن میں مالتے
 پھر پھر وضو کرتے پھر نماز کے لیے وضو کرتے عن ابن عباس قال حدثتني عائشة عن النبي ﷺ قال اذا نيت
 ان تغتسل من الجنابة فغسل كفك ثلاثا ثم ادخل يديك في الماء ثم توضأ مثل وضوءك للصلاة
 ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ عائشہ نے کہا کہ اگر آپ نے وضو کرنے کا ارادہ کیا تو پہلے
 ہاتھ دھو پھر وضو کرے پھر نماز کے لیے وضو کرے

باب فی الطهارة من الحيض والنفاس

اور چٹکنا کرو وہ نہیں کہہ سکتے دوسری یہ کہ مرد ہو تو تیسری یہ کہ مہلج ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ جو روایت
سے ثابت ثابت ہوتی ہو اور معانت کی کوئی دلیل نہیں ہے نہ تو **عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَتَسَلَ مِنْ الْجَنَابَةِ دَعَا نِسَاءَهُ فَاخَذَ بِكَفِّهِ يَدَيْهِ يَشُقُّ
رَأْسَهُ أَلَا يَمْنَنُ لَكُمْ أَلَا يُغَيِّرُكُمْ لَمَّا خَذَ بِكَفِّيهِ فَقَالَ هِيَ تَعَالَى رِيسَهُ تَرْجِمُهُ الْمُنِيزِينَ حُرَّتْ عَائِشَةُ
صدیقہ سرورہ ہوتی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کا غسل کرتے تو ایک برتن پانی کا لٹکواتے تھا
کے برابر (حلاب وہ برتن ہے جس میں انوشی کا دودھ دوہتے ہیں) پھر ہاتھ سے پانی لیتے اور پیٹے دہنا جاتا
سر کا دھوئے پھر بائیں جانب لباس کے دھونا پھر پانی لیتے اور سر پر نہاتے **ف** صحیح حلاب کی یہ
حال و تحفیف لازم اور بعضوں نے اسکو حلاب ٹیر لیا ہے بضم جیم و تشدید لام کے اور مراد اس سے کھانا ہے
لیکن ہر دی نے اسکا انکار کیا ہے اور کہا کہ صحیح حلاب **بَابُ الْقُدَّةِ السُّفْيَانِ لَمَّا رَفَعَ عَنِ الْجَنَابَةِ**
غسل جنابت میں کرتا پانی لینا بہتر ہے **عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ**
مِنْ إِنَاءٍ هُوَ الْفَرْقُ مِنْ الْجَنَابَةِ تَرْجِمُهُ الْمُنِيزِينَ عَائِشَةُ تَرْجِمُهُ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
تھے ایک برتن ہے جس میں تین صاع پانی آتا ہے (یعنی سات کھیر) جنابت سے **ف** نووی نے کہا اہل
اسلام نے اجماع کیا ہے کہ وضو اور غسل کے پانی کی مقدار معین نہیں ہے بلکہ قلیل اور کثیر سب کافی
ہے بشرطیکہ اعضا بھیاگ جاویں اور سخت ہو کہ وضو میں ایک گھٹے سے کم نہ ہو اور غسل میں ایک صاع سے کم
نہ ہو اور صاع پانچ رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے اور ایک رطل اور تہائی رطل کا اور چارے بعض
صحابہ نے کہا ہے کہ یہ ان وہ صاع مراد ہے جو آٹھ رطل کا ہوتا ہے بہر حال پانی سے بیکار بہانا مستحب ہے
اگرچہ ندی کے کنارے غسل کرنا ہو اور یہ معانت سے بھی ہے اور بعضوں نے کہا کہ ہر طرف حرام ہے نہ تو
عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْقَدَحِ وَهُوَ الْفَرْقُ
وَكُنْتُ غَسِلُ أَنَا وَهُوَ فِي إِنَاءٍ هُوَ الْفَرْقُ وَخَفَ حَدِيثُ سُفْيَانَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَالَ عُثْمَةُ قَالَ
سُفْيَانُ وَالْفَرْقُ ثَلَاثَةُ أَصْعَابٍ تَرْجِمُهُ الْمُنِيزِينَ عَائِشَةُ رُوِيَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
ایک کثیری کو اور وہ فرق تھا فرق اس برتن کہ کہتے ہیں جس میں تین صاع پانی آتا ہے اور میں اور آپا یک
ہی برتن سے غسل کرتے تھا فرق اس تین صاع کا ہوتا ہے **ف** نووی نے کہا مرد اور عورت دونوں کا طہارت کرنا ایک برتن
سے جائز ہے جو جامع اہل اسلام لیکن غور کیا طہارت کرنا مرد و عورت کے پانی سے جو پانی سے جدا ہے اور مرد کا

وَسَلَّ الرَّجُلُ وَالْمَرْءُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَغَسَّلَ كَحُلٍّ يَغْتَسِلُ فِيهِ
ص اور غسل کرنا مرد و عورت کا ایک برتن سے کیا جائی حالت میں نہ غسل کرنا ایک برتن سے کیا جائی ہے

طہارت کرنا عورت کی طہارت سے کچھ ہوئے پانی سے جاری اور مالک اور ابو حنیفہ اور مہرور علما کے نزدیک جائز ہے اور امین کر امت بھی نہیں ہے بدلیل احادیث صحیحہ کے اور احمد بن حنبل اور داؤد ظاہری کے نزدیک عورت کے کچھ ہونا پانی سے مرد کو طہارت درست نہیں بشرطیکہ عورت اس پانی کو غلیظت میں لے گئی ہو اور اسکو مستعمل کیا ہو اور عبدالعزیز بن عمر بن ابی اسیر سے ایسا ہی منقول ہے اور امام احمد سے ایک روایت ہے کہ اگر افریقہ میں ہے اور سعید بن حسن بن مطلقا کہ امت بھی منقول ہے اور مختار جو مہرور علما کا قول ہے کہ چونکہ احادیث صحیحہ میں یہ امر ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کے ساتھ غسل کیا ہے اور ایک سے دوسرے کو بچا ہے یا پانی استعمال کیا اور غلظت کو امین کوئی دخل نہیں اور ایک حدیث میں آئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بی بی کو کچھ ہونے پر غسل کیا اور بیت کیا اسکو بوداؤ داؤد ترمذی اور نسائی اور صاحب سنن نے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے اور وہ جو منافقت کی حدیث علم بن عمرو منقول ہے وہ ضعیف ہے امام حنیفہ سے اس سے بخاری وغیرہ کو ضعیف کہا ہے یا مہرور اس سے ہے کہ جو بیانی عورت کے اعضا کو سرگرم ہو تو مستعمل ہے اس سے منقول درست نہیں یا وہ منافقت آفتاب کے ہے یہ وہ والد علم ہے **عَنْ** اَبِي سَبْدَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْوَلَدِ اَمْرًا مِمَّا رَوَاهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَلْحَدَاثَةِ فَقَالَ يَا نَارَ فَكَيْفَ الصَّامِعُ مَا عَسَيْتُ وَبَيْتًا وَبَيْتًا هَلْ تَرَى اَنْ تَزْعُمْتَ عَلَيَّ رَأْسَهُ قَالَ تَقَالَ وَكَانَ اَنْ تَذْهَبِ الْيَتِيمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِمْ مِنْ دُونِهِمْ حَتَّى يَكُونُ كَالْوَقْفَةِ تَرْجُمُهُ الْيَتِيمُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ سے روایت ہے میں اور حضرت عائشہ کا رضاعی (دو دو سنا سنے کا) بیانی (عبدالعزیز بن ابیہ) اونکے پاس گئے اور غسل جنابت کو پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر کہتے تھے انہوں نے ایک بہن منگوا یا حسین صلح جبریلانی آتا تھا اور نہایت ہنسنا کرتے تھے چہ ایک پر وہ تھا انہوں نے پوچھا سر پر نہیں بار پانی ڈالتا تھا ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابو سلمہ اور عبدالعزیز بن ابیہ سے انکا سرو اوپر کا بدن دیکھا ورنہ اونکے سامنے وہانی منگوائے نہ اور نہ ہاتھ سے کوئی نامہ نہ تھا عبدالعزیز رضاعی تھا اور ابو سلمہ رضاعی بھانجی تھے کیونکہ کام کا شرم نہت البی کہتے انکو دو وہ پلایا تھا اور دیر نہ عمر ہمیں اور عمر کہ اوپر کا بدن دیکھنا درست ہے **وَت** ابو سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بیان اپنے بال کتراتی تھیں اور کانوں کی بال رکتے تھیں **ف** حدیث میں فقر کا لفظ ہے جو معنی ہے کہا وہ فراموش ہے بڑبڑ ہے اور لسان بالوں کو کہتے ہیں جو موٹا حصوں تک ہوں اور وہ سننے کہا وہ فراموش ہے کہ بی بیوں جو بال کا ٹون تک ہوں اور جاتے کہ کہا وہ فراموش وہ بال ہیں جو کہ نوپڑ ہوں **ف** قاضی عیاض نے کہا عرب کی عورتیں تو جو میان نکال لاکر

آپ عجمی جلدی پانی لیتے بیہ تنگ کہ میں کہتی تھوڑا پانی میرے لیے چھوڑو میرے لیے چھوڑو
 اور دو خوب ہوتے **عن ابن عباس** قَالَ أَخْبَرَنِي مَيْمُونَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ
 تَغْتَسِلُ هِيَ وَالتَّيْشُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِثْنَاءِ وَاحِدٍ تَرْجَمَةٍ مَيْمُونَةَ رُوَيْتَ بِه
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے ایک بزن سے **عن ابن عباس** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ تَرْجَمَةٍ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رُوَيْتَ بِه
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میمونہ کے غسل سے جو پانی حیت اس سے غسل کرتے **عن ابن**
 سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتْ هِيَ وَرَأْسُهَا لَوْلَا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلَانِ فِي الْإِثْنَاءِ الْوَحِيدِ
 مِنْ الْجَنَابَةِ تَرْجَمَةٍ ابْنِ مَوْسَى رُوَيْتَ بِه رُوَيْتَ بِه واما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جنابت کا غسل ایک بزن سے کرتے **عن ابن عباس** قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَغْتَسِلُ بِخَمْسِ مَكَائِكَ وَيَوْضَأُ بِمَكْلُوكٍ وَقَالَ بَرُّ مَلِكٍ خَمْسَ مَكَائِكَ تَرْجَمَةٍ ابْنِ
 رُوَيْتَ بِه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ مکوک سے غسل کرتے اور ایک مکوک سے وضو
 کرتے (مکوک سے مراد ہے) **عن ابن عباس** قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ
 بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ الْخَمْسَةِ أَمْثَلُ تَرْجَمَةٍ ابْنِ رُوَيْتَ بِه رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ایک مد سے وضو کرتے اور ایک صاع سے پانچ مد تک غسل کرتے **عن سفينة**
 قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُهُ الصَّاعُ مِنَ الْكَا مِنْ الْجَنَابَةِ وَيَوْضَأُهُ
 الْمُدُّ تَرْجَمَةٍ ابْنِ رُوَيْتَ بِه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی غسل جنابت کے لیے اور ایک
 پانی وضو کے لیے کافی تھا **عن سفينة** صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ تَرْجَمَةٍ
 سفينة رُوَيْتَ بِه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع پانی سے غسل کرتے
 اور ایک مد پانی سے وضو کرتے **ف** امام مسلم نے کہا کہ ابو بکر بن ابی شیبہ نے سفینہ
 کو صحابی کہا اور ابو ریحان نے کہا کہ وہ بوڑھا ہو گیا تھا یعنی سفینہ اور مجھ اسکی روایت کا اعتبار
 نہیں نووی نے کہا اس صورت میں امام مسلم نے اس حدیث کو اور حدیثوں کے متابعت
 کے طور پر نقل کیا نہ اس پر اعتبار کر کے **بَابُ اسْتِحْبَابِ إِفَادَةِ الْمَاءِ**

بَابُ
 الْغُسْلِ

بَابُ
 الْغُسْلِ

بَابُ
 الْغُسْلِ

بَابُ
فِي
تَقْيِظِ
الْمَاءِ
فِي
الْحَمَاءِ
قَالَ

تجھے زیادہ تھکے اور بچھے بہت تھکے **بَابُ** يُحْكَمُ صَقَاوُ الْمُغْتَسِلِ عَوْرَتَيْنِ جُشَانِ غُسلِ مِینِ
کھولین یا نہ کھولین **عن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّي اَمْرَاةٌ اَشَدُّ صَغَرًا لِّمَنْ
اَنَا نَقَضُهُ لِيُغْسِلَ الْحَمَاءَ فَقَالَ لَا اَسْمَاكَ فَبَيْنَكَ اَنْ تَحْشَى عَلَى رَأْسِكَ ثَلَاثَ
حَتَايَاتٍ ثُمَّ تَقْبِضِينَ عَلَيْكَ الْمَاءَ فَتَقْطَعُهُنَّ اَمَ الْمَوْنِ اَمْ سَلَمَةُ رَوَيْتَ هَؤُلَاءِ عَنْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ مِینِ اِنِّی سِرَّی جَوَّی بَانْدِ مِی ہوں کیا نہایت کے غسل کے لیے ہکو کھولوں آپ نے فرمایا
نہیں تجھ کو کافی ہے نہ بہنیں جلو بھر کر ڈالنا پھر سارے بدن پر پانی بہانا تو ایک ہو جاوے گی
عن اَبُو بَرٍّ مَوْلًی فِی هَذَا الْاِسْنَادِ وَفِی سَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَتْ اَنْقَضْتُ لِحَيْضَتِهِ
وَالْحَمَاءَ فَقَالَ لَا تَمَّ ذَكَرْتُ عَنْ اَحَدٍ مِنْ اَبْنِ عُبَيْدَةَ تَرْجَمَهُ دُوسری روایت کا بھی یہی
ہے جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ مِینِ کھولوں اس کو حیض اور نہایت کے لیے **عن** اَبُو بَرٍّ مَوْلًی
بِهَذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَنَا اَحَدُهُ قَالَتْ اَنْقَضْتُ لِحَيْضَتِهِ مِنْ الْحَمَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ الْحَيْضَةَ تَرْجَمَهُ وہی جو
اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ کیا مِینِ کھولوں اس کو اور نہ ہودن خات سے اور حیض کا ذکر نہیں ہے
ف انووی نے کہا ہمارے اور جہور علماء کا یہ سب یہ ہے کہ چوٹی میں جب بالوں کو پانی پہنچ
جائے گا اور باہر تو اس کا کھولنا ضرور نہیں اور جو مِینِ کھولے پانی نہ پہنچے تو کھولنا چاہیے اور
غنی سے منقول ہے کہ ہر حال میں کھولنا ضرور ہے اور حسن اور طاکس سے مروی ہے کہ حیض
کے غسل میں کھولنا چاہیے اور نہایت کے غسل میں ضرور نہیں اور ہماری دلیل اُمِّ سَلَمَةَ
ہے اور اگر مرد کے سر پر چوٹی ہو تو اس کا بھی حکم عورت کا سا ہے **انہر عن عائشة** اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ
بْنَ عُمَرَ دَخَلَ الْبَيْتَ اِذَا اَعْتَسَلَ اَنَّ يَنْقُضَنَّ رُؤُسَهُنَّ فَقَالَتْ يَا عَجَبًا لَوْ بَنَ عُمَرُو
هَذَا اَيُّهُمُ النِّسَاءُ اِذَا اَعْتَسَلَ اَنَّ يَنْقُضَنَّ رُؤُسَهُنَّ اَفَلَا يَأْمُرُهُنَّ اَنْ يَحْلِقْنَ
رُؤُسَهُنَّ لَقَدْ كُنْتُ اَعْتَسِلُ اَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ مِنْ اَيَّامِ وَاحِدٍ وَمَا اَيْدِي
عَلَى اَنْ اُفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ اَفْرَاغَاتٍ تَرْجَمَهُ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عائشة رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
عبد اللہ بن عمر عورتوں کو غسل کے وقت نہ کھولنے کا حکم دیتے حضرت عائشہ نے کہا تعجب ہے
ابن عمر سے وہ نہ کھولنے کا حکم کرتے ہیں غسل کے وقت تو کہہ رہے تھے کہ کھولیں نہایت دیتے
میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل کرتے اور میں فقط اپنے سر پر

تین چلو ڈال لیتی فتانوی نے کہا عبداللہ بن عمر نے جو سر گھولنے کا حکم دیا یہ اس صورت
 میں ہے جب سامے بالوں میں پانی نہ پہنچ سکے یا اونکا مذہب یہی ہوگا کہ سر گھولنا چاہیے
 جیسے غمی سے ہم نہ نقل کیا اور انکو امام سلمہ اور عائشہ کی حدیث نہ پہنچی ہوگی یا یہ حکم بطور استعجاب
 اور احتیاط کے ہوگا **بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِحْلَالِ الْمُعْتَمِلَةِ مِنَ الْخِيْطِ فِرْصَةً مِنْ مَسْجِدِهِ**
مَوْضِعِ الدَّمِ ترجمہ جو عورت حیض کا غسل کرے وہ ایک کڑا کپڑے یا روئی کا مشک لگا کر خون کا
 مقام پر استعمال کرے مستحب ہے **و** یہ حکم نطفہ اور حیضات اور پاکیزگی کے لیے جو نہ بطور وجوب
 کے اور نفاس کے بعد بھی ایسا نہی مستحب ہے بعضوں نے کہا کہ مشک کی استعمال سے نطفہ جلد سے
 ٹھیکرے جب رشک نہ ہو تو اور کوئی خوشبو استعمال کرے اور یہ استعمال غسل کے بعد چاہیے اگر کوئی
 خوشبو نہ لے تو صرف پانی سے پاک کرنا کافی ہے لیکن بکوفرج اندلیانی پہنچنا حاضر و نہین اور
 ثیاب کو نمی و رشک پانی پہنچانا واجب ہے جقدر حاجت کے لیے میٹھے میں لکھنا **بَعَثَنَ**
عَائِشَةُ قَالَتْ سَأَلْتُ امْرَأَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْ حَيْضٍ **يَقَالُ**
مَدَّكَرْتَ أَنَّهُ عَلَيْهَا يَغْتَسِلُ ثُمَّ أَخَذَ فِرْصَةً مِنْ مَسْجِدِهِ فَطَهَّرَ بِهَا فَأَلَتْ كَيْفَ أَطَهَّرَ بِهَا
قَالَتْ تَطَهَّرُ بِهَا وَسَبَّحَانَ اللَّهَ وَاسْتَبْرَأْتُ وَأَشَارَ لَنَا سَفِيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ بِإِصْبَعِهِ عَلَى وَجْهِهِ قَالَتْ
عَائِشَةُ وَاجْتَدَيْتُهَا إِلَى وَدَعْتُ مَا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَبَتُّعِي
بِهَا أَرَادَ لَمْ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ فَقُلْتُ تَبَتُّعِي بِهَا أَرَادَ لَمْ تَرْجِعُهُمُ ابْنُ عُمَرَ عَائِشَةُ تَبَتُّعِي
 روایت ہر ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا حیض سے کیونکر غسل کروں آپ نے
 سکھلایا پس غسل کرنا پھر نہ یا مشک لگا کر ایک پھاٹا سے اور اس سے پاکی کر وہ ہوئی کیونکہ
 پاکی کروں آپ نے فرمایا سبحان اللہ تعجب ہے کہ ایسی ظاہر بات بھی نہیں سمجھی (پاکی کر اس سے
 اور آؤ کہ لی آپ نے سفیان بن عجلان سے کہا یا ہمارے ہاتھ پر ہاتھ نہ رکھو کہ جسے شرم سے آپ نے ایسا کیا
 حضرت عائشہ نے کہا میں نے اس عورت کو اپنی طرف پھینکا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب
 میں پہچان نہی تھی میں نے نہ کہا اس صحابہ کو خون کے مقام پر لگا (یعنی شہ رگاہ پر) **عَنْ عَائِشَةَ**
أَنَّ امْرَأَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ غَسَّلتِ عِنْدَ الطَّهْرِ فَقَالَتْ حَذَى
فِرْصَةً مَسْكَةً فَوَضَعِي بِهَا ثُمَّ ذَكَرَ غَوْحَدَيْثُ سَفِيَانُ تَرْجِمُهُمُ ابْنُ عُمَرَ عَائِشَةُ

بیحد
 بیحد

سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں جب حیض سے پاک
ہوں تو کیونکر غسل کروں آپ نے فرمایا ایک پھاٹک لگا ہوا اور اس سے پاکی کر بیچ
بیان کیا اوس طرح جیسے اوپر گذرا **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ امَّاءَ سَأَلَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِ الْحَيْضِ فَقَالَ تَأْخُذُ أَحَدُكُنَّ مَاءً وَتَغْتَسِلُ بِهَا فَتَطْفِئُ فُحْشَ الطُّهُورِ ثُمَّ
تُغْتَسِلُ عَلَى رَأْسِهَا فَمَنْ لَمْ تَكُنْ شَدِيدًا حَتَّى تُبَلِّغَ شَوْوَنَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَصُبُّ عَلَيْهَا الْمَاءَ
ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَةً ثُمَّ تَمْسُكُ فُطْفُطًا بِهَا فَتَقَالَتُ امَّاءُ وَكَيْفَ تَطْفِئُ بِهَا فَقَالَ سُبْحَانَ
اللَّهِ تَطْفِئُ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ كَلَّهَا خُفْيَ ذَلِكَ تَتَّبِعِينَ أَوَّلَ الدَّمِ وَسَأَلَتْهُ
عَنْ غُسْلِ الْحَنَابَةِ فَقَالَ تَأْخُذُ مَاءً فَتَطْفِئُ فُحْشَ الطُّهُورِ أَوْ تُبَلِّغُ الطُّهُورَ
ثُمَّ تَصُبُّ عَلَى رَأْسِهَا فَتَذَلُّهُ حَتَّى تُبَلِّغَ شَوْوَنَ رَأْسِهَا ثُمَّ تَقْفِضُ رِجْلَيْهَا الْمَاءَ
فَقَالَتْ عَائِشَةُ نِعْمَ النِّسَاءُ الْاِنْصَادُ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ اَنْ

يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ ترجمہ ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہوا سمارٹکل کی بیٹی یا زید بن
شہن کی بیٹی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کا غسل کیونکر کروں آپ
نے فرمایا پہلے پانی برہی کے پتوں کے ساتھ لیوے اور اس سے اچھی طرح پاکی کرے اور پھر
حیض کا خون جو لگا ہوا ہو بھروسے اور صاف کرے پھر سر پر پانی ڈالے اور خوب دوسری
سے یہاں تک کہ پانی مانگوں (مانگوں کی جڑوں میں پہنچ جاوے پھر اپنے اوپر پانی ڈالے اور پھر
سارے بدن پر ایک ایک پھاٹک لگا کر اس سے پاکی کرے پھر سارے بدن پر پانی ڈالے اور پھر
نے کہا کیونکر پاکی کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ پاکی کرے
حضرت عائشہ نے چپکے سے کہہ دیا خون کے مقام پر لگا دے پھر اس نے جنابت کے غسل کو
پوچھا آپ نے فرمایا پانی سے کراچی طہارت کرے پھر سر پر پانی ڈالے اور پھر یہاں تک کہ
پانی سب مانگوں میں پہنچ جاوے پھر اپنی سارے بدن پر پانی ڈالے حضرت عائشہ نے کہا انصار
کی عورتیں جی کیا عمدہ عورتیں تھیں وہ دین کی بات پوچھنے میں شرم نہیں کرتی تھیں (اور یہی لازم
ہے کیونکہ شرم گناہ اور معصیت میں ہے اور دین کی بات پوچھنا ثواب اور اجر ہے) **عَنْ**
شُعْبَةَ بَحْنَانَ الْوَسْطَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ تَطْفِئُ بِهَا وَاسْتَنْزِ

ب
سُئِلَب
تَطْفِئُ

وہی جو اوپر گزرا اسمین اتنا نیا وہ ہے کہ آپ نے منہ پر رکھ کر کسی شہر سے **عَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتْ دَخَلْتُ أَسْمَاءُ بِنْتُ شَيْمٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ لِحَدَاثَا إِذَا أَطَهَرْتَ مِنَ الْخَيْضِ وَسَائِیِ الْحَدِیْثِ وَ
كَأَنَّكَ تَكُونُ بَيْنَ غَسْلِ الْجَمَاةِ تَرْجُمُهُ وہی جو اوپر گزرا اس سے اس آیت میں غسل جنابت کا ذکر
نہیں ہے **بَابُ الْمَسْتَحَاضَةِ وَغُسْلِهَا وَصَلَوَاتِهَا** مستحاضہ کا بیان اور اس کے غسل
 اور نماز کا حال **ف** مستحاضہ اس عورت کو کہتے ہیں جو ہستحاضہ میں مبتلا ہو اور استحاضہ کہتے
 ہیں اس خون کو جو بے وقت غورت کی شہرگاہ سے جاری ہو اور یہ خون ایک رگ میں
 سے نکلتا ہے جسکو عاذل کہتے ہیں اور حیض کا خون رحم کی قعر میں سے نکلتا ہے مستحاضہ سر
 و ملی درست ہو اگرچہ خون جاری ہو بہار اور جمہور علما کا مذہب یہی ہے اور حضرت عائشہ سے
 اسکی ممانعت منقول ہے نفی اور حکم کا یہی قول ہے اور ابن سیرین کے نزدیک جماع مکروہ ہے
 اور احمد نے کہا کہ اسوقت جماع کر لے جب خاوند کو زمانہ میں پڑ جائیگا ڈھو اور صحیح جمہور کا قول
 ہے اور دلیل اسکی وہ ہے جو عمر نے روایت کیا حمہ بنت جحش سے کہ وہ مستحاضہ تھیں اور انکی
 خاوند اسے جمل کرتے تھے روایت کیا اسکو ابو داؤد اور بیہقی نے اور نماز اور خیر سے اور عکاف
 اور قرأت قرآن اور مس صفتا و سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر کہیں اور ساری عبادات میں مشغول
 پاک عورت کے ہر بالاتفاق لیکن جب نماز کا قصہ کرے تو اپنی شہرگاہ کو دھو لیوے اور خیر
 میں ایک کپڑا روئی رکھ لیوے اگر خون بہتا ہو اور یہ کپڑا کافی نہ ہو تو اوپر سے لنگوٹ
 باندھے پھر وضو کرے اسی وقت دیر نہ کرے یا تیمم کرے اگر اپنی غسل یا عذر ہو اور فرض پڑے
 کے بعد جتنے نفل چاہے پڑے لیکن ہمارے نزدیک ایک وضو سے فرض ایک ہی چاہا اور ہوا
 قضا اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہر وقت پر نماز کے وضو کرنے اور وقت کے اندر جتنی فرضیں چاہی
 پڑے اور بنیہ اور مالک کے نزدیک استحاضہ کے خون سے وضو نہیں ٹوٹتا تو جب تک اور کسی
 قسم کا حدث نہ ہو جتنے فرض اور نفل چاہے پڑے اور وقت آنے سے پہلے مستحاضہ کا وضو اس نماز
 کے لیے ہمارے نزدیک درست ہے اور مستحاضہ پر غسل واجب نہیں کسی نماز کے وقت ہر اور
 جمہور علما کا یہی قول ہے اور ابن عمر اور ابن زبیر اور عائشہ ابی رباح سے منقول ہے کہ وہ ہر نماز

الْخَيْضِ
 ام

اس میں اور وضو سے نہ پاک ہوتا

عِنْدَ كُلِّ صَلَوةٍ قَالَ الْكَلْبُ بْنُ سَعْدٍ لَمْ يَذْكُرْ ابْنَ شَهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَأَ أُمَّ جَبِيَّةَ بِنْتَ جَحْشٍ أَنْ تَعْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَوةٍ وَلَكِنَّهُ شَيْءٌ قَعَلَتْهُ هِيَ وَقَالَ ابْنُ رُفَيْحٍ فِي رِوَايَتِهِ ابْنَةُ جَحْشٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أُمَّ جَبِيَّةَ تَرْجَمَهُ امُؤْمِنِينَ مَا شَرَفَتْ بِهِ

روایت ہوا کہ جب بیت جحش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا مجھے استحاضہ ہے آپ نے فرمایا یہ خون ایک رگ کا ہے تو غسل کر اور نماز پڑھ یہ وہ غسل کرتی تھیں کہ نماز کے لیے پوسٹ لے

کہا ابن شہاب نے یہ نہیں بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم کیا کہ نماز کے لیے غسل کر نہ کیا بلکہ ام حبیبہ نے خود ایسا کیا ابن ریح کی روایت میں ام حبیبہ کا نام نہیں ہے بلکہ صرف جحش کی بیٹی کا ذکر ہے **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا صَلَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ أَنَّ أُمَّ جَبِيَّةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَدَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ حَذْبِ الْوَحْشِ بْنِ عَوْفٍ اسْتَحْضَتْ سَبْعَ سِنِينَ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ كَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ لَكِنْ هَذَا عَرَبِيٌّ فَأَعْتَسِلِي وَصَلِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَعْتَسِلُ فِي ذَلِكَ فِي حُجْرَةِ أَخِيهَا ذَيْلَبِ بِنْتَ جَحْشٍ حَتَّى تَعْلَمَ حَمْرَةَ الدَّمِ الْمَاءَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ خَدَتْ ذَلِكَ أَبَا بَكْرٍ عَمِلَ الرَّحْمَنُ ابْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَقَالَ يَرْجِمُ اللَّهُ هَذِهِ الْوَسْوَاسَةَ هَذِهِ الْأَعْمَى وَاللَّهُ إِنْ كُنْتَ تَحْسَبِينَ كَيْفَ تَهَابُكَ كَأَنَّكَ لَا تَصَلِّي تَرْجَمُهُ امُؤْمِنِينَ مَا شَرَفَتْ بِهِ رُوِيَ

بے اہم بیہ نسبت جحش کو پہلی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بی بی عاتق بنت عبد الرحمن بن عوف کی سات برس تک استحاضہ رہا انہوں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا جحش نہیں ہے بلکہ ایک رگ کا خون ہے تو غسل کر اور نماز پڑھ حضرت عائشہ نے کہا وہ ایک کپڑے پر غسل کرتی اپنی بھین زینب بنت جحش کی کوٹھڑی میں تو خون کی سرخی پانی پر آبائی (اسقہ رخون جہاکرنا) ابن شہاب نے کہا میں نے یہ حدیث ابوبکر بن عبد الرحمن سے بیان کی انہوں نے کہا خدا رحم کرے ہندوہ پر کاش وہ یہ قسم سے سن لیتی قسم خدا کی وہ روتی تھی نماز پڑھنے سے ایسا لگتی کہ استحاضہ تھا اور یہ مسئلہ عدل نہ تھا تو نماز نہ پڑھتی اور نماز کے جالو پر روایا کرتی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمَّ جَبِيَّةَ بِنْتَ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ

اسْتَحْيَضَتْ سَبْعَ سِنِينَ وَمِثْلَ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِلَى قَوْلِهِ تَعْلَوْ حُضْرَةَ الدَّمِ
 الْمَاءَ وَلَمْ يَكُنْ كَوْنُ مَا بَعْدَهُ تَرْجُمَهُ هِيَ جَوَابُ بَرْدِ الْمَكْرِ بِحَدِيثِ سَبْعِينَ نَسَبًا كَخُونِ كِي سَرِي يَانِي بِرَاجَا
 اور بعد کا قصہ سب سے نہیں ہے **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ ابْنَةِ جَحْشٍ كَانَتْ تَسْتَحْضُ سَبْعَ سِنِينَ
 يَخُوضُ فِيهِمْ تَرْجُمَهُ هِيَ جَوَابُ بَرْدِ الْمَكْرِ **عَنْ** عَائِشَةَ أُمِّ ابْنَةِ جَحْشٍ كَانَتْ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَأَيْتُ مُرْكَةً مَلَأَتْ دَمًا فَقَالَ
 لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْكُثِي فَذَا مَا كَانَتْ تَحْسِبُ حَيْضَتِكَ ثُمَّ اغْتَسَلِ
 وَصَلَّى تَرْجُمَهُ الْمَمِينِ عَائِشَةُ رَوَيْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الصَّدِيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَأَلَ
 كَخُونِ كَوَ حَضْرَتِ عَائِشَةَ نَسَبًا كَخُونِ كِي سَرِي يَانِي بِرَاجَا
 دنون ٹھری رہنے دنون بیض یا کرتا تھا یعنی عادت کو دنون میں اس بیماری سے پہلے بھرنے ل کر اور
 نماز پر **عَنْ** عَائِشَةَ رَوَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ جَحْشٍ بِلَتْ
 بِحَيْضٍ لَّتِي كَانَتْ يَحْتَمِلُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ شَكَّتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَلَّمَ الدَّمِ فَقَالَ لَوْ مَا امْكُثِي فَذَا مَا كَانَتْ تَحْسِبُ حَيْضَتِكَ ثُمَّ اغْتَسَلِ فَكَانَتْ
 تَعْدِلُ وَحَدَّثَ كُلُّ صَاحِبَةٍ تَرْجُمَهُ حَضْرَتِ عَائِشَةَ رَوَيْتُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الصَّدِيقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 کے نوح میں نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں اور نکات کی خون بہنے کی آپ نے فرمایا اتوں دن
 ٹھری رہنے دنون (اس بیماری سے پہلے) بیض یا کرتا تھا بھرنے ل کر ڈال تو وہ ہر نماز کے بعد غسل کیا
 کرتیں **ف** جَحْشٍ كِي قَيْنِ بَيْثَانِ قَيْنِ ابْنِ نَسَبٍ جَحْشٍ بِرَاجَا بَرْدِ الْمَكْرِ بَرْدِ الْمَكْرِ بَرْدِ الْمَكْرِ
 طلاق دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئیں دوسری ام حبیبہ جو اس حدیث میں مذکور ہیں یہ
 عبد الرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں قیسری حسنہ جو طلحہ بن عبد اللہ کے نکاح میں تھیں بعضوں نے کہا
 جَحْشٍ كِي قَيْنِ بَيْثَانِ قَيْنِ ابْنِ نَسَبٍ جَحْشٍ بِرَاجَا بَرْدِ الْمَكْرِ بَرْدِ الْمَكْرِ بَرْدِ الْمَكْرِ
بَابُ دُجُوبِ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَلَى الْحَائِضِ دُونَ الصَّلَاةِ حَائِضَةُ عَوْرَتِ بِرَاجَا قِضَا
 وجہ نہیں اور روزے کی قضا وجہ ہے **عَنْ** مَعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ فَقَالَتْ
 أَنْقَضُوا حِدْيَا الصَّلَاةِ أَيَّامَ حَيْضِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَحْزُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كَانَتْ إِحْدَى نِسَائِهِ
 عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ قَدْ قَضَيْتِ الصَّلَاةَ تَرْجُمَهُ عَوْرَتِ بِرَاجَا

ایک عورت نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا عیسیٰ قضا کرے جس سے دنوں کی نماز کو انہوں نے کہا
 کیا تو حرج دیکھ ہے **ف** ضروری نسبت جو ضروری طرف اور حرج ایک کا وزن ہے کو ف سے دو میل پہلے
 پہل خارجی وہیں انکشاف ہوئے قرآن خاجیوں نے سارا کمال اسلام کے خلاف یہ بات اختیار کی ہے
 کہ عائشہ کو نماز کی قضا کرنا چاہیے ان کے سوا تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے کہ عائشہ پر نماز کی قضا واجب
 نہیں ہے پر روزوں کی قضا واجب ہے **ت** ہم میں سے جبکہ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 زمانہ میں اس کو نماز کی قضا کا حکم نہ ہوتا **عَنْ** مُعَاذَةَ أُمِّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ النَّبِيَّةَ الْخَاتَمَةَ
 الصَّلَاةَ قَالَتْ عَائِشَةُ أَحَرُّوَيْتَهُ أَنْتِ قَالَتْ نِسَاءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضَرْنَ
 أَفَامَهُنَّ أَنْ يَخْتَجِرْنَ تَرْجُمُهُنَّ عَائِشَةُ مَا شَاءَ مِنْهَا مَا خَلَّتْ نَمَازُكِ قُضِيَ لَكِ قُضِيَ
 نے کہا کیا تو ضروری ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیان عائشہ پر کیا آپ ان کو نماز کی
 قضا کا حکم کرتے **عَنْ** مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْخَاتَمَةِ تَقْضِي
 الصَّوْمَ وَكَه تَقْضِي الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَحَرُّوَيْتَهُ أَنْتِ قَالَتْ لَسْتُ بِحَرِّوَيْتَهُ وَلَا لِكَيْتِي
 سَأَلْتُ كَانِ يَصْنَعُونَ ذَلِكَ فَتَوْصُرُ بَعْضُهُمُ الصَّوْمَ وَمَا نُوْهُرُ بَعْضُهُمُ الصَّلَاةَ
 ترجمہ معاذ سے روایت ہو میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا وجہ جو عائشہ روزوں کی قضا کرتی ہے
 اور نماز کی قضا نہیں کرتی انہوں نے کہا تو ضروری تو نہیں میں نے کہا نہیں میں یہ جیسی کہ انہوں نے
 نے کہا ہم لوگوں کو جیسا کہ تاہم حکم ہوتا روزوں کی قضا کرے گا اور نماز کی قضا کا حکم نہ ہوتا **ف**
 یہ عیسیٰ جو پروردگار کی جو نماز کی قضا معاف کر دی ورنہ بڑا حرج ہوا کس لیے کہ نماز روزہ یا حج بارگاہ
 ہے سال بھر میں صد نمازوں کی قضا کرنی پڑتی اور رمضان تو ہر سال میں ایک بار آتا ہے یا حج
 بارہ روزوں کی قضا کچھ مشکل نہیں **بَابُ** تَسْتَرْ لِّلْعُسْلِ بِتَوْبِ وَتَحْمُ عَنْ مَرَّةٍ
 کہہ سکتے وغیرہ کی آ کر **عَنْ** أُمِّ هَانِئِ بْنِتِ ابْنِ طَالِبٍ سَأَلَتْ عَائِشَةَ النَّبِيَّةَ الْخَاتَمَةَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ قَوْلَهُ يَتَسَلَّلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَةُ تَسْتَرْ لِّلْعُسْلِ بِتَوْبِ
 ترجمہ ام ہانی بنت ابی طالب سے روایت ہو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاس گئی جس
 سال مکہ فتح ہوا آپ غسل کرے تھو اور فاطمہ آپ پر ایک کپڑے کی لٹکی تھیں **عَنْ** أُمِّ هَانِئِ
 بِنْتِ ابْنِ طَالِبٍ أَنَّهَا كَانَتْ عَامَ الْفَتْحِ تَحْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ بَا عَلَى مَكَّةَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعُصْبَاءِ سَمِعَتْ عَلَيْكَ قَاطِمَةً
 ثُمَّ أَخَذَ ثَوْبَهُ فَالْتَفَتَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى ثُمَّ ارْتَدَّ لَعَلَّ سُبْحَةَ الضُّحَى تَرْجِمُهُ إِلَى نَبْتِ ابْنِ طَالِبٍ
 سے روایت ہے جس سال مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں آہن کے کر بندہ جانب میں
 تھے غسل کرنے کو لیے اور پھر حضرت فاطمہ نے ایک کپڑے کی لڑکی آپ پر پھر آپ نے اپنا کپڑا لپیٹ لیا
 پھر کچھ کعبین چارہ نہا کی پڑھیں **ف** نووی نے کہا اس حدیث سے یہ لکھتا ہے کہ چاشت کی آداب
 رکعتیں ہیں اور یہ نماز سنت ہے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ يَهْدِيهِ أَبُو سَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
 قَاطِمَةً يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا اغْتَسَلَ أَخَذَهُ فَالْتَفَتَ بِهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى ثَمَّ ارْتَدَّ سَجْدَاتٍ ذَلِكَ
 صَحِيحٌ تَرْجِمُهُ هِيَ جَوَابُ كَلَامِ ابْنِ أَبِي حَتْمٍ صَاحِبِ زَادِي فَاطِمَةَ نَسِيَ كُتْرَ سَوَابِ بَرِّهِ حَسْبَ آبٍ
 غسل کر چکے تو اسی کپڑے کو لپیٹ لیا پھر کھڑے ہوئے اور آٹھ رکعتیں چاشت کی پڑھیں **عَنْ**
 مَيْمُونَةَ قَالَتْ رَضِعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً وَهُوَ سَرَقَهُ فَاعْتَسَلَ تَرْجِمُهُ
 ام المؤمنین مہربان سے یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیانی رکھا اور ان کی آہن نے
 غسل کیا **بَابُ** تَحْرِيمِ النَّظَرِ إِلَى الْعَوْرَاتِ : دوسرے کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے **عَنْ**
 ابْنِ سَعْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ
 الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ وَلَا يُفْضَى الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضَى
 الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ تَرْجِمُهُ ابوسعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا مرد دوسرے مرد کو ستر کو (یعنی عورت کو جب کا چھپانا فرض ہے) نہ دیکھے اور نہ عورت
 دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں نہ لیٹے اور نہ عورت دوسری
 عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں لیٹے **ف** یعنی اس طرح کہ دونوں ننگے ہوں اور دونوں کے بدن
 میں کوئی حسیہ نہ داخل ہو تو نووی نے کہا جیسے مرد کو مرد کا اور عورت کو عورت کا ستر دیکھنا حرام ہے
 اس طرح مرد کو عورت کا اور عورت کو مرد کا ستر دیکھنا حرام ہے بالاجماع مگر اسمین سو خاوند اور نوٹ لیا
 مالک تشفی ہے خاوند کو اپنی بی بی کا اور بی بی کو خاوند کا تمام ستر دیکھنا درست ہے سو اشتر مگرا کہ
 اسمین تین قول ہیں ایک یہ کہ ہر ایک کو دوسرے کی ستر مگرا بغیر ستر ورت کے دیکھنا مکروہ ہے حرام
 نہیں ہے دوسری یہ کہ ہر ایک حرام ہے دونوں پر تیسری یہ کہ مرد پر حرام ہے اور عورت کو مکروہ ہے اس طرح

عورت کی شرکاء کے اندر بچھنا بھی مکروہ ہے اور لونڈی کا مالک اگر اس سے وطی کر سکتا ہے تو وہ دونوں مثل جوہر اور خاندن کے مین اور اگر محرم ہے جیسی بھین یا بھوپھی یا خالہ وغیرہ تو وہ مثل آزاد عورت کے ہے اور اگر لونڈی عورتی ہے یا مرد یا بابت پرست یا معتد یا مسکاتہ تو وہ مثل غیر کی لونڈی کے ہے اور آپ مرد کو اپنے محرم عورتوں کا دیکھنا ناف سے اوپر اور گھٹن سے نیچے کے بدن کا درست ہے اور بعضوں نے کہا اوتنا ہی بدن کو دیکھنا درست ہے جتنا کام کاج کرنے میں کھل جاتا ہے اب مرد کا ستر مردہ اور عورت کا ستر عورت کی ناف کے نیچے سے گھٹنے تک ہے اور گھٹن اور ناف میں تین قول ہیں ایک یہ کہ وہ ستر نہیں ہیں یہی صحیح ہے دوسرے یہ کہ وہ ستر ہیں داخل میں تیسری یہ کہ ستر ہے پر گھٹنا ستر نہیں اور خفیہ کے نزدیک ناف ستر نہیں پر گھٹنا ستر میں داخل ہے اور مرد کو غیر عورت کا دیکھنا اس طرح عورت کو غیر مرد کا دیکھنا بالکل حرام ہے خواہ یہ نظر شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے اور بعضوں کے نزدیک عورت کو غیر مرد کا منہ دیکھنا بغیر شہوت کے درست ہے مگر یہ قول ضعیف ہے از بسبب عورت اجنبی ہونے کو کچھ منسرق نہیں آزاد اور لونڈی میں اور خفیہ کے نزدیک غیر لونڈی مثلاً محرم عورت کے ہر اسید طہم حرام ہے مرد کو خوب صورت لڑکی کے منہ دیکھنا خواہ یہ نظر شہوت سے ہو یا بغیر شہوت کے خواہ منہ کا ڈھیر یا نہ ہو صحیح اور مختار یہی مذہب ہے مگر یہی حرمت نظر کی اوپر بیان ہوئی اسی صورت میں ہے جب حاجت اور ضرورت نہ ہو ورنہ حاجت کے وقت نظر دیکھنا جائز ہے جیسے چکر چھو کر علاج کو اسی کے وقت پر شہوت اس وقت بھی حرام ہے ہمارے اصحاب نے کہا کہ شہوت سے نظر کرنا تو شہوت پر حرام ہے سو اپنی بی بی اور لونڈی کے یہاں تک کہ اگر کوئی اپنی بیٹی یا ماں کو بھی شہوت سے دیکھے تو وہ حرام ہے اور یہ جو مرد کو مرد کے ساتھ اور عورت کو عورت کے ساتھ ایک کپڑے یا لٹیکے یا لٹیکے کی یہ حالتیں تحریمی ہیں اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ دو بہن کے ستر کا چھونا بھی ناجائز ہے اور لوگ یہاں پر ایسی خرافات ہیں جن پر حاکم لکھ چکا ہے چاہے ان باتوں سے اور کچھ کو ایسا کرے اسکو نہ کرنا چاہیے اگر یہ باتیں کی اسید ہو اور تہائی میں آدمی نہ لگا ہو سکتا ہے پر یہ ضرورت مکروہ بلکہ حرام ہے (نوروی) **عَنْ** الطَّعَالِيِّ بْنِ عَفَّانَ يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ دَقَّكَامَكَانَ عَوْدَةٍ يَحْيَى بْنُ الرَّجُلِ وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ تَرْتَمِبُ وَهِيَ جَوَارِدُ كَرْدَا

امین عورت کو بدلے عربیہ کا لفظ ہے اور معنی وہی جو اوپر بیان ہوا **بَابُ** بَوَارِدُ كَرْدَا

آپ نے ان کو کھولی اور منڈی سے پر ڈالی سنی وقت غش کھا کر گئے پھر سدان سے آپ کو نہنگا نہیں دیکھا
عن السَّوْدِ بْنِ خُرْمَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغْتُ حَجَّةَ الْبَقِيعِ وَعَلَى أَرَا خَفِيفٌ قَالَ فَأَخْلَزْتُ لَهَا بَرِي
 وَمَعِيَ فَحَجَّ لَمْ أَشْتَطِعْ أَنْ أَصْنَعَهُ حَتَّى بَلَغْتُ بِهِ إِلَى مَوْضِعِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْجِعْ إِلَى نَفْسِكَ فَخَذَهُ وَكَأَنَّمَا شَوْاعِرُ أَهْلِ تَرْجَمَةٍ سَوْرِبِنْ خُرْمَةَ سَ رَوَيْتَ بِ
 مِنْ أَيْمَانِي سَيِّمًا لِي مُوسَى رَأَيْتُهُ أَوْ بَلَى أَرَأَيْتَ مَا تَعْبَاهُ وَكُلُّ كُنَى أَوْ مِنْ تَحْمِيهِ كَوْزٍ مِنْ
 رُكْبَةٍ سَكَا بِهَا تَسْكُ كَمَا سَكَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسِي فَرَأَيْتُ مَا جَاءَ بِهَا كَيْتُ أَوْ بَلَى
 أَوْ نَفْسِي سَكَا بِهَا تَسْكُ كَمَا سَكَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسِي فَرَأَيْتُ مَا جَاءَ بِهَا كَيْتُ أَوْ بَلَى
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ حَلْفًا فَاسْتَأْذَنَ مِنْهُ
 فَكَأَنَّمَا حَلْفٌ بِهِ أَحَدًا مِنْ النَّاسِ وَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لِحَاجَتِي هَدَفْتُ فَأَخَذْتُ حَبْلًا قَالَ ابْنُ أَسْمَاءَ فِي حَدِيثِهِ يَتَوَخَّأُ لِحَبْلِ تَرْجَمَةِ عَبْدِ اللَّهِ
 جَعْفَرُ سَ رَوَيْتَ بِرُجْمَةٍ بِكَ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَارِي بِرَأْسِي تَحْمِيهِ بِمِثْلِهَا بِرَسُولِ
 كَانُ مِنْ أَيْمَانِي وَهِيَ بَاتُ كَسِيَّتِي بِمِثْلِهَا بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَارِي بِرَأْسِي تَحْمِيهِ بِمِثْلِهَا بِرَسُولِ
 كَسِيَّتِي بِمِثْلِهَا بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَارِي بِرَأْسِي تَحْمِيهِ بِمِثْلِهَا بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَلَا سَلَامٌ عَلَى رُجْمَةٍ بِكَ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَارِي بِرَأْسِي تَحْمِيهِ بِمِثْلِهَا بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَوْ جَعْفَرُ سَ رَوَيْتَ بِرُجْمَةٍ بِكَ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَارِي بِرَأْسِي تَحْمِيهِ بِمِثْلِهَا بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَنْتَيْنِ أَوْ قِيَامًا حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَيْتِ سَلَامٍ وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَسَأَلَ النَّبِيَّ عُمَانًا فَصَوَّرَ بِهِ فَخَرَّ بِحُجْرٍ أَرَادَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَجْعَلُنَا
 الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَانٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ جَلَّ جَعَلَ عَمْرًا لَمْ يَزِدْ لَكُمْ مِنْ مَاذَا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ تَرْجَمَةُ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَارِي بِرَأْسِي تَحْمِيهِ بِمِثْلِهَا بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ سَأَلَ النَّبِيَّ عُمَانًا فَصَوَّرَ بِهِ فَخَرَّ بِحُجْرٍ أَرَادَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَجْعَلُنَا
 سَلَّمَ عُمَانُ بْنُ مَالِكٍ دُرَّوَارَ بِرُجْمَةٍ بِكَ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوَارِي بِرَأْسِي تَحْمِيهِ بِمِثْلِهَا بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَ سَأَلَ النَّبِيَّ عُمَانًا فَصَوَّرَ بِهِ فَخَرَّ بِحُجْرٍ أَرَادَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَجْعَلُنَا

قال

اور ہستی نہ لگے تو نہ کھایا جا ہے (یعنی غسل کرے یا نہیں) آپ نے فرمایا یانی (یعنی نہانا) یانی سے (یعنی منی
لگنے سے) واجب ہوتا ہے **ف** انوروی نے کہا اب است کو اجماع ہے ہیکر جماع سے غسل واجب ہوتا ہے
اگر چہ انزال نہ ہو پس علیٰ انزال سے غسل واجب ہوتا ہے اور ایک علت صحابہ کا یہ قول تھا کہ غسل بغیر انزال کے واجب
نہیں تھا پہلے بعضوں نے جوع کیا اس قول کو اور اجماع ہو گیا جماع سے غسل واجب ہو چکا یہ حدیث انما المار من
المار کی منسوخ ہے یعنی خواہ اہل اسلام ایسا حکم تھا کہ اگر جماع کرے اور انزال نہ ہو تو غسل واجب نہ ہوتا لیکن بعد کو
غسل واجب کیا گیا اور ابن عباس کے نزدیک یہ حدیث منسوخ نہیں ہے بلکہ مراد اس سے احکام کھالیات
ہیں اگر کوئی خواب میں جماع کرے لیکن تری نہ کچھ تو اس پر غسل نہیں ہوتا **ع** ابی سعید الخدری
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّمَا الْمَاءُ مَرَّجُهُ ابْوَعِيدُ خَدْرَى سَعِيدُ
سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یانی سے یانی واجب ہوتا ہے **ع** ابی الخدری
الْبَيْهَقِيُّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْسِبُ حَدِيثَهُ بَعْضُهُ بَعْضًا كَمَا يَكْسِبُ الْقُرْآنُ
بَعْضُهُ بَعْضًا مَرَّجُهُ ابُو الْعَدَاءِ بْنِ خَمِيرٍ سَعِيدُ ابُو الْعَدَاءِ بْنِ خَمِيرٍ سَعِيدُ ابُو الْعَدَاءِ بْنِ خَمِيرٍ
حدیث منسوخ کر دیتے جیسے قرآن کی ایک آیت دوسری آیت کو منسوخ ہو جاتی ہے **ف** انوروی
نے کہا امام مسلم کی عرض سخیث کے یہاں لائے ہو یہ ہے کہ انما المار من المار کی حدیث منسوخ ہے دوسرے
حدیثوں سے اور حدیث کا نسخہ حدیث سے جائز ہے اور اسکی چار صدیقین میں ایک تو حدیث ثواتر
کا نسخہ حدیث ثواتر سے دوسری خبر واحد کا نسخہ خبر واحد دوسری خبر واحد کا نسخہ حدیث ثواتر سے
یقیناً ہوتا ہے تو بالاتفاق جائز ہیں چوتھی خبر ثواتر کا نسخہ خبر واحد سے امین خطاب ہے بہرہ کے
نزدیک جائز نہیں اور بعض ظاہر یہ کہ نزدیک جائز ہے **ع** ابی سعید الخدری رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَرَّ عَلَى الرَّجُلِ مِنَ الْأَضْدَارِ فَارْتَسَلَ إِلَيْهِ خَيْرٌ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالَ
لَعَنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ قَالَ لَعْنُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أُلْغِطْتَ فَلَا غَسْلَ عَلَيْكَ وَمَعْلِكَ
الْوُضُوءُ وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ أُلْغِطْتَ مَرَّجُهُ ابُو سَعِيدٍ خَدْرَى سَعِيدُ ابُو سَعِيدٍ خَدْرَى
سے روایت ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے مکان پر گذرے ہو کو بلا یا وہ نکلا اور اس کے سر میں کویانی ٹپک رہا تھا آپ نے
فرمایا جاری و اگر سے تم نے جلدی کی تو کہا مان یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جب تو جلدی کرے اور بغیر انزال
کے اٹھ کھڑا ہو یا تجھ پر ساک ہو اور منی نہ لگے تو تجھ پر غسل واجب نہیں ہے خبر منہ و خوض کرے **ع**

و منکر واس کہا نے سو جواب دیا کہ ہوا میں شہاب ہے سعید بن خالد سے سنا اور انہوں نے حدیث بیان کر کے
 سعید کہا میں نے عمرو بن ابی سلمیہ سے پوچھا وضو کو کس کے ہوتے کھانے انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ
 سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا وضو کرو اس کھانے کو جواب دیا کہ **ابن عباس** ابن عباس ان دیکھو
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل کثیف شاة ثم صلی ولم یؤمضاً ثم جہز بن عباس سے روایت ہو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبری کے دست کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا **ابن عباس**
 ان التبی صلی اللہ علیہ وسلم اکل خرقاً او کما شام صلی ولم یؤمضاً او کما شام صلی ولم یؤمضاً ثم جہز بن عباس سے روایت ہو
 عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی پر لگا ہوا گوشت کھایا یا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی
 اور وضو نہیں کیا یا پانی نہ پیا **ابن عباس** عمر بن امیہ الضمری کہہ دای رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کثیف شاة ثم صلی ولم یؤمضاً ثم جہز بن عباس سے روایت ہو
 سے انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دست کا گوشت چھری سے کات کر کھا رہے تھے پھر
 نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا **ابن عباس** نے دیکھا کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ گوشت کا چھری سے
 کات کر کھانا درست ہو جب ضرورت ہو مثلاً گوشت سخت ہو یا بڑا سا کھانا ہو اور بے ضرورت نہ ہو
 عمر بن امیہ الضمری قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقطع شاة ثم يمسح بيدها
 عنها فذري إلى الصلوة وقام وطره التبيكين وصلى ولم يؤمضاً ثم جہز بن عباس سے روایت ہو
 سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایک بڑی کا دست چھری سے کاٹ کر کھا رہے
 تھے نماز کے لیے بلا لگے اب ان چھری والی اور نماز پڑھی وضو نہیں کیا **ابن عباس**
 وميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم ان النبي صلى الله عليه وسلم اكل عندهما
 كفاً ثم صلی ولم یؤمضاً ثم جہز بن عباس سے روایت ہو اور ام المؤمنين ميمونة سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اپنے پس دست کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا **ابن عباس**
 قال اشهدك اني سميت رسول الله صلى الله عليه وسلم بطن الشاة ثم صلی ولم یؤمضاً
 ثم جہز بن عباس سے روایت ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کے لیے بکری
 کی کبھی ہوتا (ابن عباس سے کھاتے) پھر نماز پڑھتے اور وضو نہ کرتے **ابن عباس**
 ان التبي صلی اللہ علیہ وسلم کثیف شاة ثم صلی ولم یؤمضاً ثم جہز بن عباس سے روایت ہو

باب في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم

ابن عباس

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا، پیرانی منگایا اور کھلی کی اور فرمایا
دودھ سے مزہ چکنا ہو جاتا ہے **ف** تو کھلی کرنا اسکے بعد مستحب ہے، سیطرح ہر ایک کھانی پینے کی
بجیرت تاکہ نماز میں کچھ نہ مین نہ رہا جو اسے سب نکلنے کی حاجت پڑے اور نہ صاف ہو جاوے اور خفایا
کیا ہے علماء نے کھانے پر پہلے اور کھانے کو بہرہ دھونا مستحب ہے یا نہیں اور نظام یہ ہے کہ مستحب
ہے کھانے سے پہلے مگر سب ہاتھ کی صفائی کا یقین ہو سیکھیں اور نجاست ہر سیطرح کھانے کو بعد مگر جب
نامہ پر کھانے کا اثر ہے پس نہ کھانا خشک ہو اور امام مالک نے کہا کہ کھانے کے پہلے ہاتھ دھونا مستحب نہیں
مگر جب ہاتھ میں کوئی نجاست لگی ہو تو دھونا ضرور ہے (نووی) **عَنْ** الزَّهْرِيِّ **عَنْ** تَرْجَمَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ
ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ عَلَيْنَا بِرُثْمٍ حَرَّمَ إِلَّا الصَّلَاةَ فَإِنِّي يَهْدِيهِ تَهْدِيَةٌ بَرٍّ وَنَحْمُ قَاكَلِ
لَعَدَتْ لَعْمٌ شَدَّ صَلَّى بِالنَّاسِ وَمَا صَسَّ مَاءً **ترجمہ ابن عباس** سے روایت ہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے کپڑے پہنے جب نماز کو نکلے اسوقت ایک شخص آپ پاس حصد لایا گوشت اور روٹی آپ نے
تین لٹے کھائے پھر نماز پڑھائی اور پانی کو ہاتھ نہیں لگایا **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ
مَعْرَانَ عَبَّاسٍ وَسَمِعْتُ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ حَكْمَةَ وَفِيهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ شَهِدَا
ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ صَلَّى قُلْتُ يَا النَّاسِ **ترجمہ** وہی جواد پر گذرا
بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْحُمِّ الْإِيلِ اُونٹ کا گوشت کھاکر وضو کرنا **ف** نووی نے کہا اکثر علماء
اسطرح کہ میں کہ اونت کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور احمد بن حنبل و اسحاق بن راہویہ اور
یہ بھی اور ابن منذر اور ابن خزيمة اور ابن حنبل نے حدیث کے نزدیک ضوٹ جاتا ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّوَضَّأُ مِنَ الْحُمِّ الْعَلِيمِ قَالَ إِنْ شِئْتَ
فَتَوَضَّأُ وَإِنْ شِئْتَ فَلَمْ تَتَوَضَّأْ قَالَ اتَّوَضَّأُ مِنَ الْحُمِّ الْإِيلِ قَالَ لَعْمٌ أَتَوَضَّأُ مِنَ الْحُمِّ الْإِيلِ
قَالَ أَصْلُكَ فِي هَذَا بَعْضُ الْعَلِيمِ قَالَ لَعْمٌ قَالَ أَصْلُكَ فِي مَبَارِكِ الْإِيلِ قَالَ لَا **ترجمہ** جابر بن عمر
سے روایت ہر ایک شخص نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بکری کا گوشت کھا کر میں وضو
کروں آپ نے فرمایا چاہے کر چاہے کر بھی اسے پوچھا اونت کا گوشت کھا کر وضو کروں آپ نے فرمایا
ہاں وضو کر اونت کے گوشت سے کس بھی کھانے کے تھان میں میں نماز پڑھوں آپ نے فرمایا ہاں اوستو کھا
اونٹوں کے تھان میں آپ نے فرمایا نہیں **ف** کیونکہ اونت زبردست اور شریر ہے ایسا نہ ہو

کہ غازی کو کچھ صدمہ پہنچے اور بکراؤن کے تھان میں اسکا ڈرنہیں تو دی نے کہا یہ مخالفت تشریحی ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَدِيثِ ابْنِ كَامِلٍ عَنْ ابْنِ عَوْنَةَ

بَابُ التَّكْوِيلِ عَلَى مَنْ يَقْنُ الطَّهَّارَةَ ثُمَّ شَكَ فِي الْحَدِيثِ

فَابْ فِي الذِّي يَحْمِلُ الْيَمْرَ اَمْ يَحْمِلُ الشَّيْءَ الصَّلَاقَةَ

سَعْدُ بْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمِّهِ سَيْدِ بْنِ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ

فَوَالَّذِي بِيَدِ اللَّهِ لَأَنزَلَنَاهُ فِي سَاعَةٍ وَلَٰكِن كَرِهَ الْغَافِلُونَ

الرجل جليل البيرة لا يجال السقي في الصلوة قال لا يصير حتى يتم منى العبد
 يقولون قال لا يصير حتى يتم منى العبد

عزیز کے حوالے سے اس کا اونیوارسٹی شکایت کرنا اور اس کے والدین کے ساتھ کسی اور کو ملوث کرنا

عبارتے چاہے روایت کیا اور ہون کے سببیت کی دلیل اللہ تعالیٰ اللہ علیہ وسلم سے بھی دی ہو معلوم

ہوتا ہے سمازین کہ اس کو صحت ہو (یعنی کمان ہو مہم ہے) آپ کو یاد ہو گا کہ لوہے کی تھیلی

کی انورنس سے یا جوئے سے ہے **ف** انورس نے کہا یہ حدیث ایک بڑا فاعل ہے۔ یہ اسلام کے بانی محمد

سے اس سے یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک غیر جینے والے کو گناہیں ہو رہی ہیں۔ یہی وہ سب سے بڑا گناہ ہے جس سے ہر ایک کو مرنا پڑتا ہے۔

جو یقینی تھی حدث و گمان سے نہیں سکتی ہمارا اور جہود علماء کا کیا یہی مذہب ہے اور امام مالک سے

آئین دور و تین میں ایک نوید کہ وہ نواز زم ہے اگر شک نماز کے باہر ہو اور جو نماز کے اندر ہو تو لازماً

اور دوسری یہ کہ دونوں صورتوں میں پھر فطرت کو ناجائز ہے (اس نتیجہ مختصراً) تا ابو بکر ایذا برداشت

اپنی روائیوں میں عباد کے چچا کا نام لیا یعنی عبدالمدین زید **عَنْ** ابی ہریرۃ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهُ صَدَقَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوْجَدَ أَحَدَكُمْ فِي نَجْوَهِ شَيْئًا فَاسْئَلْ عَلَيْهِ أَحَبَّ مِنْهُ شَيْئًا

۱۸۰۶ فلاحی حق من الشجر حوٹیم معصوناً و یحسدیر بحکم محمد البهریہ ۲۵ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو اپنے پیٹ میں غلٹ معلوم ہو پھر اسکو

تکلیف ہو کر ایٹ میں سے کھینچ لکھا یا نہیں (یعنی با دوسری یا نہیں) تو مسجد نہ لکھے جب تک ورنہ نہ کر

باب مٹھاکو جلوسہ امستہرہ بالذباغ

مرزا سے جانور کی کھال لیا بغوت سے پاک ہو جاتی ہے **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ** قَالَ نَصَّدَّقَ عَلَى مَلِكٍ

لَمْ يَهَـزِمْهُمُ اللَّهُ وَلَهُ الْعِزَّةُ لَوْلَا إِذْ يَبْعَثُ الرَّسُلَ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ أَن يُدْخِلُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ قُلُوبًا كَافَّةً ۚ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

سَمِعْتُمْ قَوْلَهُ فَمَنْعَهُمْ فَقَالُوا إِنَّمَا هُوَ قَوْلُ سَاحِرٍ كَاذِبٍ

سند مرقومہ فاسقہ تیرہ بقول اولیاء مہدیہ فقال لا تسألوهم اهلها من قبل ان یخرجوا

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ دَبَّاعًا طَهُورًا ترجمہ ابن عباسؓ بانی سے روایت ہے میں نے
 بن عباس سے پوچھا ہم مغرب کے ملک میں رہتے ہیں وہاں مجوسی آتش پرست (مشکین) سب سے
 آتے ہیں پانی کی ان میں چربی پڑی ہوتی ہے انہوں نے کہا پیو وہ پانی میں نے کہا کیا تم اپنی
 اسی سے کہو ہو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کھال
 پاک ہو جاتی ہے و باغت سے **فَاَلَتِیْمٌ** نیم کا بیان **فَاَلَتِیْمٌ** نیم ثابت ہو کتاب اور
 سنت اور اجماع است سوار وہ فقط نہ در دو نو ہاتھو نہ سحر کرنا ہے خواہ حدث سے ہو یا جنابت سے
 اور علماء نے اختلاف کیا۔ پہلی کیفیت میں اکثر علماء کا مذہب یہ ہے کہ تیمم میں دو بار بن ضرور ہیں
 ایک بار نہ کے لیے اور ایک بار دونوں ہاتھوں کے کہنوں تک اور یہی مروی ہے علی بن ابی طالبؓ
 اور عبد اللہ بن عمرؓ اور حسن بصریؓ اور شعبیؓ اور سالم اور سفیان ثوریؓ اور مالکؓ اور ابو حنیفہؓ اور صحابہ کرامؓ
 سے اور ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ تیمم میں ایک بار کافی ہے سحر کے اور اس سے نہ اور
 دونوں ہتھیلیوں پر اور یہی قول ہے عطاء اور یحیٰ اور ازاعی اور احمد اور اسحاق اور ابن منذر اور اکثر اہل
 ہمدیہ کا اور یہی صحیح اور مختار ہے محققین کے نزدیک اور زہریؓ سے منقول ہے کہ ہاتھوں کا مسح بعد از
 تک ضرور ہے اور ابن مسعودؓ سے منقول ہے کہ تین بار میں چاہیں ایک سے کہ یکہ دوسری
 دو ہتھیلیوں کے لیے تیسری ہاتھوں کے لیے اور حدث صغر یعنی وضو کے بدلے تو تیمم کے نزدیک
 درست ہو اس طبع حدث اکبر یعنی جنابت سے بھی درمیں کسی نے خلاف نہیں کیا حضرت عمرؓ اور عبد اللہؓ
 سے منقول ہے کہ تیمم جنابت کو درست نہیں اور ایک ذاتین کہ حضرت عمرؓ اور عبد اللہؓ بن مسعودؓ سے منقول ہے جو جمع کیا اور احادیث سے ثابت ہے
 ہے تیمم جنابت کے درست اور جب تیمم نماز پڑھ لے پھر پانی پاوے تو اس پر غسل واجب ہے باتفاق علماء اور سافر
 کو سفر میں حیوان پانی نہ ہوا پانی بی بی سے جماع کرنا درست ہو اور تیمم کرنے نماز پڑھ لیون پر شرمگاہ کو
 پانی سے پاک کرین اگر تھو پانی نہ ہو اور صرف تیمم سے نماز پڑھ لیون تو بھی درست ہے اور اگر نہ ہو
 کے کسی عضو پر نجاست ہو اور وہ اسکے بدلے تیمم کرنا چاہے تو درست نہیں ہے اور امام احمد کے نزدیک جائز
 ہے اور ثوریؓ اور ازاعیؓ اور ابو ثور نے کہا کہ اس مقام پر پیش سے سحر کر لیوے اور جب تیمم سے نماز پڑھی پھر
 پانی ملے تو نماز کو ٹھاننا ضرور نہیں اور شافعیؓ اور احمدؓ اور ابن منذرؓ اور داؤد ظاہریؓ کے نزدیک تیمم کے لیے
 پاک ٹی کا جہر فبار ہو ہو یا نہ ہو اور ابو حنیفہؓ اور مالکؓ کے نزدیک چھ چیز زمین کی سحر سے ہے اس تیمم

بَابُ احَادِثِ شَاہِدِیْمِ بِیَمِ اللہِ الْغَوَّیِّ

پس نینجا جب تک غسل نہ کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ میں کہیں
 جس پر ہے **ف** خواہ زندہ ہو یا مردہ اور جنابت نجاست مکی ہے نہ حقیقی اور کافعی مثل سلمان
 کے جو جمہور علماء کے نزدیک ثابت ظاہری ہیں لیکن وہ جس سے بالذات نجاست اتقا کے اور بعض علماء کے
 نزدیک کافر کی نجاست نام نہور ہے اور یہی قول ہے شیعہ کا کہ سب سلمان ایک ہوا تھا کہ یہ ہے اور
 وہ امام ائمہ میں سب ایک ہیں غایب و ضریح جب یا غایب یا غایب ہے اور ہر ایک سے ملے ہو گا اسطرح
 یہ کہ میں (نوی نقض) **عن** حذیفہ بن یمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یغفر
 ہو حنبلی فکاد عنہ فکمل من غیرہ فقال کنت حنبلی قال ان المسلم لا یغفر من غیرہ
 سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نے اور وہ جب یہ تو وہ اگر کسی کے یہ نہیں کیا اور اسے اور
 کہا کہ میں جب تھا آپ نے فرمایا سلمان جس میں ہوتا تھا **ف** ذکر اللہ تھا کہ یہ فقہ حاکم
 الحنبلی کا ہے و عنہما جنابت کی حالت میں اللہ کا ذکر یا **عن** عائشہ قالت کان
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی سکران و احتیاجہ ثم یسبحہ ثم یسبحہ
 حالت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی باہر وقت کرے کہ اسے **ف**
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنابت کی حالت میں تسبیح تمجید کرے کہ اسے دست ہے اس پر ہوا ہے
 لیکن یہ چیز ثابت ہے کہ کوئی نہ کہ یہ نجاست کی حالت میں ہے یا نہیں جمہور علماء کے نزدیک
 حاکم ہے کہ ایسا ہے یا اس سے بہرہ ہو **ف** حاکم کل الحدیث القطعہ کہ و انک
 لا یغفر کھتہ فی ذلک و ان الوضوء کس علی الفور ہے وضو کیا، مکان درست ہے
 اور وضو نہ الفرو جب نہیں ہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 بہکم خیر من الخمر قالے بطعام قد کروا الوضوء فقال ایدان
 تھا کہ **ف** کا کو صفاً ثم حمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
 سے لکھا اور کہنا دیا گیا لوگوں نے آپ کو وضو دیا وہ لایا آپ نے فرمایا کیا میں کاڑی پتا ہوں جو
 و منکروں **ف** انورے کہا محدث ہیں ہے وضو کو ہا، آپ نے ان کے ساتھ قرآن
 یہ دست ہے اور سب اجماع ہے ہر کا **عن** ابن عباس یقول کنتا عند
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء من العاصی و آتے رطبہ آم

باب فی ذکر اللہ و ذکر اللہ

باب فی ذکر اللہ و ذکر اللہ

۲۹۷۵۲۵ - ۲ - ۷

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائیگا۔

۱. در این کتاب که در علم کلام است
 ۲. و در این کتاب که در علم فقه است
 ۳. و در این کتاب که در علم اصول است
 ۴. و در این کتاب که در علم منطق است
 ۵. و در این کتاب که در علم تاریخ است
 ۶. و در این کتاب که در علم جغرافیه است
 ۷. و در این کتاب که در علم طب است
 ۸. و در این کتاب که در علم ریاضیه است
 ۹. و در این کتاب که در علم نجوم است
 ۱۰. و در این کتاب که در علم کیمیا است
 ۱۱. و در این کتاب که در علم صنایع است
 ۱۲. و در این کتاب که در علم ادب است
 ۱۳. و در این کتاب که در علم لغت است
 ۱۴. و در این کتاب که در علم شعر است
 ۱۵. و در این کتاب که در علم مثنوی است
 ۱۶. و در این کتاب که در علم نثر است
 ۱۷. و در این کتاب که در علم خط است
 ۱۸. و در این کتاب که در علم کاتبی است
 ۱۹. و در این کتاب که در علم حساب است
 ۲۰. و در این کتاب که در علم هندسه است
 ۲۱. و در این کتاب که در علم آسمان است
 ۲۲. و در این کتاب که در علم زمین است
 ۲۳. و در این کتاب که در علم آب است
 ۲۴. و در این کتاب که در علم هوا است
 ۲۵. و در این کتاب که در علم آتش است
 ۲۶. و در این کتاب که در علم خاک است
 ۲۷. و در این کتاب که در علم گیاه است
 ۲۸. و در این کتاب که در علم حیوان است
 ۲۹. و در این کتاب که در علم انسان است
 ۳۰. و در این کتاب که در علم جمیع است